فہرست

سال سوم — امتحان 2011ء

سائیکالوجی/نفسیات

سوال 1: نفسیات کی تعریف کریں۔ اس کی مختلف شاخیں کون کون سی ہیں؟ ان میں سے کوئی سی تین کی وضاحت کریں۔

جواب: نفسیات (Psychology) کو اگر دو حصوں میں تقسیم کریں تو دو الفاظ Psycho اور Logy بنتے ہیں۔ Psycho کا مطلب ہے: 'نفس' اور Logy کے معنی ہیں 'علم'۔ اس لفظی معنی کے اعتبار سے نفسیات نفس سے متعلق علم کا نام ہے۔

نفسیات کی تعریف:

نفسیات کی تعریف ان الفاظ میں کی جاسکتی ہے:

''نفسیات کے علم میں انسان کی ذہنی زندگی اور اس کے کردار کا تفصیلی مطالعہ کیا جاتا ہے۔''

اس مطالعے میں حسی وحرکی افعال اور کیفیات کا مطالعہ شامل ہے نیز یہ مطالعہ باطن اور خارجی مشاہدہ سے کیا جاتا ہے۔ نفسیات کا علم افراد کے افعال و کردار پر بحث کرتا ہے' یہ ایک مثبت علم ہے۔

نفسیات کے علم میں ذہنی کیفیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی ذہن کے ساتھ اعصابی نظام کے رابطے اور اس میں ذہن کی اہمیت پر بحث کی جاتی ہے۔

نفسیات ایک لحاظ سے انسانی کردار کے علم کا نام ہے۔ اس میں اس کے کردار کے حوالہ سے تمام پہلوؤں اور کیفیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

نفسیات کی شاخیں:

نفسیات کی شاخوں کے حوالہ سے اس کو بہت سی شاخوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل ذیل میں درج کی جارہی ہے:

1- نظری نفسیات (Theoratical Psychology):

نظری نفسیات وہ شاخ ہے جس میں نفسیات کے بنیادی اصولوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ انسانی ذہن کی کیفیات' اس کے کردار اور اس کے افعال کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

2- اطلاقی نفسیات (Applied Psychology):

اطلاقی نفسیات بھی فرد کے متعلقہ امور کے مطالعہ کی شاخ ہے۔ اس میں فرد کی طبی' قانونی' تعلیمی' کاروباری' سماجی مسائل وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ نفسیات کی اس شاخ کو بہت سے مزید حصوں یا شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے' مذکورہ دو شاخوں میں تقسیم کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ جہاں نظری پہلو ہوگا وہاں اطلاقی پہلو ہوگا اور اطلاقی پہلو ہوگا تو نظری پہلو بھی ہوگا۔

ذیل میں ہم مزید شاخوں کا ذکر کر رہے ہیں لیکن ان شاخوں سے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ نفسیات کے علم کی تمام شاخوں کا احاطہ ہوگیا ہے۔

3- عمومی نفسیات (General Psychology):

یہ نفسیات کی ایسی شاخ ہے جس میں انسان کے ذہن کی کیفیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کے کردار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ انسان کے اندر موجود اس کی حس' ادراک' حافظہ' تخیل' سوچ' فکر' ہیجان وغیرہ کی کیفیات کا تفصیلی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ مذکورہ موضوعات کے متعلق اصول وضع کرتی ہے۔

4- غیر طبعی نفسیات (Abnormal Psychology):

غیر طبعی نفسیات وہ شاخ ہے جس میں انسانی ذہن اور اس کے نفسیاتی امراض کا مطالعہ و مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ ذہنی امراض میں مبتلا مریضوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ایسے افراد کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو کسی ذہنی بیماری یا ذہنی اُلجھن یا ذہنی پریشانی کا شکار ہوں۔ ایسے افراد جو نزاع' ضبط یا خوف میں مبتلا ہوں' ان کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ایسے افراد جن کا ذہنی توازن خراب ہو' ان کا مطالعہ بھی اس میں شامل ہے۔ اس کی مدد سے طبعی ذہن (Normal Mind) کو بھی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے ذہنی اور اعصابی امراض کے علاج میں مدد ملتی ہے۔

5- تجرباتی نفسیات (Experimental Psychology):

تجرباتی نفسیات وہ شاخ ہے جس میں ذہنی عمل' اس کے افعال اور کردار کا تجربہ گاہ میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تجربہ گاہ میں ایسے تجربات انسانوں اور حیوانوں پر کیے جاتے ہیں اور ان سے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔ ایسے تجربات سے انسانی ذہن میں پیدا ہونے والے ہیجان اور جذباتی حالتوں کا پتہ چلتا ہے۔ ذہنی مریضوں اور مجرموں کے ذہنی تجزیہ سے جو صورت حال سامنے آتی ہے' تجرباتی نفسیات ان کی اس مجرمانہ ذہنی حالت کو تبدیل کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔

6- سماجی نفسیات (Social Psychology):

اس شاخ کا تعلق سماجی اور معاشرتی مسائل سے ہے۔ فرد کے ذہن کا اس انداز سے مطالعہ کرنا کہ وہ سماج اور معاشرہ کے بارے میں کیا سوچ رکھتا ہے' کس طرح سوچتا ہے' معاشرے کے دو افراد کے باہمی تعلقات سے پیدا ہونے والے افعال کا مطالعہ نفسیات کی اس شاخ کا حصہ ہے۔

معاشرہ میں پیدا ہونے والے سماجی و معاشرتی مسائل کی تشریح اس شاخ میں کی جاتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ تمام مسائل اور عوامل جن کا فرد اور معاشرے سے تعلق ہے' اس کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس میں کسی فرد کی سماجی شخصیت اور اس کی تعمیر و تخریب کے تمام پہلو شامل ہیں۔

7- بچوں کی نفسیات (Child Psychology):

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس شاخ میں بچوں کے متعلق نفسیاتی مسائل شامل ہیں۔ بچوں کے ذہن اور ان کے کردار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ بچوں کی عادات' ان کے رویے کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ معاشرے میں بچے کو اچھی خوبیوں کا مالک کس طرح بنایا جائے' وہ اچھے کردار کا مالک کیسے بنے' اس کے طور طریقے کیسے بہتر ہوں' اس کی خامیاں کیسے دور ہوں' اس کی ذہنی نشوونما کیسے بہتر ہو۔ یہ تمام باتیں بچوں کی نفسیات کے زمرے میں آتی ہیں اور اس شاخ میں انہی باتوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ بچوں کے ذہنی امراض بھی اس میں شامل ہیں۔

8- تعلیمی نفسیات (Educational Psychology):

نفسیات کی اس شاخ میں تعلیم کے حوالہ سے طالب علم کی ذہنی حالت' اس کے مشاغل' اس کی ضروریات' اس کی دلچسپیاں اور اس کے کردار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ہم اس کے مطالعہ سے اس بات کا پتہ لگاتے ہیں کہ طالب علم کو کس طرح اس کے تعلیمی میدان میں بہتر سہولیات دی جا سکتی ہیں۔ یا وہ کون سا ماحول ہے کہ اگر وہ طالب علم کو فراہم کیا جائے تو اس کی صلاحیت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ایسے پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے' ایسے امور پر غور کیا جاتا ہے' جن پر عمل کرنے سے طالب علم کا کردار مثالی بنایا جا سکے' اس کی بہتر تعمیر ہو سکے۔ طالب علم کو دوران تعلیم پیش آنے والے ممکنہ مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اس کے حل پر غور کیا جاتا ہے۔ ایسے حل تجویز کئے جاتے ہیں جن سے طالب علم بہتر سے بہتر انداز میں اور اچھے ماحول میں تعلیم حاصل کر کے ایک فعال رکن بن سکے۔

9- حیوانی نفسیات (Animal Psychology):

اس میں حیوانات کی نفسیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ حیواناتی نفسیات کے مطالعہ و مشاہدہ سے بچوں اور بڑوں کی نفسیات کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ بالخصوص اعصابی نظام اور ذہنی نشوونما کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ انسانوں اور حیوانوں کا تقابل کر کے ان میں یکساں اور غیر یکساں باتیں معلوم کی جاتی ہیں جو ان کی نفسیات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

10- طبّی نفسیات (Clinical Psychology):

نفسیات کی اس شاخ میں طبّی نفسیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ شاخ ذہنی امراض اور اس کے حل میں مدد کرتی ہے۔ اس نفسیات کی شاخ کے مطالعہ سے ہم کسی بھی ذہنی مریض کی حالت کو نفسیاتی امور کے حوالہ سے سمجھ سکتے ہیں اور اس کا حل پیش کر سکتے ہیں۔ مریضوں کا تجزیہ کر کے ان کی امراض کے متعلق معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں جو ایسے امراض میں مبتلا مریضوں کے علاج میں معاون و مددگار

ثابت ہوتی ہیں۔

11- جرائم کی نفسیات (Criminal Psychology):

جو بھی فرد کسی قسم کا جرم کرتا ہے اس کی مخصوص نفسیات ہوتی ہے۔ وہ مخصوص نفسیاتی محرکات کی وجہ سے جرم کرتا ہے۔ اس شاخ میں جرائم پیشہ افراد کی نفسیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح مجرموں کا سراغ لگانے میں مدد ملتی ہے اور موجود مجرموں کا بہتر علاج یا ان کی اصلاح کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس قسم کی نفسیات کا ماہر فرد ایک مجرم کے ذہن کو نفسیاتی عمل کے ذریعے تبدیل کر کے ایک عام فعال شہری بنا سکتا ہے۔

12- تقابلی نفسیات (Comparative Psychology):

یہ ایسی شاخ ہے جس میں انسانوں اور حیوانوں کی نفسیات کا تقابل کیا جاتا ہے۔ مختلف قسم کے افراد اور مختلف قسم کے جانوروں کی نفسیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور ان کے درمیان فرق واضح کیا جاتا ہے۔ انسانوں اور حیوانوں میں مشترک قدروں اور غیر مشترک قدروں کا مطالعہ بھی تقابلی نفسیات میں شامل ہے۔

13- نشائی نفسیات (Developmental Psychology):

نفسیات کی اس شاخ میں کسی فرد کی ذہنی نشوونما اور جسمانی نشوونما کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس میں بچے کی ماں کے پیٹ کے اندر نشوونما اور بعد از ولادت نشوونما کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس شاخ میں ذہنی اور جسمانی دونوں طرح کی نشوونما کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

14- عضویاتی نفسیات (Psysiological Psychology):

نفسیات کی اس شاخ میں کسی فرد کے مختلف نظام جیسے نظام اعصاب کی ساخت، اس کی نشوونما اور اس کے افعال کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس شاخ میں حس، عضلات، دماغ، اعصاب، حرام مغز اور دماغ کے مختلف حصوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ نیز اس میں بے نالی غدودوں کا مطالعہ بھی شامل ہے۔

◄ سوال 2: موروثی اثرات کے کردار پر کیا اثرات ہوتے ہیں؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

جواب: وراثت وہ چیز ہے جو ماں باپ کی طرف سے اولاد کو منتقل ہوتی ہے۔ یہ اثرات ذہنی اور جسمانی قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ اثرات ماں کے پیٹ سے ہی بچے کو منتقل ہو جاتے ہیں اور اس کا اظہار بچے میں عمر کے مختلف حصوں میں ہوتا ہے۔

آج سائنس نے جینز کے علم کے ذریعے موروثیت کا پتہ چلایا ہے۔ جینز کا موروثیت سے تعلق ہے۔ یہ جینز خلیہ کے مرکز میں موجود کروموسوم کے ساتھ چپکے ہوتے ہیں۔ ان کے اندر انسان

کی تمام زندگی کی تفصیل درج ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ماں کے پیٹ کے اندر موجود بچہ کی صفت اس کا رزق اس کی تخلیق کے ساتھ ہی لکھ دیا جاتا ہے اور یہ سائنسی طور پر جینز کے مادے DNA پر تحریر ہوتا ہے۔

پیدائش سے موت تک کے ہر کام کی تفصیل بچہ ماں کے پیٹ سے لے کر پیدا ہوتا ہے۔ بچے کا رنگ اس کی آنکھوں کا رنگ اس کے خدوخال کے اثرات ماں باپ سے موروثی طور پر منتقل ہوتے ہیں۔ اس سارے کام میں جینز اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ والدین میں سے جس کے جینز غالب آتے ہیں اس کی خصوصیات زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں لیکن بعض اوقات دونوں میں سے کسی کی خاصیت ظاہر نہیں ہوتی۔ بچہ نئی خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

جینز:

موروثیت کے تعین میں جینز بہت اہم رول ادا کرتا ہے۔ یہ ایک خاص قسم کے مادے سے بنا ہوتا ہے جو DNA کہلاتا ہے۔ یہ DNA تھیلی نما ہوتے ہیں اور اپنی جیسی اور تھیلیاں بنا سکتے ہیں۔ انسان کا ہر جین کسی خاص حصے کے افعال کو کنٹرول کرتا ہے۔ ایک جین ماں کی طرف سے آتا ہے اور ایک باپ کی طرف سے اور جوڑا مل کر کام کرتا ہے۔

بچے کا رنگ اس کی آنکھیں ناک منہ بالوں کا رنگ اس کے نقش ان تمام باتوں کا تعلق جین سے ہے اس کو جین ہی کنٹرول کرتے ہیں۔ جین دو طرح سے عمل کرتے ہیں: اگر ماں اور باپ کی طرف سے آنے والے جین متماثل ہوں تو ایک جیسی خصوصیات اور عادات پیدا کرتے ہیں جیسے اگر دونوں طرف سے نیلی آنکھوں کے اثرات ہوں تو بچے کی آنکھیں نیلی ہوں گی لیکن اگر ماں باپ کی طرف سے آنے والے جین متماثل نہ ہوں تو ماں کی طرف سے ملنے والے جوڑے نیلی آنکھیں پیدا کرنے کی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں اور باپ کی طرف سے ملنے والے جوڑے بھوری آنکھیں پیدا کرنے کی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں اور بچے کی آنکھوں کا رنگ وہ ہوگا جس کی طرف کا جوڑا Dominant ہوگا۔ اس طرح کے جین غالب جوہر تخلیق کہلاتے ہیں۔ جب یہ دوسرے سے ملتا ہے تو اپنی خاصیتیں غالب رکھتا ہے۔

ایک اور قسم جینز کے متعلق Recessive Genes یعنی رجعی جوہر تخلیق کہلاتے ہیں۔ یہ غالب جینز کے ساتھ مل کر اپنی خصوصیت پیدا نہیں کرتے۔ بعض دفعہ ہوتا ہے کہ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے جو جین ملتے ہیں وہ کسی پر غالب نہیں آتے اپنی خصوصیات برقرار رکھتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بچے کے اندر نئی خاصیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

موروثی اثرات کے کردار پر اثرات

والدین کی طرف سے موروثی اوصاف منتقل ہوتے ہیں اور اس کی شخصیت اس کے کردار پر اثر ڈالتے ہیں۔

★ جس طرح کا جز غالب آ جاتا ہے اسی طرح کی خصوصیت غالب آ جاتی ہے۔
★ انسان میں پودوں کی طرح خواص کی پیوند کاری نہیں ہو سکتی۔ یہ اپنے خواص قدرت کی طرف سے متعین کرتا ہے۔
★ جسمانی کردار میں اعضاء کا بھی ایک کردار ہے۔ اس پر موروثیت اثر انداز ہوتی ہے۔
★ امراض کا کردار پر بہت اثر ہوتا ہے۔ امراض موروثی طور پر منتقل ہوتی ہیں۔ ذہنی اور جسمانی دونوں طرح کی امراض منتقل ہوتی ہیں۔ بچے موروثی اثرات کی وجہ سے پیدائشی طور پر بیمار ہو سکتے ہیں۔
★ موروثیت کا اثر بیٹا بیٹی سے اگلی نسل تک بھی جا سکتا ہے۔
★ بہت سی باتیں وراثتی طور پر منتقل ہوتی ہیں۔ ماں باپ سے بچے کے کردار پر اثر ڈالتی ہیں لیکن ذہانت ایسی چیز ہے جو موروثی طور پر منتقل نہیں ہوتی۔ ایک عالم کا بچہ جاہل ہو سکتا ہے۔ ایک جاہل کا بچہ عالم بن سکتا ہے۔

سوال 3: دماغی امراض کیا ہوتے ہیں؟ ان کی درجہ بندی کر کے تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: وہ امراض جو دماغی امراض کہلاتے ہیں ان کا ذکر ڈاکٹر ہانیمن نے آرگینن کے پیراگراف نمبر 210 سے 230 تک تفصیل سے کیا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق دماغی امراض اصل میں سورا کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دماغی امراض کئی ایک نوعیت کے ہوتے ہیں۔

وہ امراض جو دماغی یا جذباتی کہلاتے ہیں جسمانی امراض ہی ہیں۔ ان میں زبردست مزاجی اور ذہنی بگاڑ پایا جاتا ہے۔ جسمانی علامات کم ہوتی ہیں اور دماغی علامات غالب آ جاتی ہیں۔

بعض اوقات زچگی کے وقت عورت کو شدید تکلیف ہوتی ہے تو اس پر ایک جنون کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اس وقت اس کی ذہنی حالت شدت کی وجہ سے غالب ہوتی ہے اور وہ ایک طرح کی جذباتی اور دماغی حالت ہوتی ہے۔

دماغی امراض کا علاج عام امراض سے الگ اور مختلف نہیں ہے بلکہ اس میں اس کی دماغی اور ذہنی امراض کو سامنے رکھ کر ان کے بالکل دوا دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ ہے ان کی ذہنی اور دماغی حالت میں تبدیلی آتی ہے اور ذہنی علامات ختم ہو جاتی ہیں۔

معالج کو علاج کے دوران مجموعی علامات کو سامنے رکھنا چاہئے اور مریض کی دماغی اور ذہنی اور جسمانی علامات کے مجموعہ پر دوا کا استعمال کروایا جائے۔ اس طرح کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کوشش کی جائے کہ ایسی دوا کا انتخاب کیا جائے جو علامات کے بالکل ہو اور اس کے ساتھ اینٹی سورک بھی ہو۔ اگر آپ اس طرح کی دوا کے انتخاب میں کامیاب ہو جائیں تو پھر بہت بہتر نتائج حاصل ہوں گے۔

اس طرح کی کسی مرض کی حاد حالت میں اس کی جو ذہنی علامات سامنے آ رہی ہوں۔ ان کو سامنے رکھ کر پالشل دوا دیں۔ اس سے افاقہ ہوگا اور جب حالت کنٹرول میں آ جائے تو پھر کوئی دافع سورا دوا استعمال کروائی جا سکتی ہے۔

ذہنی حالت کے بگڑنے کی وجہ انسان کا کردار اس کی عادات بھی ہو سکتی ہیں۔ ان کی نااہلی بدکرداری غلط عادات کی وجہ سے نفسیاتی اور جذباتی حالت سامنے آتی ہے۔

اگر آپ کے سامنے کوئی اس طرح کا مریض آئے تو اس کا علاج توجہ سے کریں۔ خاص کر اگر صورت حال مزمن ہو جائے تو بہت احتیاط سے علاج کریں تاکہ کیس بگڑنے نہ پائے۔ مریض کے لواحقین سے اس کی مکمل ہسٹری معلوم کریں۔ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں سکون سے دوا کا انتخاب کریں کیونکہ جلد بازی سے کیس خراب ہو سکتا ہے۔

کسی بھی پالشل دوا کے انتخاب سے شفاء دی جا سکتی ہے لیکن کلی شفاء آپ کو دافع سورا ادویات سے ہی حاصل ہوگی۔

حضرت انسان جن خصوصیات کی بناء پر دیگر جانداروں پر حکمران ہوئے اُن میں سب سے اوّل بولنے کی طاقت ہے۔ دوسری طاقت انسان کا فہم ہے جس کے ذریعے گزشتہ تجربات اور تازہ مشاہدات کو جمع بندی کر کے شعور میں رکھتا ہے اور اُن کی روشنی میں سوچ کی نئی راہیں تلاش کرتا ہے۔ تمام پریکٹس میں جو نئے نظریات وضع ہوتے ہیں۔ اُن کا اطلاق کر کے دنیا پر حکمران ہے۔ یہ سوچ اور فکر کی قوت ہی ہے جو عام انسان کو انسان کامل بنا کر اُس کی شخصیت کی مثبت تعمیر کرتی ہے۔ اگر سوچوں کے نئے دھارے غلط سمت جا نکلیں یا غلط راہوں پر گامزن ہو کر انسان اپنا فطری توازن کھو بیٹھے تو وہ فرد انسانیت کے درجات سے نیچے تصور کیا جاتا ہے۔ ایسی صورت انسان کو اندر سے توڑ پھوڑ دیتی ہے اور وہ طرح طرح کے عضویات نفسیاتی امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس پست پوزیشن تک انسان کو لے جانے میں دنیاوی حرص و ہوس سماجی معاشرتی تقاضے معاشی اور سیاسی حالات خودنمائی اور خود پسندی کے جذبات بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ ان جذبات و خواہشات کے فرد کے حسب منشاء پورے نہ ہونے کی وجہ سے وہ نفسیاتی اُلجھنوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ نفسیاتی اُلجھنیں جسم پر بالواسطہ عضویاتی نفسیاتی امراض کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ کم علم اور اوہام پرست افراد ایسی صورتحال کو آسیب یا جنوں کے سایہ سے تعبیر کرتے اور مریض کو قبل از وقت گور میں (بدست عاملین علم رنگ رنگ) پہنچا دیتے ہیں حالانکہ ان امراض کا اصل منبع انسان کی سوچ اور اُس کا دماغ ہوتا ہے۔

یہ امراض متعدی امراض نہ ہیں کہ ایک سے دوسرے کو لگ جائیں اور نہ ہی یہ کسی وائرس کی بناء پر پیدا ہوتے ہیں بلکہ فرد کے اپنے دماغ کی غلط سوچوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ سائنس اور ٹیکنیکل ترقی نے انسان کی جسمانی آرام و آسائش کے سینکڑوں اسباب مہیا کر کے اُس کی روح کو کھوکھلا اور دماغ کو بے چین کر دیا ہے۔ سیدھی سادی اور پُرسکون نفسیاتی دباؤ سے آزاد زندگی کا عادی انسان آج انتہائی ذہنی اعصابی اور عضویاتی جنگ لڑنا پڑ رہی ہے۔ اس جنگ میں (بلکہ ہر جنگ میں) فرد کے

ذہن کی جاہی اور عضویاتی' نفسیاتی اُلجھنوں کے قیام نے معاشرہ مستقل بیمار کر دیا ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ بھی جب ان کیفیات کے زیر اثر معالج کے پاس آتا ہے اور اپنے امراض اور اُس سے پیدا شدہ عوارض کی بات کرتا ہے تو معالج اُس کے جسمانی روگ کا تعین کر کے علاج کر دیتے ہیں جس حد تک مرض جسمانی ہوتا ہے اُس کا علاج دوا کر دیتی ہے۔ اس کے بعد جب دل' دماغ اور روح کو لگنے والے روگوں کی باری آتی ہے جن کی تہوں کا کھولنا اور ان کے بنیادی مسائل سے واقفیت حاصل کر کے ان کے خاتمہ میں مریض کا ہمنوا بننا نفسیاتی معالج کا کام ہے۔ عام معالج جو علم نفسیات سے واقف نہیں' وہ اکثر اوقات ایسے مریضوں کے لئے مزید نفسیاتی اُلجھنوں کی پیدائش کا باعث ہوتا ہے۔ علم نفسیات انسان کی مہد سے لحد تک کے عوارض خواہ جسمانی ہوں یا روحانی کا معالج ہے بشرطیکہ مریض درست ہاتھوں میں پہنچ جائے اور اُس کا ہر روگ خواہ جسمانی ہو یا روحانی کٹ جائے اس کے لئے آپ لوگوں کو نفسیات کی سائنس کو دوسرے علوم سے زیادہ اہمیت دینا ہوگی۔

دماغی امراض کی درجہ بندی

دماغی بیماریاں دو قسم کی ہوتی ہیں:

1- وہ بیماریاں جو ذہن کی ترقی کے رُک جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

2- وہ بیماریاں جو ترقی یافتہ ذہن کے بگاڑ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

پہلی قسم کے مریضوں کی جن کے ذہن پوری طرح ترقی نہیں کرتے ان میں تین قسم کی بیماریاں ہونے کے امکان رہتے ہیں۔

1- ابلہہ (Idiots ایڈیٹس):

یہ ذہنی لحاظ سے بچپن کی سطح پر رُک جاتے ہیں۔ زندگی بھر ان کو نگرانی کی ضرورت رہتی ہے کہ یہ خود چھوٹے چھوٹے خطرات سے بھی اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔

2- حمق:

یہ ایسے افراد ہیں جن کی ذہنی ترقی لڑکپن کی حد پر آ کر رُک جاتی ہے۔ یہ ابلہوں سے قدرے بہتر ہوتے ہیں۔ یہ ایک حد تک اپنی دیکھ بھال بھی کر سکتے ہیں مگر اپنی فطری احمقانہ فطرت کے باعث وہ کام نہیں کر سکتے جس میں معمولی سی ذہانت بھی درکار ہو۔

3- غبی:

ذہنی ترقی کے لحاظ سے یہ لوگ عام انسان سے ذرا نچلی سطح پر ہوتے ہیں۔ یہ ایسے کام کر سکتے ہیں جن میں بہت زیادہ ذہانت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ معاشرہ کے لئے کسی حد تک مفید بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔

دوسری قسم کی بیماریاں جو ذہنی ترقی کے بگاڑ سے پیدا ہوتی ہیں' اُن میں درج ذیل بیماریاں

شامل ہیں:

1- خفیف ذہنی امراض

2- شدید ذہنی امراض

خفیف ذہنی امراض میں سب سے پہلے عصابیت ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں:

i- ضعف اعصاب

ii- ضعف نفسی

iii- اختناق

i- ضعف اعصاب:

یہ کم و بیش تمام لوگوں میں خفیف مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کی یہ علامات ہیں کہ وہ اکثر بے چین رہتا ہے۔ سوچیں منتشر ہوتی ہیں۔ تشویش کی حالت میں رہتا ہے۔ معمولی باتوں پر پسینہ آ جاتا ہے۔ دل بہت تیز دھڑکتا ہے۔ ہر وقت کسی مصیبت کے نزول کے دھڑکے میں رہتا ہے۔ کھانسی کی شکایت ہو تو تپ دق کا پیش خیمہ سمجھتا ہے۔ ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ زبان لکنت کا شکار ہو جاتی ہے۔ اکثر سردرد اور بدہضمی کی شکایت کرتا ہے۔ گھر سے نکلنا اور لوگوں سے باتیں کرنا پسند نہیں کرتا۔ معمولی کاموں سے تھکن طاری ہو جاتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے وہ پاگل ہو جائے گا۔

ایسا مریض شدید قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوتا ہے لیکن اس کو چھپانے کے لئے وہ اپنے نصب العین کو بہت بلند کر لیتا ہے (نا قابل حصول حد تک) ہارنے کے خوف سے کسی مقابلے میں حصہ نہیں لیتا لیکن اپنی کمتری کو چھپانے کے لئے کسی بیماری کو اس کی وجہ بنا لے گا۔

ii- ضعف نفسی:

اس میں خبط، خودترسی، جبر، تشکیک اور تامل کی علامات پائی جاتی ہیں۔

الف: خبط:

یہ ایسا لایعنی خیال ہوتا ہے جو ذہن سے خارج ہی نہیں ہوتا۔ مریض جانتا ہے کہ اُس کا خیال لغو ہے مگر وہ اس سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔

ب: خودترسی:

یہ بے جا خوف کی وہ قسم ہے جس میں فرد کھلی جگہ، تاریکی یا جانوروں سے ڈر کر اپنا تحفظ چاہتا ہے۔ اگر یہ ضعف نفسی کے مریض پر طاری ہو جائے تو اُس کا زندہ رہنا دوبھر ہو جاتا ہے۔

ج: جبر:

فرد کسی کام کو غلط سمجھتا ہو اور خود کو اُس کے کرنے سے نہ روک سکے اس حالت کو جبر کہتے ہیں جیسے جب چوری ایک مرض کی شکل اختیار کر لے تو چوری کرنے والا اپنے ہاتھ کو روک نہیں سکتا۔

د: تشکیک اور تامل:

تشکیک اور تامل ہر فرد میں پائے جاتے ہیں۔ ضعف نفسی کے مریض میں یہ مرض کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ ایسا مریض ضرورت سے زیادہ محتاط اور ہمیشہ شک و شبہ میں مبتلا رہتا ہے۔ کبھی کسی خاص کام کو بار بار کرتا ہے۔ اس میں ہمیشہ لاشعوری ذہنی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔

سوال 4: ہومیوپیتھی میں نفسیات کی کیا اہمیت ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں نفسیات کی اہمیت:

نفسیات ایک ایسا علم ہے جس میں زندگی کے ہر پہلو کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس طرح ہم نفسیات کے علم کو کسی بھی پہلو سے پرکھ سکتے ہیں اور کسی بھی شعبے میں اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ آج کل سائنس نے ترقی کر لی ہے' نفسیات کے علم کے ذریعے مریضوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ہم ہومیوپیتھی میں اس کے استعمال کا جائزہ لیں گے اور معلوم کریں گے کہ ہومیوپیتھی میں نفسیات کی کیا اہمیت ہے۔

نفسیات کی سائنس کا انسان کے ذہن سے بہت زیادہ تعلق ہے اور ہومیوپیتھی میں ذہنی علامات اور دماغی حالت کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ ڈاکٹر کینٹ دواء کے انتخاب میں مریض کی ذہنی علامات کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ ذہنی تبدیلیاں دماغی علاج میں بہت اہم علامات کی حیثیت رکھتے ہیں اور اگر نفسیات کے علم کو دیکھیں تو وہ بھی ان باتوں کو اہمیت دیتا ہے۔

جب ذہنی حالت غالب ہو تو جسمانی حالت دب جاتی ہے تو اس صورت میں ذہنی حالت کو درست کیا جاتا ہے اور یہ خیال نفسیات کے علم اور ہومیوپیتھی کے علم میں مشترک ہے۔ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کی فلاسفی کی رُو سے علامات ذہنی ہوں یا جسمانی وہ سب اپنی تکلیف کے اظہار کا ایک راستہ ہے اگر مریض کو درست توجہ نہ ملے تو مریض کا مرض دماغی عارضہ میں بدل جاتا ہے۔ مریض پاگل یا جنونی ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن نفسیاتی علاج کے قائل ہیں۔ مختلف حالتوں میں وہ مریض کے نفسیاتی علاج کو تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ ہومیوپیتھی میں سورا کو امراض کی بنیاد تسلیم کیا جاتا ہے۔

ہومیو فلاسفی بتاتی ہے کہ سورا ایک ایسا زہر ہے جس کی وجہ سے نفسیاتی امراض بھی لاحق ہو سکتے ہیں۔ ان سب باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہومیوپیتھی کے علم اور نفسیات کے علم میں کوئی تضاد نہیں' ان میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں نفسیات کے علم کا استعمال کیا جاتا ہے۔

سوال 5: مایوسی یا محرومی (خبیت) کیا ہے؟ اس کی وجوہات اور اثرات کیا ہوتے ہیں؟

جواب: مایوسی یا محرومی (خبیت) کو فرسٹریشن بھی کہتے ہیں۔ یہ چیز انسان کی خواہشات کی تکمیل میں ایک رکاوٹ ہوتی ہے۔ شدید محنت کے بعد انسان کی ناکامی کا نام ہے۔ خاص طور پر یہ مایوسی اور دل شکنی کی حالت کا نام ہے۔

احساس محرومی وہ ناکامی ہے جس کے ساتھ انسان کے جذبات کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ اس حالت سے دوچار ہونے کے بعد انسان غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

کچھ لوگ ناکامی کو قبول کر لیتے ہیں لیکن کچھ لوگ ناکامی کو قبول نہیں کرتے اور اس احساس محرومی کی وجہ سے چڑچڑے ہو جاتے ہیں اور بعض افراد میں تو جارحیت کا عنصر ظاہر ہوتا ہے۔ وہ معاشرے کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اپنی محرومی کا بدلہ معاشرے سے لینا چاہتے ہیں۔

بعض اوقات انسان اپنی احساس محرومی کا اظہار اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اپنے رویئے کے ذریعے کرتا ہے۔ وہ بچوں اور بیوی کو پیٹ بھی سکتا ہے۔

احساس محرومی ہر معاشرے میں پائی جاتی ہے۔ اس کے اثرات اور اس کی نوعیت اپنے اپنے معاشرے کے حساب سے ہوتی ہے۔

آج ہمارے نوجوان بہت زیادہ خبیت کا شکار ہیں۔ اس کی بڑی وجہ بے روزگاری اور حق تلفی ہے۔ کسی جگہ کوئی نوکری ہو تو کم اہمیت والے سفارش سے سیٹ حاصل کر لیتے ہیں لیکن اعلیٰ تعلیم والے وہ نوکری حاصل نہیں کر سکتے۔ اس طرح سے ان کے اندر احساس محرومی جنم لیتا ہے اور وہ ایک اندرونی جنگ لڑتے ہیں۔ جذباتی اور ہیجانی حالت سے دوچار ہوتے ہیں۔

نازک طبع اور ذکی الحس لوگوں پر احساس محرومی کے زیادہ شدید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

وجوہات اور اثرات:

1. اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک مزاحمت ہے، کسی چیز کے حصول کے لئے کوشش کی جا رہی ہو۔ اس کے مقصد میں مزاحمت آنے سے احساس محرومی ہو سکتا ہے۔
2. مزاحمت کا ذکر کریں گے تو اس میں اس شخص کی ذاتی مزاحمت ہو سکتی ہے۔ اس کی ذاتی کمزوریاں رکاوٹ اور مزاحمت بن سکتی ہیں۔

معاشرتی مزاحمت کے طور پر معاشرتی رسم و رواج آڑے آ سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ غیر معاشرتی مزاحمت ہو سکتی ہے جس میں قدرتی آفات زلزلہ، سیلاب، وباء وغیرہ شامل ہیں۔

3. کسی کام میں تاخیر ہو جانے سے بھی وہ احساس محرومی کا شکار ہو سکتا ہے۔
4. کسی شخص کے وسائل کی کمی اس کو احساس محرومی میں مبتلا کر سکتے ہیں۔

-5 مقاصد کے حصول میں ناکامی سے کشمکش پیدا ہوتی ہے۔
-6 کسی طرح کا نقصان ہو جانے سے انسان احساس محرومی کا شکار ہو سکتا ہے۔
-7 احساس محرومی کا ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ فرد زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کو بے مقصد خیال کرنے لگتے ہیں اور نفسیاتی طور پر بکھر جاتے ہیں۔

سوال 6: ذہانت کیا ہے؟ اس کی وجوہات اور اثرات کیا ہوتے ہیں؟

جواب: ذہانت کیا ہے؟

کسی فرد کے طبعی اور غیر طبعی کردار کا علم اس کی ذہانت سے بھی ہو جاتا ہے۔ طبعی کردار والے افراد زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ غیر طبعی کردار والے لوگ کم ذہین ہوتے ہیں لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ غیر طبعی کردار والے افراد بھی خاص حالات میں ذہانت کا مظاہرہ کر جاتے ہیں۔ تو اب فرق کیا ہوگا؟ فرق یہ کہ طبعی کردار والے ضرورت کے وقت ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور غیر طبعی کردار والے بے موقع ہی ذہانت کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وجوہات اور اثرات:

ذہانت ایک صلاحیت ہے جس کا تعلق دماغ سے ہے۔ اس کو ذہنی صلاحیت بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس کی مدد سے انسان کے مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

ذہانت وہ چیز ہے جو کسی کے اندر کسی خاص مقررہ مقدار میں موجود نہیں ہوتی بلکہ ذہانت مختلف افراد میں مختلف ہوتی ہے اور زندگی کے میدان میں مختلف کاموں کو ذہانت کی بنیاد پر سرانجام دیا جاتا ہے۔ ہر انسان کی صلاحیتوں کا اس کی ذہانت سے تعلق ہے۔

مختلف ماہرین نفسیات نے ذہانت کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔

ذہانت کی ایک تعریف یہ کی جاتی ہے کہ ذہانت نام ہے حالات کا سامنا کرنے کا' مقابلہ کرنے کا' کسی چیز کی مطابقت کے حصول کے لئے جوابی فعل ماحول کا جائزہ لینا' اجزاء کے تعلق کو سمجھنا' نتائج کا قبل از وقت اندازہ لگانا' ماضی کے تجربات سے نتائج اخذ کر کے ان کو مستقبل کے لئے استعمال کرنا ذہانت کہلاتا ہے۔

★ ولیم اسٹرن کے مطابق:

''ذہانت فرد کی ذاتی قابلیت ہے جس کی مدد سے وہ ارادی طور پر حالات کا مقابلہ کرتا ہے۔''

★ ایک خیال کے مطابق:

''ذہانت انسان کی ایسی فطری قابلیت کا نام ہے جس کی مدد سے خیالات اور افکار کو اعلیٰ ترین صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔''

★ مینڈی فورڈ کا خیال ہے:

''ذہانت وہ قابلیت یا صلاحیت ہے جس سے اچھے یا درست ردعمل کا اظہار کرتا ہے۔ ذہانت کی مدد سے بے شمار اشیاء کا علم حاصل کرتا ہے۔ اس کی مدد سے اشیاء کی حقیقت تک رسائی حاصل ہوتی ہے اور معاشرے میں مطابقت حاصل ہوتی ہے۔''

★ ٹرمن کے خیال میں:

''ذہانت نئے حالات کا سامنا کرنے کی صلاحیت ہے۔ اس کی مدد سے مطابقت حاصل کرنے کے لئے جوابی فعل سیکھا جاتا ہے۔''

★ ووڈ زورتھ کے مطابق:

''ذہانت کسی چیز کا نام نہیں ہے بلکہ یہ تو کام کرنے کا طریقہ ہے جو شخص حالات اور ماحول کو سمجھ کر اس پر قابو پا لیتا ہے وہ ذہین ہوتا ہے اور جو قابو نہ پا سکے، وہ کم ذہین ہوتا ہے۔''

ذہانت کا استعمال انسانی فعل ہے۔ انسان اپنے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور انکل پچو حرکات نہیں کرتا چونکہ وہ حالات پر عقلی عبور رکھتا ہے لہٰذا حیوانوں کے مقابلے میں ہر کام میں اس کی ابتداء بہتر ہوتی ہے۔ وہ حالات کا جائزہ لے کر مناسب جوابی فعل کرتا ہے مگر حیوان بغیر سوچے سمجھے یعنی اندھا دھند لپکتا ہے۔ انسان لپکنے سے پہلے غور کر لیتا ہے اور اسی میں حیوانوں پر اس کی برتری کا راز مضمر ہے۔ مثال کے طور پر چابیوں کے گچھے اور تالے ہی کو لیجئے' آموزش بہ ذہانت یہ ہوگی کہ انسان گچھے میں سے صرف ان ہی چابیوں کو آزمائے جو تالے کے سوراخ کے مطابق ہیں اور ہم اسی طرح کرتے ہیں یعنی ذہانت یا ذہانتی مشاہدے سے ہم درست چابی تلاش کرتے ہیں۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

(1) شیزوفرینیا

یہ حقیقت میں ذہنی اختلال کی ایک حالت ہے۔ اس مرض میں مبتلا شخص خود کو دنیا سے الگ تھلگ کر لیتا ہے۔ وہ حقیقت کی دنیا سے دور چلا جاتا ہے۔ وہ دوسرے افراد سے ملنے جلنے سے گھبراتا ہے۔ اس طرح کے مریض کی عقل اور اس کی جذباتی زندگی متاثر ہوتی ہے۔

شیزوفرینیا کا مریض تنہائی پسند ہوتا ہے۔ بعض مریض گوشہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کا مریض دوسروں سے اپنی تکلیف بیان نہیں کرتا اور اس بیان نہ کرنے سے چھپانے سے وہ بہت سے مسائل سے دوچار ہو جاتا ہے۔

مریض گردوپیش سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اپنے ماحول میں دلچسپی نہیں لیتا۔ اس کی قوت فیصلہ ختم ہو جاتی ہے۔ اس مرض شیزوفرینیا میں مبتلا لوگ عجیب حرکات کرتے ہیں۔ وہ جس حالت یا پوزیشن میں بیٹھا ہو گھنٹوں اسی حالت میں بیٹھا رہتا ہے۔ یہ امکان بھی ہوتا ہے کہ اردگرد کے افراد پر

تشدد کرے۔ اشیاء کی توڑ پھوڑ کر سکتا ہے لیکن گردوپیش سے بے خبر ہوتا ہے۔ اس طرح کے مریض میں کوئی ہیجانی حالت نہیں آتی۔

اس مرض کے آغاز میں علامات واضح نہیں ہوتیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ اس مرض میں اضافہ ہوتا ہے اور علامات بڑھتی جاتی ہیں۔

مریض کے ذہن میں ایک خیال جم جاتا ہے کہ اس کے خیالات اور اس کے افعال کو کوئی بیرونی طاقت کنٹرول کر رہی ہے۔ مریض دوسروں سے گفتگو میں دقت محسوس کرتا ہے۔ اس کی دلچسپی اس کے مشاغل ختم ہو جاتے ہیں۔

شیزوفرینیا کی اقسام:

شیزوفرینیا کی بھی کئی حالتیں یا اقسام ہیں۔ ان میں اہم کا ذکر کیا جا رہا ہے:

★ اس کی ایک حالت یا قسم سادہ شیزوفرینیا یا سادہ انشقاق ذہنی کہلاتی ہے۔
★ شیزوفرینیا کی ایک حالت خبط عظمت کہلاتی ہے۔
★ شیزوفرینیا کی ایک حالت کو شباہی انشقاق ذہنی کہا جاتا ہے۔
★ اس بیماری کی ایک حالت کو بلاہت کہتے ہیں۔
★ شیزوفرینیا کی ایک حالت کو طفلانہ انشقاق ذہنی کہا جاتا ہے۔

شیزوفرینیا کی علامات:

★ جو فرد شیزوفرینیا میں مبتلا ہوتا ہے وہ عجیب حرکات کرتا ہے۔
★ جس حالت یا پوزیشن میں بیٹھا ہو کئی گھنٹے اسی حالت میں بیٹھا رہتا ہے۔
★ بعض اوقات دوسروں پر تشدد کرتا ہے۔
★ اشیاء کی توڑ پھوڑ کرتا ہے۔
★ اس کو گردوپیش کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔
★ اس طرح کے مریض میں کسی قسم کا ہیجان نہیں ہوتا۔
★ جب یہ مرض لاحق ہوتا ہے تو ابتداء میں علامات واضح نہیں ہوتیں' آہستہ آہستہ مرض بڑھتا ہے اور اسی طرح علامات بڑھتی ہیں۔
★ شروع میں مریض کسی جسمانی بیماری کا تذکرہ نہیں کرتا' بے شک اس میں ایسی علامات ہوتی ہیں۔
★ مریض کے ذہن میں ایک خیال آتا ہے کہ اس کے خیالات اور افعال کو کوئی بیرونی طاقت کنٹرول کر رہی ہے۔
★ مریض دوسروں سے گفتگو میں دقت محسوس کرتا ہے۔
★ اس کے مشاغل' اس کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے اور وہ افراد سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

Paranoid Schizophrenia:

Paranoid schizophrenia is characterized by predominantly positive symptoms of schizophrenia, including delusions and hallucinations. These debilitating symptoms blur the line between what is real and what isn't, making it difficult for the person to lead a typical life.

(2) موروثیت

موروثیت وہ چیز ہے جو ماں باپ کی طرف سے اولاد کو منتقل ہوتی ہے۔ یہ اثرات ذہنی اور جسمانی قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ اثرات ماں کے پیٹ سے ہی بچے کو منتقل ہو جاتے ہیں اور اس کا اظہار بچے میں عمر کے مختلف حصوں میں ہوتا ہے۔

آج سائنس نے جینز کے علم کے ذریعے موروثیت کا پتہ چلایا ہے۔ جینز کا موروثیت سے تعلق ہے۔ یہ جینز خلیہ کے مرکز میں موجود کروموسومز کے ساتھ چپکے ہوتے ہیں۔ ان کے اندر انسان کی تمام زندگی کی تفصیل درج ہوتی ہے۔

اللہ فرماتا ہے کہ ماں کے پیٹ کے اندر موجود بچہ کی خصلت اس کا رزق اس کی تخلیق کے ساتھ ہی لکھ دیا جاتا ہے اور یہ سائنسی طور پر جینز کے مادے DNA پر تحریر ہوتا ہے۔

پیدائش سے موت تک کے ہر کام کی تفصیل بچہ ماں کے پیٹ سے لے کر پیدا ہوتا ہے۔ بچے کا رنگ، اس کی آنکھوں کا رنگ، اس کے خدوخال کے اثرات ماں باپ سے موروثی طور پر منتقل ہوتے ہیں۔

اس سارے کام میں جینز اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ والدین میں سے جس کے جینز غالب آتے ہیں، اس کی خصوصیات زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں لیکن بعض اوقات دونوں میں سے کسی کی خاصیت ظاہر نہیں ہوتی۔ بچہ نئی خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

جینز:

موروثیت کے تعین میں جینز بہت اہم رول ادا کرتا ہے۔ یہ ایک خاص قسم کے مادے سے بنا ہوتا ہے جو DNA کہلاتا ہے۔ یہ DNA تھیلی نما ہوتے ہیں اور اپنی جیسی اور تھیلیاں بنا سکتے ہیں۔ انسان کا ہر جین کسی خاص حصے کے افعال کو کنٹرول کرتا ہے۔ ایک جین ماں کی طرف سے آتا ہے اور ایک باپ کی طرف سے اور جوڑا مل کر کام کرتا ہے۔

بچے کا رنگ، اس کی آنکھیں، ناک، منہ، بالوں کا رنگ، اس کے نقش ان تمام باتوں کا تعلق جین سے ہے، اس کو جین ہی کنٹرول کرتے ہیں۔ جین دو طرح سے عمل کرتے ہیں: اگر ماں اور باپ کی طرف سے آنے والے جین متماثل ہوں تو ایک جیسی خصوصیات اور عادات پیدا کرتے ہیں جیسے اگر

دونوں طرف سے نیلی آنکھوں کے اثرات ہوں تو بچے کی آنکھیں نیلی ہوں گی لیکن اگر ماں باپ کی طرف سے آنے والے جین متماثل نہ ہوں تو ماں کی طرف سے ملنے والے جوڑے نیلی آنکھیں پیدا کرنے کی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں اور باپ کی طرف سے ملنے والے جوڑے بھوری آنکھیں پیدا کرنے کی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں اور بچے کی آنکھوں کا رنگ وہ ہوگا جس کی طرف کا جوڑا Dominant ہوگا۔ اس طرح کے جین غالب جوہر تخلیق کہلاتے ہیں۔ جب یہ دوسرے سے ملتا ہے تو اپنی خاصیتیں غالب رکھتا ہے۔

ایک اور قسم جینز کے متعلق Recessive Genes یعنی رجعی جوہر تخلیق کہلاتے ہیں۔ یہ غالب جینز کے ساتھ مل کر اپنی خصوصیت پیدا نہیں کرتے۔ بعض دفعہ ہوتا ہے کہ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے جو جین ملتے ہیں' وہ کسی پر غالب نہیں آتے' اپنی خصوصیاتِ برقرار رکھتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بچے کے اندر نئی خاصیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(3) ہسٹریا

یہ مرض زیادہ تر لڑکیوں میں ہوتا ہے۔ اس کو اختناق الرحم بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مرض لڑکوں میں بھی ہوسکتا ہے لیکن ان کی شرح بہت کم ہوتی ہے۔ لڑکیوں میں عصبی مزاج اور نازک لڑکیوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ اس مرض میں حسی اور حرکی اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے۔

ہسٹریا کی وجوہات:

- ★ زبردست ذہنی دباؤ' فکر' غم' پریشانی سے یہ مرض ہوسکتا ہے۔
- ★ خاندانی یا موروثی اثرات سے بھی یہ مرض ہوسکتا ہے۔
- ★ ماحول اور اردگرد کے عوامل سے ہسٹریا ہوسکتا ہے۔
- ★ جذباتی ہیجانی حالت سے ہسٹریا ہوسکتا ہے۔
- ★ بلوغت میں جذبات کا طوفان اس کا باعث ہوسکتا ہے۔
- ★ جنسی لٹریچر اور جنسی فلمیں دیکھنے سے ہسٹریا ہوسکتا ہے۔
- ★ شدید غصہ والے افراد بھی اعصابی اثرات سے ہسٹریا میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔
- ★ شدید ذہنی دباؤ سے بھی یہ مرض لاحق ہوسکتا ہے۔
- ★ ایام حیض کی خرابی اور اندرونی زنانہ امراض سے ہسٹریا ہوسکتا ہے۔

ہسٹریا کی علامات:

- ★ ہسٹریا کی مریضہ محسوس کرتی ہے کہ اس کے پیٹ سے ایک گولا اُٹھ رہا ہے اور پھر یہ گولا حلق میں آکر پھنس جاتا ہے۔
- ★ مریضہ کا دم گھٹتا ہے اور سانس میں تنگی ہوتی ہے۔

- ★ مریضہ کے پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے اور ڈکار آتے ہیں۔
- ★ دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ پیشاب زیادہ آتا ہے۔
- ★ مریضہ اچانک چیخ مارتی ہے۔
- ★ مریضہ کے ہاتھ پاؤں میں تشنجی حالت آتی ہے۔
- ★ مریضہ کے ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں لیکن جلد ہی گرم ہو جاتے ہیں۔
- ★ اس کے دورے کا دورانیہ چند منٹ سے کئی گھنٹے ہو سکتا ہے۔
- ★ اس کا دورہ کبھی بھی تنہائی میں نہیں پڑتا' دوسروں کی موجودگی میں پڑتا ہے۔

➢ سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- تھائی مس غدود جسم میں .... بناتا ہے۔ (خون کے ذرات)

2- جینز .... کا بنیادی یونٹ ہیں۔ (خلیہ)

3- کسی چیز کی موجودگی کا احساس .... کہلاتا ہے جبکہ وہ چیز موجود نہ ہو۔ (وہم)

4- فرائیڈ نے دماغ کو .... حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ (تین)

5- غلط ادراک .... کہلاتا ہے۔ (التباس)

6- تحلیل نفسی کے طریقہ کار کی بنیاد .... نے رکھی۔ (فرائیڈ)

7- .... کی بیماری میں زبردست تھکان محسوس کرتا ہے۔ (شوگر)

8- شیزوفرینیا ایک .... دوہری شخصیت کی بیماری ہے۔ (ذہنی)

گائناکالوجی (2011ء)

➢ سوال 1: دوران حمل ہونے والے مسائل کیا ہیں؟ وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: کسی بھی حاملہ عورت کو وہ تمام امراض ہو سکتے ہیں جو کسی غیر حاملہ عورت کو لاحق ہو سکتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ جب کوئی مرض حاملہ کو لاحق ہوتا ہے تو اس کی کیفیت ذرا مختلف ہوتی ہے اور اس سے بعض اوقات کسی خطرے یا پیچیدگی کا اندیشہ ہوتا ہے۔

حمل کے دوران بہت سی پیچیدگیاں آ سکتی ہیں۔ ان میں بعض معمولی نوعیت کی پیچیدگی ہوتی ہے اور بعض اوقات شدید نوعیت کی پیچیدگی ہو سکتی ہے۔ ذیل میں ہم دوران حمل ممکنہ پیچیدگیوں کا جائزہ لیں گے:

1- صبح کی متلی اور قے:

کسی بھی حاملہ عورت کے لئے صبح کی متلی یا قے بہت تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ بعض عورتوں میں یہ حالت کم ہوتی ہے' بعض میں زیادہ۔ بعض میں کم عرصہ کے لئے ہوتی ہے۔ بعض میں

حمل کے قرار پانے سے زچگی تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بعض عورتوں میں صرف متلی ہوتی ہے اور بعض میں قے بھی ہوتی ہے۔ اگر بات صرف متلی تک محدود رہے تو کوئی حرج نہیں' جب قے بھی ہوتی ہو اور مسلسل جاری رہے تو پیچیدگیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

حاملہ کی صحت متاثر ہوتی ہے' جس سے مسلسل رطوبات کا اخراج پانی کی کمی پیدا کرتا ہے۔ جسمانی الیکٹرولائٹ غیر متوازن ہو جاتے ہیں۔ جسم کے اندر وٹامن کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور اس کا براہ راست اثر رحم میں پرورش پانے والے بچے پر پڑتا ہے۔

2- تھوک کی زیادتی:

حمل کے بعد حاملہ میں تھوک کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ بکثرت تھوک پیدا ہوتا ہے۔ یہ حالت کچھ عرصہ جاری رہنے کے بعد خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے منہ کا ذائقہ متاثر ہوتا ہے اور ذائقہ خراب رہتا ہے۔

3- سینے کی جلن:

حمل کے دوران ہارمونز کی وجہ سے ایسی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں کہ معدے میں ایسی حالت آتی ہے جس کی وجہ سے سینے کی جلن پیدا ہوتی ہے۔ معدے کا کارڈک اینڈ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ رحم معدے پر بوجھ ڈالتا ہے تو معدے کا تیزاب غذا کی نالی کی طرف چلا جاتا ہے اور یہ خوراک کی نالی میں جلن پیدا کرتا ہے جو سینے کی جلن کہلاتی ہے۔

4- بواسیر:

بہت سی عورتوں میں دوران حمل بواسیر ہو جاتی ہے بالخصوص یہ شکایت حمل کے آخری ایام میں ہوتی ہے۔ یہ حالت بہت تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ اس سے بچنے کے لئے قبض سے بچیں کیونکہ اگر قبض ہو' بواسیر کی پیچیدگی آتی ہے۔

5- قبض:

حمل کے دوران اکثر عورتوں کو قبض ہو جاتی ہے۔ قبض سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس حالت سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سبز پتوں والی سبزیوں کا استعمال کرنے سے اس حالت سے بچا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ تازہ پھل اور مناسب مقدار میں پانی استعمال کریں۔

6- ٹانگ کی وریدوں کا پھولنا:

دوران حمل حاملہ کی ٹانگوں کی وریدیں پھول جاتی ہیں۔ یہ کیفیت بچے کی پیدائش کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ زیادہ دیر کھڑا ہونے سے اس میں زیادتی ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ وریدیں پھٹ کر پیچیدگی کا باعث بنتی ہیں۔

7۔ اندام نہانی کی خارش:

دوران حمل بعض اوقات اندام نہانی میں خارش ہونے لگتی ہے۔ اس کی وجہ کسی قسم کا اخراج ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے اندام نہانی سرخ ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ سادہ غذا استعمال کرنی چاہئے اور مرچ مصالحہ والی غذاؤں سے بچنا چاہئے۔

8۔ اسہال:

بعض حاملہ عورتوں کو دوران حمل اسہال آنے لگتے ہیں۔ یہ بظاہر شاید کوئی نقصان دہ علامت محسوس نہ ہو لیکن حقیقت میں اس سے بہت زیادہ نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسہال کی وجہ سے اسقاط ہو سکتا ہے لہٰذا دوران حمل اسہال کی صورت میں فوری تدارک ضروری ہے۔

9۔ اڈیما:

خون کی کسی خرابی یا گردوں کے کسی عارضہ کی وجہ سے ٹانگوں اور پاؤں پر سوجن آ جاتی ہے۔ یہ خطرناک علامت ہے' اس پر فوری توجہ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اگر توجہ نہ کی جائے تو خطرناک صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر ٹیسٹ وغیرہ سے گردوں کی خرابی یا کوئی دوسری مرض ظاہر نہ ہو' پھر یہ دوران حمل معمول کی سوجن شمار ہو گی جو اکثر زیادہ کھڑا رہنے سے ہو جاتی ہے۔

10۔ نیند کا نہ آنا:

حمل کے آخری دنوں میں اکثر بے خوابی ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ بچے کا بڑھا ہوا بوجھ' بچے کی شدید حرکات ہوتی ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر ماں بے آرامی محسوس کرتی ہے اور اسے نیند نہیں آتی۔ بعض اوقات بے خوابی کے ساتھ گھبراہٹ بھی ہوتی ہے۔

11۔ رسولی وغیرہ:

اگر حمل کی صورت میں رحم کے اندر رسولی وغیرہ ہو تو اس سے نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس سے زچگی کا عمل پیچیدہ ہو جاتا ہے اور زچہ و بچہ دونوں کو خطرہ ہوتا ہے۔

12۔ اسقاط حمل:

حمل کی ممکنہ پیچیدگیوں میں سے ایک حمل کا ضائع ہو جانا بھی ہے۔ بعض عورتوں میں عادتاً اسقاط کا رجحان ہوتا ہے۔ بعض اوقات اسقاط جان لیوا بھی ہو سکتا ہے لہٰذا دوران حمل ایسی احتیاطی تدابیر کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اسقاط وغیرہ سے بچا جا سکے۔

دوران حمل کے اہم مسائل:

حمل کے دوران ہونے والے چند اہم مسائل/ پیچیدگیاں درج ذیل ہیں:

صبح کے وقت متلی ہو سکتی ہے' قے ہو سکتی ہے جو تکلیف کا باعث ہو سکتی ہے۔ بعض عورتوں

میں یہ حالت کم ہوتی ہے اور بعض میں زیادہ۔ بعض میں یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور بعض میں یہ سلسلہ زچگی تک جاری رہتا ہے۔

★ حاملہ میں تھوک کی زیادتی ہو سکتی ہے۔ بکثرت تھوک پیدا ہوتا ہے۔ یہ حالت کچھ عرصہ کے بعد خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

★ بعض حاملہ عورتوں میں سینے کی جلن کا عارضہ ہوتا ہے۔ یہ وجہ ہضم کی تبدیلی کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ معدے سے تیزاب خوراک کی نالی کی طرف جاتا ہے اور سینے میں جلن ہوتی ہے۔

★ بعض حاملہ عورتوں میں دوران حمل بواسیر ہو جاتی ہے جو حمل کے آخر تک رہتی ہے۔ یہ ایک تکلیف دہ حالت ہے۔ اس سے خون کی کمی ہو سکتی ہے۔

★ حاملہ عورتوں میں قبض بھی ہو سکتی ہے۔ اس سے بچنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس کے لئے سبز پتوں والی سبزیوں کا استعمال بہترین چیز ہے۔

★ حاملہ میں ٹانگ کی وریدیں پھول جاتی ہیں۔ یہ حالت بھی زچگی تک جاری رہتی ہے۔ زیادہ دیر کھڑا رہنے سے اس میں زیادتی ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات یہ وریدیں پھٹ بھی جاتی ہیں اور مشکل پیدا ہوتی ہے۔

★ اندام نہانی میں خارش ہو سکتی ہے۔ اس سے اندام نہانی سرخ ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے مرچ سے پرہیز کرنا چاہئے اور سادہ غذا استعمال کرنی چاہئے۔

★ دوران حمل عورتوں میں اسہال آ سکتے ہیں۔ بظاہر یہ نقصان دہ علامت نہیں ہے لیکن حقیقت میں اس سے نقصان ہو سکتا ہے۔ اسہال کے باعث اسقاط ہو سکتا ہے لہٰذا اس کا فوری علاج کرنا چاہئے۔

★ خون کی کمی یا گردوں کے عارضہ سے ٹانگوں اور پاؤں پر سوجن آ سکتی ہے۔ اگر اس پر فوری توجہ نہ کی جائے تو خطرناک صورت ہو سکتی ہے۔

★ حمل کے آخری ایام میں بے خوابی ہو سکتی ہے۔ اس سے عورت کو بے آرامی ہوتی ہے اور پریشانی ہوتی ہے۔

★ دوران حمل کسی قسم کی رسولی پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو اس سے نقصان ہو سکتا ہے۔ زچگی کا عمل پیچیدہ ہو سکتا ہے اور زچہ بچہ دونوں کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

★ دوران حمل اسقاط ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات اسقاط جان لیوا ہو سکتا ہے۔

سوال 2: سن یاس کسے کہتے ہیں؟ اس کے مسائل وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: جب لڑکی بلوغت میں قدم رکھتی ہے تو قدرتی طور پر اس کو حیض آنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ لڑکی ماں بننے کے قابل ہو جاتی ہے۔ یہ سلسلہ بارہ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 45 سال تک جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد جسم میں انڈہ بننے کا عمل رُک جاتا ہے اور حیض آنا بند ہو

جاتا ہے اور عورت ماں بننے کے قابل نہیں رہتی۔ عمر کا یہ دور سن یاس کہلاتا ہے۔ عورتوں میں سن یاس شروع ہونے کے وقت میں فرق ہو سکتا ہے۔ جن عورتوں کو جلد حیض آنا شروع ہوتے ہیں وہ جلد سن یاس کا شکار ہوتی ہیں۔

جب یہ عمل قدرتی طور پر عمر کے دور کے لحاظ سے ہو تو یہ قدرتی سن یاس ہوتا ہے لیکن اگر کسی خرابی سے یا خود سے یہ حالت پیدا کر دی جائے تو یہ حالت مصنوعی سن یاس کہلاتی ہے۔

سن یاس وہ دور ہوتا ہے جب افزائش نسل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ سن یاس 45 سال کی عمر کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بعض عورتوں میں یہ 50 سال کے بعد ہوتا ہے۔

اس کا انحصار جسمانی ساخت' مزاج و عادات پر بھی ہوتا ہے اس کے علاوہ ملکی موسم اس پر اثر انداز ہوتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح بلوغت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

اگر حیض جلد شروع ہوگا تو سن یاس بھی جلد آئے گا۔ اگر حیض دیر سے شروع ہوگا تو سن یاس بھی دیر سے شروع ہوگا۔ زیادہ بچوں کی پیدائش اور وہ بھی کم وقفے سے اس کا باعث ہو سکتی ہے۔

سن یاس کی تبدیلیاں اور علامات:

جب سن یاس کا زمانہ قریب ہوتا ہے تو حیض کی باقاعدگی متاثر ہو جاتی ہے وہ جلد جلد آنے لگتے ہیں۔ درج ذیل تبدیلیاں اور علامات ظاہر ہوتی ہیں:

1. حیض بے قاعدہ ہو جاتے ہیں' حیض کی مقدار کم ہو جاتی ہے' حیض کی بے قاعدگی کے ساتھ درمیانی وقفہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور آخرکار حیض آنا بند ہو جاتے ہیں۔
2. بعض عورتوں میں سن یاس سے قبل حیض کی کثرت ہوتی ہے اور پھر حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔
3. اعضائے تولید میں تبدیلیاں آتی ہیں۔ بیضۃ الرحم سخت اور سائز میں چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ ان کا فعل متاثر ہوتا ہے اور اس تبدیلی کی وجہ سے عورت بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتی۔
4. ویجائنا کی ساخت میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ اس کی دیواروں کی لچک کم ہو جاتی ہے اور رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں اس کی سوزش ہو سکتی ہے۔
5. رحم کے اندر بھی ساخت کی تبدیلیاں آتی ہیں۔
6. فیلوپین ٹیوبز سکڑ جاتی ہیں۔
7. سن یاس آ جانے پر عورتوں کے مزاج میں تبدیلی آتی ہے۔ یہ تبدیلی مختلف عورتوں میں مختلف ہوتی ہے۔
8. خون کی کمی' خون کی زیادتی یا اعصاب سے متعلق تکالیف ہو سکتی ہیں۔
9. ایسی عورتیں جو پُرخون ہوتی ہیں یعنی جن میں خون کی زیادتی ہوتی ہے' وہ عام طور پر تمتماہٹ' گرمی کے دورے' سوزش' سرخ چہرہ اور رحم میں دوران خون اور لیکوریا وغیرہ کا شکار ہوتی ہیں۔
10. وہ خواتین جو خون کی کمی کا شکار ہوتی ہیں جن کے جسم میں خون کم ہوتا ہے' ان میں نبض کی کمزوری' چہرے کی زردی اور جسمانی کمزوری کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

11- ایسی خواتین جو عصبی مزاج ہوتی ہیں جن میں اعصابی پائی جاتی ہے' ان کا نظام اعصاب درہم برہم ہو جاتا ہے اور وہ پریشانی' بے چینی' اعصابی شکایات کی شکار ہو جاتی ہیں۔ ایسی خواتین میں ہسٹریائی علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔

12- سن یاس میں Oestrogen اور Progestrone کی پیدائش رُک جاتی ہے۔

13- پچوٹری کا فعل بڑھ جاتا ہے اور Gonadotrophic Hormone بڑی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔

14- بعض عورتوں میں ٹھوڑی اور ہونٹوں کے اوپر بال اُگ آتے ہیں۔

15- کئی ایک خواتین میں تھوک میں خون آنے لگتا ہے اور ٹی بی کی طرف رغبت ہو جاتی ہے۔

16- سن یاس کے بعد ناک' پیشاب سے خون اور بواسیر ہو سکتی ہے۔

17- عورتوں میں بائی کے درد پیدا ہو جاتے ہیں۔ عورتیں ہسٹریا اور مالیخولیا کا شکار ہو جاتی ہیں۔

18- بعض عورتوں میں اعضائے تناسل و تولید کے گومڑ اور رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

سن یاس کی علامات اور مسائل

علامات:

★ مختلف عورتوں میں ان کے مزاج کے اعتبار سے علامات مختلف ہوتی ہیں۔
★ پُرخون خواتین میں مقامی سوزش' گرمی کے دورے' تمتماہٹ' سیلان خون اور سیلان الرحم کی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔
★ خون کی کمی والی خواتین میں چہرے کی زردی اور عام کمزوری آ سکتی ہے۔
★ عصبی مزاج خواتین میں اعصابی تکالیف ظاہر ہوتی ہیں۔
★ بعض عورتوں میں حیض مکمل بند ہو جاتے ہیں اور بعض میں کم ہوتے ہوتے بند ہوتے ہیں۔
★ بعض عورتوں میں ٹھوڑی اور بالائی ہونٹ کے اوپر بال اُگ آتے ہیں۔
★ خون کی قے آ سکتی ہے۔ پیشاب میں خون آ سکتا ہے۔ بواسیر ہو سکتی ہے۔
★ بعض عورتوں میں جوڑوں کی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

مسائل / پیچیدگیاں:

★ ہارمونز کا نظام متاثر ہوتا ہے جس سے بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
★ عورت میں بانجھ پن آ جاتا ہے' وہ اولاد پیدا نہیں کر سکتی۔
★ عورتوں میں مزاجی طور پر چڑچڑا پن آ جاتا ہے۔
★ بعض عورتیں ہسٹریا کا شکار ہو جاتی ہیں۔
★ تولیدی اعضاء کی امراض کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

- بعض عورتوں میں سن یاس میں موٹاپا آ جاتا ہے۔
- بعض عورتوں میں رحم یا کسی اور تولیدی عضو کا کینسر ہو جاتا ہے۔

سوال 3: پرسوت کے بخار کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ اس کے مسائل بیان کریں۔

جواب: زچگی کے دوران جس کا عرصہ چھ ہفتوں پر محیط ہوتا ہے' اگر کسی بھی وجہ سے زچہ کے جسم کا درجہ حرارت °100 فارن ہیٹ سے بڑھ جائے تو ایسے بخار کو "پرسوت کا بخار" کہتے ہیں۔

وجوہات:

پرسوت کے بخار کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

1- اعضائے مخصوصہ کا انفیکشن
2- پستان کی سوزش
3- نظام بول کا انفیکشن
4- پیروں کی وریدوں کا تھرامبوسس
5- دوسرے اندرونی انفیکشن مثلاً برونکائٹس' نمونیہ' انفلوئنزا' ٹائی فائیڈ' ملیریا وغیرہ۔
6- خاس یعنی لوشیا اگر تین دن کے بعد بند ہو جائے۔

مسائل:

پرسوت کے بخار میں درج ذیل مسائل درپیش ہو سکتے ہیں:

1- مریضہ کو بخار زیادہ ہوتا جائے گا۔
2- مریضہ کو ٹھنڈ یا سردی لگے گی۔
3- مریضہ کو کپکپاہٹ و لرزہ محسوس ہوگا۔
4- بخار °103 سے لے کر °105 فارن ہیٹ تک ہوگا۔
5- نبض تیز رفتار ہوگی۔
6- سر میں درد ہوگا۔
7- کمر میں درد ہوگا۔
8- پیٹ میں درد ہوگا۔
9- تمام جسم میں درد ہوگا۔
10- بعض اوقات مریضہ کو متلی اور قے بھی ہوگی۔
11- مریضہ کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔
12- مریضہ کو بعض اوقات ہذیان بھی ہو سکتا ہے۔
13- چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں گی۔

-14 ہونٹ و منہ خشک ہوں گے اور پیاس محسوس ہو گی۔
-15 تنگی تنفس کے ساتھ ساتھ بعض اوقات پاگل پن کی علامات بھی سامنے آ سکتی ہیں۔

احتیاطی تدابیر/ علاج:

پرسوت کے بخار کے علاج کے ضمن میں درج ذیل نکات کا خیال رکھا جاتا ہے:

-1 زچگی کے بعد تمام انفیکشنوں کی روک تھام کرنی چاہیے۔
-2 مریضہ کی جنرل صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا چاہیے۔
-3 مریضہ کو اپنے اعضائے مخصوص و پیشابی راستوں کی صفائی و ستھرائی کا خاص خیال رکھ چاہیے۔
-4 جراثیموں سے پاک کپڑے و بستر استعمال کرنے چاہئیں۔
-5 جراثیموں سے پاک آلات استعمال کرنے چاہئیں۔
-6 زچگی کے دوران صحت کے اصولوں پر سختی سے کاربند رہنا چاہیے۔
-7 زچہ کی خوراک، رہائش اور لباس سب حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔

سوال 4: بانجھ پن کیا ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟ خواتین میں بانجھ پن کی تشخیص کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: بانجھ پن کو Sterility کہتے ہیں۔ اس سے مراد اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہونا ہے۔ یہ حالت مرد اور عورت دونوں میں ہو سکتی ہے۔ ایک عالمی معیار کے مطابق اگر شادی شدہ جوڑا ایک سال تک بھرپور مباشرت کرے اور اس کے باوجود کوئی اولاد نہ ہو تو بانجھ پن کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

بانجھ پن زنانہ (Female Sterility)

عورتوں میں بانجھ پن دو طرح کا ہوتا ہے:

-1 ابتدائی بانجھ پن (Primary Sterility)
-2 ثانوی بانجھ پن (Secondary Sterility)

1- ابتدائی بانجھ پن (Primary Sterility):

ابتدائی بانجھ پن میں شادی کے ابتدا سے لے کر آخر تک اولاد پیدا نہیں ہوتی حالانکہ مرد کامیاب مباشرت کرتا ہے لیکن عورت حاملہ نہیں ہوتی۔

اس طرح کا بانجھ پن بیضہ کی خرابی سے ہو سکتا ہے۔ اس میں بیضہ کا اخراج ہی نہیں ہوتا۔ بعض اوقات اووم خارج ہوتا ہے لیکن سفر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ بعض عورتوں کی ٹیوبز بیڈ ہوتی ہیں اور حمل قرار نہیں پاتا۔

اوور یز یا قاذف نالیوں کی سوزش سے بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

2- ثانوی بانجھ پن (Secondary Sterility):

دوسری صورت ثانوی بانجھ پن کی ہے۔ اس میں ابتدا میں عورت کے اندر اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے جو بعد میں کسی خرابی سے ختم ہو جاتی ہے اور وہ بانجھ ہو جاتی ہے۔

- ★ رحم کی گردن کی سوزش سے ثانوی بانجھ پن ہو سکتا ہے۔
- ★ ہارمونز کے نظام کی خرابی سے اس طرح کا بانجھ پن ہو سکتا ہے۔
- ★ رحم کی جھلی کی سوزش سے ایسی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔
- ★ فیلوپین ٹیوب کی مزمن سوزش سے اس طرح کا بانجھ پن پیدا ہو سکتا ہے۔
- ★ رحم کی رسولی، سسٹ وغیرہ سے بانجھ پن آ سکتا ہے۔
- ★ طویل عرصہ تک مانع حمل ادویات کے استعمال سے عورت بانجھ ہو سکتی ہے۔
- ★ مسلسل حیض آور ادویات کے استعمال سے بانجھ پن آ سکتا ہے۔

عورت کا معائنہ:

بانجھ پن کی تشخیص کے سلسلہ میں عورت کے معائنہ میں مندرجہ ذیل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں:

1- پیلوس الٹرا ساؤنڈ
2- ٹیوبل پے ٹینسی ٹیسٹ
3- اینڈو میٹرئل بائی اوپسی
4- سروکس کی رطوبت کا معائنہ

مردانہ بانجھ پن (Male Sterility)

بانجھ پن کی حالت عورتوں کی طرح مردوں میں بھی ہوتی ہے۔ ان میں بھی کوئی نہ کوئی نقص ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے عورت حاملہ نہیں ہوتی۔

- ★ عیاش مرد جو سوزاک کا شکار رہ چکے ہوں، بانجھ ہو سکتے ہیں۔
- ★ ایسے افراد جو جوانی میں جلق کا شکار رہے ہوں۔
- ★ اگر ساخت میں عضو تناسل بہت چھوٹا ہو تو تب بھی بانجھ پن کی صورت ہو سکتی ہے۔
- ★ مرد کے مادہ منویہ میں سپرم نہ ہوں، کم ہوں یا مردہ ہوں۔
- ★ جنسی کمزوری کہ جماع ہی نہ کر سکے۔

مرد کا معائنہ:

- ★ مرد کی منی کا معائنہ کروایا جاتا ہے۔ ایک صحت مند مرد میں سپرم کی تعداد 60 سے 120 ملین فی ملی لیٹر ہوتی ہے۔

★ مرد کی منی میں چیک کروایا جاتا ہے کہ پیپ تو نہیں آ رہی۔ اس سے بھی سپرم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

★ مرد کی منی میں بعض اوقات قدرتی طور پر سپرم ہوتے ہی نہیں اور یہ حالت Azospermia کہلاتی ہے اور یہ حقیقی مردانہ بانجھ پن ہے۔

سوال 5: (الف) لیکوریا کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: لیکوریا ایسا موذی مرض ہے جو عورت کو بانجھ کر سکتا ہے۔ یہ بانجھ پن کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کی رطوبت بہت سی اقسام کی ہو سکتی ہے۔ اس سے اووم فرٹیلائز نہیں ہوتا۔ یہ اووم کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ عورت کے اندر داخل ہونے والی مرد کی منی کے سپرم کو ہلاک کر سکتا ہے اور جب سپرم ہلاک ہو جاتے ہیں تو سپرم اور اووم کا ملاپ نہیں ہوتا اور عورت حاملہ نہیں ہوتی۔

لیکوریا کے باعث آلات تولید میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ رحم کی سوزش ہو سکتی ہے اور ان نقائص کی وجہ سے عورت بانجھ ہو سکتی ہے۔

لیکوریا ایک ایسی حالت ہے جس میں ویجائنا کے راستے رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ اس کی حالت مختلف طرح کی ہو سکتی ہے۔ یہ رطوبت گاڑھی' پتلی' لیس دار' خراش دار' سادہ' خون ملی' پانی جیسی' دودھ جیسی اور بے شمار طرح کی ہو سکتی ہے۔

لیکوریا اعضائے تولید کے اندر کسی خرابی کے باعث ہوتا ہے۔ اس کی مقدار کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔ بعض عورتوں میں کثیر مقدار میں بہتا ہے کہ پاؤں تک آ جاتا ہے۔ اسی طرح اس کی خاصیت بھی الگ الگ ہوتی ہے۔ بعض لیکوریا کی رطوبت اس قدر تیزابی اثر رکھتی ہے کہ کپڑے میں سوراخ کر دیتی ہے۔

دراصل عام حالات میں اندام نہانی اور اس کی اندرونی جھلیوں کو تر رکھنے کے لئے اس کی مخصوص رطوبت خارج ہوتی ہے جو مقدار میں بہت کم تقریباً 5ml ہوتی ہے۔

لیکوریا کے اسباب اور علامات

لیکوریا کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے اہم کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے:

وجوہات/ اسباب:

★ جنسی خواہشات کی زیادتی سے' کثرت مباشرت سے لیکوریا آ سکتا ہے۔

★ ویجائنا کی کسی خرابی سے لیکوریا آ سکتا ہے۔

★ رحم کی گردن کی کسی تکلیف سے لیکوریا آ سکتا ہے۔

★ بہت سی جسمانی امراض کے اثر سے لیکوریا آ سکتا ہے۔

★ مانع حمل دوا اندر رکھنے سے لیکوریا کا عارضہ ہو سکتا ہے۔

- ★ اسقاط حمل کے بعد لیکوریا کا عارضہ ہوسکتا ہے۔
- ★ شادی کے بعد ابتدائی دنوں میں لیکوریا ہوسکتا ہے۔
- ★ مباشرت کے غلط طریقوں سے لیکوریا آ سکتا ہے۔
- ★ لڑکیوں میں مشت زنی سے لیکوریا آ سکتا ہے۔
- ★ اندرونی جنسی اعضاء کی سوزش سے لیکوریا آ سکتا ہے۔
- ★ اندام نہانی سے متعلقہ وجوہات سے لیکوریا ہوسکتا ہے۔ یہ زیادہ تر نوجوان لڑکیوں میں ہوتی ہے۔ اس میں بیرونی اعضائے تناسل میں سوزش آ جاتی ہے اور Vulva اور Vagina کے درمیان مواد بہتا ہے۔ یہ حالت Gonococal Vulvo Vainitis کہلاتی ہے۔
- ★ ولوا کی خارش سے رطوبت بہتی ہے اس صورت میں رطوبت ہلکے زرد رنگ کی اور مقدار میں زیادہ ہوتی ہے۔
- ★ فنگس انفیکشن کے بعد لیکوریا کی رطوبت بہتی ہے۔ اس قسم کا لیکوریا سفید اور گاڑھا اور مقدار میں کم ہوتا ہے۔ اس میں ولوا میں خارش بھی ہوتی ہے۔
- ★ سن یاس میں Senile Vaginitis کی وجہ سے لیکوریا ہوتا ہے۔ اس میں ایسٹروجن نہ ہونے کی وجہ سے ویجائنا میں ہلکی خارش ہوتی ہے اور سفید رنگ کی رطوبت بہتی ہے۔ اس طرح کے لیکوریا میں کبھی کبھار خون بھی شامل ہو جاتا ہے۔
- ★ اگر ولوا یا ویجائنا میں کوئی خطرناک رسولی کی پیدائش وغیرہ ہو جائے تو اس سے بھی لیکوریا ہو سکتا ہے۔ یہ کیفیت عموماً 55 سال کے بعد ہوتی ہے۔ اس طرح کے لیکوریا کی رطوبت بدبودار اور خون ملی ہوتی ہے۔
- ★ کسی بیرونی شئے کے داخل ہونے سے لیکوریا ہوسکتا ہے۔ یہ بچوں میں ہوتا ہے اور اس کا مواد بدبودار ہوتا ہے۔ یہ حالت بچوں میں آلات تناسل کی چوٹ سے بھی پیدا ہوسکتی ہے۔
- ★ رحم کی گردن پر کسی قسم کا زخم اس کی وجہ ہوسکتا ہے۔
- ★ رحم کی گردن کی مزمن سوزش اکثر لیکوریا پیدا کر دیتی ہے۔ یہ وجہ بہت عام ہے' اس میں Cervical Gland سے رطوبت بہتی ہے اور کثیر بہتی ہے۔
- ★ Cervical Polypus۔ کی وجہ سے بھی لیکوریا ہوسکتا ہے۔
- ★ آتشک' سوزاک سے لیکوریا ہوسکتا ہے۔
- ★ سروکس کے کینسر کی وجہ سے بھی لیکوریا ہو جاتا ہے۔ یہ لیکوریا سفید اور بدبودار ہوتا ہے اور اس میں خون بھی شامل ہوسکتا ہے۔
- ★ اینڈومیٹریم کی مزمن سوزش سے پتلا پانی جیسا لیکوریا آتا ہے اور ساتھ ماہواری کی بے قاعدگی آتی ہے۔
- ★ فائبرائیڈ کی وجہ سے بھی پانی جیسا لیکوریا آتا یہ اور حیض کی کثرت بھی ہوتی ہے۔

★ رحم کے کینسر کی وجہ سے پانی جیسا لیکوریا بہتا ہے اور بدبودار ہوتا ہے نیز خون ملا ہوتا ہے۔
★ پیلوس کی مزمن سوزش میں بھی سفید رنگ کا لیکوریا بہت ہے۔ اس کے ساتھ حیض کی زیادتی اور دقت ہوسکتی ہے۔
★ خون کی کمی سے لیکوریا ہوسکتا ہے۔
★ ذیابیطس موذی مرض ہے، یہ مرض جسم میں ایسی حالت لاتا ہے جو لیکوریا کا باعث ہوسکتا ہے۔
★ گردوں کی مزمن سوزش سے بھی لیکوریا ہو جاتا ہے۔

علامات:

★ ویجائنا سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔ وہ سروکس سے نکل کر آتی ہے۔
★ ویجائنا سے رطوبت کے اخراج کے ساتھ خارش بھی ہوتی ہے۔
★ اس کی وجہ سے خواہش جماع میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔

مندرجہ بالا نکات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ لیکوریا بذات خود کوئی حیثیت یا اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اس کی وجہ اہمیت رکھتی ہے اور علاج کے وقت اس کی وجہ کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

لیکوریا کا علاج:

لیکوریا کے علاج کے لئے ہومیوپیتھک طریقہ علاج اپنائیں اور اس کی نوعیت اور مریضہ کی علامت کے مطابق دواء کا انتخاب کریں۔ لیکوریا میں ممکنہ طور پر اووائٹسا، پلسائیلا، ایلومینا، بوریکس، کلکیریا کارب، آیوڈم، کریازوٹ، کلکیر یافاس اور سیپیا کا استعمال ہوسکتا ہے۔

﴿(ب) گائنا کالوجی اور مڈوائفری میں فرق واضح کریں۔

1- گائنا کالوجی:

گائنا کالوجی میڈیکل سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں عورتوں کے اعضائے تناسل مخصوصہ اور ان سے متعلق بیماریوں کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

گائنا کالوجی میں درج ذیل موضوعات پر بحث کی جاتی ہے:

i- زنانہ نظام تولید ii- امبریالوجی یعنی علم جنین
iii- دوران حیض iv- زنانہ بلوغت
v- سن یاس

2- مڈوائفری:

مڈوائفری میڈیکل سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں حمل، زچگی اور بعد از ولادت کے مراحل کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

مڈوائف (Mid-Wife) کو لازماً اس قابل ہونا چاہئے کہ حمل اور زچگی کے دوران اور

ولادت کے بعد ماں کی دیکھ بھال کر سکے اور اسے ضروری مشورے دے سکے' اپنے طور پر اور اپنی ذمے داری پر زچگی کرا سکے اور نوزائیدہ شیر خوار بچے کی دیکھ بھال کر سکے۔ اس دیکھ بھال میں احتیاطی اقدامات' ماں اور بچے میں کسی غیر معمولی بات کا پتہ لگانا' طبی امداد حاصل کرنا اور ضروری طبی امداد نہ ملنے کی صورت میں ہنگامی اقدامات کرنا' شامل ہیں۔ نہ صرف عورتوں بلکہ خاندان اور کمیونٹی کے لوگوں کو صحت سے متعلق مشورے اور تعلیم فراہم کرنا مڈوائف (Mid-Wife) کی اہم ذمے داری ہے۔ اس ذمے داری کی ادائیگی کے دوران اسے زچگی سے پہلے ماؤں کو ضروری باتوں کی تعلیم دینی چاہئے' والدین کو مستقبل کی ذمے داریوں کے لئے تیار کرنا چاہئے اور گائنا کولوجی' خاندانی منصوبہ بندی اور بچے کی نگہداشت کے امور کے بارے میں بتانا چاہئے۔ مڈوائف (Mid-Wife) ہسپتال' کلینک مراکز صحت یا کسی اور جگہ خدمات انجام دے سکتی ہے۔

سوال 6: بلوغت کیا ہے؟ بلوغت کے دوران کیا تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟

جواب: بلوغت سے مراد عمر کا وہ حصہ ہے جب لڑکا یا لڑکی جسمانی طور پر اس قابل" ہو جاتے ہیں کہ وہ اولاد پیدا کر سکیں' اپنی نسل بڑھا سکیں یا یہ کہ ان میں ماں باپ بننے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

بلوغت کی عمر مختلف ممالک میں مختلف ہے۔ ہمارے ملک میں لڑکیوں میں بالغ ہونے کی اوسط عمر 12 سے 14 سال ہے اور لڑکے 14 سے 16 سال تک بالغ ہو جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں لڑکیوں میں بلوغت کی نشانیاں دیر سے پیدا ہوتی ہیں لیکن ایسا کم اور خاص وجوہات کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ عمر کے ساتھ آب و ہوا' غذا اور ماحول بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ گرم ممالک کی لڑکیاں جلد بالغ ہو جاتی ہیں جبکہ سرد ممالک کی لڑکیاں دیر سے بالغ ہوتی ہیں۔ غلط لٹریچر' غلط ماحول' معاشرتی فحاشی' بے راہروی بھی جلد بالغ ہونے کا باعث بن جاتی ہے۔

بلوغت کی نشانیاں ظاہر ہوتے ہی جسمانی اور نفسیاتی تبدیلیاں آنا شروع ہو جاتی ہیں اور لڑکی یا لڑکے کی زندگی میں نئے رنگ آتے ہیں' بہار کے پھول کھلتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں تین طرح کی ہوتی ہیں:

1- طبعی تبدیلیاں (Physical Changes)
2- نفسیاتی تبدیلیاں (Psychological Changes)
3- جنسی تبدیلیاں (Sexual Changes)

1- طبعی تبدیلیاں (Physical Changes):

جب بلوغت کی نشانیاں ظاہر ہونا شروع ہوتی ہیں تو لڑکیوں اور لڑکوں میں درج ذیل قدرتی تبدیلیاں آتی ہیں:

★ سب سے پہلے آواز میں تبدیلی آتی ہے۔ لڑکوں کی آواز بھاری ہو جاتی ہے' لڑکیوں کی آواز بھی بدل جاتی ہے' اس میں ایک خاص لوچ آ جاتا ہے اور پرکشش مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے۔

★ بلوغت کو پہنچتے ہی لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں بغلوں میں اور زیر ناف بال اُگ آتے ہیں۔
★ لڑکی جب بلوغت کی عمر میں داخل ہوتی ہے تو اس کے پستان بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور نصف کڑے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے جسم کے خدوخال ونشیب وفراز میں عجب تبدیلی آتی ہے اور جسم خوبصورت ومتناسب ہو جاتا ہے۔
★ بلوغت کی عمر میں قد اور جسم تیزی سے بڑھتا ہے۔ یہ تبدیلی لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں ہوتی ہے۔ صحت تیزی سے بڑھتی ہے۔
★ بہت سے لڑکوں اور لڑکیوں کے چہروں پر کیل مہاسے نکل آتے ہیں۔ یہ بھی بلوغت کی اندرونی تبدیلیوں کے باعث ہوتا ہے۔
★ لڑکیوں میں جسم کے خاص حصوں پر بالخصوص کولہوں پر چربی آ جاتی ہے اور پیڑو کا مقام چوڑا ہو جاتا ہے۔

2- نفسیاتی تبدیلیاں (Psychological Changes):

بلوغت کی تبدیلیوں میں نفسیاتی تبدیلیاں بہت اہمیت رکھتی ہیں جن کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے:

★ لڑکے اور لڑکی میں نفسیاتی طور پر تبدیلی آتی ہے۔ ان کو اپنے ہونے کا احساس ہوتا ہے اور وہ خود کو ایک نئی دلفریب دنیا میں محسوس کرتے ہیں۔
★ قدرتی طور پر جنس مخالف کے لئے محبت کے جذبات اُبھرتے ہیں اور کشش پیدا ہوتی ہے۔
★ دوسرے کے لئے محبت کے ساتھ بعض اوقات نرگسیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان خود سے شدید محبت کرنے لگتا ہے' خود کو حسن کا پیکر سمجھتا ہے۔
★ قدرتی طور پر شرم وحیا' حجاب بڑھ جاتا ہے۔ وہی لڑکے لڑکیاں جو کل تک اکٹھے کھیلتے ہیں' بالغ ہوتے ہی ایک دوسرے سے شرمانے لگتے ہیں۔
★ خود کو بنا سنوار کر رکھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ علامت لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں ہوتی ہے۔ خوب بن سنور کر رہتے ہیں جیسے شہزادے یا شہزادیاں ہوں۔ ان کا یہ بننا سنورنا نفسیاتی تبدیلی کے تحت آتا ہے۔
★ جنسیات کے بارے میں معلومات جاننے کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے نادان لڑکے لڑکیاں اس سٹیج پر بعض اوقات بھٹک بھی جاتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ان کو مناسب معلومات فراہم کر دی جائیں تاکہ ان کے اندر پیدا ہونے والے تجسس کی تسکین ہو سکے۔
★ اردگرد کی دنیا رنگین نظر آتی ہے۔ خزاں میں بھی بہار کا گماں ہوتا ہے۔ ہر طرف رنگ ونور کی دنیا ہی نظر آتی ہے۔ اصل میں یہ رنگ' یہ خوشیاں اس کے اندر سے پھوٹتی ہیں۔ اس سٹیج پر ان جذبات کو دبانا نہیں چاہئے۔

3- جنسی تبدیلیاں (Sexual Changes):

بلوغت کی عمر میں لڑکے اور لڑکیوں میں درج ذیل جنسی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں:

- ★ لڑکیوں میں حیض آنا شروع ہو جاتے ہیں۔
- ★ اعضائے تولید کی نشوونما ہونے لگتی ہے۔ لڑکی میں چھاتیاں بڑھ جاتی ہیں' رحم کا سائز بڑھ جاتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ ماں بننے کے مراحل میں بچے کو سنبھال سکے۔
- ★ لڑکوں میں جنسی اعضاء بڑھ جاتے ہیں۔ مادہ منویہ کی پیدائش ہو جاتی ہے۔
- ★ لڑکوں کو احتلام ہونے لگتا ہے۔
- ★ غرضیکہ لڑکا اور لڑکی طبعی تبدیلی' نفسیاتی تبدیلی اور جنسی تبدیلی کے بعد اس قابل ہوتے ہیں کہ قدرت کے تقاضے پورے کر سکیں اور ایک نئی نسل کو جنم دے سکیں۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- پستان کا پھوڑا:

پستان کا پھوڑا بن جانا ایک تکلیف دہ حالت ہے۔ اس سے عورت اذیت کا شکار ہوتی ہے۔

عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ اگر پستان کی سوزش بڑھ کر بگڑ جائے تو اس سے کوئی شگاف یا زخم بن جاتا ہے اور حالت بگڑ کر ایک پھوڑا بن جاتا ہے۔

اس طرح کے پھوڑے ایک خاص جراثیم کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم بھٹنی کے راستے داخل ہوتے ہیں' سوزش ہو جاتی ہے اور پھر پھوڑا بن جاتا ہے۔

اس کی وجہ سے پستان سرخ ہو جاتے ہیں' سوج جاتے ہیں۔ ان میں شدید درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔ بعض اوقات اس پھوڑے میں دھڑکن کا احساس ہوتا ہے۔

یہ تکلیف بڑھ کر دونوں پستانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

اس حالت میں بچے کو دودھ پلانے سے گریز کرنا چاہئے اور مناسب علاج کروانا چاہئے۔

2- سٹیریلٹی اور انفرٹیلیٹی:

دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 6-i

3- اسقاط حمل (Abortion):

حمل قرار پانے کے سات ماہ کے اندر رحم سے جنین کا زندہ یا مردہ نکل جانا یا نکال دیا جانا' اسقاط حمل کہلاتا ہے۔ سات ماہ کے بعد قبل از وقت زچگی اسقاط کے زمرے میں نہیں آتی بلکہ وہ Premature Labour کہلاتی ہے۔

اسقاط حمل کی وجوہات

اسقاط حمل کی وجوہات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1- ماں سے متعلق وجوہات (Maternal Causes)
2- بچے سے متعلق وجوہات (Foetal Causes)
3- باپ سے متعلق وجوہات (Paternal Causes)

1- ماں سے متعلق وجوہات (Maternal Causes):

ماں سے متعلق وجوہات درج ذیل ہیں:

1- ماں میں موجود امراض مثلاً ذیابیطس، سفلس، ملیریا، چھوت کی امراض اسقاط کا باعث بن سکتی ہیں۔
2- عورت میں رحم کی خرابی اسقاط کا باعث بنتی ہے۔
3- رحم کی رطوبت کی زیادتی بھی اسقاط کا باعث بنتی ہے۔
4- بیضتہ الرحم کی خرابی، موسمی امراض بھی اسقاط کا باعث بن جاتے ہیں۔
5- غیر متوازن غذا، جسمانی کمزوری سے بھی اسقاط ہو جاتا ہے۔
6- نفسیاتی وجوہ، لڑائی، غم، فکر، پریشانی، ذہنی دباؤ سے بھی اسقاط ہو جاتا ہے۔

2- بچے سے متعلق وجوہات (Foetal Causes):

بچے سے متعلق وجوہات درج ذیل ہیں:

1- رحم کی جھلیوں میں خون کے اجتماع سے اگر جنین مر جائے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔
2- آنول اگر علیحدہ ہو جائے تو بچے کو صحیح غذا نہیں ملتی جس کی وجہ سے اسقاط ہو جاتا ہے۔
3- ابتدائی طور پر ہونے والے اسقاط میں ایک وجہ جنین کی نامکمل نشوونما ہے۔
4- اگر حمل کے ابتدائی دنوں میں بے جا ایکسرے کروایا جائے تو اسقاط ہو سکتا ہے۔
5- کسی شدید چوٹ کی وجہ سے جو براہ راست جنین تک جائے، اسقاط ہو جاتا ہے۔

3- باپ سے متعلق وجوہات (Paternal Causes):

باپ سے متعلق وجوہات درج ذیل ہیں:

1- اگر باپ سوزاک کا شکار رہا ہو تو اس کے موروثی اثرات سے اسقاط ہو جاتا ہے۔
2- سفلس کے اثرات بھی اسقاط کا باعث بنتے ہیں۔
3- کثرت مباشرت بھی اسقاط کا سبب ہو سکتی ہے۔
4- اگر Spermatozooa مکمل نہ ہوں، ان میں نقص ہو تو تب بھی حمل قرار پاتا ہے لیکن اسقاط ہو جاتا ہے۔

اسقاط حمل کی اقسام

اسقاط حمل کی درج ذیل اقسام ہیں:

1- کاذب اسقاط (Threatened Abortion):

اس قسم کا اسقاط کاذب یا جھوٹا اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی علامات شدید نہیں ہوتیں۔ اگر حالات کو سنبھال لایا جائے تو حمل باقی رہ سکتا ہے۔ اس اسقاط میں کمر اور شکم میں درد ہوتا ہے' سرخ رنگ کا خون خارج ہوتا ہے' سروکس کی اندرونی os بند اور جھلی علیحدہ نہیں ہوتی۔ اگر درست نگہداشت کی جائے تو حمل بچ جاتا ہے۔ مباشرت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

2- لازمی اسقاط (Inevitable Abortion):

اس طرح اسقاط اس وقت ہوتا ہے جب مریض کی ویجائنا سے خون بہتا ہے اور ساتھ رحم میں سکڑاؤ آتا ہے۔ اگر معائنہ کریں تو سروکس پھیلی ہوتی ہے۔ اس میں رحم کا منہ اس قدر کھل جاتا ہے کہ جنین باہر آ جاتا ہے۔

3- مکمل اسقاط (Complete Abortion):

اس میں رحم کا سکڑاؤ مکمل ہوتا ہے۔ رحم کا منہ مکمل کھلتا ہے اور جنین اور آنول پورے طور پر خارج ہو جاتے ہیں۔ یوں سمجھ لیں' زچگی کا عمل مکمل ہوتا ہے۔ اس میں جلد ہی خون بھی بند ہو جاتا ہے۔ مکمل اسقاط دراصل Inevitable کی قسم ہے۔

4- نامکمل اسقاط (Incomplete Abortion):

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس میں مکمل اسقاط نہیں ہوتا۔ رحم میں سکڑاؤ آتا ہے' منہ بھی کھلتا ہے لیکن جنین باہر آ جاتا ہے لیکن آنول اندر رہ جاتی ہے۔ آنول کے اندر رہ جانے سے خرابی پیدا ہوتی ہے' رحم سکڑنے سے رکتا ہے اور خون بند نہیں ہوتا۔ یہ خطرے کا باعث بن جاتی ہے۔ اس میں آنول کا اخراج ضروری ہے۔ اس کے بغیر پیچیدگی کا احتمال رہتا ہے۔ اس صورت میں خون کا اخراج بہت زیادہ ہو جاتا ہے جو کہ خطرناک علامت ہے۔

5- سمیتی اسقاط (Septic Abortion):

سب اسقاط خود ہی ہوتے بلکہ مجرمانہ طور پر کئے جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک ایسی صورت ہے کہ جب غیر قانونی کوشش کے نتیجہ میں اندرونی اعضاء میں Sepsis ہو جاتا ہے اور مریضہ پر مختلف علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ بخار آتا ہے' ویجائنا سے خون یا دیگر رطوبت کا اخراج ہوتا ہے' پیٹ میں درد ہوتا ہے' چھوت تیزی سے پھیلتی ہے۔ اس کی نالیوں اور پیلوس تک کو متاثر کرتی ہے۔ اس طرح کا اسقاط خطرناک ہو سکتا ہے اور عورت کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

6- عادتاً اسقاط (Habitual Abortion):

بعض عورتوں میں اسقاط کی عادت پائی جاتی ہے۔ اگر کسی عورت میں مسلسل اسقاط ہوتا رہے تو اس کے اندر اس طرح کا مزاج بن جاتا ہے وہ اس کی عادی ہو جاتی ہے اور ہر مرتبہ حمل قرار پانے پر مقررہ مدت کے بعد اسقاط ہو جاتا ہے۔ اس سے نجات کے لئے حمل میں مناسب وقفہ ضروری ہے۔

➤ سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- بندش حیض کو .... کہتے ہیں۔ (Amenorrhoea)
2- صحت مند دوران حمل .... ہفتوں کا ہوتا ہے۔ (40)
3- PPH سے مراد .... ہے۔ (Post Partum Haemorrhage)
4- پستانوں کی سوزش .... کہلاتی ہے۔ (Mastitis)
5- ایک مرد بچہ اپنا .... کروموسوم اپنے باپ سے حاصل کرتا ہے۔ (xy)
6- گنوریا کی وجہ .... ہے۔ (Gonococcus)
7- ویجائنا کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Vaginitis)
8- ایک خاتون اپنے خون میں .... ملی گرام/ڈیسی لیٹر ہیموگلوبن رکھتی ہے۔ (12-16)
9- ایام کی زیادتی کو .... کہتے ہیں۔ (Menorrhagia)

فلاسفی (2011ء)

➤ سوال 1: ہومیوپیتھک دواء کے انتخاب میں کون سے عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟

جواب: ہومیوپیتھی جو ایک قدرتی طریقہ علاج ہے، وہ ایک مضبوط بنیاد رکھتا ہے۔ اس کی عمارت کا انحصار اس کے چار ستونوں پر ہے۔ یہ چار ستون حقیقت میں اس کے چار بنیادی عوامل/ اصول ہیں۔ یہ چار عوامل/ اصول مندرجہ ذیل ہیں:

1- بالمثل دواء	2- دواء واحد
3- قلیل ترین دواء	4- انفرادیت

1- بالمثل دوا:

ہومیوپیتھی کا پہلا اصول یہ ہے کہ مریض کی علامات کے بالمثل دواء دی جائے۔ مریض کی علامات معلوم کر لی جائیں اور جو علامات مریض کی ہوں، اس سے مماثل علامات والی دوا کو تلاش کیا جائے اور وہ مریض کو دی جائے۔

ایلوپیتھی میں علامات کے اُلٹ دوا دی جاتی ہے جس سے شفاء کی بجائے مرض دب جاتا ہے اور پیچیدگی پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے لیکن اگر بالمثل دوا دی جائے تو اس سے علامات مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہیں۔

ہومیوپیتھی کا اصول ہے کہ جو چیز حالت صحت میں مرضیاتی علامات پیدا کر سکتی ہے وہ حالت بیماری میں اس کو ختم کر سکتی ہے لہٰذا ہم ادویات کو صحت مند انسانوں پر آزما کر علامات حاصل کر لیتے ہیں اور جب وہ علامات کسی مریض میں ملتی ہیں تو اس کو وہ دوا دے دی جاتی ہے۔

کسی مریض کی علامات کے حوالہ سے جس قدر زیادہ مماثل دوا دی جائے گی اسی قدر شفاء کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اگر کسی مریض کی علامات کے مماثل ایک سے زیادہ ادویات ہوں تو اس میں زیادہ مماثل دوا دی جاتی ہے۔

فرض کریں مریض میں مرض کی دس علامات ہیں' اگر کسی دوا میں اس کی سات یا آٹھ علامات مماثل ہوں تو ہم اس کو مشابہہ دوا کہہ سکتے ہیں لیکن اگر کسی دوا میں دس پوری علامات مل جائیں تو وہ مشابہہ ترین دوا کہلائے گی۔

دواء کی علامات مرض کی علامات پر چھا کر اس کو ختم کر دیتی ہیں۔

2-دواء واحد:

اس اصول کا مقصد یہ ہے کہ ایک وقت میں مریض کو ایک دوا دی جائے۔ ایک سے زیادہ ادویات نہ دی جائیں یعنی ہومیوپیتھی ایک وقت میں ایک مفرد دوا کی سفارش کرتی ہے جبکہ دیگر طریقہ علاج میں ایک وقت میں ایک سے زیادہ ادویات یا ان کا مرکب استعمال کروایا جاتا ہے۔

جبکہ ہم مریض کو بالمثل دوا دیتے ہیں تو ایک وقت میں ایک ہی دوا دی جا سکتی ہے۔ کوئی ایک دوا اس کے بالمثل ہو سکتی ہے ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتیں۔

ہومیوپیتھی قدرتی طریقہ علاج ہے اور قدرت کے اصولوں کے مطابق علاج کرتی ہے۔ ہر دوا کے اپنے خواص ہیں اور اپنے خواص کے حوالہ سے ایک ہی دوا مرض سے مشابہہ ہو سکتی ہے۔

ہم جس وقت ادویات کی آزمائش کرتے ہیں تو اس وقت اس کو مفرد حالت میں آزماتے ہیں۔ اب اگر اس کو مرکب دوا دی جائے تو اس کی تو مرکب حالت میں آزمائش ہی نہیں ہوتی اور جس دوا کی جس حالت میں آزمائش نہ ہو اس کو اس حالت میں استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے۔

ان مذکورہ باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی مریض کے لئے ایک وقت میں ایک دوا کا استعمال ہی درست ہے۔ مرکب ادویات کا استعمال درست نہیں۔

3- قلیل ترین دوا:

ہومیوپیتھی میں دوا کی مقدار کو کوئی اہمیت حاصل نہیں بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ دوا کس طاقت میں استعمال کی جاتی ہے۔

ہومیو پیتھی میں دوا جس طریقہ سے تیار ہوتی ہے' اس میں دوا میں مادے کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے اور اس کی طاقت بڑھتی جاتی ہے جیسے 30 کے مقابلہ میں 200 میں مادے کی مقدار بہت کم ہوگی لیکن 200 کی ادویاتی تاثیر بہت زیادہ ہوگی۔

ہومیو پیتھی کی قلیل خوراک ایلو پیتھی کی کثیر خوراک کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور اور فائدہ مند ہوتی ہے کیونکہ جیسے مادہ قلیل ہوتا ہے اس کے قلیل ہونے سے اس کے اندر کی طاقت بڑھتی جاتی ہے۔

کثیر مقدار اور زیادہ مادے پر مشتمل ادویات کثیف اثر رکھتی ہیں جو کہ غیر مادی قوت حیات پر اثر نہیں کر سکتیں۔ اس کے مقابلہ میں قلیل دوا جس میں مادہ کی مقدار کم ہوتی ہے اور اس وجہ سے وہ بہت لطیف ہوتی ہے وہ غیر مادی قوت حیات پر بہتر اثر کرتی ہے۔

4۔ انفرادیت:

یہ ہومیو پیتھی کا بہت اہم اصول ہے۔ اس سے مراد ہے کسی کا منفرد ہونا' دوسرے سے الگ ہونا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دوسرے سے الگ پیدا کیا ہے۔ رنگ روپ' پسند ناپسند' احساسات محسوسات سب انسانوں میں الگ ہوتے ہیں۔ ہر آدمی دوسرے سے الگ ہوتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک سے زیادہ افراد کی دوا ایک ہو۔

ہومیو پیتھی کے انفرادیت کے اصول کے مطابق ایک ہی مرض کے بہت سے مریضوں کو الگ الگ دوا دی جائے گی۔ ایلو پیتھی میں ایک مرض کے بہت سے مریضوں کو ایک ہی دوا دی جاتی ہے جبکہ ہومیو پیتھی میں الگ الگ دوا دی جاتی ہے۔

اس اصول کے تحت مریض کو دوا اس کے مرض کے نام پر نہیں دی جائے گی بلکہ اس کی علامات پر دی جائے گی۔ فرض کریں آپ کے پاس بخار کے پانچ مریض آتے ہیں' ان میں درجہ حرارت بے شک مشترک ہو لیکن کسی کو پیاس ہوگی' کسی کو نہیں ہوگی۔ کسی کو سردی لگے گی' کسی کو نہیں لگے گی۔ اب ان کی اس الگ کیفیت کے باوجود دواء ایک نہیں ہو سکتی۔ اس کی علامات کے مطابق الگ الگ دوا دی جائے گی۔

ہومیو پیتھی انفرادیت کے اصول پر عمل کر کے مریض کو درست اور مکمل شفاء دیتی ہے۔

◄ سوال 2: ہومیو پیتھی میں دوسرے نسخے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: مریض کا علاج کرنے کے لئے اس کی علامات کے مطابق دوا دی جاتی ہے اور کچھ عرصہ بعد اس کی علامات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اگر علامات وہی ہوں تو دوا کو جاری رکھا جاتا ہے اور اگر علامات میں تبدیلی آ جائے تو ان نئی علامات کے مطابق نئی دوا دیتے ہیں۔ اس تبدیل ہونے والی حالت کے مطابق جو دوا دی جاتی ہے' وہ ہی نسخہ ثانی کہلاتی ہے۔

مریض کو دوا دینے کے بعد ڈاکٹر کا فرض ہے کہ مریض کی مسلسل نگرانی کرے اور اس کی

حالت کا مشاہدہ کرے اور غور کرے کہ اس کو کس مقام پر نسخہ ثانی کی ضرورت ہے۔

نسخہ ثانی کی احتیاطیں:

دوسرے نسخے / نسخہ ثانی کے لئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

- دوا کے استعمال کروانے کے بعد مریض کی حالت میں بہتری اور تبدیلی کو نوٹ کیا جائے کیونکہ بعض اوقات آنے والی تبدیلی دوا کے اندر سے باہر کے عمل کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس سلسلہ میں مریض کو نسخہ ثانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- اگر مریض کی حالت مشکوک ہو وہ لاغر ہو تو اس کو دوا کی طاقت دینے میں بہت احتیاط سے کام لیا جائے کیونکہ اس طرح کا مریض ایگرا ویشن برداشت نہیں کر سکتا اس طرح کے مریض کو 30 طاقت دیں کیونکہ گہری دواء نقصان دے سکتی ہے۔
- دوران علاج کسی تبدیلی اور نئی صورت کا سامنے آنا ضروری نہیں۔ مریض کی علامات ختم ہو سکتی ہیں اور وہ صحت یاب ہو سکتا ہے۔
- ایسے بھی ہوتا ہے کہ مریض دواء استعمال کرنے کے بعد صحت یاب ہو جاتا ہے لیکن جلد ہی علامات پلٹ آتی ہیں۔ اس صورت میں علامات کا دوبارہ جائزہ لیں اور نسخہ ثانی کا انتخاب کریں۔
- بعض اوقات دواء تمام علامات پر حاوی نہیں ہوتی' کچھ علامات ختم ہو جاتی ہیں کچھ بچ جاتی ہیں تو ایسی حالت میں علامات کے مطابق نسخہ ثانی کا انتخاب کریں۔
- بعض اوقات دوا کی طاقت کا انتخاب درست نہیں ہوتا اور علامات سطحی طور پر ختم ہو جاتی ہیں لیکن پھر واپس آ جاتی ہیں۔ اس صورت میں حالات کا جائزہ لے کر نئی دوا کو نسخہ ثانی کے طور پر انتخاب کرے۔
- نسخہ ثانی کے انتخاب میں احتیاط سے کام لیں' جلدی نہ کریں کیونکہ اس طرح کرنے سے کیس بگڑ سکتا ہے۔

دوسرے نسخے ۔۔۔ نسخہ ثانی میں اگر ڈاکٹر کا خیال ہو کہ دوا کو تبدیل نہیں کرنا چاہیے تو اس کی طاقت تبدیل کی جا سکتی ہے۔

اگر پہلی دوا کے اثرات ختم کرنے ہوں تو نسخہ ثانی کے طور پر اس دوا کا تریاق دیا جائے گا' پھر اس کے بعد نئی دوا دی جائے گی۔

آخری صورت میں کیس کا نئے سرے سے جائزہ لے کر نسخہ ثانی کے طور پر نئی دوا کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

سوال 3: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- ملی سی مل 50 پوٹینسی

سب سے قبل 3x ٹرائیچوریشن تیار کی جاتی ہے۔ اس سے ایک گرین سفوف لے کر اس میں ہلکی الکوحل کے 500 قطرے ڈالتے ہیں۔ جب سفوف الکوحل میں حل ہو جائے تو اس میں ایک قطرہ لے کر 100 قطرے الکوحل شامل کرتے ہیں اور 100 جھٹکے دیتے ہیں۔ یہ 0/1 طاقت تیار ہو جاتی ہے۔ اب 10 نمبر کے 500 گلوبیولز لے کر 0/1 کے چند قطرے ڈال کر 0/1 میڈیکیٹڈ طاقت تیار کی جاتی ہے۔

اب 0/1 کا ایک گلوبیول لے کر اس کو ایک قطرہ ڈسٹلڈ واٹر میں حل کر کے اس میں 100 قطرے الکوحل کے شامل کرتے ہیں اور سو جھٹکے دیتے ہیں۔ یہ 0/2 طاقت تیار ہو جاتی ہے۔ اب 500 گلوبیولز 10 نمبر کے لے کر اس پر 0/2 کے قطرے ڈال کر ان کو میڈیکیٹڈ کر لیا جاتا ہے۔

اسی طرح سے یہ عمل جاری رہتا ہے اور طاقتیں تیار ہوتی جاتی ہیں۔

2- ذہنی امراض کی درجہ بندی

وہ امراض جو ذہنی / دماغی امراض کہلاتے ہیں' ان کا ذکر ڈاکٹر ہانیمن نے آرگینن کے پیراگراف نمبر 210 سے 230 تک تفصیل سے کیا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق دماغی امراض اصل میں سورا کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دماغی امراض کئی ایک نوعیت کے ہوتے ہیں۔

وہ امراض جو دماغی یا جذباتی کہلاتے ہیں' جسمانی امراض ہی ہیں۔ ان میں زبردست مزاجی اور ذہنی بگاڑ پایا جاتا ہے۔ جسمانی امراض کم ہوتی ہیں اور دماغی علامات غالب آ جاتی ہیں۔

بعض اوقات زچگی کے وقت عورت کو شدید تکلیف ہوتی ہے تو اس پر ایک جنون کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اس وقت اس کی ذہنی حالت شدت کی وجہ سے غالب ہوتی ہے اور وہ ایک طرح کی جذباتی اور دماغی حالت ہوتی ہے۔

دماغی امراض کا علاج عام امراض سے الگ اور مختلف نہیں ہے بلکہ اس میں اس کی دماغی اور ذہنی امراض کو سامنے رکھ کر ان کے بالمثل دوا دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے ان کی ذہنی اور دماغی حالت میں تبدیلی آتی ہے اور ذہنی علامات ختم ہو جاتی ہیں۔

معالج کو علاج کے دوران مجموعی علامات کو سامنے رکھنا چاہیے اور مریض کی دماغی اور ذہنی اور جسمانی علامات کے مجموعہ پر دوا کا استعمال کروایا جائے۔ اس طرح کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

کوشش کی جائے کہ ایسی دوا کا انتخاب کیا جائے جو علامات کے بالمثل ہو اور اس کے ساتھ اینٹی سورک بھی ہو۔ اگر آپ اس طرح کی دوا کے انتخاب میں کامیاب ہو جائیں تو پھر بہت بہتر نتائج حاصل ہوں گے۔

اس طرح کی کسی مرض کی حاد حالت میں اس کی جو ذہنی علامات سامنے آ رہی ہوں۔ ان کو سامنے رکھ کر پالشل دوا دیں۔ اس سے افاقہ ہوگا اور جب حالت کنٹرول میں آ جائے تو پھر کوئی دافع سورا دوا استعمال کروائی جا سکتی ہے۔

ذہنی حالت کے بگڑنے کی وجہ انسان کا کردار' اس کی عادات بھی ہو سکتی ہیں۔ ان کی نا اہلی' بدکرداری' غلط عادات کی وجہ سے نفسیاتی اور جذباتی حالت سامنے آتی ہے۔

اگر آپ کے سامنے کوئی اس طرح کا مریض آئے تو اس کا علاج توجہ سے کریں۔ خاص کر اگر صورت حال مزمن ہو جائے تو بہت احتیاط سے علاج کریں تا کہ کیس بگڑنے نہ پائے۔ مریض کے لواحقین سے اس کی مکمل ہسٹری معلوم کریں۔ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں' سکون سے دوا کا انتخاب کریں کیونکہ جلد بازی سے کیس خراب ہو سکتا ہے۔

کسی بھی پالشل دوا کے انتخاب سے شفاء دی جا سکتی ہے لیکن کلی شفاء آپ کو دافع سورا ادویات سے ہی حاصل ہوگی۔

ذہنی/ دماغی امراض کی درجہ بندی:

ذہنی/ دماغی بیماریاں دو قسم کی ہوتی ہیں:

1- وہ بیماریاں جو ذہن کی ترقی کے رُک جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

2- وہ بیماریاں جو ترقی یافتہ ذہن کے بگاڑ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

پہلی قسم کے مریضوں کی جن کے ذہن پوری طرح ترقی نہیں کرتے ان میں تین قسم کی بیماریاں ہونے کے امکان رہتے ہیں۔

1- ابلہہ (Idiots ایڈیٹس):

یہ ذہنی لحاظ سے بچپن کی سطح پر رُک جاتے ہیں۔ زندگی بھر ان کو نگرانی کی ضرورت رہتی ہے کہ یہ خود چھوٹے چھوٹے خطرات سے بھی اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔

2- حمق:

یہ ایسے افراد ہیں جن کی ذہنی ترقی لڑکپن کی حد پر آ کر رُک جاتی ہے۔ یہ ابلہوں سے قدرے بہتر ہوتے ہیں۔ یہ ایک حد تک اپنی دیکھ بھال بھی کر سکتے ہیں مگر اپنی فطری احمقانہ فطرت کے باعث وہ کام نہیں کر سکتے جس میں معمولی سی ذہانت بھی درکار ہو۔

3- غبی:

ذہنی ترقی کے لحاظ سے یہ لوگ عام انسان سے ذرا نچلی سطح پر ہوتے ہیں۔ یہ ایسے کام کر سکتے ہیں جن میں بہت زیادہ ذہانت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ معاشرہ کے لئے کسی حد تک مفید بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ دوسری قسم کی بیماریاں جو ذہنی ترقی کے بگاڑ سے پیدا ہوتی ہیں' اُن میں درج ذیل بیماریاں شامل ہیں:

1- خفیف ذہنی امراض
2- شدید ذہنی امراض

خفیف ذہنی امراض میں سب سے پہلے عصبانیت ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں:

i- ضعف اعصاب
ii- ضعف نفسی
iii- اختناق

i- ضعف اعصاب:

ایہ کم و بیش تمام لوگوں میں خفیف مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کی یہ علامات ہیں کہ وہ اک بے چین رہتا ہے۔ سوچیں منتشر ہوتی ہیں۔ تشویش کی حالت میں رہتا ہے۔ معمولی باتوں پر پسینہ جاتا ہے۔ دل بہت تیز دھڑکتا ہے۔ ہر وقت کسی مصیبت کے نزول کے دھڑکے میں رہتا ہے۔ کھا کی شکایت ہو تو تپ دق کا پیش خیمہ سمجھتا ہے۔ ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ زبان لکنت کا شکار ہو جا ہے۔ اکثر سر درد اور بدہضمی کی شکایت کرتا ہے۔ گھر سے نکلنا اور لوگوں سے باتیں کرنا پسند نہیں کر معمولی کاموں سے تھکن طاری ہو جاتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے وہ پاگل ہو جائے گا۔

ایسا مریض شدید قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوتا ہے لیکن اس کو چھپانے کے لئے وہ ا نصب العین کو بہت بلند کر لیتا ہے (نا قابل حصول حد تک) ہارنے کے خوف سے کسی مقابلے میں حص نہیں لیتا لیکن اپنی کمتری کو چھپانے کے لئے کسی بیماری کو اس کی وجہ بنالے گا۔

ii- ضعف نفسی:

اس میں خبط، خود ترسی، جبر، تشکیک اور تامل کی علامات پائی جاتی ہیں:

الف: خبط:

یہ ایسا لایعنی خیال ہوتا ہے جو ذہن سے خارج ہی نہیں ہوتا۔ مریض جانتا ہے کہ اُس کا خیا لغو ہے مگر وہ اس سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔

ب: خود ترسی:

یہ بے جا خوف کی وہ قسم ہے جس میں فرد کھلی جگہ، تاریکی یا جانوروں سے ڈر کر اپنا تحفظ چ ہے۔ اگر یہ ضعف نفسی کے مریض پر طاری ہو جائے تو اُس کا زندہ رہنا دوبھر ہو جاتا ہے۔

ج: جبر:

فرد کسی کام کو غلط سمجھتا ہو اور خود کو اُس کے کرنے سے نہ روک سکے اس حالت کو جبر کہتے جیسے جب چوری ایک مرض کی شکل اختیار کر لے تو چوری کرنے والا اپنے ہاتھ کو روک نہیں سکتا۔

د: تشکیک اور تامل:

تشکیک اور تامل ہر فرد میں پائے جاتے ہیں۔ ضعف نفسی کے مریض میں یہ مرض کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ ایسا مریض ضرورت سے زیادہ محتاط اور ہمیشہ شک وشبہ میں مبتلا رہتا ہے۔ کبھی کسی خاص کام کو بار بار کرتا ہے۔ اس میں ہمیشہ لاشعوری ذہنی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔

3- فاعلی اور مفعولی علامات

ہر بیماری اپنے وجود کا اظہار علامات ہی کے ذریعے کرتی ہے یعنی صحت اور مرض کے درمیان فرق ہی علامات کے محسوس ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔

ایک صحت مند شخص کے جسم میں معمول کے مطابق تندرست علامات ہی پائی جاتی ہیں اور اس کے تمام جسمانی اعضاء معمول کے مطابق اپنے اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں لیکن جونہی جسم میں کوئی اندرونی یا بیرونی وجہ سے معمول سے ہٹ کر کوئی غیر فطری فعل واقع ہوگا تو جسم کے متاثرہ حصہ کے علاوہ تمام جسم اس کو محسوس کرے گا۔ مرض کے شروع میں احساسات پیدا ہوتے ہیں مثلاً بخار میں مبتلا ہونے والا مریض پہلے جسم میں تھکاوٹ بے چینی اکتاہٹ یا کوئی کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو لیٹ جانے کی خواہش وغیرہ یہ سب علامات مریض و معالج کے لئے اطلاع ہیں کہ جسم میں ہونے والی غیر فطری تبدیلی کا سد باب کیا جائے۔

علامات کی اقسام (Kinds of Symptoms):

ایک مریض میں مختلف علامات ہوتی ہیں اور ان کا علاج بھی ایک ہی بالکل دوا سے کیا جا سکتا ہے۔ تمام علامات یکساں اہمیت کی حامل نہیں ہوتیں بلکہ بعض کو دوسری علامات پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

1- فاعلی علامات (Subjective Symptoms):

فاعلی علامات غیر مادی ہوتی ہیں۔ اس لئے معالج ان کا مشاہدہ نہیں کر سکتا۔ فاعلی علامات کو مخفی یا اندرونی علامات بھی کہتے ہیں۔ فاعلی علامات ہومیو پیتھک نقطہ نظر سے اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

فاعلی علامات کا تعلق احساس سے ہوتا ہے اس لئے مریض انہیں محسوس کر سکتا ہے اور جب تک خود ان کا اظہار نہ کرے اس وقت تک معالج کے علم میں نہیں آ سکتا مثلاً محسوسات درد اور خواب وغیرہ۔

2- مفعولی علامات (Objective Symptoms):

مفعولی علامات وہ ہیں جن کا تعلق جسم یا اس کے اعضاء سے ہوتا ہے۔ اسے معالج اپنے حواس خمسہ یا مختلف آلات کے ذریعے معلوم کر سکتا ہے۔ ان علامات کے حصول کے لئے مریض کے

بیان کا محتاج نہیں ہونا پڑتا۔ ڈاکٹر ازخود مریض کا مشاہدہ کرکے ان کا انداز لگالیتا ہے۔ یہ علامات مرض کی تشخیص اور فاعلی علامات کی تصدیق میں معاون ثابت ہوتی ہیں مثلاً:

بخار کا تھرمامیٹر سے نوٹ کرنا' آنکھوں کی یا جلد کی رنگت دیکھنا' جلد پر پھوڑے پھنسی وغیرہ ہونا۔ پیشاب' خون' پاخانے وغیرہ کا لیبارٹری ٹیسٹ کروانا۔

سوال 4: ہومیو پیتھی میں دواء کتنے طریقوں سے استعمال کرائی جاسکتی ہے؟

جواب: دوا کے استعمال کے بہت سے ذرائع ہیں۔ عام طور پر دوا منہ کے ذریعے دی جاتی ہے لیکن اس کے علاوہ بھی دوا کے بہت سے استعمال کے ذرائع ہیں۔

دوا کو کھلایا جاسکتا ہے' پلایا جاسکتا ہے' سونگھایا جاسکتا ہے' انجکشن لگایا جاسکتا ہے' مساج کیا جا سکتا ہے' بذریعہ مخرج دیا جاسکتا ہے۔

دوا کے استعمال کا عام طریقہ کھلانے کا ہے اس میں دوا زبان پر ڈال دی جاتی ہے اور وہ زبان کے اعصاب کے ذریعے اثر کرتی ہے۔ اگر چوسا جائے تو اثر زبان سے شروع ہوتا ہے' اگر نگلا جائے تو اثر معدہ میں جاکر ہوتا ہے۔

دوا کو پلایا جاسکتا ہے۔ یہ مائع ہوگی اور منہ سے معدہ تک جذب ہوتی جائے گی اور اثر کرتی جائے گی۔

دوا کو سنگھایا بھی جاسکتا ہے۔ دوا کے سنگھانے کا اثر کھانے کے برابر ہے۔ عام طور پر اگر مریض بے ہوش ہو تو اس کو دوا سنگھائی جاتی ہے۔ اس عمل میں دوا سانس کے نظام کے ذریعے جسم میں جذب ہوکر اثر کرتی ہے۔

دوا کے استعمال کا ایک طریقہ بذریعہ انجکشن دینے کا ہے۔ اس میں دوا کو ورید میں داخل کیا جاسکتا ہے اور عضلات میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ ایلوپیتھی میں تو اس کے علاوہ بھی بہت سی اقسام کے انجکشن ہیں حتیٰ کہ ایمرجنسی میں دل کے اندر انجکشن لگا دیا جاتا ہے۔

ایک طریقہ مساج یا مالش کا ہے۔ اگر دوا کو جلد کے اوپر مساج کیا جائے تو وہ جسم میں داخل ہوجاتی ہے۔ اس کا اثر جلد میں جذب ہونے سے ہوتا ہے۔

مخرج کے ذریعے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ دوا کو اندام نہانی یا مقعد کے راستے بھی استعمال کروایا جاسکتا ہے۔ عورت کے اندرونی اعضاء کی تکلیف میں اندام نہانی کے ذریعے دوا دی جاسکتی ہے۔

دواء کے استعمال کا ایک طریقہ شیرخوار بچوں کے لئے ہے جو بہت منفرد ہے۔ وہ یہ کہ بچے کی بجائے اس کی ماں کو دوا کھلائی جاتی ہے۔ اس دوا کا اثر دودھ کے ذریعے بچے تک پہنچ جاتا ہے۔

سوال 5: ہومیو پیتھک شفاء سے کیا مراد ہے؟ یہ کیسے ظہور پذیر ہوتی ہے؟

جواب: ڈاکٹر ہانیمن شفاء کے بارے میں افورزم نمبر 2 میں لکھتے ہیں:

"شفاء کا بلند ترین معیار یہ ہے کہ صحت تیزی سے سہولت کے ساتھ مستقل طور پر بحال کی جائے یا یہ کہ کم از کم مدت میں نہایت قابل اعتماد اور بے ضرر طریقہ سے سیدھے سادھے اصولوں کی بنیاد پر پورے طور سے مرض کا قلع قمع کر دیا جائے۔"

یعنی معالج کی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کی کھوئی ہوئی صحت کی جلد از جلد بحالی کے لئے کوشاں ہو۔ صحت اس بات کا بھی نام نہیں ہے کہ آپ مریض کی کسی مادی علامت کو رفع کر دیں یا بیماری کی صورت کو بدل دیں جبکہ شفاء کا مطلب یہ ہے کہ مریض کی حالت مرض سے پہلے والی ہو جائے مثلاً اگر کسی کے جسم پر جلدی مرض ہے اور ہم مرہم وغیرہ لگا کر اس مرض کو ختم کر دیں تو یہ شفاء نہیں بلکہ اس طرح تو ہم نے مرض کو جسم کے ایک مضبوط حصہ سے کمزور اندرونی حصوں تک پہنچا دیا۔ اسی طرح بواسیر کے مسوں کو کاٹ دینا بواسیر کا خاتمہ نہیں ہے بلکہ یہ تو وقتی اور عارضی سکون دینا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں مریض کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے کیونکہ کبوتر کی آنکھیں بند کرنے سے بلی نہیں چلی جاتی کیونکہ کبوتر کے آنکھیں بند کرنے سے تو بلی کو شکار پر جھپٹ کر اسے ہڑپ کر جانا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب مرض کو دبا کر جسم کے اندرونی حصوں پر پہنچا دیا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم مریض کو موت سے قریب تر کرتے چلے جا رہے ہیں اور ایسے قاتل ہیں جو مسیحا کہلاتے ہیں۔

شفاء کا مطلب یہ ہے کہ مریض کی جلدی یا جسمانی علامات ختم نہ بھی ہوں تب بھی وہ دواء استعمال کرنے سے ذہنی طور پر سکون حاصل کرے لہٰذا جب کسی مریض کو ذہنی سکون مل جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی قوت حیات پہلے سے مضبوط ہونا شروع ہو گئی ہے اور اب یہ مرض کی ظاہری علامات کا استیصال شروع کر دے گی اور مریض بدستور شفاء کی طرف بڑھتا چلا جائے گا۔

شفاء کا قدرتی عمل اور علامات:

شفاء کا قدرتی عمل یہ ہے کہ مریض کو شفاء پہلے باطنی طور پر ملتی ہے جس کے بعد اس کے جسم کی باری آتی ہے۔

ہومیوپیتھی کا نظریہ شفاء بھی یہی ہے کہ پہلے مریض کی ذہنی اور دماغی علامات پر توجہ مبذول کی جائے لہٰذا جب ایک ہومیوپیتھ مریض کو ذہنی اور دماغی سکون مہیا کر دیتا ہے تو وہ یقیناً مریض کے مادی جسم کو بھی درست کرے گا کیونکہ شفاء کا عمل اندر سے باہر کی طرف چلتا ہے جبکہ اس کے برعکس چکر چلنے کی صورت میں مریض کی ذہنی و دماغی علامات مزید شدید ہو جاتی ہیں اور مریض کے حالات مزید خراب ہوتے چلے جاتے ہیں جبکہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں مزمن بیماریوں کو ذہن اور دماغ سے باہر نکال کر مریض کو آسودہ خاطر کیا جاتا ہے۔

سوال 6: نوبتی بخار کیا ہے؟ ہومیو پیتھی میں اس کا علاج کیسے کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نوبتی امراض وہ ہوتی ہیں جو بار بار آتی ہیں اور وقفوں سے آتی ہیں۔ اسی طرح ان امراض میں بخار بھی شامل ہیں جو نوبتی بخار کہلاتے ہیں۔ یہ بخار کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ اس میں بخار بار بار آتا ہے اور وقفہ سے آتا ہے۔ یہ بخار ادل بدل کر آتے ہیں۔ مقررہ وقت سے آتے ہیں۔ نوبتی بخار میں علامات وقت مقررہ پر پلٹ کر آتی ہیں اور وقفہ سے باری باری آتی ہیں۔

اس کے بخار میں تکلیف کسی تبدیلی کے بغیر وقت مقررہ پر آتی ہے۔ وقفہ کے دوران مریض خود کو بالکل صحت مند محسوس کرتا ہے اور بخار وقت مقررہ پر پلٹ کر آتا ہے تو خود کو بیمار محسوس کرتا ہے اور وقفہ کے ختم ہوتے ہی تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔

نوبتی بخاروں کی کئی ایک اقسام ہیں' ان کو مزمن امراض میں شمار کیا جاتا ہے۔

سوال 7: بیرونی ادویات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کا مکمل جائزہ لیں۔

جواب: کسی بھی قسم کا مرض ہو اس میں ہومیو پیتھک دوا کا استعمال اندرونی طور پر کیا جاتا ہے۔ اس میں بیرونی ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بہت سی امراض میں جو بیرونی ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے' وہ غلط ہے۔

ہومیو پیتھی میں ڈاکٹر ہانیمن نے بیرونی استعمال کی ادویات کی مخالفت کی ہے۔ خاص طور پر میازمی امراض جن کا تعلق سورا' سفلس' سائیکوسس سے ہو اس میں بیرونی ادویات کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

ہومیو پیتھک دوا کا عمل اندر سے باہر کی طرف ہوتا ہے۔ وہ مرض کو باہر نکالتی ہے۔ اس کے مقابل بیرونی دوا کا استعمال کرنے سے مرض باہر سے اندر کی طرف دیتی ہے۔ اس طرح علاج میں شفاء کا عمل اُلجھ جاتا ہے۔

بیرونی ادویات کے استعمال سے مرض دب جاتا ہے اور اس کی وجہ سے علامات خراب ہو سکتی ہیں اور اس طرح علامات کم ہو جانے سے درست دوا کا انتخاب نہیں ہوتا اور اس طرح مریض کو کلی شفاء نہیں ملتی۔ اس کا مرض باقی رہتا ہے۔

جب قوت حیات علامات کا اظہار کر رہی ہو تو بیرونی دوا سے اس کو دبا دیا جائے تو اس سے ایک پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ماسوائے چند خاص صورتوں کے بیرونی دوا استعمال نہیں کی جا سکتی۔ چوٹ' زخم وغیرہ کے علاوہ کسی جگہ بیرونی دوا کا استعمال نہیں ہو سکتا۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- دماغی امراض میں .... پوٹینسیز استعمال کی جاتی ہیں۔ (اونچی)

2- چوڑا کو ہوڑ قاحل .... کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (سورا)

3- سب جیکٹو علامات کی اہمیت .... علامات سے زیادہ ہے۔ (اوبجیکٹو)
4- ڈاکٹر ہانیمن نے سنکونا بارک کا تجربہ اپنی ذات پر .... میں کیا ہے۔ (1790ء)
5- .... میازم میں گلنے سڑنے کا رجحان ہوتا ہے۔ (سفلس)
6- خصوصی علامات کے مجموعے میں .... علامات شامل نہیں کی جاتیں۔ (عام)
7- شفاء کا عمل .... اعضاء سے .... اعضاء کی طرف ہوتا ہے۔ (اہم غیر اہم)
8- ڈاکٹر کینٹ نے .... پوٹینسی کی دوائیں استعمال کرنے پر زور دیا۔ (ہلکی)

پتھالوجی (2011ء)

سوال 1: ذیابیطس کی وجوہات' نشانیاں' علامات و پیچیدگیاں کیا ہیں؟

جواب: خون میں شکر کی مقدار نارمل سے زیادہ ہو جانا Diabetes کہلاتا ہے۔

اقسام:

اس کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں:

:Diabetes Insipidis

یہ بیماری (A.D.H) Anti Dyauratic Harmon کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس میں خون اور پیشاب کے اندر شکر کی کوئی مقدار زائد موجود نہیں ہوتی۔ اس میں صرف ایک ہی علامت پیدا ہوتی ہے وہ پیشاب کا بار بار آنا ہے۔ اسے ذیابیطس سادہ کہتے ہیں۔

:Diabetes Millatis

یہ علامات کا مجموعہ ہے۔ اس میں انسولین کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے گلوکوز کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو کہ کاربوہائیڈریٹ' فیٹ اور پروٹین کے میٹابولزم کو متاثر کرتی ہے۔ ایک نارمل انسان میں گلوکوز کی مقدار درج ذیل ہے:

Rendum = 100 — 120 mg/dl ناشتہ سے پہلے
Fasting = 120 — 180 mg/dl ناشتہ کے بعد

اگر اس سے زیادہ مقدار بڑھ جائے تو دل اور دماغ دونوں متاثر ہوتے ہیں۔

ذیابیطس کی وجوہات:

موروثی' عمر' موٹاپا' جنس' انفیکشن' ذہنی دباؤ' پنکریاز کی سوزش' پنکریاز کا کینسر' جگر کی سوزش' پیشاب آور ادویات کا زیادہ استعمال' تھائرائیڈ گلینڈ کے ہارمون کی زیادتی وغیرہ وغیرہ۔

ذیابیطس کی علامات/ پیچیدگیاں:

1- پیشاب کا بار بار آنا اور زیادہ مقدار میں آنا۔
2- پیاس کی زیادتی' ہونٹ خشک۔
3- نظر کمزور۔
4- عضلات کی کمزوری۔
5- زخموں کا جلد مندمل نہ ہونا۔
6- نامردی۔
7- رات کے وقت بلا ارادہ انزال کا؛
8- جلد اور زبان خشک۔
9- شدید قبض اور متلی۔
10- چکر اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانا۔
11- جسم کے مختلف مقامات پر سُن ہونے کا احساس۔

سوال 2: ہیپاٹائٹس کی وجوہات' نشانیاں' علامات و حفاظتی تدابیر بیان کریں۔

جواب: جگر کی سوزش کو ہیپاٹائٹس کہتے ہیں۔

ہیپاٹائٹس کی اقسام

وائرل ہیپاٹائٹس (Viral Hepatitis):

یہ سوزش مختلف وائرس کی وجہ سے ہوتی ہے۔

Myrin P Hepatitis:

یہ سوزش ٹی بی کی ادویات خصوصاً Myrin P کے استعمال سے ہوتی ہے۔

Chemecal Hepatitis:

ایسے کیمیائی اجزاء جو جگر پر اثر انداز ہوں اور سوزش کا باعث بنے

حاد ہیپاٹائٹس (Acute Hepatitis):

حاد قسم کی جگر کی سوزش Acute Hepatitis کہلاتی ہے۔

مزمن ہیپاٹائٹس (Chronic Hepatitis):

اگر حاد جگر کی سوزش کا علاج صحیح طریقے سے نہ کروایا جائے تو مزمن سوزش جگر ہو جاتی ہے۔

ہیپاٹائٹس کی وجوہات

95% مریضوں میں اس کی وجہ وائرس ہوتی ہے۔ A, B, C ڈیلٹا وائرس وغیرہ شامل ہیں۔ پیرا سیٹامول' ریفم پسین (Refanpasine)' الکوحل اور صدمہ۔

پیتھالوجی:

جگر کے خلیات تباہ ہو جائیں گے اور نقصان زدہ خلیات کا سائز بڑھ جائے گا۔ اس کے بعد یہ سکڑ جائیں گے اور بائل کا بہاؤ رُک جائے گا جس کے باعث جگر میں بعض اوقات فیٹ جمع ہو جاتی ہے۔

ہیپاٹائٹس A وائرس:

یہ حالت گندے پانی اور تھوک کے ذریعے ہوتی ہے۔ اس کا زمانہ حضانت ایک ماہ تک ہو سکتا ہے۔

ہیپاٹائٹس B وائرس:

یہ سوزش خون دینے والے متاثرہ مریض یا متاثرہ مریض کی استعمال شدہ سرنج کے باعث ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سیمن یا ویجائنا کے اخراج کے ذریعے یہ سوزش ہو سکتی ہے۔ اس کا زمانہ حضانت تین ماہ سے چھ ماہ تک ہوتا ہے۔

علامات/ پیچیدگیاں:

بھوک کی کمی' متلی' بخار' پیشاب کی رنگت زرد ہونا' جلد میں کھجوری' سردی لگنا' سر درد' جگر کے مقام پر دکھن' جگر کا سکڑ جانا یا جگر کا بڑھ جانا' پیٹ کی خرابی۔

سوال 3: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

(1) معدہ کا السر

معدے کے السر کو Gastric Ulcer کہا جاتا ہے۔ السر سے مراد زخم ہے۔ اس طرح یہ معدہ کا زخم ہوتا ہے۔ اس میں معدہ کی دیوار پر زخم بن جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایک زخم ہوتا ہے اور بعض اوقات ان کی تعداد ایک سے زیادہ ہوتی ہے۔

زخم اپنی نوعیت کے اعتبار سے کم یا زیادہ خطرناک ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ یہ زخم حاد یا مزمن ہو سکتے ہیں۔ کم یا زیادہ گہرا ہو سکتا ہے۔ اس کی شدت سے معدہ کی دیوار میں سوراخ بھی ہو سکتا ہے۔

وجوہات:

★ معدہ کی سوزش پرانی ہو جائے تو زخم بن سکتا ہے۔
★ بدہضمی کی حالت مزمن ہو جائے تو زخم بن سکتا ہے۔
★ زیادہ تیز مرچ مصالحے کے استعمال سے زخم بن سکتا ہے۔
★ معدہ کے عضلات میں تشنج کی حالت پیدا ہونے سے زخم بن سکتا ہے۔
★ معدہ کی شریان میں رکاوٹ آنے سے معدہ کا زخم بن سکتا ہے۔
★ معدہ کے عضلات پر زیادہ زور پڑنے سے زخم بن سکتا ہے۔

علامات:

★ معدہ کے زخم سے اس کے منہ پر اور دیوار پر بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔
★ اس کی وجہ سے ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے جو بعد میں بڑھ جاتا ہے۔
★ معدے کو دبانے سے شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔
★ اس طرح کے مریض کو قے بھی ہو سکتی ہے۔
★ اس حالت میں بعض اوقات قبض ہو جاتی ہے۔
★ اس کی وجہ سے ہضم کا نظام بگڑ جاتا ہے۔
★ یہ مرض کنٹرول نہ ہو تو شدید حالت سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

(2) ہارٹ فیلور

دل انسان کا ایک ایسا عضو ہے جو پورے بدن کو خون فراہم کرتا ہے اور یہ ایک پمپ کے اصول پر کام کرتا ہے اور مسلسل جسم کو خون کی سپلائی جاری رکھتا ہے اور یہ بیمار بھی ہو جاتا ہے جس کے سبب درست کام نہیں کرتا۔ بعض اوقات یہ خرابی جزوی ہوتی ہے اور بعض اوقات کلی...... اس کے نتیجہ میں دل کا فیل ہونا (Heart Failure) پیدا ہوتا ہے۔

دل کے فیل ہونے کے اسباب:

1- اگر کسی وجہ سے دل کے عضلات میں سکڑاؤ آجائے تو ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔
2- بعض اوقات کسی سبب سے دل کا والو بند ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں دل فیل ہو جاتا ہے۔
3- اگر خون کا شریانی دباؤ بہت زیادہ بڑھ جائے تو اس سے بھی ہارٹ فیل ہو سکتا ہے۔
4- اگر دل کی شریانیں تنگ ہو جائیں یا ان میں سختی آ جائے تو اس وجہ سے بھی ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔
5- جسم کے اندر مختلف وٹامن کی کمی بالخصوص وٹامن B کی کمی سے ایسی حالت ہو سکتی ہے۔
6- پھیپھڑوں کا خون صاف کرنے میں اہم کردار ہے اگر ان کی خون کی نالیوں میں رکاوٹ

جائے تو اس کا اثر براہ راست دل پر آتا ہے اور ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔

7- اگر خون کے اندر یوریا کی مقدار ایک خاص حد سے تجاوز کر جائے تو دل اس کا اثر برداشت نہیں کرتا اور فیل ہو جاتا ہے۔

8- اگر کسی حادثہ کے نتیجہ میں دل کے مقام پر چوٹ آئے تو اس سے بھی فیل ہو سکتا ہے۔

9- خون میں کولیسٹرول کی مقدار بہت زیادہ ہو جائے تو اس کے سبب بھی ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔

10- غم و فکر' پریشانی' ذہنی دباؤ سے بھی دل پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

11- سگریٹ نوشی' پان کھانا' سگار پینا یہ تمام عوامل ہارٹ فیل کا باعث ہو سکتے ہیں۔

12- اگر موٹاپے کی وجہ سے جسمانی وزن بہت زیادہ ہو جائے تو ہارٹ فیل ہو سکتا ہے۔

دل کے فیل ہونے کی علامات:

ہارٹ فیل کی صورت میں درج ذیل علامات پیدا ہوتی ہیں:

1- دل کی رفتار تیز ہو جاتی ہے' دل پھیل جاتا ہے۔

2- سانس مشکل سے آتا ہے' تنگیٔ تنفس ہوتی ہے۔

3- دل کی دھڑکن غیر متوازن ہو جاتی ہے۔

4- سانس بہت جلد پھول جاتا ہے اور اکثر پھولا رہتا ہے۔

5- ٹانگوں پر بالخصوص پاؤں پر ورم آ جاتا ہے۔

6- گردوں کی خون کی رگیں پھول جاتی ہیں۔

7- پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

8- بعض اوقات قلبی دمہ کی کیفیت ہو جاتی ہے۔

9- دل کے والو متورم ہو جاتے ہیں یا تنگ ہو جاتے ہیں۔

10- بعض اوقات گنٹھیا وی بخار کی وجہ سے دل کے والو متاثر ہوتے ہیں اور سوج جاتے ہیں۔ بعض اوقات اچانک ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔

---

(3) صدمہ

جسم میں خون کی مقدار اتنی کم ہو جائے کہ جسم کو نارمل کرنے میں بھی مشکل پیدا ہو' ایسی حالت کو صدمہ کہتے ہیں۔ صدمہ جسم کی حالت کو کہتے ہیں جس میں جسم میں موجود خون کی نالیوں کا حجم اور خون کا توازن بگڑ جائے۔

ابتدائی صدمہ:

اس طرح کا صدمہ کسی چوٹ کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ کسی بری خبر کے سننے کے نتیجہ میں بھی

ابتدائی صدمہ ہوسکتا ہے۔ اس حالت کے باعث خون کے دباؤ میں اچانک کمی واقع ہوتی ہے۔ا
بنیادی وجہ اعصابی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اس طرح کے صدمہ میں مریض کی نبض کمزور ہو جاتی
مریض کا رنگ زرد ہوسکتا ہے اور حواس معطل ہو جاتے ہیں لیکن یہ حالت عارضی ہوتی ہے۔
علامات پلٹ جاتی ہیں۔

ثانوی صدمہ:

ثانوی صدمہ فوری طور پر واقع نہیں ہوتا بلکہ کسی حادثہ کے کچھ دیر بعد ہوتا ہے۔ اس کے ہونے یا واقع ہونے میں 24 گھنٹے کا وقفہ ہوسکتا ہے۔ ثانوی صدمہ ایک پیچیدہ حالت کا نام ہے۔

اگر کسی چوٹ کی وجہ سے جریان خون زیادہ ہونے کے باعث بافتیں وغیرہ پھٹ جا
اس سے ثانوی صدمہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر جسم جل جائے، کچلا جائے تو اس سے بھی ثانوی صد
سکتا ہے۔ دوران خون میں کسی طرح کی رکاوٹ آ جانے سے یہ حالت ہوسکتی ہے۔

اس کی وجہ سے جسم کے اندر خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ دل سے جسم کی طرف خو
سپلائی کم ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر وریدوں میں خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ مریض کا بلڈ پر
ہو جاتا ہے۔ خون کے اندر آکسیجن کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

اگر صدمہ کی حالت زیادہ دیر تک برقرار رہے تو موت واقع ہوسکتی ہے۔

صدمہ کی وجوہات:

صدمہ کی درج ذیل وجوہات ہوسکتی ہیں:

خون کی مقدار کا کم ہو جانا:

خون کی مقدار میں کمی کی درج ذیل وجوہات ہوسکتی ہیں:

1- <u>بیرونی طور پر خون کا اخراج:</u> جسم سے بہت زیادہ خون خارج ہو جائے تو مریض صد
حالت میں چلا جاتا ہے۔ چوٹ اور جلن وغیرہ۔

2- <u>اندرونی طور پر خون کا بہنا:</u> جسم کے اندر ہی خون خارج ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے م
صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے مثلاً معدے کا زخم۔

3- <u>فریکچر:</u> اس میں اگر کوئی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جائے تو کم از کم 500ml اور اگر بڑی ہڈی ٹو
جائے تو 1000ml سے 1500ml خون ضائع ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض صد
حالت میں چلا جاتا ہے۔

4- <u>Dehedration:</u> پانی کے زیادہ اخراج کی وجہ سے بھی مریض صدمہ کی حالت میں چلا
ہے۔

جلن اور قے کی وجہ سے بھی مریض صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے کیونکہ ان میں پا
خارج ہوتا ہے اور R.B.C کو کام کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

:Cardic Shock

دل کی وجہ سے مریض صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے مثلاً دل کی دھڑکن تیز ہو جانے کی وجہ سے دل کی دھڑکن کم ہونے کی وجہ سے۔ انفکشن کی بڑی وجہ Hipovoliom جس کی وجہ سے بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے اور دل کا کام کم ہو جاتا ہے یا دل کام کرنا چھوڑ دیتا ہے جس کی وجہ سے Cardicout Rat کم ہو جاتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے Supra Reanial Gland میں تبدیلی واقع ہو جائے تو اس کی رطوبت کا اخراج زیادہ ہو جائے جس کی وجہ سے آرٹری سکڑ جاتی ہے سوائے دل اور دماغ کی۔ اس کی وجہ سے بھی مریض صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے۔

:Septic Shock

بیکٹیریا، وائرس، فنجائی اور دوسرے نقصان دہ جراثیم کی وجہ سے یہ صدمہ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں جراثیم Toxin پیدا کرتے ہیں جو نقصان دہ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مریض صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے۔

:Vasovagal Shock

کسی بیرونی چیز کی وجہ سے مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اسے Vasovagal Shock کہتے ہیں مثلاً اچانک کوئی خبر سننے کی وجہ سے زیادہ خوشی کی وجہ سے، کسی غم کی وجہ سے۔

:Clanical Fature of Shock

Hipovoliom Shock کی وجہ سے اگر خون زیادہ بہہ گیا ہو تو مریض کی رنگت پیلی ہو جاتی ہے۔ سانس میں تنگی، سانس تیزی سے لے گا۔

Cardic Shock کی وجہ سے بلڈ پریشر کم ہو گا، دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہو گی، درجہ حرارت زیادہ ہو گا۔

Dehaedration کی وجہ سے پانی زیادہ ضائع ہو گا، بلڈ میں گاڑھا پن پیدا ہو گا جس کی وجہ سے گردوں میں بنیادی تبدیلیاں واقع ہوں گی۔

➤ سوال4: انیمیا کیا ہے؟ انیمیا کی درجہ بندی کریں اور پرنی شیئش انیمیا کی وضاحت کریں۔

<u>جواب</u>: انیمیا وہ مرضیاتی حالت ہے جس میں جسم کے اندر خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ خون کے اندر سرخ ذرات اور سرخ ذرات کے اندر موجود مادہ ہیموگلوبن وغیرہ کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اس انیمیا کی بہت سی اقسام ہیں۔ ان میں سے جس قسم کی تفصیل طلب کی گئی ہے بیان کی جا رہی ہے۔

:Pernicious Anaemia

یہ خون کی کمی کی شدید حالت ہے۔ اس میں خون کے اجزاء متاثر ہو کر کم ہو جاتے ہیں۔ سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں۔ خون کو سرخ رکھنے والا مادہ ہیموگلوبن کم ہو جاتا ہے۔ ان اجزاء کی شدید کی واقع ہوتی ہے اور خون کی کمی کے اس مرض کی علامات تیزی سے بڑھتی ہیں۔ اس مرض میں جگر شدید متاثر ہوتا ہے۔ مرض کی وجہ سے جگر کی ساخت چربی میں تبدیل ہونا شروع ہوتی ہے۔ زبردست ضعف جگر کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ اس شدید کمی خون کی مزید چار حالتیں ہیں:

:Oligemia -1

اس سے مراد جسم کے اندر خون کی مقدار کا کم ہو جانا ہے۔

:Hydaemia -2

اس سے مراد خون کے اندر پانی کی مقدار کا بڑھ جانا ہے یا اس سے مراد خون کا پتلا ہونا ہے۔

:Oligocythemia -3

اس سے مراد خون کے دوران بالخصوص کریات احمر کے بننے کے نظام کی خرابی اور اس میں بے قاعدگی آتی ہے۔

:Oligochromemia -4

اس سے مراد خون کے اندر اس کی رنگت کے ذمہ دار مادے ہیموگلوبن کا کم ہو جانا ہے۔

- ★ اس طرح کی حالت مردوں میں زیادہ ہوتی ہے۔
- ★ اس طرح کی حالت حاملہ عورتوں میں ہو سکتی ہے۔
- ★ آنتوں کے ٹیپ ورم اس کا باعث ہو سکتے ہیں۔
- ★ معدے کی رسولی یا کینسر سے یہ مرض ہو سکتا ہے۔

➢ سوال 5: ہومیو پیتھی میں پیتھالوجی کی کیا اہمیت ہے؟ وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: کسی بھی ڈاکٹر کے لئے مریض کے علاج کی غرض سے دیگر علوم کے ساتھ پیتھالوجی کے علم کو جاننا بھی ضروری ہے۔ جب تک ڈاکٹر مرض کی ماہیت کو نہیں سمجھے گا تو علاج کس طرح کرے گا۔

پیتھالوجی کے علم کے ذریعے ڈاکٹر مرض کے اسباب جان سکتا ہے۔ امراض کی حالتوں کا علم ہوتا ہے۔

اس کی ہومیو پیتھی میں بھی اہمیت ہے کیونکہ ڈاکٹر ہانیمن خود فرماتے ہیں کہ کوئی ڈاکٹر اس وقت تک درست علاج نہیں کر سکتا جب تک وہ مرض کے اسباب سے واقف نہ ہو۔

ہومیوپیتھی مرض کا نہیں مریض کا علاج کرتی ہے۔ وہ مریض کی مکمل مجموعہ علامات کو سامنے رکھ کر دوا تجویز کرتی ہے۔ مرض کی جو علامات ظاہر ہوتی ہیں جن کو پیتھالوجی کی رو سے بیماری کہا جاتا ہے ہمارے لئے وہ مکمل مرض نہ سہی مریض کی علامات تو ہو سکتی ہیں۔

جسم کے بہت سے افعال ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور یہ سب جاننا بہت ضروری ہوتا ہے جیسے ذہنی پریشانی سے بھوک ختم ہو سکتی ہے۔ کسی بُری خبر سے دل فیل ہو سکتا ہے۔

صحت:

صحت جسم کی وہ حالت ہے جب اس کا ذہن اور جسم ہر طرح کی مرض سے اور خرابی سے پاک ہو۔

ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق جب قوت حیات میں خلل ڈالنے والے عوامل موجود نہ ہوں تو قوت حیات کی حالت اس کی صحت کی حالت ہوگی۔

صحت کے برقرار رکھنے میں قوت مدافعت کا بھی بہت کردار ہے۔ قوت مدافعت جسم کو بیماری سے بچاتی ہے اور جسم کو صحت مند رکھتی ہے۔

صحت کا تعلق جسم کے ساتھ ذہن سے بھی ہے۔ پیتھالوجی کی شاخ میں ایک شاخ نفسیاتی امراض کی بھی ہے۔ صحت کا تعلق دماغ سے بھی ہے۔ مثبت سوچ سے ذہن صحت مند رہتا ہے اور منفی سوچ سے ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے۔

لہٰذا مکمل صحت وہ ہوگی جب اس کا جسم اور ذہن دونوں صحت مند ہوں گے۔

بیماری:

مرض کی حالت صحت کے اُلٹ ہے۔ اس میں انسانی جسم کے افعال ذہنی اور جسمانی درست طور پر کام نہیں کرتے۔ اس صورت میں جسم بیمار کہلائے گا۔

بیماری کی حالت ایک غیر فطری حالت ہے۔ اس سے اس کی ظاہری و باطنی صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں۔

جسم کے ساتھ ذہن کی غیر صحت مند حالت بھی حالت بیماری کہلاتی ہے۔ نفسیاتی اُلجھنیں، غم فکر، پریشانی سے پیدا ہونے والی حالت بھی بیماری کی حالت ہے۔ انسان کی منفی سوچ اس کو بیمار کر سکتی ہے۔ غم، فکر سے انسان بیمار ہو سکتا ہے۔ اگر ذہنی سوچ کو دیکھیں تو اس کے معمولی فرق سے صحت اور بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔

◄ سوال 6: Atrophy کیا ہے؟ اس کی وجوہات مثالوں سے بیان کریں۔

جواب: اٹرافی سے مراد کسی عضو کا سکڑ جانا ہے۔ اس کا اپنی طبعی سائز سے چھوٹا ہو جانا ہے۔ اٹرافی میں جسم کی نشوونما پانے والی بافتوں یا خلیات میں سکڑاؤ آتا ہے۔ اٹرافی کسی عضو کے سکڑنے سے وجود میں آتی ہے۔

Atrophy کی وجوہات:

اٹرافی کے بہت سی وجوہات/ اسباب ہو سکتے ہیں:

- ★ ناقص تغذیہ اس کا باعث ہو سکتا ہے۔ بافتوں کو اس کی مطلوبہ غذا میسر نہ آنے سے ایسا ہو سکتا ہے۔ شریانوں کی تکلیف سے ایسا ہو سکتا ہے۔
- ★ جسم کا کوئی حصہ درست کام نہ کر رہا ہو اور اس کے افعال کے اندر خرابی واقع ہو جائے تو اس وجہ سے خون کی سپلائی کم ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے اٹرافی پیدا ہوتی ہے۔
- ★ اعصابی خرابی سے بھی اٹرافی ہو سکتی ہے۔ اعصاب کی جسامت میں کمی آنے سے اٹرافی ہو سکتی ہے۔ اٹرافی کی وجہ سے عضلات میں وسیع کمزوری آتی ہے۔ اس وجہ سے ہڈیوں کی اٹرافی بھی ہو سکتی ہے۔
- ★ بے نالی غدود کے نقائص کی وجہ سے اٹرافی ہو سکتی ہے۔ اس طرح کے نقائص چھوٹی عمر میں ہوتے ہیں۔ اس سے جسمانی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔ اس کی حالت پیچوٹری اور تھائی رائیڈ کی خرابی سے ہو سکتی ہے۔
- ★ بعض بخاروں کے بعد از اثرات سے اٹرافی ہو سکتی ہے۔ اس طرح کی حالت ٹائیفائیڈ سے اکثر ہوتی ہے۔

سوال 7: برونکائٹس کیا ہے؟ اس کی وجوہات مثالوں سے بیان کریں۔

جواب: برونکائی کی سوزش کو برونکائیٹس کہتے ہیں۔

وجوہات (Etiology):

- H. Influenza
- Influenza Virus
- Strepto Cocci
- Stophylo Cocci
- Dust
- Fuel
- Gases

برونکائٹس کی دو اقسام ہیں:

1-1 ایکیوٹ برونکائٹس:

برونکائی کی حاد سوزش کو کہتے ہیں۔ اس کی وجوہات میں سردی، گرد و غبار اور تمام جراثیم گیسیں وغیرہ شامل ہیں۔ اس میں نیوٹروفل اور Fibrin کی انفیکشن ہو جاتی ہے۔

ہو سکتی شدہ ہے۔ سال سوئم

ایکیوٹ برونکائٹس کی علامات:

- ★ خراش پیدا ہوتی ہے۔
- ★ کھانسی آتی ہے۔
- ★ سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے۔
- ★ دو دن بعد ہلکا بخار ہوتا ہے۔
- ★ خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے۔
- ★ کھانسی بلغم کے ساتھ آتی ہے۔
- ★ گلے میں درد ہوتا ہے۔
- ★ کھانسی کے ساتھ خون آتا ہے۔

2۔ کرانک برونکائٹس:

یہ حاد برونکائٹس کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ضروری نہیں کہ حاد برونکائٹس ہو کیونکہ حاد برونکائٹس کے بغیر بھی سوزش ہو سکتی ہے۔

وجوہات (Etiology):

چمنیوں کا دھواں، سگریٹ پینا، ایسے لوگ جو روئی کے کارخانوں یا ملوں میں کام کرتے ہیں۔

کرانک برونکائٹس کی علامات:

- ★ مسلسل اور بار بار کھانسی کے دورے پڑتے ہیں۔
- ★ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔
- ★ چھاتی میں درد ہوتا ہے۔
- ★ پیٹ میں درد۔
- ★ دل کا فیل ہو جانا۔

برونکائٹس کی پیتھالوجی:

یہ علامات مسلسل اور کافی عرصہ تک رہنے کی وجہ سے برونکائی کی جھلی میں مسلسل تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نئی شریانوں اور نئے خلیوں کی وجہ سے برونکائی کی ساخت بدل جاتی ہے جس کی وجہ سے مکمل صحت ناممکن ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے اس میں Ulcer Atrophy ہے۔

کھانسی بار بار ہونے کی وجہ سے Heart Viscular Enphysma پیدا ہوتا ہے جو کہ بعد میں C.C.F کا باعث بنتی ہے۔

ڈبلیو بی سی کی کافی تعداد میں موجود ہوتی ہے۔

> سوال 8: خالی جگہیں پُر کریں:

-1 HBs ag ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا ٹیسٹ ہے۔ (خون)
-2 Oncology ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے مطالعہ کو کہتے ہیں۔ (ٹیومر)
-3 Uremia ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔ (پیشاب)
-4 نگلنے میں دشواری کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔ (Dysphagia)
-5 تھائیرائیڈ ایک ہارمون ہے جو کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں پیدا ہوتا ہے۔ (تھائیرائیڈ غدود)
-6 اینٹرک بخار کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی کہتے ہیں۔ (ٹائی فائیڈ)
-7 جسم کے ایک حصے کے فالج کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔ (Hemiplegia)
-8 ہیپاٹائٹس اے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (وائرس)
-9 پیشاب میں لحمیات کی موجودگی کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔ (Albuminuria)
-10 دل کی دھڑکن اگر 90 فی منٹ سے زیادہ ہو تو اسے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔ (Tachycardia)

میٹریا میڈیکا (2011ء)

> سوال 1: چیلی ڈونیم کیا ہے؟ جگر کے عوارض میں اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: چیلیڈونیم (Chelidonium) جگر کے عوارض میں ایک اہم دوا کی حیثیت رکھتی ہے اس کی خاص علامات درج ذیل ہیں:

★ چیلیڈونیم جگر کی ایک خاص دوا ہے۔ جگر کی بہت سی امراض میں اہمیت رکھتی ہے۔ اس کی خاص علامت شانے کی ہڈی کے نچلے سرے پر درد کا ہوتا ہے۔
★ یرقانی جلد اور شانے کی ہڈی کے نچلے سرے پر مسلسل درد ہوتا ہے۔
★ جگر کے عارضہ کے باعث جگر سر میں بوجھل پن ہو۔
★ زبان پر زرد رنگ کی میل ہو جس پر دانتوں کے نشان بنتے ہیں۔
★ ذائقہ کڑوا لیس دار اور منہ سے بدبو آتی ہے۔
★ دائیں آنکھ کے اوپر درد جو دائیں رخسار کی ہڈی دائیں کان میں ہوتا ہے اور ساتھ آنسو بکثرت آئیں اور ساتھ جگر میں درد ہو۔
★ درد معدہ سے اُٹھتا ہے۔ کمر اور دائیں کندھے تک جاتا ہے۔
★ کھانے سے سکونِ معدے میں اور ساتھ جگر کی علامات بڑھتی ہیں۔
★ یرقان جس کی وجہ سے پتہ یا جگر کی خرابی ہوتی ہے۔

- ★ جگر بڑھ جاتا ہے اور پتہ میں پتھری بن جاتا ہے۔
- ★ پیشاب زرد جھاگ دار اور بیئر جیسا ہوتا ہے۔
- ★ دائیں شانے کی ہڈی کے اندرونی جانب نچلے حصے میں درد ہوتا ہے۔ بائیں شانے کی ہڈی کے نچلے زاویہ پر درد ہوتا ہے۔
- ★ متلی' قے' بھوک ختم ہو جاتی ہے۔
- ★ گرم کھانے اور گرم مشروب کو پسند کرتا ہے۔
- ★ پتہ کے درد قولنج اور اپھارہ میں مفید ہوتا ہے۔
- ★ چیلی ڈونیم جگر کے عوارض میں کام آتی ہے اور بہترین کام کرتی ہے۔ اس دواء کی یرقان میں کوئی دوسری دوا ثانی نہیں ہے۔

سوال 2: خواتین کے جنسی اعضاء کے حوالے سے کریوزوٹم کیا ہے؟ وضاحت سے بیان کریں۔

کریازوٹم (Kreasote):

کریازوٹ کی اہم زنانہ علامات درج ذیل ہیں:

- ★ اندام نہانی' فرج کے لب کی جلن' سوجن پیشاب کرتے وقت زیادتی ہوتی ہے۔
- ★ فرج کے لب اور رانوں کے درمیان تیز خارش ہوتی ہے۔
- ★ ماہواری کے دوران اونچا سنائی دے۔
- ★ کانوں میں جھنجھناہٹ اور گرج سنائی دے' بعد میں پھنسیاں نکلیں۔
- ★ ماہواری کے درمیانی عرصہ میں لیکوریا بڑھ جاتا ہے۔
- ★ اندرونی بیرونی اعضاء میں جلن اور دکھن ہوتی ہے۔
- ★ لیکوریا زرد' خراش دار اور سبز اناج کی بو آتی ہے۔
- ★ مباشرت کے بعد خون آتا ہے۔
- ★ ایام حمل کی قے اور رال بہتی ہے۔
- ★ حیض وقت سے پہلے لمبے عرصے تک جاری رہتے ہیں۔
- ★ حیض کا اخراج رک رک کر ہوتا ہے۔ چلنے یا بیٹھنے پر اخراج رک جاتا ہے۔ لیٹ جانے پر شروع ہو جاتا ہے۔
- ★ نفاس بدبودار اور رک رک کر خارج ہوتا ہے۔
- ★ حیض کے بعد درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
- ★ دو ماہواریوں کے درمیان تکلیف بڑھے۔

سوال 3: لیکے سس اور سیپیا کی اعصابی علامات لکھیں۔

لیکے سس کی اعصابی/ خاص علامات:

1- لیکے سس بائیں جانب کی دواء ہے۔
2- دماغی تحریک کی وجہ سے پیش گوئیاں اور الہامی باتیں کرے۔
3- پہلے گلے کا بایاں غدود متورم ہو بعد میں دایاں اور خناق میں پہلے بائیں طرف سے جھلی بنی شروع ہوتی ہے۔
4- لیکے سس کی تمام تکالیف میں رطوبات جاری ہونے سے کمی ہو جاتی ہے مثلاً حیض کے دوران تمام تکالیف میں کمی ہو۔
5- بائیں خصیۃ الرحم، بائیں خصیہ اور چھاتی کی بائیں طرف کی تکالیف کی پہلی دواء ہے۔
6- دل میں درد کے ساتھ غشی کے دورے پڑتے ہیں۔
7- لیکے سس کا مریض گردن کے گرد خصوصاً اور تمام جسم پر عموماً کپڑوں کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔
8- لیکے سس کے مریض میں سوزش والی جگہ اور زخموں کا رنگ نیلا ہوتا ہے جو کہ خون کے زہریلے ہو جانے کی علامت ہے۔
9- لیکے سس کے مریض کے مسوڑھے نیلے، سوجے ہوئے اور اسفنجی ہوتے ہیں اور ان سے بآسانی خون نکل آتا ہے۔ اگر مرک فیل ہو جائے تو لیکے سس دیں۔
10- اس دواء کا مریض شدید تکالیف میں سو جاتا ہے لیکن جب پھر نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اس کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے۔
11- سن یاس کی تکالیف میں جب حیض بند ہو جائیں تو اس کے بعد جو تکالیف لاحق ہوں، لیکے سس ان کو درست کرتا ہے۔
12- مریض بے حد باتونی ہو۔ ایک ایک لفظ سے کوئی نئی کہانی لے بیٹھے یعنی بات سے بات نکالتا چلا جائے اور حسد کرنے والا ہوتا ہے۔
13- حیض ٹھیک وقت پر ہوں اور حیض کے دوران دوسری تکالیف میں بھی کمی ہو جائے۔
14- سیال اشیاء (تھوک، پانی، دودھ وغیرہ) کے نگلنے سے حلق میں درد ہوتا ہے جبکہ ٹھوس غذا نگلنے سے کمی ہوتی ہے۔
15- گرم اشیاء پینے سے گلے میں اور دانت میں درد ہوتا ہے۔
16- کاربنکل (شب چراغ) اور دیگر پھوڑے سیاہ بینگنی یا نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔
17- زبان باہر نکالنے پر لرزتی ہے۔
18- نوبتی بخار جو موسم بہار اور خزاں میں کونین کھانے سے دب جائے تو لیکے سس اسے درست کرتی ہے۔

19- دھوپ کے بداثرات (سن سٹروک) کے بداثرات کو اور اگر دھوپ برداشت نہ ہو تو یہ اسے درست کرتی ہے۔

سیپیا کی اعصابی/ خاص علامات:

1- مریض اعصابی مزاج، معمولی شور سے ذکی الحس، بے حد غمگین، چڑچڑا اور جلد غصہ میں آنے والا ہوتا ہے۔
2- مریضہ اپنے کام کاج اور خاندان کی طرف سے غافل (لاپروا) ہوتی ہے۔
3- سر میں پراگندگی، کھلی ہوا میں چلتے وقت متلی اور پریشانی کے ساتھ چکر آئیں۔ احساس جیسے سر کے اندر کوئی چیز لڑھک رہی ہے۔
4- ایسے معلوم ہو کہ پیٹ کے تمام اعضاء ڈھیلے ڈھالے ہو کر لٹک گئے ہوں اور فم معدہ میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔
5- آنکھوں کے ورم، سرخی، جلن، ٹیس اور دبانے والے دردوں کو سیپیا درست کرتی ہے۔ اس کے ساتھ آنکھوں سے پانی آنے کے بعد درد میں کمی ہوتی ہے۔
6- ایسا معلوم ہو کہ پیڑو کے تمام اعضاء فرج کے راستے باہر نکل پڑیں گے یا رحم کی تکالیف میں نیچے کی طرف اعضائے تناسل کا بوجھ سیپیا کی معروف علامت ہے۔
7- مریضہ اعضائے تناسل کے باہر نکلنے کے پُر درد احساس کو ختم کرنے کے لئے ٹانگیں ایک دوسرے پر رکھ کر فرج کو دباتی ہے جس سے وقتی سکون ہوتا ہے۔
8- کانوں کے پیچھے گردن پر داد (ایگزیما) کے علاوہ سیپیا کا مریض شوروغل سے ذکی الحس ہوتا ہے۔
9- ناک اور چہرہ خصوصاً گالوں پر زرد رنگ کے داغ سیپیا کی خاص علامت ہیں۔
10- حیض کے دوران اگر دانت میں درد ہو تو سیپیا درست کرتی ہے۔
11- سن یاس میں گرمی کی لہریں، پسینہ اور نقاہت (سلفر) ہوتی ہے۔
12- سیپیا کی مریض کو حیض بہت جلد یا دیر سے اور کم مقدار میں آتے ہیں۔
13- سر درد جو کمر کی جانب جائے۔
14- رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا جس کے ساتھ مریضہ کو قبض ہو، سیپیا مفید ہے۔
15- سیپیا کی دردیں نیچے سے اوپر کو جاتی ہیں۔
16- سیپیا کی مریضہ میں بے حد غمگینی اور رونے کا میلان ہوتا ہے۔
17- مزمن سر درد کے بعد اور سن یاس میں بال تیزی سے گریں تو سیپیا دیں۔
18- سیپیا کی مریضہ کا سیلان الرحم دودھ کی طرح کا، سوزش پیدا کرنے والا یا پیپ جیسا اور متعفن ہوتا ہے۔
19- سیپیا کی مریضہ دبلی پتلی جبکہ پلساٹیلا کی عورت موٹی ہوتی ہے۔

20- پانچویں ماہ کے بعد اگر اسقاط حمل (حمل کا گرنا) ہو جائے تو سیپیا خاص دواء ہے۔

21- ہومیو پیتھک ادویات سے اگر لیکوریا بگڑ جائے تو سیپیا اسے درست کرتی ہے۔

22- حاملہ عورتوں کے پیٹ میں پھوڑے کا سا درد اور حاملہ بچے کی حرکات کو زیادہ محسوس کرے تو سیپیا دیں۔

23- مریض گرم کمرے میں بھی سردی محسوس کرے۔

24- مریضہ بہت اداس اور گریہ زاری میں رہتی ہو۔ اکیلا رہنے یا دوستوں اور عزیزوں سے ڈر رحم کی تکالیف کے ساتھ۔

25- تنگی تنفس کو تیز تیز چلنے سے آرام جبکہ نیند اور کمرہ میں زیادتی ہوتی ہے۔

26- مردوں کے اعضائے تناسل سرد رہتے ہوں اور ان پر بدبودار پسینہ آتا ہو تو سیپیا مفید ہے۔

27- اصلی یا فرضی گناہ کی بابت تشویش اور خوف کی وجہ سے چہرہ سرد ہو۔

➢ سوال 4: نمک سے بننے والی دواء کو تفصیلی بیان کریں۔

جواب: نمک سے تیار ہونے والی دوا کا نام نیٹرم میور ہے۔ یہ کھانے کے نمک سے تیار ہوتی ہے۔

نیٹرم میور کی دماغی علامات مندرجہ ذیل ہیں:

- ★ نفسیاتی اسباب سے پیدا ہونے والے امراض میں مفید ہے۔
- ★ یہ دوا غم کے دیرینہ اثرات میں مفید ہے' ان کو دور کرتی ہے۔
- ★ غم' غصہ اور خوف کے بد اثرات کو دور کرتی ہے۔ خاص کر مزمن امراض میں۔
- ★ تسلی یا حوصلہ دینے سے مریض کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔
- ★ مریض چڑچڑا ہوتا ہے۔ بہت جلد غصے میں آ جاتا ہے۔
- ★ مریض جلد باز ہوتا ہے۔ تنہا رہنا چاہتا ہے تا کہ وہ چلا سکے۔
- ★ مریض ہنستا ہے اور اس کے ساتھ آنسو نکل آتے ہیں۔

➢ سوال 5: (الف) آپ رسٹاکس کی اہم شکایات کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

جواب: یہ دواء بائی (وجع المفاصل) کے مزاج والوں کے لئے زیادہ موزوں ہے جو کہ بھیگنے سے پیدا ہوئے ہوں اور جسم بہت گرم ہو یا پسینہ آیا ہوا ہو۔ مریض کو ہر وقت فکر اور اندیشہ ہوتا ہے۔ چپ چاپ پڑا رہنا مریض کے لئے مشکل ہو۔ دردوں سے چھٹکارا پانے کے لئے وہ جگہ بدلتا رہتا ہے۔ دردیں اس قسم کی ہوا کرتی ہیں جیسی موچ کے آنے سے ہوتی ہیں۔

رسٹاکس کا نمایاں اثر ریشوں خصوصاً عضلات کی تہوں پر' جوڑ بندوں پر اور موٹی جھلی پر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ایلن کہتے ہیں کہ بائی کے درد جو اس سے پیدا ہوتے ہیں' وہ ورم عصب کی طرح ہوتے ہیں۔ عضلات کی ریشہ دار تہوں میں ورم ہوتا ہے اور اس کا سُن ہو جانا ورم عصب سے پیدا شدہ

اثرات کی طرح ہوا کرتا ہے۔ عضلاتی بائی کے درد درد کمر میں گو ورم یا بخار زیادہ نہیں ہوتا لیکن ماؤف حصص میں سختی اور پھوڑے یا چوٹ کا سا درد ہوتا ہے اور یہ درد عام طور پر ٹھنڈک سے بڑھتے اور گرمی سے کم ہوتے ہیں جبکہ درد کو پیچھے کی طرف جھکنے سے آرام ہوتا ہے۔

رسٹاکس کی اہم شکایات:

-1 رسٹاکس کا مریض خواہ کسی بیماری میں مبتلا ہو ہمیشہ بے آرام، بے چین اور ایک جگہ نہ لیٹ سکے گا۔
-2 دردوں کی مشہور دواء ہے جبکہ دردوں کی وجہ سے مریض آرام سے نہ لیٹ سکے بلکہ پہلو پر پہلو بدلتا رہے۔
-3 مریض کو شدید محنت و مشقت کے خواب نظر آتے ہیں۔
-4 اگست کے ماہ کی تمام تکالیف کا علاج رسٹاکس ہے۔
-5 رسٹاکس کے مریض کی پوری زبان پر تہہ جمی ہوئی ہو البتہ زبان کی نوک پر مثلث کی شکل میں کچھ حصہ صاف ہوتا ہے۔
-6 حرکت سے مریض کو آرام ملتا ہے، دردیں کم ہو جاتی ہیں جبکہ بیٹھنے اور لیٹنے پر دردیں پھر شروع ہو جاتی ہیں۔
-7 مریض کے لیے کھلی ہوا ناقابل برداشت ہوتی ہے۔
-8 پہلی حرکت پر درد بڑھ جاتا ہے مگر آہستہ آہستہ حرکت کرنے پر دردیں جاتی رہتی ہیں۔
-9 گرمی سے اور گرم خشک ہوا سے یا گرم موسم میں رسٹاکس کے مریض کو سکون ملتا ہے۔
-10 کوئی شئے چباتے وقت جبڑے کڑکڑ کرتے ہیں۔
-11 پسینہ کی حالت میں بھیگنے پر عموماً رسٹاکس کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔
-12 بوجھ اُٹھانے پر یا زور لگ جانے پر جو علامات پیدا ہوتی ہیں، وہ رسٹاکس کو طلب کرتی ہیں۔
-13 ٹھنڈے پانی سے نہانے پر چھپاکی اور تکالیف کا بڑھ جانا رسٹاکس کی خاص علامت ہے۔
-14 ٹائی فائیڈ، ملیریا اور دیگر تمام بخاروں میں زبان کی نوک پر مثلث نما سرخ نشان اور متواتر بے چینی پائی جاتی ہے۔
-15 کمر درد کو سخت چیز پر لیٹنے سے آرام آتا ہے۔
-16 بخار کے سردی کے درجے میں خشک کھانسی اور گرمی کے درجے میں چھپاکی خاص علامت ہے۔

(ب) آئیوڈم اور پلاٹینا کی خاتون کو بیان کریں۔

جواب: آیوڈم کی خاتون

آیوڈم کی اہم زنانہ علامات مندرجہ ذیل ہیں:

- ★ پستان میں گانٹھیں بن جاتی ہیں۔ یہ گانٹھیں پستان کی جلد میں ہوتی ہیں۔
- ★ خصیۃ الرحم میں استسقاء کی حالت پیدا ہوتی ہے اور نیچے کی طرف دباؤ کا احساس پایا جاتا ہے۔
- ★ دوران حیض لیکوریا کے اخراج میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
- ★ لیکوریا کی رطوبت تیز سوزش پیدا کرنے والی، تیزابی، اس کا لیکوریا کپڑے میں سوراخ کر دیتا ہے۔
- ★ جب پاخانہ کرتی ہے تو اس کے رحم سے خون گرتا ہے۔
- ★ مریضہ کے پستان سوکھ جاتے ہیں، لٹک جاتے ہیں جیسے چمڑا ہو۔
- ★ حیض کے دوران شدید کمزوری اور حیض بے قاعدہ۔
- ★ بیضۃ الرحم کی سوزش، بیضۃ الرحم سے رحم تک چبھنے کا احساس ہوتا ہے۔

پلاٹینا کی خاتون:

پلاٹینا کی مستورات کی علامات درج ذیل ہیں:

- ★ پلاٹینا کی مریضہ کے اعضائے تناسل ذکی الحس ہوتے ہیں۔
- ★ اعضائے تناسل میں اندرونی اور بیرونی گدگداہٹ کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ بیضۃ الرحم حساس ہوتے ہیں۔ ان میں جلن ہوتی ہے۔
- ★ حیض وقت سے قبل آتے ہیں اور مقدار میں زیادہ آتے ہیں۔
- ★ حیض گہرے رنگ کے اور جمے ہوئے آتے ہیں۔
- ★ ان کے ساتھ نیچے کے رُخ دباؤ محسوس ہوتا ہے۔
- ★ اندام نہانی کا تشنج پایا جاتا ہے۔ ذکی الحسی پائی جاتی ہے۔
- ★ رحم کی خارش کی زیادتی ہوتی ہے۔ شہوت کا غلبہ ہوتا ہے۔
- ★ مریضہ میں بیضۃ الرحم کی سوزش کے ساتھ بانجھ پن پایا جاتا ہے۔
- ★ مریضہ میں غیر قدرتی جنسی خواہش ہوتی ہے اور مالیخولیا ہوتا ہے۔

سوال 6: پائیروجینم اور لیکےسس بیماریاں تجویز کرنے والی علامات تحریر کریں۔

جواب: پائیروجینم کی علامات

- ★ یہ عفونتی حالتوں کی بہترین دوا ہے جس جگہ عفونت ہوتی ہے وہاں اس کا استعمال بہت بہترین ہے۔
- ★ چھوت کے بخاروں میں بالخصوص زچگی کے بخار میں ایک زبردست دافع جراثیم کے طور پر کام کرتی ہے۔
- ★ ٹی بی کا بخار، ٹائیفائیڈ کا بخار، ٹائیفس کا بخار۔

- ★ سیور کی گیس کے بد اثرات۔ گلی سڑی اشیاء کے زہریلے اثرات۔
- ★ تمام اخراج بدبودار؛ حیض، خناق، اسہال، قے، پسینہ، سانس سب بدبودار ہوتے ہیں۔
- ★ زبان خشک اور صاف، گلی پھلی اور ہموار زوراثش کی طرح۔
- ★ کافی کی طرح کی قے آتی ہے۔ پانی معدے میں گرم ہو جاتا ہے تو قے آجاتی ہے۔
- ★ ایام حمل میں بار بطون کی سوزش اور اس کے ساتھ زبردست بو آتی ہے۔
- ★ بگڑے ہوئے ملیریا میں مفید ہے۔
- ★ بستری زخم جن کی وجہ عفونت ہو بہترین کام کرتی ہے۔

لیکیسس کی علامات:

لیکیسس کا معالجاتی دائرہ ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے:

- ★ لیکیسس کا زہر دیگر سانپوں کی طرح خون پر اثر کرتا ہے۔
- ★ مریض بکواس کرتا ہے۔ غمگین اور دوسروں سے گریز کرتا ہے۔
- ★ دھوپ کی وجہ سے سر درد ہوتا ہے۔ سر درد کی وجہ سے چڑچڑاہٹ ہوتی ہے۔
- ★ عصب بینائی کمزور اور اشیاء کا عکس درست نہیں رہتا۔
- ★ ناک سے خون بہتا ہے۔ نتھنے ذکی الحس۔ زکام سے قبل سر درد ہوتا ہے۔
- ★ چہرہ بینگنی، پلپلا، پھولا ہوا، یرقان جیسا اور سبزی مائل۔
- ★ زبان پھول جاتی ہے۔ گلے کا زہر یلا ورم، ٹانسلز کی سوزش۔
- ★ خناق کی جھلی سیاہی مائل اور گندی رنگت کی گرم مشروب سے گلے کا درد بڑھتا ہے۔
- ★ شراب اور کستورا مچھلی کھانے کی خواہش۔
- ★ جنسی اعضاء میں زبردست تحریک، تندی شہوت۔
- ★ خشک کھانسی دم گھٹنے کے دورے آتے ہیں۔
- ★ کاربنکل، بستری زخم جس کے کنارے سیاہ ہوتے ہیں۔ جراحی کے زخم۔
- ★ مریض کو رات کے وقت آگ کا وہم ستاتا ہے۔ مذہبی جنون پایا جاتا ہے۔
- ★ پستان متورم اور بینگنی ہوتے ہیں۔ خواتین مالیخولیا کا شکار ہوتی ہیں۔
- ★ مریض مجبور ہو کر بستر چھوڑ دیتا ہے۔ کھڑکی کی طرف دوڑتا ہے۔
- ★ نرخرہ چھونا برداشت نہیں کرتا۔ نرخرے میں جیسے ڈاٹ لگا ہو۔
- ★ خون کے پھٹ جانے کی حالت کو کنٹرول کرتی ہے۔
- ★ شراب کے نشہ سے ہذیانی حالت، شرابیوں میں مفید ہے۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- نیٹرم سلف کی اہم خصوصیات:

نیٹرم سلف کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

- ★ یہ جگر کی سرتاج دوا ہے۔ جگر کے عوارض میں بہترین کام کرتی ہے۔
- ★ ایسے افراد جن کے جسم میں پانی کی مقدار زیادہ ہو مفید ہے۔
- ★ مرطوب گھروں اور تہہ خانوں میں رہنے والے افراد کے امراض میں بہترین کام کرتی ہے۔
- ★ ریڑھ اور دماغی جھلی کے ورم میں مفید ہے۔
- ★ سر کی پشت میں درد ہوتا ہے۔ چندیا پر گرمی کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ کان میں چبھن والا درد ہوتا ہے۔ درد بجلی کی طرح ہوتا ہے۔
- ★ آنکھ کا سفید پردہ زرد ہو جاتا ہے۔ روشنی سے گھبراہٹ ہوتی ہے۔
- ★ نکسیر، زکام، ناک جالی دار ہڈی کی سوزش میں مفید ہے۔
- ★ ترش قے آتی ہے۔ کسی سرد چیز کی پیاس۔ صفراوی قے آتی ہے۔
- ★ کمر کے گرد کپڑا برداشت نہیں ہوتا۔ جگر میں درد ہوتا ہے۔
- ★ حیض کے دوران نکسیر آتی ہے۔ حیض خراش دار اور بکثرت آتے ہیں۔
- ★ داد کی وجہ سے فرج کی سوزش، لیکوریا زردی مائل سبز جو عورت میں سوزاک کے بعد ہوتا ہے۔
- ★ مرطوب موسم میں تنگی تنفس، گاڑھا سبزی مائل مواد۔
- ★ اکڑن جس میں جسم کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے۔
- ★ پورے جسم پر ستے جیسے گولے نکلتے ہیں۔
- ★ جوڑوں میں کڑکڑاہٹ، گنٹھیا، مرطوب اور سرد موسم میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ★ ہر مرتبہ سردی کے موسم میں دمہ کا دورہ پڑتا ہے۔

2- پوڈوفائیلم:

پوڈوفائیلم کی خاص خاص علامات درج ذیل ہیں:

- ★ یہ دوا سوزش معدہ و امعاء میں کام کرتی ہے جبکہ مقعد اور مبرز میں خراش ہوتی ہے۔
- ★ یہ دوا بواسیر میں بھی مفید ہے، کانچ نکلتی ہے۔
- ★ صبح سویرے اسہال آئیں۔ زرد رنگ کے بہت زیادہ پتلے پانی کی طرح گرتے ہیں۔
- ★ اسہال آنے سے پہلے گلا گھٹتا ہے اور قے آتی ہے۔
- ★ دانت نکلنے کے زمانے میں اسہال کے لئے مفید ہے۔
- ★ دوران پاخانہ کانچ نکل آتی ہے۔
- ★ حمل ہونے کے دوران شکایات میں مفید ہے۔

- ★ جگر کی سستی، جگر کی نالیوں میں رکاوٹ اور خونی بواسیر کا رجحان۔
- ★ سر درد اور بلڈ پریشر جو کہ بڑھتا ہے اور ساتھ چہرہ گرم ہوتا ہے۔
- ★ منہ کا ذائقہ کڑوا' مریض کھٹے اور میٹھے میں تمیز نہ کر سکتا ہو۔
- ★ ٹھنڈے پانی کی شدید طلب ہوتی ہے۔
- ★ بدمزہ ڈکار ترش قسم کے آئیں۔
- ★ گرم جھاگ دار کف کی قے' کلیجہ جلتا ہے۔ خالی اُبکائی اور گلے کی گھٹن۔
- ★ بخار میں صبح سات بجے سردی لگتی ہے۔ گھٹنوں' شکم' ٹخنوں اور کلائیوں میں درد ہوتا ہے۔
- ★ دوران حمل رحم میں ورم آتا ہے۔
- ★ بخار کے دوران مریض بہت باتیں کرتا ہے۔ پسینہ بکثرت آتا ہے۔

3۔ بچوں میں اینٹی مونیم کروڈم کی علامات:

- ★ زبان پر سفید موٹی تہہ' بچہ چھوا جانا یا دیکھنا برداشت نہ کرے۔
- ★ اس کی ذہن' معدہ اور پاخانہ کی علامات رہنمائی کرتی ہیں اور اہم ہیں۔
- ★ مریض شدید چڑچڑا ہوتا ہے۔
- ★ زبان پر سفید رنگ کی میل کی تہہ اس دوا کی خاص علامت ہے۔
- ★ اس کی علامات گرمی سے اور سرد پانی میں نہانے سے بڑھتی ہیں۔
- ★ جوڑوں کا درد اور ہضم کی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔
- ★ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ ترش اشیاء کی خواہش' کلیجہ کی جلن۔
- ★ اسہال اور قے باری باری سے آتے ہیں۔
- ★ پیشاب کمزور اور جلن کے ساتھ باری باری آتا ہے۔ گدلا اور بدبودار پیشاب۔
- ★ کھانسی گرم کمرے میں بڑھتی ہے اور سینے میں جلن ہوتی ہے۔
- ★ پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ انگلیوں کے جوڑ درد کرتے ہیں۔
- ★ ایگزیما اور اس کے ساتھ معدہ کی خرابی آتی ہے۔
- ★ جلدی اُبھاروں پر موٹا شہد کے رنگ کا کھرنڈ آتا ہے۔
- ★ بخار کے دوران سردی لگتی ہے حتیٰ کہ کمرے میں بھی۔ باری سے آنے والا بخار۔
- ★ چندیا پر تکلیف کا احساس۔ اوپر چڑھنے' غسل کرنے' معدہ کی خرابی اور میٹھی اشیاء کھانے سے۔
- ★ کان میں گھنٹیاں بجتی ہیں اور بہرہ پن کان کے گرد تمدار جلدی اُبھار۔

سوال 8: (الف) مندرجہ ذیل علامات کے سامنے بالکل دواء کا نام لکھیں، کاٹنا یا کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1- زبان پر سفید موٹی تہہ، بچہ چھوا جانا یا دیکھنا برداشت نہ کرے۔ (اینٹی مونیم کروڈم)
2- بچوں کے دانت نکلتے ہی سیاہ اور خراب ہو جائیں، دانت درد کریں، گرم خوراک سے افاقہ۔ (کریازوٹم)
3- ناک کی جڑ میں درد، ناک سے گاڑھا، تاردار، زردی مائل سبز اخراج اور شدید چھینکیں۔ (کالی بائیکروم)
4- گلا دکھے جس میں زیادتی بائیں طرف اور مشروبات نگلنے سے ہو، درد کان تک جائے۔ (لیکیسس)
5- مقعد کمزور محسوس ہو، ایسا لگے جیسا ڈاٹ لگا ہے اور اس میں نمی۔ (اناکارڈیم)

(ب) غلط یا صحیح جواب تجویز کریں:

1- حیض کے بجائے دانت درد ہونا سیپیا میں پایا جاتا ہے۔ (غلط)
2- کالی آیوڈائیڈ کا مریض ناک میں کسی پتہ یا کاغذ کے ٹکڑے کو محسوس کرتا ہے۔ (غلط)
3- کلکیریا فلور کو السر کی بہترین دواء کہتے ہیں۔ (غلط)
4- نظام انہضام کے لئے ایلوز اچھی دواء نہیں ہے۔ (غلط)
5- ویریٹیرم دائیں اور بائیں اطراف کی دواء ہے۔ (درست)

سال سوئم — امتحان 2012ء

میٹریا میڈیکا

سوال 1: سیپیا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں اور اس کو عورتوں کی دواء کیوں کہا جاتا ہے؟

سیپیا (Sepia):

سیپیا بھی زنانہ علامات میں اہمیت کی حامل ہے:

- ★ سیپیا کی عورت اپنی ٹانگ دوسری ٹانگ پر چڑھا کر بیٹھتی ہے تاکہ اعضاء باہر نہ نکلیں۔ وہ فرج کو دبا کر رکھتی ہے۔
- ★ سیپیا دوا خاص کر کالے رنگ والی خواتین پر زیادہ اثر کرتی ہے۔
- ★ اسقاط حمل کے رجحان والی خواتین میں مفید ہے۔
- ★ ماہواری دیر سے آتی ہے لیکن مقدار میں کم ہوتی ہے۔
- ★ پیڑو کے اعضاء ڈھیلے' نیچے کی جانب دباؤ۔ احساس جیسے ہر چیز اندام نہانی سے باہر نکل جائے گی۔
- ★ ماہواری بے قاعدہ' وقت سے پہلے اور مقدار میں زیادہ آتی ہے۔
- ★ اندام نہانی میں تیز سوئیاں چبھنے والا درد جو اوپر کی طرف جاتا ہے اور رحم سے ناف تک پھیل جاتا ہے۔
- ★ ایام حمل کی قے' متلی میں اچھا کام کرتی ہے۔
- ★ رحم اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے۔ اندام نہانی کا خروج ہوتا ہے۔
- ★ لیکوریا کی رطوبت زرد' سبزی مائل اور ساتھ خارش ہوتی ہے۔
- ★ سیپیا کی عورت کا منہ پچکا ہوا اور آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہوتے ہیں۔

سوال 2: نوسوڈز کیا ہوتے ہیں؟ ان کی تعریف کریں۔ ہومیوپیتھی میں نوسوڈز کی کتنی تعداد ہے؟ ان کے نام تحریر کریں۔

جواب: نوسوڈز وہ ادویات ہیں جو کسی مرض کے مواد یا مرض زدہ حصے کے مواد سے تیار ہوتی ہیں۔ ہومیوپیتھی میں بہت سے نوسوڈز استعمال ہوتے ہیں۔

حیوانات کے بیمار حصوں سے حاصل کردہ مواد یا بیمار حصے کو بطور دوا کے لئے استعمال کروانے کو نوسوڈز کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ٹی بی سے متاثرہ پھیپھڑے سے مواد حاصل کر کے تیار کی گئی دوا بیسی لینم (Básillinume)' سورائی دانوں سے حاصل کردہ مواد سورائنم (Psorinum)' Carconoma سے Carinosin تیار کی جاتی ہے اور آتشک کے وائرس سے Madorrhinum تیار کی جاتی ہے اور آتشک کے مواد سے سفلیم وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔

نیلسن کی فہرست کے مطابق ان کی تعداد گیارہ ہے۔ ہم ذیل میں ان نوسوڈز کے نام درج کر رہے ہیں:

1- ٹیوبرکولینم (Tuberculinum)
2- ہائیڈروفوبینم (Hydrophobium)
3- وریولینم (Variolinum)
4- میڈورینم (Medorrhinum)
5- سفلی نم (Syphilinum)
6- سورائنم (Psorinum)
7- پائیروجینم (Pyrogenum)
8- بیسی لینم (Bacillinum)
9- کارسی نوسن (Carcinosin)
10- لائی سن (Lyssin)

سوال 3: ٹیوبرکولائنم پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

جواب: ٹیوبرکولینم کیونکہ ٹی بی کا نوسوڈ ہے اس حوالہ سے ٹی بی میں مفید ہے۔ اب یہ کن علامات کے تحت استعمال ہوتی ہے اس کے لئے ہم کو مریض کے سینے کی حالت دیکھنی ہوگی۔ اس کی سانس کی حالت دیکھنا ہوگی۔

ٹیوبرکولینم ٹی بی کے مواد کا نوسوڈ ہے' یہ ٹی بی میں بھی مفید ہے۔ اس کی سانس کی علامات اہم ہیں جن کا ہم ذیل میں ذکر کر رہے ہیں:

- یہ دوا ٹی بی کے مریض میں بطور نوسوڈ اچھا کام کرتی ہے۔
- شام کے وقت شدید کھانسی آتی ہے اور اس کے ساتھ دائیں پستان کے نیچے درد ہوتا ہے۔
- ایسی کھانسی جو تحریک پیدا کرتی ہے۔ یہ کھانسی رات کو زیادہ ہوتی ہے۔
- صبح کو کھانسی آتی ہے اور اس کے ساتھ بلغم نکلتی ہے۔ کھانسنے کا رجحان۔
- مریض کے دونوں پھیپھڑوں کا معائنہ کریں تو ان میں بلغم کھڑکھڑاتی ہے۔ پھیپھڑے کے بالائی حصہ میں سختی پیدا ہوتی ہے۔
- پھیپھڑوں کی جھلیوں میں زخم بن جاتے ہیں۔ ان سے خون گرتا ہے۔

- ★ بائیں طرف کے پھیپھڑے کے نیچے درد جس کا احساس چبھنے والا ہوتا ہے۔
- ★ دل کے مقام پر سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے۔ پسلیوں کے نیچے درد ہوتا ہے۔
- ★ سانس کی نالیوں سے بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ گاڑھے بلغم کا اخراج جو با آسانی ہوتا ہے۔
- ★ کھانسی کے باعث سو نہیں سکتا۔ دھڑکن ہوتی ہے، پھیپھڑوں میں درد ہوتا ہے۔
- ★ دمہ کی حالت آتی ہے۔ بولنے سے یہ زیادہ ہو جاتی ہے۔
- ★ سانس تکلیف سے آتا ہے، دم گھٹتا ہے۔ سخت خشک کھانسی آتی ہے جس کے ساتھ بلغم کا اخراج نہیں ہوتا۔
- ★ مریض کو سانس لیتے وقت دیکھیں تو ایسے لگتا ہے جیسے کتا ہانپ رہا ہو۔

سوال 4: بواسیر میں ایلوز اور نائٹرک ایسڈ کب استعمال کروائی جاتی ہیں؟

جواب: ذیل میں بواسیر میں ایلوز اور نائٹرک ایسڈ کا موقع استعمال درج کیا جا رہا ہے:

1- ایلوز (Alose):

- ★ اس کا استعمال بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔
- ★ جب مریض کے مبرز میں چبھن، جلن اور خارش تیز فشر یعنی شگاف ہو۔
- ★ اس کے مریض میں بواسیری مسے باہر نکل آتے ہیں۔
- ★ یہ مسے انگور کے گچھے کی طرح ہوتے ہیں۔
- ★ مسے بہت حساس ہوتے ہیں، ان میں درد ہوتا ہے۔
- ★ مقعد میں خارش اور جلن کی وجہ سے نیند نہ آئے۔
- ★ مبرز میں جلن اور ٹھنڈے پانی سے راحت ملتی ہے۔
- ★ قبض کی شکایت دباؤ پڑتا ہے۔
- ★ بیئر پینے سے اسہال آتے ہیں۔
- ★ ایلوز میں بواسیر کے ساتھ ساتھ دستوں کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔

2- نائٹرک ایسڈ (Nit Acid):

- ★ بواسیر میں یہ کامیاب دوا ہے۔ اس سے بواسیر میں کمی آتی ہے۔
- ★ جب مقعد میں مسے بڑے بڑے لٹکے ہوئے ہوں جو پیشاب اور پاخانہ کے دوران باہر نکل آئیں، چلنے اور چھونے سے تکلیف میں زیادتی ہو۔
- ★ بواسیری مسے لمبے اور پُر درد ہوتے ہیں۔ دھونے پر خون نکلتا ہے۔
- ★ کانچ نکلتی ہے، بواسیر کا خون با آسانی گرتا ہے۔
- ★ مقعد میں مرچیں لگنے یا کانٹے چبھنے کا احساس پایا جاتا ہے۔
- ★ بواسیر قبض کی وجہ سے کٹاؤ، معائے مستقیم میں چیر وغیرہ آتے ہیں۔

- ★ دوران پاخانہ چیرنے پھاڑنے جیسا درد ہوتا ہے۔
- ★ پاخانہ کے بعد پھوڑے کا سا جلندار درد ہو تو نائٹرک ایسڈ دینے سے آرام آ جاتا ہے۔

سوال 5: نیٹرم سلف جگر کے عوارض کی ایک اہم دواء ہے' ثابت کریں۔

جواب: نیٹرم سلف کی جگر کی اہم علامات مندرجہ ذیل ہیں:

- ★ جگر کے مقام پر سوئیاں چبھتی ہیں۔ جگر ذکی الحس ہو جاتا ہے۔
- ★ مریض جب کھلی ہوا میں جاتا ہے تو احساس ہوتا ہے کہ جگر پھٹ جائے گا۔
- ★ جگر کی سوزش' جگر بڑھ جاتا ہے۔ دائیں جانب لیٹنے سے جگر میں درد ہوتا ہے۔
- ★ جب چلتا ہے تو جگر میں درد ہوتا ہے اور خارش ہوتی ہے۔
- ★ گہرا سانس لینے پر جگر میں درد ہوتا ہے۔ دماغی محنت اور غصہ کی وجہ سے جگر کی خرابی آتی ہے۔ پتھری بنتی ہے۔
- ★ یہ دوا صفرا بننے کے نظام کو درست کرتی ہے اور پتھری بننے کو روکتی ہے۔
- ★ پیٹ میں گھبراہٹ کی حالت اور یہ ریاح کے اخراج سے کم ہوتی ہے۔
- ★ اپنڈکس کی سوزش کے آغاز میں مفید ہے۔
- ★ پریشانی کے ساتھ پاخانہ کے لئے جاتا ہے لیکن صرف ہوا خارج ہوتی ہے۔
- ★ دوران حیض پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ اینٹھن ہوتی ہے۔
- ★ شام چار بجے سے آٹھ بجے تک پیٹ میں درد ہوتا ہے۔
- ★ یرقان اور صفرا کی قے آتی ہے۔
- ★ کمر کے گرد کپڑا برداشت نہیں ہوتا۔
- ★ چڑھتی آنت میں ہوا کی وجہ سے درد قولنج ہوتا ہے۔ ناشتہ سے قبل زیادتی ہوتی ہے۔
- ★ موسم میں نمی کے بڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔
- ★ غیر ارادی طور پر پاخانہ نکل جاتا ہے۔ بڑے سدے خارج ہوتے ہیں۔

سوال 6: اناکارڈیم کی ذہنی علامات بیان کریں۔

جواب: اناکارڈیم کی علامات دماغی طور پر بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ اناکارڈیم کی اہم ذہنی علامات کا ذیل میں ذکر کیا جا رہا ہے:

- ★ مریض شدید واہمہ کا شکار ہوتا ہے۔
- ★ اس کے ذہن میں ایک ہی خیال چھایا رہتا ہے۔
- ★ مریض سمجھتا ہے کہ اس کے دو ضمیر ہیں۔
- ★ مریض اپنے کندھوں پر خیال کرتا ہے کہ ایک کندھے پر شیطان جو بُرائی کا حکم دیتا ہے اور دوسرے کندھے پر فرشتہ بیٹھتا ہے جو نیکی کا حکم دیتا ہے۔

زیادتی: حرکت سے، دائیں جانب چھونے سے، موسم کی تبدیلی سے، صبح سویرے، کھلی ہوا میں حرکت سے، گرمی سے، صبح چار بجے زیادتی ہوتی ہے۔

4۔ ارجنٹم نائٹریکم:

کمی: سردی سے، دباؤ سے، ڈکار آنے سے، تازہ ہوا سے۔

زیادتی: حرارت خواہ کسی شکل میں ہو۔ رات کو، ٹھنڈا کھانا، مٹھائی کھانا، کھانے کے بعد، ماہواری کے دنوں میں، جذبات سے، بائیں طرف زیادتی ہوتی ہے۔

➢ سوال 8: مندرجہ ذیل علامات کیلئے بامکمل دواء کا انتخاب کریں:

1- جب مریض اپنی تعریف کرے اور دوسروں کی توہین کرے۔ (پلاٹینا)

2- بہت بھوکا لیکن کچھ کھاتے ہی فوراً پیٹ بھر جائے۔ (لائیکوپوڈیم)

3- مغرور، خود پسند، دماغی اور جسمانی طور پر دوسرے کمتر اور حقیر نظر آئیں۔ (پلاٹینا)

4- دمہ کا دورہ جو صرف منہ کے بل لیٹنے سے کم ہو۔ (میڈورینم)

5- طوفانی موسم اُداس بنا دے، سردی سے علامات میں اضافہ اور خشک موسم میں کمی۔ (امونیم کارب)

فلاسفی (2012ء)

➢ سوال 1: آرگینن آف میڈیسن کیا ہے؟ آرگینن کے پانچویں اور چھٹے ایڈیشن میں فرق واضح کریں۔

جواب: آرگینن آف میڈیسن ڈاکٹر ہانیمن کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے اصول اور قواعد و ضوابط بیان کئے ہیں اور ہومیوفلاسفی کو بہترین انداز میں پیش کیا ہے۔

اس کتاب کے پانچ ایڈیشن ڈاکٹر ہانیمن کی زندگی میں شائع ہو گئے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے زندگی کے آخری دنوں میں اس کتاب کا جائزہ لیا اور اس میں کچھ اضافہ کیا اور کچھ ترامیم کیں اور اس طرح ایک چھٹا ایڈیشن تیار ہوا۔

آرگینن کی اصل کتاب جرمنی زبان میں ہے۔ اس کے مختلف زبانوں میں تراجم کئے گئے۔ ڈاکٹر ولیم بورک نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔

پانچویں اور چھٹے ایڈیشن میں فرق

آرگینن آف میڈیسن 291 صفحات کی کتاب ہے۔ اس کے چھٹے ایڈیشن میں جو نئی باتیں ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

- ★ پیراگراف نمبر 11 میں طویل حاشیہ لکھا گیا اور اس میں ڈائنامس یعنی غیر مادی نوعیت کی قوت کی وضاحت کی گئی ہے۔
- ★ پیراگراف نمبر 22 اور 29 میں لائف پرنسپل کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ سابقہ ایڈیشن میں اس کی جگہ قوت حیات کا لفظ تھا۔
- ★ پیراگراف نمبر 52 اور 53 دوبارہ نئے سرے سے لکھے گئے۔
- ★ پیراگراف نمبر 60 سے 74 تک مزید وضاحت کے لئے اضافہ کیا گیا۔
- ★ پیراگراف نمبر 148 جو مرض سے متعلق ہے اس کو نئے سرے سے تحریر کیا گیا۔
- ★ پیراگراف نمبر 246 تا 248 میں تبدیلی کی گئی اور اس میں نئی باتوں کو شامل کیا گیا۔ اس سے قبل مزمن امراض میں صرف ایک خوراک دینے اور انتظار کا ذکر تھا اس کے بعد دوا کو دوہرانے کا طریقہ بیان کیا گیا۔
- ★ پیراگراف 269 تا 272 میں ادویات کی تیاری کے طریقہ کا ذکر کیا گیا ہے اور اس میں تبدیل شدہ باتیں درج کی گئی ہیں۔
- ★ پیراگراف نمبر 273 میں واحد دوا کے استعمال کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں اور اس کے فوائد بتائے گئے ہیں۔
- ★ پیراگراف نمبر 282 میں ایک حاشیے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں سورا، سفلس، سائیکوسس کا ذکر کیا گیا ہے اور میازمی امراض کا علاج بیان کیا گیا ہے۔

ہانیمن نے ان زہروں پر جو تحقیق کی اس کو بیان کیا گیا ہے۔

یہ وہ باتیں تھیں جو آرگینن آف میڈیسن کے چھٹے ایڈیشن میں اضافہ کی گئیں۔ بہرکیف آرگینن آف میڈیسن ایک بہترین کتاب ہے جس سے ہر ڈاکٹر فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

◄ سوال 2: ادویات کے استعمال کے ذرائع کون سے ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

◄ سوال 3: دماغی امراض کیا ہوتے ہیں اور ان کا علاج کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3-ii

سوال 4: میازم کی تعریف کریں۔ سفلس میازم کیا ہے؟ اس کی ذہنی علامات تحریر کریں۔

میازم:

میازم سے مراد عفونت یا عفونتی مادہ ہے جو مزمن امراض کا باعث بنتا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے طویل تحقیق کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ بنیادی طور پر تین عفونتی یا زہریں ایسی ہیں جو مزمن امراض کا باعث بنتی ہیں۔ اگر ان کو جسم انسانی سے خارج کر دیا جائے تو جسم انسانی امراض سے پاک ہو جاتا ہے۔ انہوں نے مسلسل تحقیق کے بعد تین عفونتوں کا سراغ لگایا' وہی میازم کہلاتی ہیں۔

سفلس میازم:

سفلس بہت بڑی عفونت ہے۔ یہ انسان کو بہت نقصان دیتی ہے۔ اس کو آتشک بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک خوفناک مرض ہے۔ یہ ایک خاص جراثیم سے پھیلتی ہے۔ اس کی چھوت عام طور پر جنسی ملاپ سے لگتی ہے۔ بازاری عورتوں میں اس کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔

جب مرد عورت سے مباشرت کرتا ہے تو اس کو یہ مرض لگ جاتا ہے اور اس سے اس کی بیوی کو منتقل ہو سکتا ہے۔

مرض کے آغاز میں عضو تناسل پر ایک آتشکی زخم کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ چھوت کے دو ہفتے کے اندر ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی شکل آبلے جیسی ہوتی ہے۔ اگر اس مرحلہ پر درست علاج ہو تو اس سے نجات مل جاتی ہے۔

چند دن بعد زخم بہنے لگتا ہے۔ زخم کے کنارے سخت ہو جاتے ہیں اور سوج جاتے ہیں اور یہ حالت تقریباً چھ ہفتے تک رہتی ہے۔ اس کے بعد سرخ رنگ کی آتشکی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ منہ اور گلے میں زخم بن جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ اس کے دو دور مکمل ہو چکے ہوتے ہیں۔

تیسرا اور آخری دور دوسرے کے کئی مہینے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ جب تیسرا دور شروع ہوتا ہے تو مرض بہت ترقی کر جاتا ہے اور جسم کی گہرائی تک چلا جاتا ہے۔ اس میں مرض خطرناک شکل اختیار کر جاتا ہے۔ یہ مرکزی اعصابی نظام کو متاثر کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے دماغ میں آتشکی زخم بن جاتے ہیں۔ ہڈیوں میں گلن سڑن شروع ہو جاتی ہے۔ بال گرتے ہیں۔ سر کے' پپوٹوں کے اور پلکوں کے بال گر جاتے ہیں۔

مریض کے دل' دماغ اور گردے متاثر ہوتے ہیں۔ مریض کی ناک کی ہڈی بیٹھ جاتی ہے اور اگر مرض کا درست علاج نہ ہو تو بہت بڑا فساد برپا ہوتا ہے۔

علامات:

★ مریض سست' کند ذہن' تنہائی پسند اور چڑچڑا ہوتا ہے۔

- ★ تمام علامات رات کے وقت اور بستر کی گرمی سے بڑھ جاتی ہیں۔ رات کے وقت ہڈیاں بھی درد کرتی ہیں۔
- ★ دوسروں کے لئے محبت اور ہمدردی کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔
- ★ پھوڑے نکلنا' زخم بننا اور غدودوں کا متورم ہونا خطرناک علامات ہیں۔
- ★ مریض کو دانے نکل آئیں تو ان میں خارش نہیں ہوتی۔
- ★ گرمی' سردی برداشت نہیں کر پاتا۔ کچھ لوگ سردی تو برداشت کر لیتے ہیں مگر گرمی برداشت کرنا ان کے لئے عذاب بن جاتا ہے۔
- ★ درد والی جگہ کو ٹھنڈک سے آرام ملتا ہے۔
- ★ جسم پر سخت بدبودار پسینہ آتا ہے۔
- ★ جلد پر تانبے کے رنگ کے اُبھار پڑ جاتے ہیں جن میں خارش نہیں ہوتی۔
- ★ مرض کی شدت خون' گوشت اور ہڈیوں میں ہوتی ہے۔
- ★ دماغی حالت (مفلوج)۔
- ★ زبان پر سفید موٹی تہہ اور زبان پر دانتوں کے نشانات۔
- ★ ناک' حلق اور رطوبتی جھلیوں اور ہڈیوں میں زخم اور ناسور وغیرہ ہوتے ہیں۔

سوال 5: عارضی افاقہ سے کیا مراد ہے؟ اس ضمن میں ڈاکٹر کینٹ کا نقطۂ نظر واضح کریں۔

جواب: عارضی افاقہ سے مراد یہ ہے کہ کسی دوا کے استعمال سے مریض کو فوری سکون دینا بے شک وہ تھوڑی دیر کے واسطے ہو۔ اس طرح کا کام عام طور پر علاج بالضد میں کیا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کی دوا دیتے ہیں کہ مریض کو عارضی افاقہ ہو جاتا ہے اور مریض خیال کرتا ہے کہ وہ ٹھیک ہو گیا ہے لیکن مرض کچھ عرصہ کے بعد پلٹ آتا ہے۔

عارضی افاقہ ایک ناپائیدار چیز ہے اس کے لئے عام طور پر مسکن ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ تر بالضد ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں صرف احساس معطل ہوتا ہے' مرض موجود رہتا ہے۔ مرض اندر سے ختم نہیں ہوتا۔

عارضی افاقہ اور ڈاکٹر کینٹ کا نقطۂ نظر:

ہومیوپیتھی میں عارضی شفاء کی بجائے کلی شفاء کی بات کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر کینٹ نے ان ڈاکٹر صاحبان کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو عارضی افاقہ کا سہارا لیتے ہیں' مرض کو دبا دیتے ہیں۔

ان کے مطابق یہ بے وقوفی ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کروایا جائے جو صرف علامات کو ختم کر دے اور اس سے مریض کو کلی شفاء نہ ہو۔ اس طرح کرنے سے کیس بگڑ سکتا ہے اور بالشل دوا کے انتخاب میں مدد نہیں ملے گی۔

آپ نے بیان کیا ہوگا کہ ہومیو پیتھی عارضی شفاء کی حمایت نہیں کرتی بلکہ کل شفاء کا درس دیتی ہے لیکن بعض حالات ایسے ہیں جہاں مریض کی زندگی بچانے کے لئے ہومیو پیتھی عارضی افاقہ کی اجازت دیتی ہے۔

وہ حالت جب مریض زندگی اور موت کے دوراہے پر ہو تو اس وقت اس کی حالت کو سنبھالنے کے لئے' اس کے سکون کے لئے اس کو مسکن ادویات کے ذریعے عارضی شفاء دی جاتی ہے کیونکہ اس وقت اس کو اس اذیت سے نکالنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس وقت پالش دواء کے استعمال کی بجائے کوئی اور طریقہ بھی درست قرار پاتا ہے کیونکہ ایک زندگی کا سوال ہوتا ہے۔

دم گھٹ جانے میں' بے ہوشی میں' ڈوبنے میں' زہر خوردنی میں مریض کو عارضی افاقہ والی ادویات کا استعمال کروانا جائز ہے۔

کیونکہ جب مریض موت کے منہ سے باہر آ جائے گا تو اس کے علاج کے لئے اور کل شفاء کے حصول کے لئے وقت ہوگا۔

سوال 6: نسخہ عالی کیا ہے؟ ڈاکٹر کینٹ کے لیکچرز کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب: آرگینن آف میڈیسن کے افورزم نمبر 162 تا 169 اور 246 سے 251 تک نسخہ عالی کے متعلق تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

ہر کوئی معالج دواء دینے سے پہلے مریض کی جملہ علامات کے مطابق درست دواء منتخب کرکے مریض کو دواء دینے کی اپنی کوشش کرتا ہے۔ علامات چار ذرائع سے اکٹھی ہوتی ہیں:

1. ظاہری علامات معالج اپنی آنکھوں سے دیکھ کر۔
2. اندرونی علامات جس میں خیالات' احساسات' خواب وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں' مریض بتاتا ہے۔
3. لیبارٹری ٹیسٹ۔
4. مریض کے دوست احباب' لواحقین سے۔

معالج جملہ علامات کے مطابق نسخہ لکھتا ہے جس میں پالش دواء اور ہدایات و پرہیز شامل ہوتی ہیں۔ دواء استعمال کرنے کے بعد جب مریض دوسری دفعہ معالج کے پاس آتا ہے تو معالج دوبارہ نئے سرے سے علامات کی کمی بیشی کے متعلق پوچھتا ہے جس سے اسے اندازہ ہوتا ہے کہ مریض صحت کی جانب گامزن ہے یا نہیں۔ اسی انٹرویو سے معالج کو اپنے نسخہ کی درستگی کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر علامات میں افاقہ شروع ہو چکا ہو تو معالج کو دوبارہ دواء نہیں دہرانی چاہئے بلکہ صرف پلاسیبو دے کر اسے رخصت کر دے کیونکہ شفاء کے عمل کو دواء دے کر شفاء کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرنے اور اپنے گلے مصیبت ڈالنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

اگر دواء کی پہلی خوراک بالکل ٹھیک تھی تو دوسری خوراک کی ضرورت نہ ہو گی جبکہ علامات میں شدت پیدا ہو جانے کی صورت میں معالج کا فرض ہے کہ وہ اندازہ لگائے کہ یہ شدت مرض ہے یا دواء کا ردعمل ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ جب مرض نے شدت اختیار کی ہو گی تو مریض کا ذہن ضرور متاثر ہوا ہو گا جبکہ دوائیہ ردعمل کے نتیجہ میں مریض ذہنی طور پر پرُسکون ہو گا مگر علامات میں شدت ہو گی۔

مرض کے شدت اختیار کرنے کی صورت میں دواء کا دوہرانا یا دوسرا نسخہ تجویز کرنا ضروری ہوتا ہے مگر اس دفعہ ایسی دواء مریض کو دینے کی ضرورت ہو گی جو موجود علامات کو درست کر سکے لیکن اگر کسی مقام پر دواء نے درست کام کیا ہو مگر شفاء کا عمل رُک جائے تو اس صورت میں معالج دواء کو نہ بدلے بلکہ دواء کی پوٹینسی تبدیل کرے تاکہ شفاء کا رُکا ہوا عمل جاری ہو سکے۔

ڈاکٹر کینٹ لیکچر نمبر 36

نسخہ ثانی

دوسری بار تجویز نسخہ پر پہلی ہی دواء کی تکرار یا تریاق کا انتخاب ہو سکتا ہے یا پھر کسی معاون دواء کے استعمال کا فیصلہ کیا جاتا ہے لیکن ان تمام صورتوں میں سے کسی ایک کا اختیار اس وقت تک ممکن نہیں ہوتا جب تک ریکارڈ کا دوبارہ مطالعہ نہ کیا جائے۔ وہ تمام باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں جو اس دوران میں پیدا ہو چکی ہوں تاکہ معالج کے پیش نظر مریض کی پوری سرگزشت ہو اور وہ غور و فکر اور احتیاط سے کسی اقدام کا فیصلہ کرے۔ اب اگر مریض معالج کو بدل لے تو بڑی مشکل کا سامنا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ایک وجہ ہوتی ہے کہ معالج بدلنے کے بعد بیمار اچھے نہیں رہتے یعنی کچھ بہتر و خوشگوار نتائج پیدا نہیں ہوتے۔ ایک خالص اور اصول و قواعد کا پابند ہومیوپیتھ تو ان مشکلات کا صحیح اندازہ کر سکتا ہے اور وہ پہلے نسخے کا پتہ لگانے کی کوشش ضرور کرے گا۔ اگر پہلا معالج سیدھی راہ پر چلنے والا ہومیوپیتھ ہے تو دوسری بار تجویز نسخہ کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسرا معالج نہ ہو گا۔ اس لئے بعض اوقات مریض اس طرح معالج بدل کر اپنے لئے ایک مشکل پیدا کر لیتا ہے۔ اگرچہ دوسرا معالج میٹریا میڈیکا سے انتہائی واقفیت ہی رکھتا ہو جس دواء نے مریض کو جزوی طور پر شفاء دی ہے۔ وہی اکثر اوقات پوری شفاء دینے کی ضامن ہو سکتی ہے اور اس دواء کو اس وقت تک ہرگز ترک نہ کرنا چاہئے جب تک اس کے بدلنے کے لئے ٹھوس وجوہ نہ ہوں۔ بیشتر ہومیوپیتھی سے بخوبی واقف معالجین سے مریض میرے پاس آتے ہیں لیکن میں انہیں ہمیشہ انہی کے پاس واپس چلے جانے کا مشورہ دیتا ہوں۔ ایسی تبدیلی اکثر مریض کے لئے ضرررساں ہوتی ہے۔ یا یہ ہو کہ وہ اپنا پورا ریکارڈ ساتھ لے کر آئے۔ اس کی ضرورت خصوصاً ایسے مریض کے بارے میں پڑتی ہے جسے جزوی طور پر شفاء حاصل ہو چکی ہو اور دواء نے مناسب و صحیح طور پر کام کیا ہو۔ اگر مریض کے پاس ڈاکٹر کو ترک کرنے کی کوئی خاص و معقول وجہ نہ ہو تو کسی معالج کو ایسے مریض کا ایسے مرحلے پر اپنے پاس رکھ لینا مریض کے لئے سودمند نہ ہو گا۔

اس لئے نہیں کہ یہ اخلاق کا تقاضا ہے۔ اس لئے بھی نہیں کہ دوسرے معالج سے جس کے پاس سے وہ آرہا ہے دوستانہ تعلقات ہیں بلکہ اس لئے کہ ایک ذہین معالج دوسری بار تجویز نسخہ صرف انتہائی محنت سے تمام علامات کا جائزہ لینے پر ہی کر سکتا ہے۔ اصولاً اگر پہلی دواء مریض کے لئے سودمند ثابت ہوئی ہے تو اس کا ترک کرنا جب تک اس سے پورا استفادہ نہ کر لیا جائے' درست نہ ہوگا۔ دوسرا معالج اس پہلی دواء سے کیونکر آگاہ ہو سکتا ہے؟ ایسی حالت میں معالج کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ مریض کا فائدہ مدنظر رکھتے ہوئے اسے اپنے پہلے معالج ہی کے پاس واپس چلے جانے کا مشورہ دے۔

ایک ہومیوپیتھک معالج علامات کے بغیر کیا کر سکتا ہے؟ مریض چاہے کسی بھی حالت میں ہو لیکن معالج علامات کے بغیر بھلا کیونکر آگے بڑھ سکتا ہے؟ دواء کی طرف رہنمائی کے لئے علامات کے سوا کوئی اور صورت تو ممکن ہی نہیں۔ اس لئے معالج کا فرض ہے کہ وہ اصل علامات کے نمود و ظہور کا انتظار کرے۔ اگر علامات اس طرح عود کریں کہ وہ اپنی حالت سے قدرے بدلی ہوئی یا اپنی پہلی شدت کی نسبت کم سے ہوں یعنی شدت میں بڑھی ہوئی ہوں یا شدت میں تخفیف پذیر ہو چکی ہوں تو دونوں حالتیں مناسب ہیں اور رہنمائی کا کام بھی دے سکتی ہیں۔ اگر مریض میں یہ موجودہ علامات کچھ عرصے کے لئے باقی نہ رہی ہوں۔ اگر پہلے نسخے سے افاقہ ہو گیا ہو اور اگر علامات اصل علامات سے ملتی جلتی ظاہر ہوں تو یہ ایک دلیل ہو گی اس بات کی کہ پہلا نسخہ صحیح تھا اور اگر دو یا زیادہ مہینوں کے وقفے کے بعد اصل علامات عود کر آئیں تو اس سے زیادہ علم کی ہمیں ضرورت نہ ہو گی کہ پہلا نسخہ معقول تھا اور بس!

ایسی صورت میں جب علامات عود کریں اور مریض کی عمومی (جنرل) اور مقامی (پرٹیکولر) علامات وہی ہوں جو پہلے تھیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلا نسخہ صحیح تھا۔ یہ کہ مریض شفایاب ہو سکتا ہے اور یہ کہ نسخہ ثانی پہلی دواء کی تکرار ہوگا۔

نسخہ ثانی کے لئے ایک اور وجہ یہ ہوگی کہ پرانی علامات کی جگہ متعدد نئی علامات نے لے لی ہے۔ سابقہ علامات تو عود نہیں کرتیں لیکن نئی علامات ان کی جگہ لے لیتی ہیں۔ مریض یہ اظہار کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب! آپ نے میری پہلی علامات تو رفع کر دی ہیں لیکن اب یہ علامات پیدا ہو گئی ہیں۔ اب معالج احتیاط سے نئی پیدا شدہ علامات کا جائزہ لینے کے بعد آفرینش امراض کی طرف متوجہ ہوگا اور ممکن ہے کہ وہ ان علامات کو اسی دواء میں موجود پائے جو مریض کو دی گئی تھی تو ایسی صورت میں یہ آزمائش ہی دکھائی دے گی۔ معالج مریض سے استفسار کرے کہ کیا اس سے پہلے بھی کبھی تم میں یہ علامات پائی جاتی تھیں' جواب یہ ملے کہ ڈاکٹر صاحب! کبھی نہیں' جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے یہ علامات پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئیں۔ تو ایسی صورت میں مریض پر مزید جرح کر کے معالج کو اطمینان کرنا چاہئے کہ وہ غلطی پر تو نہیں۔ یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ واقعی یہ نئی علامات ہیں۔ اگر صورت یہ ہو تو دواء نے مناسب کام نہیں کیا۔ یہ دواء مریض سے مشابہ یا ہومیوپیتھک نہ تھی۔ اس کے باوجود یہ نسخہ ناجائز اور بدقسمتی کا عنصر لئے ہوئے تھا کیونکہ اس نے ایک اور پہلو سے مرض کے ترقی پذیر ہونے میں

اعانت کی ہے۔ مریض نے ایک دیگر مجموعہ علامات کو اپنے اندر پیدا کر لیا ہے یعنی ایک نیا مرض پیدا ہو گیا ہے۔

نئی علامات کا یہ ظہور غمازی کرتا ہے کہ اگر ممکن ہو تو انہیں تریاق کے ذریعے سے رفع کر دیا جائے۔ اس لئے یہ نئی علامات سابقہ علامات کے ساتھ ملا کر پیش نظر رکھنی چاہئیں لیکن نسخہ ثانی میں ایسی دواء کا انتخاب کرنا چاہئے جو سابقہ علامات کے بجائے نئی علامات سے زیادہ مناسبت و مشابہت رکھتی ہو۔ پھر ممکن ہے کہ یہ دواء نئی علامات کو رفع کر دے اور سابقہ علامات پر بھی قدرے اثر انداز ہو۔ ہر اس نسخے میں، جو ترتیب کے لحاظ سے ثانوی مقام رکھتا ہو، وہ تمام باتیں ملحوظ رکھنی پڑیں گی جو اس سے پہلے گزر چکی ہوں، وہ تمام صورتیں جو پیدا ہوتی رہی ہوں اور اس طرح تیسرے، چوتھے، پانچویں یا چھٹے نسخے میں مذکورہ تمام مشکلات پر قابو پانا ہوگا جن سے معالج کا واسطہ نسخہ ثانی کے موقع پر پڑتا ہے۔ اگر پہلا نسخہ غلط ثابت ہو تو ہر بعد والے نسخے کو وقت، احتیاط اور جھجک سے مرتب کرنا پڑے گا۔ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ جب مرضیاتی کیفیت محض سکون پذیر ہو جائے تو نئے نسخے کی ضرورت لاحق ہو۔ پہلا نسخہ تجویز ہو کر دواء دے دی جاتی ہے اور علامات میں تبدیلی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ تبدیلی قاعدے اور نظم کے تحت ہوتی ہے۔ وہ ادلتی بدلتی اور نئی علامات ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں حتیٰ کہ علامات آخرکار پھر اپنی سابقہ حالت پر پلٹ جاتی ہیں۔ وہ ایک نمایاں حیثیت کا حامل نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ ایک سکون کی حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ مریض کہتا ہے کہ مجھے کوئی تکلیف تو نہیں، نہ کوئی علامات ہی موجود ہیں لیکن اس کے باوجود میں بہتری کی طرف نہیں جا رہا۔ میں اپنے آپ کو ایک سکون و جمود کی حالت میں پاتا ہوں۔ اس کیفیت کا اظہار وہ اپنے متعلق کرتا ہے یعنی اس کے بیان کی نسبت اس کی اپنی طرف ہوتی ہے نہ کہ علامات سے متعلق۔ وہ خود کو ایک سکون و جمود کی حالت میں پاتا ہے۔

ایسی حالت میں معالج کا فرض ہوتا ہے کہ وہ انتظار کرے اور خاصے عرصے تک انتظار کرے لیکن اگر مہینوں کے انتظار پر بھی کوئی خارجی علامات ظاہر نہ ہوں، کوئی بیرونی یا ظاہری اظہار مرض نہ پایا جائے تو یہ صحیح ہے کہ دواء کی دوسری خوراک کوئی نقصان نہ دے گی اور وہی ہوا، جو دی جا چکی ہے، ایک ایسی دواء ہے جو توجہ کا مرکز بن سکتی ہے۔ کسی نئی دواء کے متعلق نہیں سوچا جا سکتا کیونکہ اس کے لئے کوئی رہنمائی میسر نہیں۔ سابقہ دواء کی ایک خوراک مریض کو بہترین کی طرف آگے بڑھنے کے لئے ایک جھٹکا یا ہچکولا سا دینے کے قابل ہو سکتی ہے لیکن اس کے متعلق عجلت کو کبھی دخل انداز نہ ہونے دینا چاہئے۔ مریضوں کے سکون پذیر ہونے کے لئے خاصے عرصے تک انتظار کرنا چاہئے۔ جونہی سابقہ یا اصلی علامات عود کر آئیں، تجویز نسخہ کے لئے قدرے رہنمائی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس لئے نسخہ ثانی اصطلاحی طور پر وہ ہوگا جس سے پہلے ایک نسخے یا دواء نے عمل کر لیا ہو۔ اگرچہ آپ ایک درجن دوائیں جسم انسانی پر کوئی اثر مرتب کئے بغیر استعمال کر چکے ہوں لیکن اصل میں کوئی بھی دواء ایسی نہیں دی گئی جسے خاص دواء کہلائے جانے کا استحقاق ہو۔ آپ خواہ کتنا ہی وقت مریض پر مرض سے غیر متعلق دوائیں دیتے رہنے میں ضائع کر دیں، نتیجہ وہی ہوگا۔ یہ نسخہ نسخہ اوّل شمار

کرنا چاہئے جس دواء نے عمل کیا ہو یعنی وہ جس نے تبدیلیاں پیدا کی ہوں اور ایسی دواء کے بعد جو نتائج کی حامل ہو چکی ہو' جو نسخہ تجویز کیا جائے گا وہی نسخہ ثانی کی حیثیت رکھے گا۔

اس کے بعد جس امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے وہ نسخہ ثانی میں دواء کی تبدیلی ہے۔ کن حالات میں ہمیں دواء تبدیل کرنی چاہئے؟ ایک موقع تو ذکر کر دیا گیا ہے کہ جب نمایاں طور پر نئی علامات ظاہر ہو جائیں اور علامات کی اصل بنیاد و اساس ہی بدل جائے۔ یہ کہ دردسر جو ایک طویل مدت سے لاحق تھا' جاتا رہا۔ دواء دینے کے بعد جب علامات کا ایک مجموعہ پیدا ہو جائے۔ مریض کے ایسے حصہ جسم میں یہ نئی علامات پیدا ہوں جہاں اس سے پہلے یہ کبھی پیدا نہ ہوئی تھیں تو اس نئے مجموعہ علامات کا مطلب یہ ہوگا کہ نئی دواء پر غور ہونا چاہئے۔ ان حالات میں دواء کی تبدیلی سے مراد نسخہ ثانی ہوگا اور نسخہ ثانی اس صورت میں دواء کے بدلنے کا مقتضی ہوتا ہے۔

نسخہ ثانی میں علاج کی ترتیب یا خاکے پر بھی غور و فکر کی ضرورت پڑتی ہے۔ ترتیب علاج اس پر منحصر ہے کہ فرض کیجئے ایک سورائی مریض ہو اور ایک خوفناک صورت میں آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہو۔ مرضیاتی کیفیت اور علامات سوراء کی مظہر ہوں تو علاج غالباً سلفر' گریفائیٹس اور دوسری ایسی دواؤں پر منحصر ہوگا جو سوراء کی دافع ہونے کے لئے مشہور ہیں اور علامات انہیں دواؤں میں کسی سے مشابہ ہوں لیکن یاد رہے کہ جب آپ نے مریض کو حیرت انگیز طور پر صحت یاب کر دیا ہو اور اس کے نظام جسم میں نمایاں علاماتی تبدیلیاں بھی پیدا کر دی ہوں یہاں تک کہ سورائی علامات رفع ہو چکی ہوں تو وہ آپ کے پاس آتا ہے۔ کس حالت میں؟ اس کے حلق میں دکھن اور زخم سا ہوتا ہے اس پر دردسر کے خوفناک حملے ہوتے ہیں یا دورے پڑتے ہیں۔ اس طرح طبعی حالت اور ظاہری کیفیت یعنی بشرے سے دیکھ کر آپ مریض سے یہ کہہ سکیں گے: ''جناب کیا آپ کبھی آتشک میں مبتلا رہے ہیں؟'' تو وہ جواب دے گا: ''ہاں! بیس تیس سال گزرے' میں اس میں مبتلا ہوا تھا اور پارے کے استعمال سے مجھے افاقہ ہو گیا تھا۔'' اب سورائی کیفیت تو تخفیف پذیر ہو کر دھیمی پڑ گئی ہے لیکن یہ سابقہ آتشکی کیفیت اُبھر آئی اور بیدار ہو گئی ہے۔ اب یہ حالت نسخہ ثانی کی مظہر ہے۔ اب آپ کو اپنی دوائیں اس نئی پیدا شدہ صورت حالات کے مطابق بنانی ہیں۔ یہی صورت سائیکوسس کے ظہور میں ہو گی۔ ممکن ہے یہ حالتیں اس طرح باری باری ظاہر ہوتی رہیں کہ جب ایک غالب ہو تو دوسری خاموش ہو جائے۔ اس لئے آپ کو ان کی ترتیب یا علاج کا خاکہ حسب ضرورت مریض کی موجودہ حالت کے مطابق بدلتے رہنا پڑے گا۔

مریض کے ایک محتاط و طویل معائنہ و مطالعہ کے بغیر ممکن نہیں ہوتا کہ اُس کی مرضیاتی حالت کے لئے نسخہ تجویز ہو سکے۔ معائنہ یہ جاننے کے لئے کیا جاتا ہے کہ علامات کس دواء کا تقاضا کرتی ہیں اور جو کچھ اس سے قبل موجودہ رہ چکا ہے اسے بھی زیر غور لانا پڑے گا۔ ان تمام سابقہ و موجودہ حالات و علامات کو پیش نظر رکھ کر نسخہ تجویز کرنا پڑے گا۔ یہ انتہائی ضروری طریق کار ہے۔ اپنے مریض یا مرضیاتی حالت کا مطالعہ و معائنہ احتیاط سے کیا کیجئے اور اس میں تساہل کو دخل نہ دیجئے۔ مریض

کے مزاج سے واقفیت حاصل کئے بغیر دواء ہرگز نہ دیا کیجئے کیونکہ یہ ایک خطرناک و غیر یقینی اقدام ہے جس سے اجتناب ایک فرض شناس معالج کے لئے اخلاقی اور فنی نقطۂ نگاہ سے نہایت ضروری ہے۔

☜ سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

امراض کا دب جانا

ڈاکٹر ہانیمن آرگینن آف میڈیسن کے افورزم نمبر 39 تا 41 میں لکھتے ہیں کہ امراض کو دبانا بالخصوص جلدی امراض کو دبانا خواہ وہ پھوڑے پھنسی یا دیگر جلدی بیماریاں ہوں' انہیں دبانے کے مہلک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ دبانے سے بیماری پیچیدہ صورت اختیار کر جاتی ہے۔ جلدی بیماریوں کے علاوہ پیچش' سوزاک' قبض کو جلاب آور ادویہ سے توڑنا' ٹانسلز کو بجائے علاج سے درست کرنے کے کاٹ کر پھینک دینا وغیرہ۔

امراض کو دبانے کے بعد جب دوبارہ نمودار ہوتے ہیں تو انتہائی پیچیدہ صورت اختیار کر چکے ہوتے ہیں۔ ایک ایلوپیتھک معالج کی نظر میں تو مرض کو اس طرح دبا دینا شفاء بخش طریقہ ہے۔ مرض جب دوبارہ اُبھرتا ہے تو مریض کے ذہن میں شفاء کے لئے پھر اسی ''مسیحا صفت'' معالج کا چہرہ آتا ہے جس نے پہلے اس کا مرض رفع کیا تھا' ہائے بیچارہ مریض جسے مسیحا سمجھتا ہے وہی تو اس کی صحت کا رہزن ہے۔ بقول مریض اسی عطار کے لونڈے سے دواء لیتا ہے مگر مرض اتنا پیچیدہ ہو چکا ہے کہ ایلوپیتھک معالج کے بس میں اسے دبانا نہیں رہ چکا تھا کیونکہ ایلوپیتھک معالج کو یہ معلوم نہیں کہ قبض توڑنے کے لئے جو جلاب آور دواء دے رہا ہے اس کے کیا نتائج نکلیں گے۔ ایک مرتبہ تو کھل کر دو چار دست آئیں گے مگر بعد میں قبض پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ اسی طرح سوزاک کو اینٹی بایوٹک دواؤں سے دبانے سے خصیئے پھول جائیں گے۔ یہاں تک کہ نوبت نامردی تک پہنچ جائے گی۔

پیچش کو دبانے سے ٹی بی' دمہ اور داد جیسا عارضہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ایلوپیتھ نہیں جانتا کہ خارش اور داد کو بذریعہ مرہم دبانے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر ہانیمن نے یہی سمجھایا ہے کہ اگر بیماری اندرون جسم سے جلد پر آ جائے تو ظاہر ہے اندرون جسم تخفیف ہوتی ہے یا اگر جسم کے اندر سے بیماری کا گندہ مواد خارج ہو رہا ہے تو یقینی بات ہے کہ بیماری کا زور کم ہوا ہے۔

نزلہ زکام کو فوری بند کرنے سے سر کا بوجھل پن کیا ہے۔ دستوں کی صورت میں یا تکلیف دہ پیشاب کی صورت میں جو مواد باہر نکل رہا ہے' یقیناً وہ کسی بیماری کی شدت میں کمی کا سبب بن رہا ہے۔ خونی بواسیر سے جسم کے اندر بلڈ پریشر نارمل ہو رہا ہے۔ نیز ان علامات سے بیماری کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

لیکن اگر ہم باہر نکلنے والے مواد کو یا پھوڑے پھنسی کو واپس جسم کے اندر دھکیل دیتے ہیں تو یہی پھوڑے پھنسیاں جسم کے اندر داخل ہو کر مریض کی موت کا سبب بن سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ہانیمن کہتے ہیں کہ ایلوپیتھک طریقہ علاج کے عاملین صدیوں سے یہ سب کچھ دکھا گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ قدرت بھی اپنے طور پر غیر مماثل اور متضاد مرض کو اُبھار کر پرانے مرض کو اچھا نہیں کرسکتی ہے خواہ نیا مرض کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ ہم عام طریقہ علاج کے ان عاملین اور معالجین کے بارے میں کیا کہیں گے جو دیرینہ اور مزمن امراض کا علاج ایلوپیتھک ادویہ سے کرتے ہیں۔ بہر حال یہ مرضیاتی کیفیت اس مرض کے مقابلے میں متضاد اور مخالف ہوتی ہے جس کا علاج مقصود ہوتا ہے۔ باوجودیکہ ان معالجوں نے قدرت کے عمل پر پوری توجہ نہیں کی۔ انہیں اپنے علاج کے تکلیف دہ نتائج ہی کو دیکھ کر سمجھ لینا چاہئے کہ وہ ایک غلط راستے پر جا رہے ہیں۔ جب کبھی وہ اپنے نظریہ کے مطابق کسی مزمن مرض میں تیز دواء دیتے ہیں تو کیا یہ نہیں دیکھتے کہ اس دواء کی وجہ سے زیرِ علاج مرض سے مختلف اور غیر مماثل مرضیاتی کیفیت کا غلبہ قائم رکھا گیا۔ اس طرح پرانا مرض محض ٹل گیا' دب گیا یا معطل ہو گیا مگر مرض ختم نہ ہوا اور جب مریض میں متواتر ایلوپیتھک ادویاتی حملوں کے مقابلہ کی سکت باقی نہ رہی اور اس کی قوت جوں ہی کم ہوئی' پرانا مرض پوری شدت سے واپس لوٹ آتا ہے۔

سفلس (Syphilis)

ہومیوپیتھک طریق علاج کے تحت اس مرض کی بھی بعض خصوصیات و علامات ہیں۔ اس سے متعلقہ امور کا تذکرہ ہومیوپیتھی کی کتابوں میں دستیاب ہوسکتا ہے۔ مثلاً مختلف آتشکی جلدی اُبھار اپنی تمام ظاہری خصوصیات رنگ و زمان کے ساتھ اس کی ابتدائی میعاد کے متعلق اتنا کافی ہے کہ عموماً پندرہ بیس دن ہوتے ہیں لیکن بعض حالتوں میں پچاس یا ساٹھ دن تک نمود و ظہور میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ بعض شدید عفونتیں یا نزلہ' زکام یا کوئی دواء جو جسم میں تیزی پیدا کر دے' ممکن ہے کہ مذکورہ امور اس کے ظہور میں مزاحم ہو کر تاخیر پیدا کر دیں اور ابتدائی عرصے کو لمبا کر دیں لیکن عموماً یہ پندرہ بیس دن ہی ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی امر مزاحم نہ ہو۔

اب تعدیۓ یا چھوت کے مختلف درجوں کے لحاظ سے ابتدائی عرصہ لمبا ہو جاتا ہے اور اس امر کا مشاہدہ پریکٹس کے دوران میں تجربے کی بناء پر ہوگا۔ کتابوں سے یہ بات نہ ملے گی' کتابیں تو آتشک کی عفونت سے متعلق محض پہلی یا اصلی چھوت ہی کا تذکرہ کرتی ہیں لیکن اس سلسلے میں کچھ اور بھی ذکر کے قابل ہے۔ فرض کیجئے ہم یہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ آتشک کی عفونت ایک مرض ہے جو ایک مخصوص مدت تک رہتا ہے اور یہ بھی فرض کر لیجئے کہ ایک مریض اس کے ابتدائی اظہار کی حالت سے گزر چکا ہو اور اس پر معالج اسے شادی کرنے کی اجازت دے دے۔ اب اگر وہ شادی کر لے تو اس کی بیوی بیمار ہو جائے گی لیکن وہ مرض کی شدید صورت یعنی ابتدائی حالت سے نہ گزرے گی اور نہ اس میں مبتلا ہی ہو گی۔ یعنی جلد پر مخصوص آتشکی سرخ سرخ اُبھار اور اعضاء میں ساختی فساد یا خلل وغیرہ علامات یا عوارض تو ظاہر نہ ہوں گے مگر مریض کی جلد آتشکی اثرات سے متاثر ضرور ہو گی اور وہ علامات پائی جائیں گی جو آتشک کے بعد کے درجہ میں پائی جاتی ہیں۔ یوں مرض خاوند سے بیوی میں

منتقل ہو جاتا ہے اور یہ نئے مہمان مریض میں اسی درجے سے شروع ہوتا ہے جس درجے میں ایک طرف سے دوسری طرف منتقل ہو رہا ہو۔ پھر اس سے آگے مرض ترقی کرتا رہتا ہے۔ عورت خاوند سے یہ مرض اسی حالت یا درجے میں لیتی ہے جس حالت یا درجے میں مرض ان کی شادی کے وقت خاوند میں پایا جاتا ہو۔ وہ وہی کچھ لیتی ہے جو اس کے پاس ہوتا ہے اور اگر مرد مرض کی بڑھی ہوئی حالت سے اثر پذیر ہو تو اسی حالت میں وہ عورت کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ غرض جس درجے میں بھی مرض ہوگا مرد اسی درجے میں عورت کو منتقل کر دیتا ہے اور وہ اسے وصول کر لیتی ہے۔

یہی کیفیت دوسری دو عفونتوں سوراء اور سائیکوسس کی ہے لیکن یہ باتیں شدید عفونتوں میں نہیں پائی جاتیں۔ تینوں مزمن عفونتوں میں تعدیہ یا چھوت اسی درجے کے لئے ہوتی ہے جس میں وہ چھوت کے وقت مریض میں پائی جاتی ہوں۔ یہ حالت منتقل ہو جاتی ہے یعنی یہ کہ ایک خاوند سوراء کی بڑھی ہوئی حالت کو اپنی نیک بیوی میں منتقل کر دیتا ہے۔ پھر وہ حالت وہیں سے ترقی کرنے لگتی ہے اور اپنی طرف سے بھی مستعار لی ہوئی حالت میں اضافہ کرتی ہے۔ پھر اس کے مزاج اور طبیعت کے مطابق سورائی حالت ترقی پذیر رہتی ہے۔

لیکن ایسے مواقع پر قانون تضاد یا اختلاف بیوی کے نظام جسم کی حفاظت کی خاطر سرگرم عمل ہوتا ہے اور تازہ چھوت خواہ کوئی بھی ہو سفلس، سوراء یا سائیکوسس سے اسے محفوظ کر دیتی ہے۔ مریضہ کے جسم میں پہلے سے موجود تضاد یا غیر مشابہ بگاڑ یا عوارض اس قدر مختلف یا متضاد ہو سکتے ہیں کہ وہ تازہ چھوت سے مریضہ کو بالکل محفوظ کر دیتے ہیں۔ اس طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ایک عورت ایک ایسے مرد سے مجامعت کرے جس میں سائیکوسس ریم یا پتلے مادے کے اخراج کی شکل میں ہو اور اس کے باوجود وہ محفوظ رہے اور اسے اختیار نہ کرے۔ اسی طرح وہ آتشکی گھاؤ سے بھی محفوظ رہ سکتی ہے۔ یوں بھی ممکن ہے کہ وہ بطور بیوی کے کچھ دیر اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ایک بچہ بھی اسی مرد سے پیدا ہو اور بچہ آتشک کے اثرات لئے ہو لیکن بچے کی ماں آتشک زدگی سے محفوظ رہے۔ اس میں بچے کی طرح آتشکی علامات نہ پائی جاتی ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچہ اپنے باپ کے تخم سے پیدا ہوتا ہے اور ماں تو محض زمین کا کام دیتی ہے۔

ہومیوپیتھک دواؤں کی سرگرمی عمل کے تحت ہم آتشک کی عفونت سے متعلق بہت کچھ مشاہدہ اور معلوم کرتے ہیں۔ ابتدائی عرصے کے اختتام پر ہم آتشکی گھاؤ یعنی شنکر کے ظاہر ہونے کی توقع کر سکتے ہیں۔ کم و بیش چھ ہفتے کے بعد ہم خارجی علامات کی توقع کرتے ہیں مثلاً سرخ سرخ اور دیگر جلدی دانے یا ابھار وغیرہ۔ ان کے بعد ہی یا ان کے غائب ہونے کے ساتھ ہی حلق میں لعاب دار داغ، دھبے اور زخم پڑ جاتے ہیں۔ آخرکار سر کے بال گرنے لگتے ہیں۔ مذکورہ عوارض یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے جاتے ہیں یا ایک ساتھ بھی پائے جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ علامات آتشک کے دوسرے درجے کے ابتدائی دور میں عموماً پائی جاتی ہیں۔ کمزور مریضوں میں یہ خفیف طور پر لیکن طاقتور افراد میں شدت اور تندی سے ظاہر ہوتی ہیں۔ بہرکیف اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کمزور اشخاص میں مذکورہ

علامات جسمانی کمزوری کی وجہ سے شدید طور پر نمودار نہیں ہوتیں یا دواؤں کی کثرت استعمال سے جسمانی ساخت یا طاقت کمزور ہو جانے کے باعث شدت سے باہر نہیں اُبھر سکتیں۔ مختصر یہ کہ وہ جسم کے اندر دبا دی جائیں یا جسمانی کمزوری کے سبب دبی رہیں۔ نتیجہ ایک ہی ہے وہ یہ کہ مرض باطن انسان میں سرگرم عمل رہتا ہے اور اعضائے رئیسہ کو ماؤف بنانے کی کوشش میں معروف رہتا ہے یعنی وہ اعضاء جو اندرونی انسان سے متعلق ہیں مثلاً دماغ' جگر' گردے' تلی' دل' پھیپھڑے' خلیات' ہڈیاں وغیرہ۔ آتشک کا اثر پہلے پہل انسان کے اندرونی خلیات' غلاف استخوانی' ہڈیوں' دماغ وغیرہ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اگر اس کا تقابل سوراء سے کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ مؤخر الذکر عموماً شرائین' جگر وغیرہ پر اثر انداز ہوتا ہے اور جلد کے نیچے انجماد وغیرہ پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دنبل' پھوڑے' پیپ وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ آتشکی پھوڑا صحیح معنی میں پھوڑا نہیں ہوتا' یہ تو ایک دقی مادہ سا مجتمع ہو کر ماہیت میں انتہائی زہریلا اور تباہ کن ہوتا ہے۔

اگر ہم آتشکی عفونت کا جائزہ اُلٹی ترتیب سے لیں اور فرض کیجئے کہ وہ دبا دی گئی ہو تو وہ اپنی تمام مختلف منازل میں سے گزرے گی جن میں سے وہ پہلی بار گزر چکی ہے لیکن اگر آتشک ابھی اپنے ابتدائی مراحل یا پہلے ہی درجے میں ہو تو ہومیو پیتھک علاج کے تحت اس کی بنیادوں پر حملہ کیا جا سکتا ہے اور ہومیو پیتھک دوائیں اس مضرت کا بھی انسداد کر لیں گی جسے آگے چل کر نہاں ہو جانا ہو گا۔ اس طرح جسم میں پھر ایک بار قاعدہ اور صحت مندی کو جاری و ساری کر دیا جائے گا یعنی شنکر' جو شدت سے درد کرتا ہے' اس کی اذیت رفع ہو جاتی ہے۔ درد جاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ ایک نرم اور غیر مضر سا ہو کر رہ جاتا ہے۔ گلٹی بہت جلد پکنے لگے گی اور پیپ پڑنے کا عمل شروع ہو جائے گا جو اس کے بغیر واقع نہ ہوتا۔ لعاب دار داغ اور دھبے رُک جائیں گے۔ حلق کو خراش اور درد میں افاقہ ہو جائے گا اور بیمار جملہ علامات و عوارض کے لحاظ سے اپنی حالت بہتر محسوس کرے گا۔ اس ابتدائی حالت میں زخموں وغیرہ کی اُلٹی صورت میں بہتری محسوس نہیں ہوتی بلکہ ہومیو پیتھک دواء کا میلان طبیعت یہ ہوتا ہے کہ وہ علامات میں کمی اور افاقہ پیدا کر دے لیکن جب دواء گہرا اثر کرے تو جملہ علامات و عوارض آہستہ اور بتدریج رفع ہو جاتے ہیں۔

ابتدائی علامات پر ہومیو پیتھک دواؤں کا اثر تو واضح ہو گیا لیکن اگر آخری حالتوں کا جائزہ لیا جائے تو صورت حال برعکس ہو گی۔ اگر آپ کے پاس آتشک کا کوئی پرانا بیمار آ جائے جو گزشتہ پانچ دس سال سے مختلف قسم کے ضرر رساں علاج کرتا رہا ہو۔ وہ سر میں' دونوں کنپٹیوں میں درد محسوس کرتا ہو۔ ذہنی اور دماغی ضعف میں مبتلا ہو اور اس میں آتشک کے آخری درجے کے جملہ عوارض و علامات پائے جاتے ہوں۔ آتشکی پھوڑے اور گہرے زخم ہوں اور صحت کی کامل تباہی کا اندیشہ ہو تو یاد رہے کہ حزن ادویہ ہی جو مریض کے مزاج اور طبیعت کے لحاظ سے "مجموعہ علامات" کے قریب ترین مشابہ اور جسم میں دبے ہوئے عوارض کو سطح جسم پر کہیں نہ کہیں اُبھر سکنے کی قوت رکھتی ہوں' شفاء بخشی کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ یہ نہ ہو گا کہ ابتدائی زخم یا خراش ظاہر ہو گی۔ ممکن ہے کہ یہ صورت پیدا نہ ہو لیکن اس کے

حق میں زخم وغیرہ پیدا ہو جائیں گے جو بڑھتے بڑھتے گردو پیش کے نرم اور بیمار خلیات مثلاً تالو وغیرہ کو کھا جائیں گے۔ اگر یہ زخم پیدا ہو جائیں گے تو وہ ہڈیاں جو انتہائی طور پر درد کرتی تھیں اور جن کے گلنے سڑنے کا اندیشہ ہو گیا تھا' یہ سب کچھ رُک جائے گا اور ہڈیوں کی جھلی میں سوزش وغیرہ رفع ہو جائے گی۔ آتشک کے دوسرے درجے سے آنکھ کی سوزش یا سوجن وغیرہ کی صورت میں بھی ایک تکلیف وہ علامت لاحق ہو جاتی ہے۔ یا یہ تکلیف دوسرے درجے میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ کئی سال بعد تیسرے درجے میں ظاہر ہوتی ہے۔ مظہر دواء اس آخر میں ظاہر ہونے والی علامت کو بہت جلد رفع کر دے گی لیکن مریض کہے گا: ''ڈاکٹر صاحب! میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے حلق کا معائنہ کریں۔ مدت ہوئی مجھے یہ تکلیف نہ ہوئی تھی۔''

پھر آپ حلق کا معائنہ کرنے پر دیکھیں گے کہ حلق کی جھلی ایسی ہوگی جو شورے کے تیزاب اور ایسی جلا دینے یا کھا جانے والی دوسری اشیاء کے استعمال سے تباہ کر دی گئی ہو۔ سخت اور کرکری ہڈی جیسے خلیات ہوں گے جن پر پھنسیاں پھوڑے بکثرت ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں مریض ایک عجیب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور اس کی ساری زندگی عذاب بن کر رہ جاتی ہے لیکن اگر اس کی اس مستقل مصیبت کو رفع کرنا مقصود ہو تو یہ اسی صورت ممکن ہے کہ دبی ہوئی علامات اُلٹی ترتیب سے ظاہر ہو کر رفع ہوں اور یہ صورت صرف اصول مماثلت کے مطابق مظہر دواؤں کے استعمال سے پیدا ہو سکتی ہے۔

مقامی بیماریاں / امراض

لوکل میلیڈیز یا مقامی امراض ان امراض کو کہا جاتا ہے جن کا ظہور جسم کی بیرونی سطح پر ہوتا ہے یا مقامی امراض وہ ہیں جو جسم کے بیرونی سطح پر نمودار ہوتی ہیں مثلاً ایگزیما' مسے وغیرہ۔

ڈاکٹر ہانیمن نے افورزم 185 میں مقامی امراض کی تعریف یوں کی ہے:

'' یکطرفہ امراض میں بعض خاص مقام رکھتے ہیں جنہیں مقامی تکالیف کہا جاتا ہے۔ ان سے وہ تغیرات اور عوارض مراد ہیں جو جسم کے بیرونی حصے پر ہوتے ہیں۔''

مقامی امراض کی درجہ بندی:

1- بیرونی یا خارجی اسباب والے امراض
2- داخلی یا اندرونی اسباب والے امراض

1- بیرونی یا خارجی اسباب:

وہ امراض جو جسم کے بیرونی حصوں پر ظاہر ہوتے ہیں اگر ان کا سبب کوئی خارجی چوٹ ہے تو یہ بلاشبہ مقامی عارضہ ہے۔ اگر چوٹ یا صدمہ بالکل خفیف ہو تو اس کی کوئی اہمیت نہیں لیکن اگر یہ امراض شدید ہوں جیسے سخت چوٹ کے نتیجے میں بخار ہو جائے تو پورا جسم اس تکلیف میں شریک ہوتا

ہے لیکن اس کا سبب بیرونی عنصر ہی ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن افورزم 186 میں لکھتے ہیں:

یہ تکالیف جنہیں مقامی امراض کہا جاتا ہے کسی خارجی چوٹ وغیرہ کے باعث کچھ دیر پہلے ہی رونما ہوتی ہیں۔ ان کے بارے پہلا تاثر تو یہ ہی ہوتا ہے کہ یہ مقامی خرابی ہے۔ اگر اس مفروضہ کو تسلیم کر لیا جائے تو ان کا اثر انتہائی خفیف ہونا چاہئے اور اسے معمولی تکالیف تصور کرنا چاہئے لیکن ہوتا یہ ہے کہ اگر خارجی ضربات شدید ہیں تو زندہ جسم کے باقی حصے بھی ہمدردی کے طور پر اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ مقامی تکالیف کے علاوہ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ عمل جراحی کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب اعضائے ماؤف کو خارجی طور پر درست کرنا مقصود ہوتا ہے مثلاً جوڑوں کو صحیح طور پر بٹھا کر باندھنا' زخموں کی سلائی کرنا' جسم کے زندہ حصوں سے خارجی غیر ضروری اشیاء کو نکالنا' شکستہ ہڈیوں کے سروں کو درست انداز سے جوڑ کر باندھنا۔ یہ تمام علاج کی خارجی تدابیر ہیں لیکن ایسی تکالیف میں جسم انسانی کو زخم کے اندرونی اور صحت کی بحالی کے لئے دوسرے عوارض کی طرح ایک قوی اور فعال مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

2- داخلی یا اندرونی اسباب:

وہ تکالیف اور تبدیلیاں جو جسم کے کسی بیرونی حصہ پر ظاہر ہوتی ہیں' ان کا کوئی تعلق کسی بیرونی چوٹ وغیرہ سے نہیں ہوتا بلکہ کسی فوری سبب محرکہ سے کوئی معمولی اور خفیف سا بیرونی زخم ہو جائے گا تو اس کا اصل مرکز کوئی اندرونی تکلیف ہوتی ہے۔ انہیں صرف خارجی عوارض تصور نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر ہانیمن افورزم نمبر 189 میں لکھتے ہیں کہ معمولی سا غور و فکر یہ یقین دلانے کے لئے کافی ہے کہ کوئی بیرونی بیماری ماسوائے چوٹ نہ پیدا ہو سکتی ہے' نہ جاری رہ سکتی ہے اور نہ اس میں اضافہ ہو سکتا ہے جب تک اس کی اندرونی وجہ نہ ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ جسم کی بیرونی سطحی خرابی کے ساتھ ساتھ لازمی طور پر پورا جسم ہی بیمار ہو کیونکہ کوئی بھی مرض تمام باقی حالت صحت کی منظوری کے بغیر یعنی باقی ماندہ زندہ جسم کی شرکت کے بغیر ظاہر ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ زندہ جسم انسانی کے تمام حصے باہم اتنے پختہ رشتے میں منسلک ہیں کہ افعال و احساسات کے لحاظ سے ایک ناقابل تقسیم وجود کی صورت اختیار کر لیتا ہے اس لئے کوئی بھی بیرونی سطح بگاڑ تمام تر مریضانہ کیفیات کے بغیر ممکن نہیں۔

مقامی امراض کی تشخیص کرتے وقت بیرونی تکلیف کی بالکل مناسب نوعیت کے ساتھ ساتھ مریض کی دیگر حالت صحت میں قابل مشاہدہ تمام تر نہ صرف موجودہ بلکہ کسی بھی دواء سے قبل تبدیلیاں یعنی علامات موجود تھیں' ان سب کو مدنظر رکھتے ہوئے مجموعی کیفیات سے مماثلت رکھنے والی دواء منتخب کر کے مریض کو استعمال کروائی جائے تو حاد مرض میں اندرونی طور پر استعمال ہونے والی دواء کی پہلی خوراک ہی جسم کی عام مریضانہ کیفیت کے ساتھ ساتھ دور ہو جاتی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مقامی امراض بھی باقی جسم کے مرض کے ساتھ مربوط تھا اور اس کے لئے خارجی علاج نہیں بلکہ اندرونی علاج کی ضرورت تھی۔

مساج

ہاتھوں کی رگڑ سے کسی دوسرے فرد کے مطلوبہ حصے کو گرمی پہنچانا' اندرونی اعضاء کے افعال کو تیزی بخشنا مساج / مالش کہلاتا ہے۔ یعنی مریض کے جسم کے متاثرہ حصہ پر مالش کرنے یا اس کو سہلانے یا دبانے کا عمل اصطلاح میں مساج یا مالش کہلاتا ہے۔

جسمانی مساج / مالش بہت پرانا معالجاتی ذریعہ ہے جو قدیم زمانے سے استعمال ہو رہا ہے۔

مساج / مالش کی ضرورت فالج کے مریضوں اور عضلاتی کمزوری کے علاوہ جب مریض بیماری کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن مریض کو جسمانی کمزوری اور نیم خوابی کی شکایت ہو تو اعضاء جسم سینے پر مالش کی جاتی ہے۔ مالش کے ذریعے بیماری کے متاثرہ اعضاء یا عضلات کی کارکردگی کو متحرک کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ مساج / مالش کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

1۔ سٹروکنگ:

اس قسم میں دباؤ ڈالنے' ملنے یا سہلانے کا رُخ تکلیف والے مقام کے اردگرد کے حصہ سے مرکز یعنی تکلیف والے مقام کی طرف ہوتا ہے۔

2۔ کمپریشن:

متاثرہ حصوں کے عضلات کو دابنے اور ان حصوں پر مالش کرنے کے انداز کی حرکات بروئے کار لائی جاتی ہیں۔

3۔ پرکشن:

اس طریقہ میں متاثرہ مقام پر ہاتھ کے ذریعے ہلکی ہلکی ضربیں لگائی جاتی ہیں۔

4۔ وائبریشن:

اس طریقہ میں متاثرہ حصہ جسم میں لگاتار کپکپی پیدا کرنے والی حرکات سے کام لیا جاتا ہے۔

سوال 8: مندرجہ ذیل فقروں کے آگے درست یا غلط کی نشاندہی کریں:

1۔ پلاسیبو بہترین نسخہ ثانی ہے۔ (درست)
2۔ مزمن امراض آسانی سے اور جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ (غلط)
3۔ سورا بیماری کی ابتداء اور بنیاد ہے۔ (درست)
4۔ ہومیو پیتھی ہر مرض کے لئے مخصوص دواء رکھتی ہے۔ (غلط)
5۔ سورا بافتی تبدیلیاں لاتا ہے۔ (غلط)

سائیکالوجی/نفسیات (2012ء)

▸ سوال 1: نفسیات کی مختلف شاخوں کے نام لکھیں، کسی چار پر مختصر نوٹ لکھیں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ 2011ء کا سوال 1

▸ سوال 2: بے نالی غدود کیا ہوتے ہیں؟ نام لکھیں اور تھائرائیڈ غدود کو بیان کریں۔

جواب: بے نالی غدود کو اینڈوکرائن غدود بھی کہا جاتا ہے۔ یہ غدود جسم کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ مختلف افعال رکھتے ہیں اور خاص طرح کی رطوبات خارج کرتے ہیں۔

بے نالی غدود پانچ قسم کے ہیں:

1- تھائیرائیڈ گلینڈز (Thyroid Gland)
2- پیراتھائیرائیڈ گلینڈ (Para Thyroid Gland)
3- پیچوٹری گلینڈ (Pituitary Gland)
4- ایڈرینل گلینڈ (Adrenal Gland)
5- تھائی مس گلینڈ (Thymus Gland)

تھائیرائیڈ غدود (Thyroid Gland):

تھائیرائیڈ گلینڈ تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ یہ گردن میں سانس کی نالی کے دونوں طرف واقع ہوتے ہیں۔ یہ دونوں آپس میں ایک ڈوری سے بندھے ہوتے ہیں جو Isthmus کہلاتی ہے۔ ان کے گرد ایک جھلی ہوتی ہے۔

یہ گلینڈ ایک ہارمون پیدا کرتے ہیں جو تھائروک سین (Thyroxin) کہلاتا ہے۔ اس کا لازمی جز آیوڈین (Iodine) ہے۔ یہ رطوبت بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما میں حصہ لیتی ہے۔ اس کی کمی سے بچے کمزور اور دماغی طور پر کمزور رہ جاتے ہیں۔ بڑے افراد میں اس کی کمی سے جلد سخت اور جھریوں والی ہو جاتی ہے۔ سر گنجا ہو جاتا ہے، نبض سست ہو جاتی ہے، دماغی صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں۔

اس کی زیادتی بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔ زیادتی سے آدمی کمزور، غصیلا اور چڑچڑا ہو جاتا ہے اور نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ یہ سب کچھ آیوڈین کی کمی سے ہوتا ہے۔ جو لوگ زیادہ غصہ کرتے ہیں، ان میں یہ ہارمون زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی کمی سے زیادہ ہونے والا مرض گلہڑ (Goitre) ہے۔

یہ جراثیم اور زہریلے مادوں کا خاتمہ کرتی ہے۔

واہمہ کی تعریف:

- ★ فریب نظر میں سامنے کی موجود چیز کو غلط سمجھا جاتا ہے لیکن فریب خیال میں چیز کا وجود ہی نہیں ہوتا۔
- ★ واہمہ ایک ذہنی اختراع کا نام ہے۔
- ★ واہمہ یا فریب خیال کی وجہ کوئی نشہ آور چیز بھی ہو سکتی ہے۔
- ★ بعض اوقات یہ واہمہ اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ انسان خود کو ولی' پیغمبر خیال کرتا ہے۔
- ★ واہمہ کی وجہ سے انسان کو دیو' جن' پریاں نظر آتی ہیں۔
- ★ بعض اوقات اس کے باعث محسوس ہوتا ہے کہ مکان کی چھت گر رہی ہے۔

واہمہ کی حالت تحلیل نفسی کے ذریعے ختم کی جا سکتی ہے۔

واہمہ کی اقسام

وہم کی اقسام بیان کر دیتے ہیں:

مثبت و منفی وہم:

جب کوئی چیز موجود ہو اور فرد اس کو غیر موجود خیال کرے تو اس طرح کے وہم کو منفی وہم کہتے ہیں۔ جب کوئی چیز موجود نہ ہو اور فرد اس کو موجود خیال کرے تو اس کو ہم مثبت وہم کہتے ہیں۔

بصری وہم:

اس وہم کا تعلق آنکھ سے ہے۔ اس میں ایسی اشیاء کو دیکھا جاتا ہے جو حقیقت میں موجود نہیں ہوتیں جیسے بھوت پریت' جن دیو پری' فرشتہ' شیطان وغیرہ کا نظر آنا۔

بعض افراد کسی قریبی عزیز کی وفات کے بعد اس کو حالت بیداری میں دیکھتے ہیں۔ یہ سب بصری وہم کی مثالیں ہیں۔

سمعی وہم:

اس کے وہم کا تعلق سماعت سے ہے۔ اس میں طرح طرح کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ بعض اوقات آوازیں غیر واضح ہوتی ہیں اور بعض اوقات صاف ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ اندر کی اُلجھن ہوتی ہیں۔ بعض لوگ ناچ گانا اور قوالی کی آواز سنتے ہیں۔

وہم اور حواس:

اس میں حسی وہم پائے جاتے ہیں۔ کسی غیر موجود خوشبو کا احساس' خوشبو محسوس ہوتی ہے لیکن اس کا کوئی حقیقی وجود نہیں ہوتا۔ اسی طرح ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔

➤ سوال 6: ادراک کی تعریف کریں اور اس کی اقسام کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: ادراک کو Perseption کہتے ہیں۔ ہم جب اردگرد کو دیکھتے ہیں' ہر طرف مختلف انسان نظر آتے ہیں' اشیاء نظر آتی ہیں۔

اس کو جاننے کے دو طریقے ہیں:

1. ایک حسی طریقہ
2. دوسرا ادراک

ان کا آپس میں ایک تعلق ہے۔ کسی شئے کی خاصیت معلوم کرنے کے لئے حواس کام کرتے ہیں جیسے کسی پھول کی خوشبو' مٹھائی کی مٹھاس' کڑوی چیزوں کی کڑواہٹ اور اس طرح دیگر ذائقے۔ ان سب کا علم ہمیں حواس کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان اشیاء کا علم ادراک کہلاتا ہے۔

ادراک اصل میں کسی چیز کے بارے میں جاننے اور معلوم کرنے کا نام ہے۔

ادراک کی اقسام

1- کیفیاتی ادراک:

یہ ادراک کی وہ قسم ہے جس میں ہم اشیاء کی کیفیت کو معلوم کرتے ہیں' جانتے ہیں۔ یہ کیفیات ذہنی اور طبعی ہوسکتی ہیں جیسے مختلف رنگوں کی الگ الگ پہچان۔ یہ سب بلحاظ کیفیاتی ادراک سے ہوتا ہے۔

ذہنی رجحانات جیسے پسند ناپسند' خوشی غمی سب کیفیاتی ادراک ہیں۔

2- فاصلے اور گہرائی کا ادراک:

اس کا تعلق فاصلے اور گہرائی سے ہے۔ نزدیک کی اشیاء واضح نظر آتی ہیں دور کی دھندلی نظر آتی ہیں۔ قریب کی چیزیں بڑی نظر آتی ہیں' دور کی چھوٹی دکھائی دیتی ہیں۔ اس کا تعلق بصارت سے ہوتا ہے۔

دونوں آنکھوں میں دیکھنے کا احساس مل کر ایک ادراک کی حالت پیدا کرتا ہے۔ اس سے ہم کسی چیز کی لمبائی' چوڑائی' اس کا فاصلہ اور گہرائی معلوم کرتے ہیں۔

3- مکانی ادراک:

کسی چیز سے اس کی جگہ اس کے مقام کا تاثر اُبھر کر سامنے آتا ہے جیسے کسی چیز کا قریب یا دور ہونا۔ کسی کا دائیں یا بائیں ہونا۔ اس سے اس کے مقام اور محل وقوع کا علم ہوتا ہے۔

4- شکل وصورت اور جسامت کا ادراک:

دور کی چیز واضح نظر نہیں آتی۔ اس کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ ہم اس دھندلی حالت سے

ہی اس کی حیثیت معلوم کر لیتے ہیں۔ اس میں ذہن کی خاص حالت کام کرتی ہے۔ اس طرح کا ادراک شکل وصورت کا ادراک کہلاتا ہے۔

5- حرکت اور تغیر کا ادراک:

ہم احساس کی قوت سے کسی چیز کی حرکت کو محسوس کر لیتے ہیں۔ اس کی تبدیلی کو جان لیتے ہیں۔ کوئی چیز تیز چل رہی ہو' آہستہ چل رہی ہو یا رینگ رہی ہو سب کا احساس ہوتا ہے اور یہ جاننا حرکت کا ادراک کہلاتا ہے۔

6- وقت کا ادراک:

دن' رات' روشنی' اندھیرا' صبح شام سب کو جاننے اور محسوس کرنے کی حالت کا نام وقت کا ادراک ہے۔ ہم کو وقت کے گزرنے کا جو احساس ہوتا ہے' وہ سب اسی میں آتا ہے۔
انتظار کے لمحات گزرتے ہی نہیں۔ خوشی کے لمحات بہت جلد گزر جاتے ہیں۔ یہ سب وقت کا ادراک ہے۔

7- سمعی ادراک:

اس کا تعلق سماعت سے ہے۔ اس میں ہم آواز کے ذریعے کسی چیز کو جان سکتے ہیں۔ اس میں چیز کو دیکھے بغیر اس کی آواز سن کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ فلاں چیز کی آواز ہے۔ یہ سب سمعی ادراک ہے۔ اس میں آواز کے دور یا نزدیک سے آنے کا بھی ادراک ہوتا ہے۔

ادراک کی خصوصیات

ادراک کی خصوصیات ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں:

- ★ ادراک کے عمل میں توجہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسی کے ذریعے ہم اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں۔
- ★ ادراک کا فکری عمل سے وابستہ ہونا ضروری ہے۔ فکر کے عمل کے بغیر ادراک کا عمل جاری نہیں رہ سکتا۔
- ★ جانوروں کا مشاہدہ کریں تو وہ اضطراری افعال کے تابع ہوتے ہیں لیکن انسان میں ایسا نہیں ہوتا۔ انسان میں اعتدال پایا جاتا ہے' ابتداء میں ادراکی سطح پر افعال اضطراری ہوتے ہیں جو کہ بعد میں ذہن کی وجہ سے منظم ہو جاتے ہیں۔
- ★ ادراک کی وجہ سے ہم اپنی حسی قوت کو بیرونی متغیر اثرات سے مطابقت پیدا کرنے کے قابل بناتے ہیں۔
- ★ ادراک کی وجہ سے اشیاء کم یا زیادہ فاصلے پر ہوں' ساکن یا متحرک ہوں' ہم ان کو پہچان لیتے ہیں۔

★ اندھیرے میں بلی کا شکار کو دیکھنا اور اس کو شکار کر لینا' ادراک کی مثال ہے۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- ہسٹریا

دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 7-iii

2- عصبانیت

عصبانیت ایک تشویش اور اضطراری حالت ہے۔ اس حالت میں انسان ہر وقت فکر میں مبتلا رہتا ہے۔ کوئی خاص وجہ نہیں ہوتی لیکن پھر بھی آدمی ہر وقت خوفزدہ اور سہا رہتا ہے۔ انسان کو خود معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس لئے خوفزدہ نہیں رہتا اس خوف کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

آج کا دور بہت مشکل ہے۔ اس میں دن بدن تشویش عصبانیت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔

فرد نہیں جانتا کہ وہ کس تکلیف میں مبتلا ہے۔ اس کے خوف کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ اس کا یہ خوف شعور سے لاشعور میں چھپ جاتا ہے۔ فرد ہر وقت اپنی زندگی سے ناامید اور مایوس رہتا ہے۔

عصبانیت کے بہت سے اسباب اور بھی ہیں۔ اس میں بچوں کو خوفزدہ کرنا' ان کو ڈرانا ایک اہم عنصر ہے۔ اس وجہ سے بچہ تشویشی عصبانیت کا مریض بن جاتا ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ بعض اوقات فرد کوئی گناہ کر لیتا ہے اور اس کا ضمیر اسے اُکساتا رہتا ہے اور اس کا دل بار بار کچوکے کھاتا رہتا ہے جس سے اس شخص کی شخصیت مسخ ہو جاتی ہے۔ احساس جرم سے' احساس گناہ سے چھٹکارا پانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ مختلف طرح کے خوف اضطراری عصبانیت کا باعث بن سکتے ہیں۔

3- التباس

التباس سے مراد فریب نظر ہے۔ یہ ایک غلط اور ناممکن ادراک ہے۔ اس وجہ سے ہم دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ ہم اشیاء کو ان کی اصل کی طرح دیکھنے سے معذور ہوتے ہیں۔ درست کو غلط کا مفہوم مل جاتا ہے۔

التباس میں یا فریب نظر میں چیز جس طرح نظر آ رہی ہوتی ہے' حقیقت میں وہ ویسی نہیں ہوتی۔ یہ درست کی غلط تعبیر ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ اندھیرے میں رسی کو سانپ سمجھ لیا جاتا ہے۔ ریت پر پانی کا گمان ہوتا ہے' سراب کی حالت۔

التباس کی وجوہات:

اس کی بہت سی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے التباس کی حالت پیدا ہو سکتی ہے:

★ کسی فرد کی غیر طبعی حالت کی وجہ سے ذہنی حالت ابنارمل ہو جانے سے کسی غم کے اثر سے التباس کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

★ اشیاء کی پہچان میں نظام اعصاب کا بھی عمل دخل ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ نظام متاثر ہو تو اشیاء کے ادراک کی قوت متاثر ہوتی ہے اور فریب نظر پیدا ہوتا ہے۔

★ حافظہ کی کمزوری بھی ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے التباس ہوسکتا ہے۔

★ کسی شخص کی ذہنی پسماندگی اس کی وجہ بن سکتی ہے کہ اشیاء کو درست طور پر شناخت نہیں کیا جاتا۔

التباس کی اقسام:

التباس کی بہت سی اقسام ہیں چند کا ذکر کیا جا رہا ہے:

1۔ حواس کا فریب:

اس کا تعلق حواس سے ہوتا ہے جیسے روشنی درست نظر نہیں آتی اس کے مدمقابل اگر روشنی کم ہو تو دھوکہ ہوسکتا ہے۔ اندھیرے یا دھند سے اشیاء واضح نظر نہیں آتیں۔ بہت بلندی پر اڑنے والا جہاز چیل نظر آتا ہے۔

2۔ حرکت کا فریب:

اگر آپ کسی گاڑی میں بیٹھے ہوں تو آپ کے قریب ایک اور گاڑی کھڑی ہو اور وہ چل پڑے تو آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی گاڑی چل پڑی ہے۔

دوران سفر درخت بھاگتے نظر آتے ہیں۔ یہ سب حرکت کا فریب ہے۔

3۔ اُفقی عمودی التباس:

اس میں اُفقی اور عمودی خط برابر ہوتے ہیں لیکن دیکھنے میں اُفقی خط بڑا نظر آتا ہے۔ یہ سب فریب نظر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ التباس کی اقسام میں طرلائر فریب نظر، ذولنر فریب نظر، فریب تناظر، غیر معمولی التباس وغیرہ ہیں۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1۔ تھائیرائیڈ غدود .... ہارمون پیدا کرتے ہیں۔ (تھائی راکسن)

2۔ فرائیڈ نے ذہن کو .... حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ (تین)

3۔ آکسی ٹوکسن وضع حمل کے وقت .... کو کنٹرول کرتا ہے۔ (دردزہ)

4۔ ادراک کو .... بھی کہا جاتا ہے۔ (التباس)

5۔ ہائپوگلوسل عصب .... کو کنٹرول کرتا ہے۔ (زبان کے عضلات)

پتھالوجی (2012ء)

◄ سوال 1: علم الامراض کی تعریف کریں۔ علم الامراض کی ہومیوپیتھی میں کیا اہمیت ہے؟ بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5

◄ سوال 2: قوت مدافعت کیا ہوتی ہے؟ نیز قدرتی قوت مدافعت اور حاصل کردہ قوت مدافعت کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: قوت مدافعت جسم کی ایک محافظ قوت ہے۔ یہ جسم کو امراض سے بچاتی ہے۔ امراض کے لاحق ہونے کا تعلق قوت حیات سے براہ راست ہے۔ اگر قوت مدافعت طاقتور ہوگی تو بیماری لاحق نہیں ہوگی۔ اگر قوت مدافعت کمزور ہوگی تو پھر بیماری لاحق ہو جائے گی۔

قوت مدافعت کی وجہ سے جسم میں بیماری کے خلاف استعداد قبولیت بھی کنٹرول ہوتی ہے۔

قوت مدافعت کی اقسام

قوت مدافعت کئی اقسام کی ہوتی ہے۔ اسے تین طرح کی کہا جاتا ہے:

1- قدرتی قوت مدافعت
2- مصنوعی قوت مدافعت
3- اکتسابی قوت مدافعت

1- قدرتی قوت مدافعت:

یہ وہ قوت مدافعت ہے جو پیدائش کے ساتھ ہی انسان کے جسم میں موجود ہوتی ہے۔ یہ قوت مختلف افراد میں مختلف ہوتی ہے اور عمر کے ساتھ اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ ایک طاقتور توانا جسم میں قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور ایک ناتواں کمزور جسم میں قوت مدافعت کم ہوتی ہے۔ قوت مدافعت کا وراثت سے بھی تعلق ہے۔ یہ بچوں میں موروثی طور پر منتقل ہوتی ہے۔ ایک صحت مند ماں کے بچے میں قوت مدافعت زیادہ ہوگی۔

قدرتی یا فطری قوت مدافعت کو درج ذیل چار مزید حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

i- مخفی (Species):

بعض جاندار کسی مخصوص جراثیم کی وجہ سے متاثر نہیں ہوتے لیکن اگر یہ جراثیم کسی دوسرے میں داخل کر دیئے جائیں تو بیماری پیدا کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر نیولے پر سانپ کے زہر کا اثر

نہیں ہوتا۔ مرغیوں کو جھٹکے کی بیماری نہیں لگتی۔ کتوں کو ٹی بی نہیں ہوتی۔ مرغیوں کی بیماری رانی کھیت انسانوں کو نہیں ہوتی۔

ii- نسلی (Racial):

بعض انسانی نسلوں میں ایسی قوت ہوتی ہے جو بعض امراض پیدا نہیں ہونے دیتی مثلاً افریقی لوگ زرد بخار کا شکار نہیں ہوتے جبکہ سفید فام زرد بخار کی زد میں فوراً آ جاتے ہیں۔

iii- انفرادی (Individul):

بعض افراد انفرادی طور پر امراض کے خلاف مضبوط ہوتے ہیں مثلاً انفلوئنزا کی بیماری ہر شخص کو نہیں ہوتی۔

iv- موروثی (Cogantial):

اس قسم کی قوت انسان کو وراثت سے ملتی ہے۔ جب بچہ ماں کا دودھ پیتا ہے تو اس میں قوت مدافعت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

2- مصنوعی قوت مدافعت:

یہ وہ قوت مدافعت ہے جو امراض سے بچاؤ کے لئے جسم کے اندر مصنوعی طور پر پیدا کی جاتی ہے۔

پیدائش کے بعد بچوں میں امراض سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ یہ ٹی بی، خسرہ، پولیو، خناق، کالی کھانسی وغیرہ سے بچاؤ کے ٹیکے جسم کے اندر مصنوعی قوت مدافعت پیدا کرتے ہیں اور جسم کے اندر ان امراض کا مقابلہ کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر کہیں ان میں سے کوئی مرض حملہ آور ہو تو اس قوت کی وجہ سے جسم محفوظ رہتا ہے۔

ویکسین کے استعمال سے مصنوعی قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح سے جسم کو بہت سی امراض سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

اس کی درج ذیل اقسام ہیں:

i- فاعلی (Active):

یہ قوت مدافعت خلیات کے کسی مرض کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور مرض کا حملہ پوری زندگی کے لئے قوت مدافعت پیدا کر جاتا ہے۔

ii- مفعولی (Parsive):

یہ ایک عارضی قوت مدافعت ہوتی ہے اس میں تندرست جانور کے جسم میں جراثیم داخل کر کے Serrum حاصل کیا جاتا ہے اور پھر یہ Serrum انجکشن کی صورت میں کسی انسان کو لگایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس میں قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے مثلاً A.T.S۔

3-اکتسابی قوت مدافعت:

بعض اوقات انسان ایسے مرض میں مبتلا ہوتا ہے کہ صحت مند ہونے کے بعد اس کے خون کے اندر ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ مرض دوبارہ لاحق نہیں ہوتا۔

اگر کسی کو چیچک نکل آئے تو زندگی بھر دوبارہ اس کو چیچک نہیں نکل سکتی کیونکہ چیچک کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے جو عمر بھر قائم رہتی ہے اور وہ اس میں مبتلا نہیں ہوتا۔ اس طرح کی قوت مدافعت اکتسابی قوت مدافعت کہلاتی ہے۔

< سوال 3: ہیپاٹائٹس کی وجوہات، علامات اور نشانیاں بتائیں اور اس سے بچاؤ کی تدابیر تجویز کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

< سوال 4: ہائی بلڈ پریشر خاموش قاتل ہے، وضاحت کریں۔

جواب: بلند فشار خون Hypertention کہلاتا ہے۔ اس کو ہائی بلڈ پریشر بھی کہتے ہیں۔ بلڈ پریشر خون کی نالیوں کے اندر اس کا سطحی دباؤ ہوتا ہے۔

یہ دباؤ عام حالات میں ایک خاص سطح پر رہتا ہے۔ بعض وجوہات کی وجہ سے یہ بڑھ جاتا ہے تو بلند فشار خون کہلاتا ہے۔

وجوہات:

- ★ بعض اوقات یہ تکلیف کسی نامعلوم وجہ سے ہوتی ہے۔
- ★ غم، فکر، پریشانی سے یہ مرض لاحق ہو سکتا ہے۔
- ★ یہ مرض زیادہ تر بڑی عمر کے لوگوں میں ہوتا ہے لیکن کم عمر میں بھی ہو سکتا ہے۔
- ★ بلند فشار خون موروثی بھی ہو سکتا ہے۔
- ★ گردے کی خرابیوں سے ہائی بلڈ پریشر ہو سکتا ہے۔ گردے کی سوزش اس کا باعث ہو سکتی ہے۔
- ★ ذیابیطس کے اثرات سے بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے۔
- ★ مانع حمل ادویات کے استعمال سے ہائی بلڈ پریشر ہو سکتا ہے۔
- ★ تیز مرچ مصالحہ جات کے استعمال سے ہائی بلڈ پریشر ہو سکتا ہے۔

علامات:

- ★ سر درد کا اکثر احساس ہوتا ہے۔
- ★ اس کی وجہ سے نظر دھندلا سکتی ہے۔
- ★ مزاج میں چڑچڑاپن اور غصہ آ سکتا ہے۔

★ چکر آتے ہیں، تھکاوٹ ہوتی ہے۔
★ آنکھیں سرخ ہوسکتی ہیں، سر گرم ہوسکتا ہے۔
★ بعض اوقات دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔

پیچیدگیاں:

اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو یہ مرض خطرناک شکل اختیار کر لیتا ہے اور مہلک ہوسکتا ہے۔ اس کی وجہ سے خون کی نالیوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بعض اوقات کسی جگہ کی شریان پھٹ جاتی ہے۔ اس طرح آنکھ میں بھی ہوسکتا ہے۔

مرض کی خطرناک حالت میں دماغ کی شریان بھی پھٹ سکتی ہے۔ اس کی وجہ سے فالج ہوسکتا ہے، ہارٹ اٹیک ہوسکتا ہے، گردے ناکارہ ہوسکتے ہیں۔

➢ سوال 5: ذیابیطس کی وجوہات، نشانیاں، علامات اور پیچیدگیاں بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

➢ سوال 6: سوزش کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات، نشانیاں اور علامات بیان کریں۔

جواب: سوزش کو Inflamation کہتے ہیں۔ یہ ایسی حالت ہوتی ہے جو بدن کو کسی طرح کی چوٹ لگنے سے، رگڑ لگنے سے، صدمہ پہنچنے سے، ضرب لگنے سے، حادثہ سے جسم کے ردعمل کے طور پر پیدا ہوتی ہے۔

سوزش ایک ایسا عمل ہے جس میں جسم کسی بیرونی جراثیم کے خلاف جنگ کرتا ہے اور اسے مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح Antigen اور Anti Body کے درمیان جنگ ہوتی ہے۔ اس جنگ کے دوران جو چیز پیدا ہوتی ہے اس کو Inflammation کہتے ہیں۔ Inflammation کو مختصراً Itis لکھا جاتا ہے۔

سوزش کی وجوہات:

سوزش پیدا ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

i- فزیکل:

اس میں سردی، گرمی، شعاعیں، چوٹ وغیرہ شامل ہیں۔

ii- کیمیکل:

اس میں تیزاب، اساس، زہریں وغیرہ شامل ہیں۔

iii- جراثیمی:

اس میں بیکٹیریا' وائرس' پیراسائیٹ' پروٹوزا' فنجائی وغیرہ۔

سوزش کی نشانیاں/ علامات:

سوزش کی چند ایک خاص نشانیاں ہوتی ہیں جہاں بھی سوزش ہو گی' وہاں پر یہ نشانیاں لازمی ہوں گی:

i- سوجن:

جس جگہ سوزش ہو گی اس جگہ پر سوزش پیدا ہو گی۔ وہ جگہ پھول جائے گی۔ یہ حالت جسم کے ردعمل سے پیدا ہوتی ہے۔

ii- درد:

سوزش کی ایک علامت درد ہے۔ سوزش والی جگہ پر درد ہوتا ہے۔

iii- گرمی:

سوزش کی ایک علامت گرمی ہے۔ سوزش والی جگہ گرم ہو گی۔ وہاں گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ چھونے سے گرمی محسوس ہوتی ہے۔

iv- سرخی:

سوزش کی ایک علامت سرخی بھی ہے جہاں سوزش ہو گی' وہ جگہ سرخ ہو جائے گی اور وہاں سوجن پیدا ہو گی۔ اس جگہ دوران خون تیز ہوتا ہے۔

v- فعلیاتی تغیر:

جس جگہ سوزش ہوتی ہے' وہاں فعلیاتی تغیر آتا ہے۔

سوال 7: غذا کی کمی سے پیدا ہونے والی بیماریاں کیا ہیں؟ پانی اور چربی میں حل ہونے والے وٹامن کی کمی سے کون سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں؟

جواب: زندگی کی بقاء کے لئے غذا بہت ضروری ہے۔ اس کی زندگی میں بہت اہمیت ہے۔ اگر جسم کو متوازن غذا ملتی رہے تو وہ جسم صحت مند رہتا ہے لیکن اگر کسی کو متوازن غذا نہ ملے' یا درست مقدار میں غذا نہ ملے تو صحت متاثر ہونے لگتی ہے۔ ناقص غذا یا کم غذا کی وجہ سے جسم کمزور ہو جاتا ہے اور قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے اور امراض کے حملہ کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

غذا کی کمی کی وجہ سے جسم کے اندر لاغری آتی ہے' جسم کمزور ہو جاتا' خون کی کمی ہوتی ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے جسم کے اندر قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے اور امراض کے لئے استعداد قبولیت

بڑھ جاتی ہے اور اس کی وجہ سے کچھ امراض جنم لیتی ہیں۔

غذا کی کمی سے پیدا ہونے والی بیماریاں:

غذا کی کمی سے درج ذیل امراض لاحق ہو سکتے ہیں:

i- سوکھا پن:

یہ مرض زیادہ تر بچوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ غذا کی کمی ہوتی ہے جن بچوں کو درست اور مناسب مقدار میں غذا نہ ملے تو وہ سوکھے پن کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس مرض سے بچہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کی ظاہری صحت گر جاتی ہے' وزن تیزی سے کم ہوتا ہے' جسم کی نشوونما رُک جاتی ہے' قد میں اضافہ نہیں ہوتا' چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔

اس میں بعض اوقات پورا جسم کمزور ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کا خاص حصہ متاثر ہوتا ہے۔ بعض اوقات صرف ٹانگیں لاغر ہوتی ہیں۔ بعض اوقات گردن متاثر ہوتی ہے۔

ii- کواشر کور:

اس کا سب سے بڑا سبب غیر متوازن اور ناقص غذا ہوتی ہے۔ یہ درست غذا نہ ملنے یا کم مقدار میں ملنے سے ہوتا ہے۔ بالخصوص ایسی غذا جس میں پروٹین کی کمی ہو۔

پروٹین کی کمی سے غذا کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ اس سے جسم میں خون کی کمی ہونے لگتی ہے' صحت متاثر ہوتی ہے' رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ جسم کی بڑھوتری رُک جاتی ہے۔ چہرے اور بازوؤں پر سوجن آ جاتی ہے۔

عضلات متاثر ہوتے ہیں۔ جگر میں چکنائی جمع ہو جاتی ہے۔ جگر بڑھ جاتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے یا ختم ہو جاتی ہے۔ جسم پر سرخ دھبے بنتے ہیں۔ وٹامن K کی کمی ہوتی ہے۔

iii- گلہڑ:

غذا کی کمی سے جسم میں آیوڈین کی مقدار کم ہو جائے تو اس سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ یہ ناقص غذا اور غیر متوازن غذا سے ہوتا ہے۔

اس میں تھائی رائیڈ کی خرابی واقع ہوتی ہے۔ تھائی رائیڈ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے متورم ہونے سے کھانے میں دقت ہوتی ہے۔ اس سے گردن کے سامنے کا حصہ موٹا ہو جاتا ہے۔

وٹامن کی کمی سے ہونے والی بیماریاں:

- ★ کچھ وٹامن پانی میں حل ہوتے ہیں اور کچھ چکنائی میں' ان کے کم ہونے سے بہت سی امراض لاحق ہوتی ہیں۔
- ★ پانی میں حل ہونے والے وٹامن میں وٹامن B' وٹامن C' وٹامن P شامل ہیں۔ ان کی کمی سے جو امراض لاحق ہو سکتی ہیں' ان میں بیری بیری' خون کی کمی' بھوک کی کمی' بدہضمی' قبض'

جلدی امراض' آنکھوں کے امراض وٹامن B کی کمی سے اور جوڑوں کی دردیں' وزن کی کمی' دانت کے امراض' سکروی' دل کی دھڑکن وٹامن C کی کمی سے اور وٹامن D کی کمی سے خون عروق شعریہ سے نکل کر زیر جلد جمع ہو جاتا ہے۔

★ چکنائی میں حل ہونے والے وٹامن میں وٹامن A' وٹامن D' وٹامن E اور وٹامن K شامل ہیں۔ ان کی کمی سے بہت سی امراض لاحق ہو سکتی ہیں۔

وٹامن A کی کمی سے بینائی کی کمزوری' جلد پر خشکی' کمزوری وغیرہ لاحق ہوتی ہے۔ وٹامن D کی کمی سے ہڈیوں کے امراض بالخصوص بچوں میں ہڈیوں کا ٹیڑھا پن' عورتوں میں ہڈیوں کے امراض' سوکھا پن وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ وٹامن E کی کمی سے عورتوں اور مردوں کا نظام تولید متاثر ہوتا ہے۔ عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ وٹامن K کی کمی سے جگر کا فعل متاثر ہوتا ہے۔ اس کی کمی سے خون بند نہیں ہوتا۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- جسم کے ایک طرف کے فالج کو .... کہتے ہیں۔ (Hemiplegia)
2- آئرن کی کمی .... قسم کا انیمیا پیدا کرتی ہے۔ (Pernecious Anemia)
3- Malignant ملیریا .... کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ (Falei Parium)
4- خون میں WBC کی زیادتی .... کہلاتی ہے۔ (لیوکیمیا)
5- شیر خوار بچوں میں تھائیرائیڈ ہارمون کی کمی سے .... ہوتی ہے۔ (نشوونما کی کمی)
6- بڑی آنت کی سوزش .... کہلاتی ہے۔ (Coilitis)
7- انفارکشن قریباً ہمیشہ .... کے باعث ہوتی ہے۔ (خون کی سپلائی میں رکاوٹ)
8- گینگرین کی دو بڑی اقسام ابتدائی اور .... ہوتی ہیں۔ (ثانوی گینگرین)
9- خون میں شکر کے زائد اجتماع کو .... کہتے ہیں۔ (Slycosemia)
10- پیشاب میں خون کی آمیزش کو .... کہتے ہیں۔ (Haemoturia)

گائناکالوجی (2012ء)

سوال 1: بلوغت کی تعریف کریں' دوران بلوغت جسم میں کون سی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

> سوال 2: حمل کے دوران قلت خون کی وجوہات اور اس کی علامات کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: بہت سے عوامل ایسے ہیں جن کی وجہ سے دوران حمل خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ بچہ اپنی ضرورت کی ہر چیز ماں سے حاصل کرتا ہے اس لئے ماں کی غذا میں اضافہ کی ضرورت ہوتی ہے اور ماں کو اضافی غذا نہ ملے تو پھر اس کی وجہ سے خون کی کمی ہو جاتی ہے۔

جب خون کی کمی ہوتی ہے تو ماں اور بچے دونوں کی صحت متاثر ہوتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے عورت کے خون میں ہیموگلوبن کی کمی ہو جائے تو اس کی وجہ سے بھی خون کی کمی ہو جاتی ہے۔

اگر غذا میں ایسی اشیاء کی کمی ہو جن میں فولاد ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے بھی جسم میں فولاد کی کمی ہونے سے خون کی کمی ہو جاتی ہے۔

اس طرح کی حالت زیادہ تر ان عورتوں میں ہوتی ہے جو اپنی صحت سے غافل ہوتی ہیں یا غربت کی وجہ سے ان کو متوازن غذا میسر نہیں آتی۔

جب خون کی کمی ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے رنگت زرد ہو جاتی ہے اور جسم میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔

اگر اس طرح کی حالت ہو جائے تو حاملہ کو ڈاکٹر کے مشورے سے غذا استعمال کرنی چاہیے جس میں پھل، سبزیاں، دودھ وغیرہ مناسب مقدار میں شامل ہوں۔ اس حوالہ سے کلیجی کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔

> سوال 3: لیکوریا کی تعریف کریں، اس کے اسباب اور علامات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5-i

> سوال 4: بانجھ پن سے کیا مراد ہے؟ اس کی وجوہات بتائیں نیز کسی خاتون میں بانجھ پن کی تشخیص کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

> سوال 5: بندش حیض کی تعریف کریں، اس کی درجہ بندی کریں اور وجوہات بیان کریں۔

جواب: بلوغت میں ہر لڑکی کو باقاعدگی سے حیض آنے لگتا ہے۔ یہ ایک قدرتی عمل ہے جس سے لڑکی ہر ماہ گزرتی ہے۔ ایک حیض سے دوسرے حیض کا درمیانی وقفہ 28 دن کا ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے حیض آنا بند ہو جائے تو یہ حالت بندش حیض یا Amenorrhoea کہلاتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں:

-1 فزیالوجیکل بندش حیض (Physiological Amenorrhoea)

b. مرضیاتی بندش حیض (Pathological Amenorrhoea)

Physiological Amenorrhoea

یہ حیض کی بندش کی ایک قسم ہے جو قدرتی [illegible] ہوتی ہے۔

- حمل کے دوران حیض بند ہو جاتا ہے [illegible]
- دودھ پلانے [illegible]
- سن یاس میں حیض بند ہو جاتا ہے۔

Pathological Amenorrhoea

یہ بندش حیض کی وہ قسم ہے جس میں حیض کسی خرابی سے بند ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

1- ابتدائی بندش حیض:

- ابتدائی بندش حیض میں کسی لڑکی کو [illegible] کی خرابی سے حیض نہیں آتا۔
- ابتدائی بندش حیض میں ہارمون کے نظام سے بندش حیض ہو سکتی ہے۔
- اگر بلوغت کے بعد بھی حیض نہ آئے تو یہ بھی ابتدائی بندش حیض کہلاتی ہے۔
- خصیۃ الرحم کی خرابی سے حیض کی بندش ہو سکتی ہے۔
- لڑکی کی جسمانی صحت کی وجہ سے بندش حیض ہوتی ہے۔
- ابتدائی بندش حیض میں پہلا حیض ہی نہیں آتا۔

2- ثانوی بندش حیض:

- ثانوی بندش حیض میں شروع میں حیض آتا ہے بعد میں کسی خرابی سے رک جاتا ہے۔
- ثانوی حالت خون کی کمی کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔
- ثانوی حالت پیٹیوٹری کی خرابی سے ہو سکتی ہے۔
- غلاف [illegible] کی خرابی سے پیدا ہو سکتی ہے۔
- خصیۃ الرحم کی خرابی سے پیدا ہو سکتی ہے۔
- رحم کی کسی خرابی یا رحم کی رسولی سے پیدا ہو سکتی ہے۔
- آتشک یا سوزاک سے ثانوی بندش ہو سکتی ہے۔
- [illegible] سے پیدا ہو سکتی ہے۔

◄ سوال 6: پرسوت کے بخار کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ اس کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3

◄ سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- پستان کا پھوڑا:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال i-7

2- سوزش فرج:

فرج بیرونی اعضائے تناسل زنانہ کو کہتے ہیں اس کو Vulva کہا جاتا ہے اور اس کی سوزش Vulvitis کہلاتی ہے۔ اس سوزش فرج کے بیرونی ہونٹ اور کلائی ٹورس متاثر ہوتا ہے۔

- ★ اس طرح کی سوزش خاص جراثیم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ سوزش بیکٹیریا یا وائرس دونوں سے ہوسکتی ہے۔
- ★ ولادت کی کسی پیچیدگی سے فرج کی سوزش ہوسکتی ہے۔
- ★ کسی خاص کپڑے سے الرجی ہونے کی وجہ سے یہ سوزش ہوسکتی ہے۔
- ★ عورتوں میں لیکوریا کی وجہ سے بھی ولوا کی سوزش ہو جاتی ہے۔
- ★ شادی کے بعد ابتدائی دنوں میں مباشرت کی وجہ سے فرج کی سوزش ہوسکتی ہے۔
- ★ اسقاط حمل یا ڈی اینڈ سی سے سوزش فرج ہوسکتی ہے۔
- ★ حیض کے دوران گندے کپڑے استعمال کرنے سے سوزش فرج ہوسکتی ہے۔
- ★ طوائفوں میں اکثر کثرت زنا سے ایسی حالت ہو جاتی ہے۔
- ★ مرد سے کسی طرح کی چھوت منتقل ہونے سے یہ حالت ہوسکتی ہے۔

3- جنین کا دوران خون:

جسم کے اندر دوران خون کا اہم کردار ہے اور جنین کا دوران خون عام آدمی کے مقابلے میں مختلف ہوتا ہے۔ پیدائش سے قبل بچے کے پھیپھڑے کام نہیں کرتے اور یہ کام پلاسینٹا کرتی ہے۔

ماں اور بچے میں رابطہ پلاسینٹا کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان سے تین نالیاں نکلتی ہیں جو ایک کارڈ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ پلاسینٹا سے خون جنین تک لے کر جاتی ہیں۔

ان میں سے ایک وین بچے کو صاف خون فراہم کرتی ہے۔ بچہ اس سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور پھر وہ خون کو واپس لاتی ہے۔

خون شاخوں کے ذریعے جسم کے اندر پھیل جاتا ہے اور دوران حمل بچے کی نشوونما کا باعث

بنا ہے۔ حمل کے دوران اس نظام کی ذمہ دار پلاسینٹا ہوتی ہے۔

جنین کی پیدائش تک اس کارڈ کے ذریعے بچے کو خون کی فراہمی جاری رہتی ہے اور اس سے اس کی آکسیجن کی ضرورت بھی پوری ہوتی ہے اور پیدائش کے بعد بچے کے پھیپھڑے کام کرنے لگتے ہیں اور اس کا نظام دوران خون عام آدمیوں کی طرح ہو جاتا ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- وضع حمل کے بعد کے اخراجات کو .... کہتے ہیں۔ (نفاس)
2- سوزاک میں پیشاب کے دوران .... ہوتی ہے۔ (پیپ)
3- زچگی کے 24 گھنٹوں کے اندر 500cc سے زیادہ اخراج خون کو .... کہتے ہیں۔ (Post Partum Haemorrhage)
4- Placenta Praevia رحم کے .... حصے سے جڑا ہوتا ہے۔ (نچلے)
5- دوران حمل بلند فشار خون اور پیشاب میں البومن کا اخراج .... کی علامت ہے۔ (پری ایکلیمشیا)
6- قبل از وقت بچے کی پیدائش کو .... کہتے ہیں۔ (پری میچور ڈلیوری)
7- نارمل لیبر .... مراحل پر مشتمل ہوتی ہے۔ (تین)
8- ایسٹروجن .... کی رطوبت ہے۔ (اوورِیز)
9- حمل کے 28 ویں ہفتے کے بعد جریان خون .... کہلاتا ہے۔ (Anti Partum Haemorhage)
10- حیض کا نہ آنا .... کہلاتا ہے۔ (امینوریا)

★

سال سوم — امتحان 2013ء

گائناکالوجی

➤ سوال 1: بلوغت کی تعریف کریں۔ دوران بلوغت جسم میں کون سی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؟

جواب: دیکھیں پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

➤ سوال 2: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- لیکوریا

دیکھیں پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

ii- پستان کا پھوڑا

دیکھیں پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

---

iii- سوزش رحم

دیکھیں پرچہ سال 2012ء کا سوال 7

---

iv- بانجھ پن

دیکھیں پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

➤ سوال 3: عمل زچگی کے مختلف مراحل اور ان کے مشاہدات کا مختصراً تحریر کریں۔

جواب: عمل زچگی کے تین مراحل ہوتے ہیں جن کا مختصر سے ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلا مرحلہ

عنق رحم کی کشادگی کا مرحلہ کہ جس کو مرحلۂ کشادگی Dilation Stage بھی کہا جاتا ہے۔ اس مرحلہ کے مشاہدات درج ذیل ہیں:

* دردِ زہ (Labour Pain) شروع ہوتا ہے اور وقفہ وقفہ سے ہوتا ہے۔
* جھلی پھٹ جاتی ہے (Rupture of Membrane)
* پانی کی تھیلی پھٹ جاتی ہے (Flow of Amniotic Fluid)

* رحم کے سکڑاؤ کا قدرتی عمل شروع ہو جاتا ہے۔(Contraction of Uterus)
* دیکھا گیا ہے کہ خون آلود رطوبت کا اخراج ہوتا ہے جسے Show کی علامت کہتے ہیں۔
* اس مرحلہ میں سروکس کے کھلنے (Dilation of Cervix) کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

لیبر کی دوسری سٹیج:

ولادت کا دوسرا مرحلہ بچہ کے باہر آنے کا درجہ Expultion Stage کہلاتی ہے۔ اس دوسرے مرحلہ میں درج ذیل امور ہوتے ہیں:

* شدید درد زہ (Severe Labour Pain) ہوتی ہے۔
* رحم کا سکڑاؤ (Severe Contraction) شدید ہو جاتا ہے۔
* بچے کا سر باہر آ جاتا ہے۔(Expultion of Head)
* سر گھوم جاتا ہے۔(External Rotation of Head)
* فیٹس نیچے آ جاتا ہے۔(Progress of Descent)
* بچے کا جسم باہر آ جاتا ہے۔(Expultion of Body)

لیبر کی تیسری سٹیج:

لیبر یا ولادت کی تیسری سٹیج پلاسینٹا کے باہر آنے کا درجہ (Placenta Stage) کہلاتا ہے۔
یہ وہ مرحلہ ہے جس میں ایک مرتبہ پھر رحم میں سکڑاؤ آتا ہے اور اس کی وجہ سے پلاسینٹا باہر آ جاتی ہے۔ پلاسینٹا کا اخراج اس طرح ہوتا ہے جیسے بچہ رحم کے سکڑنے سے باہر آتا ہے۔
اگر حمل جڑواں بچوں کا ہو تو اس صورت میں پہلے دونوں بچے باہر آتے ہیں اور پھر پلاسینٹا کا اخراج ہوتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی زچگی کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔

زچگی کی تیاری:

زچگی کے لئے تیاری دو حصوں پر ہوتی ہے۔ ایک کا تعلق عورت کی تیاری سے ہوتا ہے اور دوسری لیبر روم کی تیاری ہوتی ہے۔

* حاملہ کا مکمل طبی معائنہ کر لیا جاتا ہے تاکہ کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔
* لیبر روم کو جراثیم سے پاک کر لیا جاتا ہے۔
* لیبر روم میں استعمال ہونے والے تمام آلات کو جراثیم سے پاک کر لیا جاتا ہے۔
* لیبر روم میں ضروری مشین کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں آکسیجن سلنڈر اہم ہے۔
* ایمرجنسی لائٹ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔
* آنے والے بچے کے لئے کپڑوں، کمبل وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔
* لیبر روم کا ماحول معتدل رکھا جاتا ہے۔

- ★ حاملہ کو ایک پوزیشن میں لیبر ٹیبل پر لٹا دیا جاتا ہے۔
- ★ حاملہ کا بلڈ پریشر وغیرہ تھوڑے وقفے سے چیک کیا جاتا ہے۔
- ★ زچگی سے قبل عورت کا بلڈ گروپ معلوم کر لیا جاتا ہے تاکہ ضرورت کے وقت دقت نہ ہو۔
- ★ مسلسل وقفہ سے بچے کی دل کی دھڑکن سنی جاتی ہے۔
- ★ عورت کو سکون سے اور آرام دہ ماحول میں رکھا جاتا ہے۔
- ★ زچگی سے قبل عورت کے پیڑو کے بال صاف کر دیئے جاتے ہیں۔
- ★ اگر ولوا سے رطوبت کا اخراج ہو تو اس کا غور سے جائزہ لیا جاتا ہے۔
- ★ ان انتظامات کے بعد ولادت کا انتظام کیا جاتا ہے۔

سوال 4: گائناکالوجی اور مڈوائفری کی تعریف کریں نیز ایسٹروجن اور پروجسٹرون کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5-ii

ایسٹروجن اور پروجسٹرون:

دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 3

سوال 5: پرسوتی بخار کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اس کے اسباب اور اس کا ہومیوپیتھک علاج تحریر کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3

سوال 6: Ectopic Pregnancy کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ Tubal Pregnancy کی علامات اور اشارات تحریر کریں۔

جواب: بے محل حمل کو Ectopic Pregnancy کہتے ہیں۔ اس کا شمار حمل کی پیچیدگیوں میں ہوتا ہے۔ اس سے مراد حمل کا رحم سے باہر قرار پا کر بڑھنا ہے۔ اووم فرٹیلائز ہو کر رحم میں جا کر بڑھنے کی بجائے کسی اور جگہ بڑھنے لگتا ہے۔

بے محل حمل کی تین اقسام ہو سکتی ہیں:

1- **Tubal Pregnancy**

2- **Abdominal Pregnancy**

3- **Ovarian Pregnancy**

فیلوپین ٹیوب (Tubal Pregnancy) میں حمل:

اوپر جن تین اقسام کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے نمبر 2 اور 3 بہت کم ہوتی ہیں۔ سب سے

زیادہ نمبر 1 یعنی فیلوپین ٹیوب میں حمل کا بڑھنا پایا جاتا ہے۔

فیلوپین ٹیوب کے اندر حمل قرار پا کر بڑھنے کے بہت سے کیس سامنے آتے ہیں۔ اس طرح کا حمل زیادہ تر Ampula یا Isthmus میں ہوتا ہے۔

اس میں اووم سپرم سے مل کر فرٹیلائز ہو کر فیلوپین ٹیوب کے اندر ہی بڑھنے لگتا ہے اور اس کا سائز بڑھتا جاتا ہے۔ اس سے فیلوپین ٹیوب میں پھیلاؤ آتا ہے۔ اس کی دیواریں پتلی ہوتی ہیں اور آخرکار پھٹ جاتی ہیں۔

اس حالت میں زبردست جریان خون ہوتا ہے اور بعض اوقات عورت مر جاتی ہے۔

اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ فیلوپین ٹیوبز کی سوزش سے ایسی حالت ہو سکتی ہے۔ اووم کے سفر میں رکاوٹ آنے سے ایسا ہو سکتا ہے۔

اس حالت میں زیریں پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے۔ متلی اور قے ہوتی ہے۔ ویجائنا کے راستے بھوری رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ پیٹ کے عضلات میں اینٹھن ہوتی ہے۔ الٹراساؤنڈ کروانے پر اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

اگر ایسی صورت ہو تو فوری طور پر آپریشن کر کے علاج کیا جاتا ہے۔

سوال 7: پلاسینٹا کی ساخت بیان کریں۔ پلاسینٹا کے افعال بیان کریں۔

جواب: پلاسینٹا رحم کے اندر بچے کے حوالہ سے بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی شکل تھالی نما ہوتی ہے۔ یہ درمیان سے موٹی اور کناروں سے پتلی ہوتی ہے۔ حمل کے دوران اس کا وزن 500 گرام ہوتا ہے۔

اس کی ایک بیرونی سطح ہوتی ہے جو میٹرنل سرفس کہلاتی ہے۔ اس کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ پلاسینٹا کی اندرونی سطح جو رحم میں فیٹس کی طرف ہوتی ہے فیٹل سرفس کہلاتی ہے۔ اس کے اندر امبیلیکل وین اس سے نظر آتی ہیں۔

پلاسینٹا کے افعال

پلاسینٹا بچے کی بہت سی ضروریات پوری کرتی ہے مثلاً:

- ★ یہ بچے کے عمل تنفس میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پیدائش سے قبل پھیپھڑے کام نہیں کرتے۔ یہ کام پلاسینٹا کے ذریعے ہوتا ہے۔
- ★ بچے کی تمام غذائی ضروریات پلاسینٹا کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔ اس کے اندر ایسے خامرے ہوتے ہیں جو غذائی اجزاء فراہم کرتے ہیں۔
- ★ پلاسینٹا فاضل مادوں کے اخراج میں مدد دیتی ہے۔ غذائی اجزاء کے استعمال کے بعد جو فاضل اجزاء بچ جاتے ہیں ان کے اخراج کا کام پلاسینٹا کے ذریعے ہوتا ہے۔
- ★ پلاسینٹا اپنے اندر جنین کی ضرورت کے اجزاء کو جمع کر لیتی ہے اور جب تک جگر کام نہیں کرتا'

گلوکوز پلاسینٹا کے اندر جمع ہوتا ہے اور جنین کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ چربی میں حل شدہ وٹامن کا اور فولاد کا ذخیرہ جمع ہوتا ہے۔

★ جنین کی ضرورت کے لئے جس ہارمونز کے نظام کی ضرورت ہوتی ہے اس کو یہ پلاسینٹا کنٹرول کرتی ہے۔ اس میں H.C.L، H.L.P، ایسٹروجن اور پروجسٹرون ہارمونز شامل ہیں۔

★ پلاسینٹا جنین کی حفاظت کرتی ہے، اس کو امراض سے بچاتی ہے۔ یہ ایک وقت میں معدہ، پھیپھڑے، جگر، گردے، انتڑیوں کا کام کرتی ہے۔

سوال 8: (الف) خالی جگہ پُر کریں:

1- حیض کے دوران ہونے والا درد .... کہلاتا ہے۔ (ڈس مینوریا)
2- نارمل مدت حمل .... ہفتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ (40)
3- جنین کے دل کی رفتار .... فی منٹ ہوتی ہے۔ (120-140)
4- D.N.S ...... کا مخفف ہے۔ (ناک کی ہڈی کا ٹیڑھا پن Deviated Nasal Septum)

(ب) مندرجہ ذیل میں سے غلط اور درست کی نشاندہی کریں:

1- ولادت کے بعد ہونے والے بخار کو ٹائی فائیڈ فیور کہا جاتا ہے۔ (غلط)
2- A.P.H قبل از ولادت ہونے والے جریان خون کو کہتے ہیں۔ (درست)
3- فیٹس کے دل کی آواز 16 سے 20 ہفتوں کے بعد سنی جا سکتی ہے۔ (درست)
4- آنول کی لمبائی تقریباً 35 سنٹی میٹر ہے۔ (درست)
5- سات ماہ کے بعد زچگی اسقاط حمل کے مرحلے میں نہیں آتی۔ (درست)

میٹریا میڈیکا (2013ء)

سوال 1: چیلی ڈونیم کیا ہے؟ جگر کے عوارض میں اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

سوال 2: خواتین کے جنسی اعضاء کے حوالے سے کریازوٹم کیا ہے؟ وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

➤ سوال 3: لیکے سس اور سیپیا کی اعصابی علامات لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3

➤ سوال 4: نمک سے بننے والی دواء کو تفصیلی بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

➤ سوال 5: (i) آپ رسٹاکس کی اہم شکایات کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5-i

➤ سوال 5: (ii) ایلم سیپا کی دماغی اور سر کی علامات تحریر کریں۔

جواب: ایلم سیپا کی نزلاوی علامات کے ساتھ اس کی سر اور دماغ کی علامات بھی اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہیں:

- ★ مریض ایسی دماغی پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے کہ جس کو وہ خود بھی بیان نہیں کر سکتا۔
- ★ مریض ڈرتا ہے کہ اس کا درد برداشت سے باہر ہو جائے گا۔
- ★ زکام کے باعث سر درد جو گرم کمرے میں شام کے وقت بڑھ جاتا ہے اور کھلی ہوا میں آنے سے کم ہوتا ہے۔
- ★ داہنی کنپٹی میں درد جو پیشانی تک جاتا ہے۔
- ★ سر درد پیشانی پر بالخصوص بائیں جانب ہوتا ہے۔
- ★ گدی اور گردن کے نیچے درد جو دوران حیض رُک جاتا ہے اور حیض کے ختم ہونے پر دوبارہ آ جاتا ہے۔
- ★ چہرے پر باریک احساس کے ساتھ جیسے دھاگا ہو عصبی درد ہوتا ہے۔

➤ سوال 6: ارجنٹم میٹالیکم کی مردانہ اور زنانہ علامات تحریر کریں۔

جواب: ارجنٹم میٹالیکم کی مردانہ اور زنانہ خاص علامات درج ذیل ہیں:

- ★ خصیوں میں شدید درد کچلے جانے جیسا درد ہوتا ہے۔ کپڑا لگنے سے درد ہوتا ہے۔
- ★ خصیوں پر زبردست اثر رکھتی ہے بالخصوص دائیں خصیے پر اثر کرتی ہے۔
- ★ کثرت جماع کے باعث مرد خصیوں کی تکلیف میں اضافہ پاتا ہے۔
- ★ رات کے وقت شہوت آئے بغیر ہی انزال ہو جاتا ہے۔
- ★ مردوں میں پیشاب بار بار اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔
- ★ ذیابیطس کی وجہ سے خصیوں پر اور پاؤں پر استسقائی سوزش آتی ہے۔
- ★ لیکوریا کا اخراج جو سوزش پیدا کرتا ہے اور یہ اخراج بدبودار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ رحم سے متعلق کوئی تکلیف ضرور ہوتی ہے۔

- ★ عورتوں میں رحم گر جاتا ہے۔ رحم میں درد ہوتا ہے۔ احساس جیسے دبایا جا رہا ہو۔
- ★ عورتوں میں بائیں بیضۃ الرحم میں درد ہوتا ہے۔
- ★ رحم کی گردن ایسی جیسے جل گئی ہو اور اسفنج کی مانند ہوتی ہے۔
- ★ احساس کہ جیسے اوور یز بڑھ گئی ہیں۔ نیچے کی طرف دباؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے۔
- ★ رحم سے خون گرتا ہے اور درد کے ساتھ ٹکڑے خارج ہوتے ہیں۔
- ★ سن یاس میں آنے والے رحم کے سیلان خون میں مفید ہے۔
- ★ اس کی علامات 12 بجے دوپہر بڑھتی ہیں۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- نیٹرم سلف کی اہم خصوصیات:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7-i

ii- یوڈوفائی لم:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7-ii

iii- بچوں میں انٹی مونیم کروڈم کی علامات:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7-iii

سوال 8: (الف) مندرجہ ذیل علامات کے سامنے بالمثل دواء کا نام لکھیں:

1- زبان پر سفید موٹی تہہ، بچہ چھوا جانا یا دیکھنا برداشت نہ کرے۔ (اینٹی مونیم کروڈم)

2- بچوں کے دانت نکلتے ہی سیاہ اور خراب ہو جائیں، دانت درد کریں، گرم خوراک سے افاقہ۔ (کریازوٹ)

3- ناک کی جڑ میں درد، ناک سے گاڑھا، تاردار، زردی مائل سبز اخراج اور شدید چھینکیں۔ (کالی بائیکروم)

4- گلا دکھے جس میں زیادتی بائیں طرف اور مشروبات نگلنے سے ہو، درد کان تک جائے۔ (لیکیسس)

5- مقعد کمزور محسوس ہو، ایسا لگے جیسا ڈاٹ لگا ہے اور اس میں نمی رہے۔ (اناکارڈیم)

(ب) غلط یا درست کی نشاندہی کریں:

1- حیض کی بجائے دانت درد سپیا میں پایا جاتا ہے۔ (غلط)

2- کالی آیوڈائیڈ کا مریض ناک میں کسی پتہ یا کاغذ کے ٹکڑے کو محسوس کرتا ہے۔ (غلط)

3- کلکیر یا فلور کو السر کی بہترین دواء کہتے ہیں۔ (غلط)

4- نظام انہضام کے لئے ایلوز اچھی دواء نہیں ہے۔ (غلط)
5- وریوکینم دائیں بائیں جانب کی دواء ہے۔ (درست)

پیتھالوجی (2013ء)

➢ سوال 1: صدمے کی تعریف کریں۔ ابتدائی اور ثانوی صدمے کو مختصراً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

➢ سوال 2: ایٹروفی اور ہائپرٹرافی کی تعریف کریں اور ہر ایک کی مثالیں تحریر کریں۔

جواب: ایٹروفی

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

ہائپرٹرافی:

ہائپرٹرافی سے مراد کسی عضو کے نسیجوں کی طبعی جسامت کا بڑھ جانا ہے۔ یہ جسامت میں اضافہ خلیات کی جسامت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہائپرٹرافی کسی عضو کے انفرادی خلیات کی جسامت میں اضافہ سے ہوتی ہے۔ ہائپرٹرافی کی چند اقسام ہیں۔

★ ایک قسم فزیالوجیکل ہائپرٹرافی ہے۔ یہ ایسی ہائپرٹرافی ہے جو کام کی زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ مخصوص حالات میں افعال کی کارکردگی سے ہوتی ہے۔ اس کے باعث رحم یا پستانوں کا بڑھ جانا ایک مثال ہے۔ اس طرح کی ہائپرٹرافی کھلاڑیوں میں ہوسکتی ہے۔

★ ایک اور قسم وہ ہے جس میں غیر معمولی حالات میں یہ حالت ہوتی ہے جیسے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے دل کے عضلات اور شریانوں کا سائز بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب کی بندش سے مثانہ کا سائز بڑھ جاتا ہے۔ ایک عضو کے نقص سے دوسرا عضو بڑا ہو جاتا ہے۔

★ ایک اور قسم پیتھالوجیکل ہائپرٹرافی کی ہے۔ اس میں شریانی نظام کے اندر کوئی خلل واقع ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے دل پر کام کرنے کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ بائیں وینٹریکل کی دیواریں موٹی ہو جاتی ہیں اور ہائپرٹرافی ہو جاتی ہے۔

➢ سوال 3: گردے کی پتھریوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؛ درجہ بندی کریں۔ ان کی وجوہات، نشانیاں، علامات اور علاج کو تحریر کریں۔

جواب: گردے کی پتھریوں کے بارے میں ذیل میں تفصیل درج کی جا رہی ہے:

اسباب:

★ اگر کسی وجہ سے جسم میں پانی کی کمی آ جائے تو اس کی وجہ سے گردوں کی پتھری بننے کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔

★ کسی انفیکشن کی وجہ سے پتھری بن سکتی ہے۔ اس کا انحصار پیشاب کے تیزابی یا اساسی ہونے پر ہوتا ہے۔ تیزابی ہونے سے یورک ایسڈ یا اگزالیٹ کی پتھری بن سکتی ہے۔ اساسی کی وجہ سے فاسفیٹ کی پتھری بن سکتی ہے۔

★ جسم میں وٹامن A کی کمی ہونے سے پتھری بننے کے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔

★ مختلف قسم کی کرسٹلز کی وجہ سے پتھری بن سکتی ہے۔

★ کسی لمبی بیماری کی وجہ سے بستر پر طویل وقت تک لیٹے رہنے سے اعضاء کو حرکت کا موقع نہیں ملتا۔ ہڈیاں کمزور ہونے لگتی ہیں۔ ان سے کیلشیم اُترتی ہے اور پتھری بنتی ہے۔

پتھریوں کی اقسام:

عام طور پر گردے کی پتھریاں تین اقسام کی ہوتی ہیں:

1- کیلشیم اگزالیٹ: یہ ملائم پتھر کی ہوتی ہے۔ یہ گردوں میں ایک Cavity بنا دیتی ہے۔

2- کیلشیم فاسفیٹ: یہ پتھری نرم پتھر کی بنی ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سرمئی سفید ہوتا ہے۔

3- یورک ایسڈ: بعض پتھریاں یورک ایسڈ کی بنی ہوتی ہیں۔ ان میں نامیاتی مادے ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ پیشاب کے نمکیات کی تہیں ہوتی ہیں جو باہم جڑ کر پتھری کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

علامات:

★ گردے کے مقام پر شدید درد ہوتا ہے۔ شروع میں درد وقفے سے ہوتا ہے۔

★ حرکت کرنے سے اور چھونے سے درد ہوتا ہے۔

★ مریض کی کمر میں درد ہوتا ہے جو پہلو تک پھیل جاتا ہے اور بعض اوقات مجری البول کی طرف پھیلتا ہے۔

★ مردوں میں خصیوں میں اور عورتوں میں اندام نہانی تک درد محسوس ہو سکتا ہے۔

★ مریض میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ مریض بے قراری سے جگہ بدلتا ہے۔

★ چہرے کا رنگ زرد ہو سکتا ہے۔

- ★ بار بار پیشاب آتا ہے لیکن کر نہیں سکتا۔ آئے تو کم مقدار میں آتا ہے۔
- ★ بعض اوقات درد کے ساتھ قے بھی ہو جاتی ہے۔
- ★ پیشاب میں R.B.C اور Pus Cells آتے ہیں۔ پروٹین کا اخراج ہوتا ہے۔
- ★ بذریعہ ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ اس کی تشخیص ہو سکتی ہے۔

سوال 4: یرقان کی تعریف کریں' اس کی وجوہات اور اقسام کو مختصراً بیان کریں۔ Obstructive Jaundice کی امتیازی تشخیصی علامات تحریر کریں۔

جواب: یہ ایسی حالت ہوتی ہے جس میں خون کے اندر Bilrobine نارمل سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ یا جسم کے ٹشوز کے اندر Bilrobine کا اکٹھا ہو جانا یرقان (Jaundice) کہلاتا ہے۔ ایسی حالت کو Ecterus بھی کہتے ہیں۔ Bilrobine کی نارمل مقدار 0.3 mg/dl سے لے کر 1 mg/dl تک ہوتی ہے۔ بلی روبن کی مقدار بڑھنے سے دماغ کے ٹشوز کے علاوہ جسم کے سارے ٹشوز پیلے ہو جاتے ہیں۔

یرقان کی اقسام

:Heamolytic Jadundice

یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب R.B.C کا نارمل سے زیادہ میٹابولزم ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ حالت ہیمولیٹک انیمیہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس قسم کے یرقان میں تلی بڑھ جاتی ہے اور پاخانے کے اندر بلی روبن کا اخراج ہوتا ہے۔ اس یرقان کی علامات بعض اوقات ظاہر نہیں ہوتیں صرف اور صرف لیبارٹری تشخیص سے پتہ چلتا ہے۔

:Hepto Celluler Jaundice

اس قسم کے یرقان میں ہیپٹک سیل بائل خارج کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس کی وجوہات میں ٹاکسن' وائرس' کثرت شراب نوشی' قوت مدافعت کی کمی' زرد بخار (Yellow Fever) اور قبل از وقت پیدا ہونے والا بچہ جگر کو نقصان پہنچانے والی ادویات مثلاً کونین۔ اس میں بائیل ڈکٹ تباہ ہو جاتی ہے۔

:Obstructive Jaundice

اس قسم کے Jaundice میں بائیل کا بہاؤ رُک جاتا ہے۔ اس کی وجوہات میں جگر اور ڈوڈینم کے راستے میں رکاوٹ' پتے کی پتھری' لبلبہ کے ہیڈ کینسر' بائیل ڈکٹ کا سکڑ جانا' ڈوڈینل السر کے بعد معدے کے حصے کا بند ہو جانا' لمف نوڈز کا بڑھ جانا۔

علامات:

1- جگر اور تلی کا بڑھ جانا' خون کی کمی کی علامات' گہرے زرد رنگ کا پاخانہ' پیشاب گہرے رنگ

کا' L.F.T نارمل' پیشاب میں بعض اوقات جلن کی تکلیف۔

-2 جگر کا بڑھ جانا' دبانے سے درد ہوگا۔ دائیں طرف بھاری پن' سر درد' بخار' متلی' قے' منہ سے بدبودار سانس' وزن میں کمی' تھکاوٹ' سستی' بھوک کی کمی' جلد کی رنگت پیلی۔

-3 آنکھ کے سکلیرا کا رنگ گہرا زرد' جلد کی رنگت زرد' زرد رنگ کا پسینہ آئے یہاں تک کہ کپڑے پر زرد داغ پڑ جائے۔ پاخانے کی رنگت سفید' پیشاب گہرے زرد رنگ کا' پورے جسم پر خارش' بخار' بھوک کی کمی' نبض کا سست ہو جانا' منہ کا ذائقہ دھاتی' میٹلک' جسم کے مختلف مقامات سے خون کا بہنا۔ اکثر جھاڑہ بھی لگتا ہے۔ کولیسٹرول کی زیادتی۔

سوال 5: تھرامبوسس (Thrombosis) کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات اور اقسام کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: تھرامبوسس سے مراد وہ حالت ہے جس میں خون کی نالیوں کے اندر لوتھڑا بن جاتا ہے۔ یا یہ کہیں کہ اگر کسی خون کی نالی میں لوتھڑا بن جائے تو یہ بننے والی حالت تھرامبوسس کی حالت کہلاتی ہے۔

وجوہات/ اسباب:

- ★ دوران خون کے سست ہونے سے تھرامبوسس ہوسکتا ہے۔
- ★ بلڈ پریشر کی کمی سے تھرامبوسس ہوسکتا ہے۔ اس طرح کا تھرامبوسس وریدی ہوتا ہے۔
- ★ خون کی نالیوں کے اندر سے اسکی سطح کھردری ہونے سے تھرامبوسس ہوسکتا ہے۔
- ★ کسی نالی کی توڑ پھوڑ سے تھرامبوسس ہوسکتا ہے۔

تھرامبوسس کی اقسام:

تھرامبوسس کی اہم اقسام درج ذیل ہیں:

i- وریدی تھرامبوسس:

وریدوں میں تھرامبوسس بننے کا عمل عام ہے۔ وریدوں میں دو طرح کا تھرامبوسس بنتا ہے۔ دونوں طرح کا تھرامبوسس نقصان دہ ہوتا ہے اور پیچیدگی پیدا کرسکتا ہے۔

ii- شریانی تھرامبوسس:

شریانی تھرامبوسس کے بننے کی وجوہات مقامی ہوتی ہیں۔ اس طرح کا تھرامبوسس زیادہ تر کاروزی شریانوں میں پایا جاتا ہے۔ اس طرح کے تھرامبوسس کی وجہ کاروزی شریانوں کا منہ بند ہو جانا ہوتا ہے۔ اس طرح کا تھرامبوسس اورٹا میں بھی ہوسکتا ہے۔

iii- عروق شعریہ کا تھرامبوسس:

عروق شعریہ جن کو کیپی لیریز بھی کہا جاتا ہے۔ ان میں بھی تھرامبوسس ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ R.B.C کی تباہی ہوتی ہے۔ اس قسم کی حالت میں بعض اوقات عروق شعریہ کے اندر نیکروسس کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

iv- قلبی تھرامبوسس:

اس طرح کا تھرامبوسس دل میں ہوتا ہے۔ دل کے اندر تھرامبوسس بائیں وینٹریکل کی مایوکارڈیم اور بائیں آریکل کے مٹرل والو کے تنگ ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

✓ سوال6: پتھالوجی کی تعریف کریں۔ اس کی مختلف برانچوں کے نام بتائیں اور ہومیو پیتھک طریقۂ علاج میں اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: ذیل میں پتھالوجی (Pathology) کی مختلف تعریفیں درج کی جا رہی ہیں:

-1 پتھالوجی میڈیکل سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں بیماریوں کے متعلق علم حاصل کیا جاتا ہے۔

-2 جدید سائنس کی روشنی میں پتھالوجی کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے:

"جسم میں اعضاء کی بناوٹ میں تبدیلی اور خلیوں میں ہونے والی بائیوکیمیکل تبدیلیاں اور ان کی وجوہات کے بارے میں علم کو پتھالوجی کہا جاتا ہے۔"

-3 پتھالوجی ایسا علم ہے جس کے ذریعے ہم مرض کی ماہیت، اسباب جدید سائنسی طریقوں سے معلوم کرتے ہیں یعنی کہ بیماری کے اسباب کے باعث جسم میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں بحث کہ بیماری کیسے پیدا ہوئی اور بیماری پیدا کرنے والے عوامل کے باعث اعضاء میں کون کون سی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔

پتھالوجی کی برانچیں

پتھالوجی کی اہم برانچیں / شاخیں درج ذیل ہیں:

مائیکرو پتھالوجی:

اس شاخ میں بیماریاں پیدا کرنے والے تمام جراثیموں کے بارے میں علم حاصل کیا جاتا ہے مثلاً وائرس، بیکٹیریا، الجی، فنجائی۔

:Haematology

یہ وہ شاخ ہے جس میں خون کی بیماریوں کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

کیمیکل پتھالوجی:

اس شاخ میں بیماریوں کے نتیجہ میں جو خون پر اثرات پیدا ہوتے ہیں ان کے علم کو کیمیکل پتھالوجی کہتے ہیں۔

ہسٹو پتھالوجی (Histo Pathology):

اس شاخ میں بیماری کے باعث انسانی جسم میں (اعضاء) جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں' ان اعضاء کو لے کر مائیکروسکوپ کے ذریعے مطالعہ کرتا ہے۔

جرنل پتھالوجی:

اس شاخ میں صرف اور صرف مریض کی علامات اور عمومی پہلوؤں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جرنل فریکچر اور سوزش وغیرہ۔

سپیشل پتھالوجی:

اس شاخ میں تمام اعضاء کو سسٹم آف باڈی کے حساب سے زیر بحث لایا جاتا ہے۔

تجرباتی پتھالوجی:

اس شاخ میں تجربات کی مدد سے پتھالوجی کا علم حاصل کیا جاتا ہے۔

پوسٹ مارٹم پتھالوجی:

اس شاخ میں مرنے کے بعد مردہ ہونے والے خلیات کے متعلق تمام وجوہات کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

کلینیکل پتھالوجی:

پتھالوجی کی وہ شاخ جس میں مختلف علامات اور مختلف تجزیوں سے علم حاصل کیا جاتا ہے' کلینیکل پتھالوجی کہلاتی ہے۔

سوال 7: نیوپلازم (Neoplasm) کی تعریف کریں۔ سادہ اور خبیث گومڑ (Tumor) کی دس واضح خصوصیات کا موازنہ کریں۔ نیز تحریر کریں کہ گومڑ کس طرح پھیلتے ہیں۔

جواب: ہمارے جسم میں بے شمار خلیات موجود ہیں اور ان میں ہر خلیہ اپنا خاص کام کرتا ہے جیسے جلد کے خلیات جلد کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہڈیوں کے خلیات ڈھانچے کی نشوونما کرتے ہیں۔ خون کے سرخ خلیات آکسیجن حاصل کر کے جسم کو فراہم کرتے ہیں۔

بچپن میں ان کے بڑھنے کی رفتار تیز ہوتی ہے اور جسم تیزی سے پرورش پاتا ہے۔ وقت کے

ساتھ ان کی رفتار ست ہو جاتی ہے۔ بلوغت میں پہنچ کر جب جسم کی نشوونما مکمل ہو جاتی ہے تو اس وقت یہ خلیات مُردہ خلیات کی جگہ لیتے ہیں اور یوں جسم کی مرمت ہوتی رہتی ہے۔ جہاں زخم بن جائے یا خلیات ضائع ہو جائیں وہاں نئے خلیات جگہ لے لیتے ہیں۔

یہ ایک فطری اور قدرتی نظام ہے جس کے تحت جسم کا نظام چلتا رہتا ہے۔ یہ خلیات ایک قدرتی نظام کے تحت پیدا ہوتے ہیں اور ضرورت کی جگہ سنبھال لیتے ہیں۔

اگر کہیں ایسا ہو کہ یہ نظام بگڑ جائے' خلیات کی پیدائش ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو ایک باقاعدگی جنم لیتی ہے۔ یہ فالتو خلیات صحت مند خلیات سے خوراک حاصل کرنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ اپنی تعداد بھی بڑھاتے رہتے ہیں۔ یہ خلیات کی غیر قدرتی پیدائش ہی سرطان یا کینسر کہلاتی ہے۔ یہ کسی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں تو ایک گلٹی یا رسولی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

اس طرح کا غیر قدرتی خلیاتی اجتماع جسم کے کسی بھی حصہ پر ہو سکتا ہے اور اس حصہ کو کینسر میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اگر اس طرح کی خلیات بہت زیادہ ہو جائیں تو بعض اوقات خون کے ذریعے پورے جسم میں پھیل جاتے ہیں اور فساد برپا کرتے ہیں جو جان لیوا بھی ہو سکتا ہے۔

معصوم اور خبیث گومڑ/ ٹیومر کا موازنہ

معصوم گومڑ/ گلٹیاں	خبیث گومڑ/ گلٹیاں
1-یہ گلٹی یا ٹیومر عام خلیہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔	1-اس طرح کی گلٹی یا ٹیومر میں اس کے مرکزہ کا سائز بڑا ہوتا ہے اس کا DNA رنگ کرنے پر بے رنگ ہوگا۔ اس کا سائز جیسے بڑھتا ہے' شکل مختلف ہوتی ہے۔
2-اس طرح کی گلٹی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی یا معمولی تبدیلی آتی ہے۔	2-اس میں سائٹوپلازم جو خلیے کا حلیہ بناتا ہے اس میں کمی بیشی ہوتی ہے اور خلیہ کا سائز مختلف ہوتا ہے۔
3-یہ گلٹی یا ٹیومر انسانی زندگی کے لئے خطرہ کا باعث نہیں ہوتے۔	3-اس طرح کی گلٹی یا ٹیومر انسانی زندگی کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔
4-یہ کسی ساخت میں داخل نہیں ہوتیں' اپنا الگ وجود رکھتی ہیں۔	4-یہ اس کے برعکس ہوتی ہیں اور خطرناک ہوتی ہیں۔
5-یہ گلٹی یا ٹیومر کسی غلاف میں لپٹے ہوتے ہیں۔	5-یہ گلٹیاں کسی غلاف کے اندر بند نہیں ہوتیں۔
6-یہ گلٹی یا ٹیومر ایک جگہ قائم رہتے ہیں' اپنی جگہ تبدیل نہیں کرتے۔	6-یہ اپنی جگہ بدل سکتی ہیں اور دور تک پھیل سکتی ہیں۔

7-اس کی ساخت ویسی ہی ہوتی ہے جیسی وہاں کے مقام کی بافتوں کی ہوتی ہے۔	7-اس کی ساخت اپنے مقام کی بافتوں سے بہت مختلف ہوتی ہے۔
8-ان کو آپریشن کر کے نکال دیا جائے تو یہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہیں۔	8-ان کو بذریعہ آپریشن نکالا جائے تو یہ دوبارہ بن جاتی ہیں۔
9-یہ جسم میں کسی طرح کی جڑیں قائم نہیں کرتیں۔	9-یہ جسم میں جڑیں بنا لیتی ہیں۔
10-ان میں مائی ٹوسس کا عمل بہت کم ہوتا ہے۔	10-اس میں مائی ٹوسس کا عمل زیادہ اور غیر قدرتی ہوتا ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

-i VDRL سے مراد .... ہے۔(ویزیل ڈیزیز ریسرچ لیبارٹری)

-ii Kwashiokor .... کی کمی سے لاحق ہوتا ہے۔(پروٹین)

-iii SGPT سے مراد ...... ہے۔(Serm Glutemic Pyruvic Transaminase)

-iv GTT سے مراد .... ہے۔(Glucost Tolerence Test)

-v Meningitis یا دماغی جھلیوں کی سوزش .... کی وجہ سے ہوتی ہے۔(سٹرپٹو کاکس نمونیہ)

-vi پلیگرا .... کی کمی سے ہوتا ہے۔(Vit B6/ B-3 Nigein)

-vii ADH سے مراد .... ہے۔(اینٹی ڈایوریٹک ہارمون)

-viii خون میں شکر کی مقدار بڑھ جانے کو .... کہتے ہیں۔(Glycosemia)

-ix خون میں نیٹروفل کی تعداد .... کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔(انفیکشن)

-x Treponema Pallidum سے .... لاحق ہو جاتا ہے۔(آتشک)

فلاسفی (2013ء)

سوال 1: نوبتی (Intermediate) بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ ان کی درجہ بندی اور طریقۂ علاج بتائیں۔

جواب: نوبتی امراض کو Intermittant Diseases بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ امراض ہیں جو بار بار لوٹ کر آتی ہیں اور ان کا آنا ایک مقررہ وقت کے ساتھ ہوتا ہے اور اپنے اس مقررہ وقت کی پابندی سے آنے کی وجہ سے یہ "نوبتی امراض" کہلاتی ہیں۔

اس طرح کی امراض میں بہت سے بخاروں کی مثال دی جا سکتی ہے اور اس میں ملیریا کی مثال بہت بڑی ہے جس کو باری کا بخار بھی کہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ایک نوبت کے ساتھ آتا ہے۔ یہ

تلف ہو سکتا ہے۔
اس میں اور بھی امراض کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اس میں دمہ، مرگی کا دورہ، دماغی امراض شامل ہیں جو مزمن امراض میں شمار ہوتی ہیں لیکن ان کے دورے کی حالت نوبتی ہو سکتی ہے۔

جیسے ہم ذکر کر چکے کہ نوبتی امراض ایک مقررہ وقت پر واپس آتی ہے اور اپنا دورانیہ مکمل کر کے چلی جاتی ہے اور پھر مقررہ وقت پر لوٹ آتی ہے۔

نوبتی امراض کو دو طرح کا کہا جا سکتا ہے۔ ایک جس میں ایک ہی نوعیت کی تکلیف بغیر کسی تبدیلی کے خاص وقت پر پلٹ کر آتی ہے اور اس کے درمیانی وقفہ میں مریض خود کو بالکل صحت مند تصور کرتا ہے اور جب خاص وقت پر مرض پلٹ آتا ہے تو پھر بیمار محسوس کرتا ہے اور یہ نوبت جاری رہتی ہے۔

کچھ امراض ایسے ہوتے ہیں جن کے ساتھ بخار نہیں ہوتا اور کچھ کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔

بہت سے امراض سورا کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض اوقات ان میں سفلس کا زہر کارفرما ہوتا ہے۔ اس طرح کے امراض کے علاج کے لئے سورا اور سفلس کو سامنے رکھ کر علاج کیا جاتا ہے۔

اس کے علاج کے لئے یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ جب اس مرض کا حاد مرحلہ جاری ہو تو اس کی مجموعی اور خاص حاد علامات پر دوا کا انتخاب کریں جیسے ہم حاد امراض میں کرتے ہیں اور جب تک مرض کا حاد مرحلہ ختم نہ ہو، یہ طریقہ جاری رکھیں۔

اس کے بعد جب حاد مرحلہ ختم ہو جائے تو مریض کو کوئی اینٹی سورک دوا دیں تا کہ اس کے اندر جو میازمی اثرات اس کو واپس لاتے ہیں ان کا خاتمہ ہو اور وہ واپس نہ آئے۔ مریض کو تندرستی کی حالت میں اینٹی سورک یا کوئی اور دافع میازم دینے سے اس کا نوبتی سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس طرح کرنے سے اس کے حاد اور میازم اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

خاص اہم دافع میازم ادویات میں سلفر، لائیکو، سلیشیا، کلکیریا اور ٹیوبرکولینم، سورائنم سورا کو ختم کرنے میں اس کے علاوہ آرم میٹ، کالی آیوڈائیڈ، سفلینم اچھی دافع سفلس دوائیں ہیں اور تھوجا، نائٹرک ایسڈ، میڈورینم اچھی دافع سائیکوسس دوائیں ہیں۔

سوال 2: نسخہ ثانی کسے کہتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 3: دماغی اور جذباتی امراض کیا ہوتے ہیں؟ ان کا علاج کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: وہ امراض جو دماغی امراض کہلاتے ہیں، ان کا ذکر ڈاکٹر ہانیمن نے آرگینن کے پیراگراف نمبر 210 سے 230 تک تفصیل سے کیا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق دماغی امراض اصل میں سورا کی

وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دماغی امراض کئی ایک نوعیت کے ہوتے ہیں۔

وہ امراض جو دماغی یا جذباتی کہلاتے ہیں' جسمانی امراض ہی ہیں۔ ان میں زبردست مزاجی اور ذہنی بگاڑ پایا جاتا ہے۔ جسمانی امراض کم ہوتی ہیں اور دماغی علامات غالب آ جاتی ہیں۔

بعض اوقات زچگی کے وقت عورت کو شدید تکلیف ہوتی ہے تو اس پر ایک جنون کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اس وقت اس کی ذہنی حالت شدت کی وجہ سے غالب ہوتی ہے اور وہ ایک طرح کی جذباتی اور دماغی حالت ہوتی ہے۔

دماغی امراض کا علاج عام امراض سے الگ اور مختلف نہیں ہے بلکہ اس میں اس کی دماغی اور ذہنی امراض کو سامنے رکھ کر ان کے بالمثل دوا دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے ان کی ذہنی اور دماغی حالت میں تبدیلی آتی ہے اور ذہنی علامات ختم ہو جاتی ہیں۔

معالج کو علاج کے دوران مجموعی علامات کو سامنے رکھنا چاہئے اور مریض کی دماغی اور ذہنی اور جسمانی علامات کے مجموعہ پر دوا کا استعمال کروایا جائے۔ اس طرح کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

کوشش کی جائے کہ ایسی دوا کا انتخاب کیا جائے جو علامات کے بالمثل ہو اور اس کے ساتھ اینٹی سورک بھی ہو۔ اگر آپ اس طرح کی دوا کے انتخاب میں کامیاب ہو جائیں تو پھر بہت بہتر نتائج حاصل ہوں گے۔

اس طرح کی کسی مرض کی حاد حالت میں اس کی جو ذہنی علامات سامنے آ رہی ہوں۔ ان کو سامنے رکھ کر بالمثل دوا دیں۔ اس سے افاقہ ہوگا اور جب حالت کنٹرول میں آ جائے تو پھر کوئی دافع سورا دوا استعمال کروائی جا سکتی ہے۔

ذہنی حالت کے بگڑنے کی وجہ انسان کا کردار' اس کی عادات بھی ہو سکتی ہیں۔ ان کی نااہلی' بدکرداری' غلط عادات کی وجہ سے نفسیاتی اور جذباتی حالت سامنے آتی ہے۔

اگر آپ کے سامنے کوئی اس طرح کا مریض آئے تو اس کا علاج توجہ سے کریں۔ خاص کر اگر صورت حال مزمن ہو جائے تو بہت احتیاط سے علاج کریں تاکہ کیس بگڑنے نہ پائے۔ مریض کے لواحقین سے اس کی مکمل ہسٹری معلوم کریں۔ جلدبازی کا مظاہرہ نہ کریں' سکون سے دوا کا انتخاب کریں کیونکہ جلدبازی سے کیس خراب ہو سکتا ہے۔

کسی بھی بالمثل دوا کے انتخاب سے شفاء دی جا سکتی ہے لیکن کلی شفاء آپ کو دافع سورا ادویات سے ہی حاصل ہوگی۔

◄ سوال 4: پلاسیبو کیا ہے؟ اس کا استعمال وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: پلاسیبو کو خالی پڑیا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ٹھوس یا مائع وہیکل پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں اصل ڈرگ نہیں ہوتی۔ یہ کوئی ادویاتی تاثیر کی مالک نہیں ہوتی۔ اس کی حیثیت نیوٹرل ہوتی ہے۔ یہ گلوبولز' شوگر آف ملک یا ٹکیوں کی شکل میں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مائع حالت میں بھی ہو سکتی ہے۔

ایسے ہوتا ہے کہ مریض کو کوئی بڑی طاقت کی دوا دی جاتی ہے اور اس کے بعد اس دوا کو کافی

عرصہ کے بعد دوہرایا جاتا ہے اور اس درمیانی وقفہ میں یہ پلاسبو استعمال کروائی جاتی ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ اگر آپ مریض کو ایک پڑیا دیں اور کہیں کہ دوسری پڑیا کے لئے پندرہ دن بعد آنا تو وہ ذہنی طور پر مطمئن نہیں ہوگا۔ اس لئے اس کو اس ایک پڑیا کے ساتھ پلاسبو دی جاتی ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ وہ مسلسل دوا استعمال کر رہا ہے اس طرح وہ ذہنی طور پر مطمئن رہتا ہے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر نے دوا سے پیسے بھی کمانے ہوتے ہیں۔ کوئی اس کو ایک پڑیا کے پیسے ہفتہ بھر کی دوا کے برابر نہیں دے گا اور ڈاکٹر کے لئے اور مریض کے فوائد کے لئے پلاسبو کا استعمال بہت ضروری ہے۔

ٹیکنیکل طور پر ہم کہتے ہیں کہ اس میں کوئی دوا نہیں ہوتی' یہ صرف گلوبیولز یا شوگر آف ملک ہوتا ہے لیکن یہ بات اس وجہ سے ہے کہ اس میں کوئی دوا شامل نہیں کی جاتی لیکن اگر دوسرے رُخ سے سوچیں کہ پلاسبو مریض کو ذہنی طور پر مطمئن رکھتی ہے تو اس حوالہ سے تو پلاسبو بہت بڑی دوا کا کام کرتی ہے۔

بعض ڈاکٹر صاحبان سمجھتے ہیں کہ پلاسبو کے پیسے لینا درست نہیں تو وہ غلط سوچ رکھتے ہیں۔ اگر وہ مذکورہ فلاسفی کو سمجھ لیں تو یقینی طور پر وہ اپنے خیال کو تبدیل کر لیں گے۔ پلاسبو مریض کے علاج کا حصہ ہے اس کی قیمت دوا کی طرح نہیں بالکل درست ہے۔

اس کو S.I, P.S.T, P.B وغیرہ سے ظاہر کرتے اور لکھتے ہیں۔

سوال 5: آپ جزوی مماثل کیس کا علاج کیسے کریں گے؟ تفصیل بیان کریں۔

جواب: اس طرح کے علاج کے لئے ڈاکٹر ہانیمن نے پیراگراف نمبر 162 سے 170 تک اس کے بارے میں بتایا ہے۔ ڈاکٹر کے پاس اس طرح کا مریض بھی آتا ہے کہ اس کی علامات سے مماثل دوا سامنے نہیں آتی۔ کوئی بالکل دوا انتخاب نہیں ہوتی اور اس کی علامات کے مطابق دوا نہیں ملتی بلکہ آپ کے سامنے ایسی ادویات آتی ہیں جو جزوی مماثل ہوتی ہیں۔ اس طرح کا کیس جزوی مماثل کیس کہلاتا ہے۔

اس حالت میں جب مریض کا علاج کیا جاتا ہے تو اس کی علامات سے جزوی مماثل دوا ہی دی جاتی ہے۔ اس طرح کے مریض کی مکمل علامات مماثل نہیں ہوتیں تو جس قدر علامات کسی دوا سے ملیں' اس کو دے دی جاتی ہے۔

اس طرح جب جزوی مماثل دوا سے علاج کیا جاتا ہے تو دینے والی دوا سے مماثل علامات ختم ہو جاتی ہیں اور بقیہ علامات رہ جاتی ہیں۔ اس کے بعد علامات کا دوبارہ جائزہ لے کر پھر ایک جزوی مماثل دوا کا انتخاب کر کے استعمال کروایا جاتا ہے اور اس سے بھی علامات ختم ہو جاتی ہیں۔

اس طریقہ سے ہم ادویات کا ایک کے بعد دوسرا استعمال کرواتے رہیں گے اور آخرکار مریض کی تمام علامات ختم ہو جاتی ہیں اور اس کو شفا مل جاتی ہے۔

بعض اوقات ایک وقت میں کئی ایک جزوی مماثل ادویات سامنے آتی ہیں تو اس وقت ڈاکٹر

کا کام ہے کہ سمجھ سے کام لیں اور زیادہ سے زیادہ جزوی مماثل دوا کا انتخاب کر کے اس کو استعمال کروائیں۔

ہر مرتبہ دوا دینے کے بعد نئے سرے سے جائزہ لے کر نئی جزوی مماثل دوا کا انتخاب کریں۔

اگر علاج کے دوران کوئی نئی صورت سامنے آئے تو اس کے مطابق نسخہ ثانی کا انتخاب کریں۔ یہ نسخہ ثانی پہلی دوا بھی ہو سکتی ہے۔

جزوی مماثل کیس کے علاج کے وقت خیال رکھیں کہ جن علامات پر دوا کا انتخاب کریں، وہ مریض کی موجود علامات میں سے امتیازی علامات ہوں۔ غیر ضروری علامات پر دوا کا انتخاب نہ کریں۔

جزوی مماثل کیس کا علاج جزوی مماثل ادویات ہی ہوتی ہیں۔

➢ سوال 6: ہومیوپیتھک شفاء سے کیا مراد ہے؟ یہ کیسے عمل میں آتی ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5

➢ سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر مختصر نوٹ لکھیں:

i- سفلس:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 7-ii

ii- مقامی امراض:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 7-iii

iii- خوراک اور دواء میں فرق:

خوراک اور دواء کے فرق کو واضح کرنے کے لئے ہم دونوں کے خواص بیان کر رہے ہیں جن سے فرق معلوم ہو جائے گا:

خوراک:

★ غذا جسمانی نشوونما کرتی ہے، جسم کو طاقت دیتی ہے، صحت مندی پیدا کرتی ہے۔
★ غذا کو غذائی ضرورت پورا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
★ غذا کو پیدائش سے موت تک استعمال کیا جاتا ہے۔
★ غذا ایک خوش ذائقہ چیز ہوتی ہے۔
★ غذا کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہ زہریلے اثرات نہیں رکھتی۔
★ غذا حالت صحت میں کوئی بگاڑ نہیں لاتی۔

★ غذا صحت کو مرضیاتی حالت میں تبدیل نہیں کرتی بلکہ صحت کو بہتر بناتی ہے۔

دواء:

★ دواء کو مرض کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔
★ دواء مرض کو ختم کر کے صحت عطا کرتی ہے۔
★ دواء کا استعمال کثیر نہیں بلکہ قلیل ہوتا ہے۔
★ دواء کا استعمال عارضی ہوتا ہے' مستقل نہیں ہوتا۔ اس کو مرض ختم ہونے کے بعد استعمال نہیں کیا جاتا۔
★ دواء کوئی خوش ذائقہ چیز نہیں ہوتی۔
★ دواء کے اجزاء زہریلے بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ زہروں سے بھی تیار ہوتی ہے۔
★ دواء ایک صحت مند جسم میں مرضیاتی حالت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

---

iv- مساج:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 7-iv

< سوال 8: مندرجہ ذیل جملوں کے سامنے درست یا غلط لکھیں:

1- سورا بیماری کی ابتداء اور بنیاد ہے۔ (درست)
2- ذہنی امراض میں جسمانی سزا مریض کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ (درست)
3- مزمن امراض آسانی سے جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ (غلط)
4- ایک جزوی نمائل مرض واحد دوا کا طلب گار ہوتا ہے۔ (غلط)
5- ہومیوپیتھی کلی طور پر مسکن ادویات پر بھروسہ کرتی ہے۔ (غلط)

سائیکالوجی / نفسیات (2013ء)

< سوال 1: نفسیات کی تعریف کریں' اس کی مختلف شاخیں کون سی ہیں؟ ان میں سے کوئی سی تین کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 1

< سوال 2: تخلیقیات کے کردار پر کیا اثرات ہوتے ہیں؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 2

➤ سوال 3: دماغی امراض کیا ہوتے ہیں؟ ان کی درجہ بندی کر کے تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 3

➤ سوال 4: ہومیو پیتھی میں نفسیات کی کیا اہمیت ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: نفسیات ایک ایسا علم ہے جس میں زندگی کے ہر پہلو کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس طرح ہم نفسیات کے علم کو کسی بھی پہلو سے پرکھ سکتے ہیں اور کسی بھی شعبے میں اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔

آج سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے اور نفسیات کے علم کا استعمال علاج کرنے کے لئے بھی شروع کر دیا ہے۔ نفسیات کے علم کے ذریعے مریضوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔ نفسیاتی طریقوں سے اس کے بہت سے مسائل حل کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے اندر صحت کی طرف پلٹنے کا حوصلہ پیدا کر دیا جاتا ہے۔

اس وقت ہم ہومیو پیتھی میں اس کے استعمال کا جائزہ لیں گے اور معلوم کریں گے کہ ہومیو پیتھی میں نفسیات کی کیا اہمیت ہے۔ اگر ہم ہومیو پیتھک طریقہ علاج کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس طریقہ علاج میں علامات بہت اہمیت رکھتی ہیں جیسے وہم، خیال، تصور وغیرہ کی بہت سی علامات مریضوں میں ملتی ہیں اور ہومیو پیتھی کی رو سے ان کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔

نفسیات کی سائنس کا انسان کے ذہن سے بہت زیادہ تعلق ہے اور ہومیو پیتھی میں ذہنی علامات اور دماغی حالت کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ اس پہلو سے غور کریں تو نفسیات کے علم اور ہومیو پیتھی کے علم میں ایک تعلق نظر آتا ہے۔

ڈاکٹر کینٹ دوا کے انتخاب میں مریض کی ذہنی علامات کو بہت اہمیت دیتے ہیں کیونکہ ذہنی تبدیلیاں دماغی تغیر علاج میں بہت اہم علامات کی حیثیت رکھتے ہیں اور اگر نفسیات کے علم کو دیکھیں تو وہ بھی ان باتوں کو اہمیت دیتی ہے۔

جب ذہنی حالت غالب ہو تو جسمانی حالت دب جاتی ہے تو اس صورت میں ذہنی حالت کو درست کیا جاتا ہے اور یہ خیال نفسیات کے علم اور ہومیو پیتھی کے علم کا ہے۔ دونوں کے خیالات ایک جیسے ہیں۔

ہومیو پیتھک طریقہ علاج کی فلاسفی کی رو سے علامات ذہنی ہوں یا جسمانی وہ سب اپنی تکلیف کے اظہار کا ایک راستہ ہے کیونکہ بعض اوقات کسی کو کوئی جسمانی عارضہ ہوتا ہے جو درست توجہ نہ ملنے سے دماغی عارضہ میں بدل جاتا ہے۔ مریض پاگل یا جنونی ہو سکتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ذہنی علامات یا ذہنی امراض جسمانی علامات یا جسمانی امراض کی تبدیل شدہ شکل ہے جو خاص حالات کے تحت اپنی شکل تبدیل کر لیتی ہیں۔ ڈاکٹر ہانیمن نفسیاتی علاج کے قائل ہیں اور مختلف ذہنی حالتوں میں وہ مریض کے نفسیاتی علاج کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کے بارے میں رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ وہ اپنی تحریروں

میں ایسے مریضوں کے علاج کا طریقہ بتاتے ہیں۔

ہومیوپیتھی میں سورا کو امراض کی بنیاد تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہومیو فلاسفی بتاتی ہے کہ سورا ایسا زہر ہے جس کی وجہ سے نفسیاتی امراض بھی لاحق ہو سکتے ہیں اس طرح مریضوں کے علاج کے لئے ہومیوپیتھی ان کے جسمانی اور نفسیاتی دونوں طرح کے علاج پر توجہ دیتی ہے۔

ہومیوپیتھی دوا کے ساتھ مریض کے ساتھ بہتر سلوک اور رویہ اپنانے کی تلقین کرتی ہے۔ مریض کے ذہنی سکون کے انتظام کا حکم دیتی ہے۔ یہ سب باتیں نفسیات کے علم کی باتیں ہیں۔

ہومیوپیتھی بعض مریضوں کے علاج کے لئے اس کی سوسائٹی اس کا ماحول تبدیل کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ اس سے اس کی ذہنی حالت پر اثر پڑتا ہے اور یہ سب نفسیات کے اصول ہیں۔

ان باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہومیوپیتھی کے علم اور نفسیات کے علم میں کوئی تضاد نہیں۔ ان میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے بلکہ کہہ سکتے ہیں کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں نفسیات کے علم کا استعمال کیا جاتا ہے۔

➢ سوال 5: مایوسی یا محرومی کیا ہے؟ اس کی وجوہات اور اثرات کیا ہوتے ہیں؟

جواب: دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 5

➢ سوال 6: ذہانت کیا ہے؟ مثالوں کے ساتھ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 6

➢ سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- شیزوفرینیا:

دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 7-i

ii- موروثیت:

دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 7-ii

iii- ہسٹریا:

دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 7-iii

➢ سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- تھائی مس غدود جسم میں .... بناتا ہے۔ (خون کے ذرات)

2- جینز .... کا بنیادی یونٹ ہیں۔ (خلیہ)

3- کسی چیز کی موجودگی کا احساس .... کہلاتا ہے جبکہ وہ چیز موجود نہ ہو۔ (وہم)

4- فرائیڈ نے دماغ کو .... حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ (تین)

-5 غلط ادراک .... کہلاتا ہے۔ (التباس)
-6 تحلیل نفسی کے طریقہ کار کی بنیاد .... نے رکھی۔ (فرائیڈ)
-7 .... کی بیماری میں زبردست تھکان محسوس کرتا ہے۔ (شوگر)
-8 شیزوفرینیا ایک .... دوہری شخصیت کی بیماری ہے۔ (ذہنی)

★

سال سوم — امتحان 2014ء

میٹریا میڈیکا

➢ سوال 1: کینتھرس اور لائیکو پوڈیم کی پیشاب کی علامات مفصل تحریر کریں۔

1- کینتھرس (Cantheris):

کینتھرس کی پیشاب/آلات بول کی علامات درج ذیل ہیں:

★ پیشاب کرنے کی ناقابل برداشت حاجت، ساتھ اینٹھن ہو۔
★ خون ملا پیشاب آتا ہے۔
★ گردوں کی سوزش میں یہ دوا کارآمد ہے۔
★ پیشاب کے سارے راستے میں اینٹھن، جلن اور کٹن ہوتی ہے۔
★ پیشاب کی فوری حاجت ہوتی ہے۔
★ پیشاب قطرہ قطرہ، خون ملا اور اینٹھن ہوتی ہے۔
★ پیشاب میں چھیچھڑے آئیں۔ لعاب دار پیشاب ہو۔
★ پیشاب کے پہلے، دوران اور بعد میں جھلسا دینے والا جلتا ہوا قطرہ قطرہ ہو۔
★ کمر میں درد، مسلسل حاجت ہوتی ہے۔

2- لائیکو پوڈیم (Lycopodium):

لائیکو پوڈیم کی پیشاب/آلات بول کی علامات درج ذیل ہیں:

★ لائیکو پوڈیم میں ہضم اور پیشاب کی علامات ضرور ہوتی ہیں۔
★ پیشاب کرنے سے پہلے کمر میں درد ہوتا ہے۔
★ جیسے ہی پیشاب اُترنا شروع ہوتا ہے، درد بند ہو جاتا ہے۔
★ پیشاب کے لئے زور لگانا پڑتا ہے اور آہستہ آہستہ اُترتا ہے۔
★ پیشاب رات کو زیادہ آتا ہے، بار بار آتا ہے۔
★ پیشاب بند ہو جائے۔
★ پیشاب کے ساتھ سرخ گاد، تلچھٹ تہہ نشین ہوتی ہے۔
★ بچہ پیشاب کرنے سے پہلے چیخ مارتا ہے۔
★ گردے کی خرابی اور پیشاب میں سرخ ریت آتی ہے۔

➢ سوال 2: لیکیسس کا معالجاتی دائرہ کار تحریر کریں۔

جواب: لیکیسس کا معالجاتی دائرہ کار ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے:

★ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ کسی بھی طرح کے اخراج جاری ہونے سے علامات میں کمی آتی ہے۔
★ دیگر سانپوں کی زہروں کی طرح لیکیسس خون کے اجزاء میں بگاڑ لاتی ہے۔
★ مریض بکواسی، غمگین، پریشان، دوسروں کو نظر انداز کرتا ہے۔
★ دھوپ کی وجہ سے سردرد ہوتا ہے۔ سردرد کے ساتھ پھڑ پھڑاہٹ اور نگاہ دھندلی۔
★ شراب اور کستورا مچھلی کھانے کی خواہش۔
★ بھوکا کھانے کا انتظار نہیں کر سکتا۔ دانتوں سے کترنے جیسا درد ہوتا ہے جو کھانے سے کم ہوتا ہے لیکن چند گھنٹے کے بعد پلٹ آتا ہے۔
★ شراب کے نشہ کی وجہ سے ہذیانی کیفیت، شرابیوں میں بالخصوص مفید ہے۔
★ سن یاس کی تکالیف میں مفید ہے۔
★ حیض اگر بند ہو تو جاری ہونے پر علامات میں کمی آتی ہے۔
★ جنسی اعضاء میں زبردست تحریک، تندی شہوت۔
★ مریض مرض کی شدت کے وقت سو جاتا ہے۔ اچانک چونک اُٹھتا ہے۔
★ دل کی حرکت بے قاعدہ، بے قراری، سکڑاؤ کا احساس کی وجہ سے دھڑکن ہوتی ہے۔
★ کاربنکل، بستری زخم جس کے کنارے سیاہ ہوں۔ نیلی کالی سوجن جراحی کے زخم۔
★ گومڑیاں، چھوت کی حالتیں، پورا نظام زہریلا ہوتا ہے، تھکن آتی ہے۔

➢ سوال 3: بواسیر میں ایلوز اور نائٹرک ایسڈ کب استعمال کروائی جاتی ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 4

➢ سوال 4: ٹیوبرکولینم پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 3

➢ سوال 5: کالی کارب اور چائنا کی مخصوص علامات تحریر کریں۔

کالی کارب کی مخصوص علامات:

کالی کارب کی مخصوص علامات درج ذیل ہیں:

★ کالی کارب کا تعلق پوٹاس کے گروپ سے ہے اور اپنے گروپ کی دیگر ادویات کی طرح اس میں کمزوری اہم ہے۔
★ مریض معدے میں بے قراری محسوس کرتا ہے۔

- ★ مریض کو ہر وقت تنہائی کا خوف رہتا ہے۔ خاموش اور اطمینان سے نہیں بیٹھ سکتا ہے۔
- ★ مریض ذہنی طور پر ناامید چڑچڑا' خوفزدہ اور سیمابی مزاج والا ہوتا ہے۔
- ★ سرد ہوا میں سواری کرنے سے سر درد ہوتا ہے۔
- ★ منہ سے بو آتی ہے' پُر درد آبلے نکلتے ہیں۔
- ★ خونی بواسیر' پاخانہ کے ساتھ خون آتا ہے۔
- ★ مریض کو بولتے وقت اور زبان کو حرکت دیتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔
- ★ مقعد میں خارش ہوتی ہے اور رطوبت خارج ہوتی ہے۔
- ★ مریض کی کھوپڑی میں خارش ہوتی ہے۔
- ★ کانوں میں دباؤ اور احساس کہ بالائی حصہ میں ڈاٹ لگی ہے' دھندلا دکھائی دیتا ہے۔ اشیاء بہت دور رکھی نظر آتی ہیں۔
- ★ چھینکیں آتی ہیں' سونگھنے کی حس متاثر ہوتی ہے۔
- ★ خواب کے بغیر احتلام ہو جاتا ہے۔ پاخانہ کے دوران مذی خارج ہوتی ہے۔
- ★ زبردست خواہش جماع' خارش جس کی وجہ سے خواہش جماع بیدار ہوتی ہے۔
- ★ اس دواء کی جلدی علامات رسٹاکس سے ملتی ہیں۔
- ★ آتشک کے مریضوں کے متعلق عوارض پائے جاتے ہیں۔
- ★ زکام اور دھڑکن کی تکلیف بالخصوص بوڑھے افراد میں۔
- ★ ہونٹوں کے گرد جلن ہوتی ہے جیسے مرچیں لگی ہوں۔

چائنا کی مخصوص علامات:

چائنا کی مخصوص علامات درج ذیل ہیں:

- ★ یہ دواء رطوبات زندگی سے آنے والی کمزوری میں مفید ہے۔
- ★ اس دواء کی علامات میں وقت کی پابندی پائی جاتی ہے۔
- ★ اس کے مریض میں سرد مہری' بے پروائی اور دل شکستگی پائی جاتی ہے۔
- ★ پپوٹوں پر بوجھ کا احساس اور درد ہوتا ہے۔
- ★ زبردست پسینہ اور کمزوری' کانپتا ہے۔
- ★ دمہ جو مرطوب موسم میں شدت اختیار کرتا ہے۔
- ★ سر اور گردن کی نالیوں میں زور کی دھڑکن ہوتی ہے۔
- ★ سر میں احساس جیسے کھوپڑی پھٹ جائے گی۔
- ★ دانت درد جو دانت بھینچنے اور گرمی سے کم ہوتا ہے۔
- ★ مریض کی تکلیف پھل کھانے سے بڑھتی ہے۔
- ★ مسلسل دم گھٹنے کا احساس' دم گھٹنے والا نزلہ۔

★ سر اور گردن کی نالیوں میں زور کی دھڑکن ہوتی ہے۔
★ دوسرے افراد کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔
★ چندیا ذکی الحس، بالوں میں کنگھی برداشت نہیں کرتی ہے۔
★ عورتوں میں خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے۔
★ لیکوریا خون ملا، محسوس ہوتا ہے کہ حیض کی جگہ آ رہا ہے۔
★ زکام جو کمزوری کے ساتھ آتا ہے۔
★ مسلسل دم گھٹنے کا احساس، دم گھٹنے والا نزلہ۔
★ سر اور گردن کی نالیوں میں زور کی دھڑکن ہوتی ہے۔
★ خصیوں میں سوزش آتی ہے۔
★ پیڑو میں بوجھ کا احساس اور درد ہوتا ہے۔
★ ذائقہ کڑوا، کھانے کا ذائقہ زیادہ نمکین محسوس ہوتا ہے۔

➢ سوال 6: سپیا کو عورتوں کی دواء کہا جاتا ہے، وضاحت کریں۔

<u>جواب</u>: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 1

➢ سوال 7: چیلی ڈونیم کی جگر سے متعلقہ علامات تحریر کریں۔

<u>جواب</u>: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

➢ سوال 8: مندرجہ ذیل علامات کے سامنے بالمثل دواء کا نام لکھیں:

1- بازو اور کندھے میں درد، دائیں جانب زیادتی، چہرہ زرد، گرم خوراک اور مشروبات کو فوقیت دے۔ (لائیکو پوڈیم)
2- ویکسی نیشن کے بداثرات، دل بیٹھنا، بے چینی، تشویش، سر پر پسینہ۔ (سلیشیا)
3- یادداشت کمزور، تمام تکالیف کھانے سے عارضی طور پر بہتر، معدہ میں خالی پن کا احساس، سہلانے سے اضافہ۔ (اناکارڈیم)
4- گال سرخ اور جلن، معدے کے عوارض کے باعث جلندار کھانسی، دائیں طرف زیادتی، شدید تنگی تنفس کا کالی کھانسی۔ (سینگونیریا)
5- مٹھائیوں کی زبردست خواہش، کام عجلت میں کرنا چاہے۔ چکر، رات کو زیادتی، تازہ ہوا میں اضافہ۔ (ارجنٹم نائٹریکم)

فلاسفی (2014ء)

سوال 1: علامت کی تعریف کریں اور واضح کریں کہ ہومیوپیتھی علامتی علاج کی قائل ہے۔

علامت کی تعریف:

1- مریض اپنی بیماری کو جب زبان سے بیان کرے تو اس حالت میں اس کو علامت کہتے ہیں یعنی بیماری کے وہ تمام احساسات جو مریض محسوس کرتا ہے اسے طبیب کے سامنے اپنی زبان سے بیان کرتا ہے۔ یہی زبان سے اپنے مرض کا حال بیان کرنا علامات یا علامت کہلاتا ہے۔

2- کسی مرض یا دوا کی وجہ سے تندرست جسم میں جب تبدیل شدہ حالت کا اظہار علامت کہلاتا ہے یا صحت میں نقص کی صورت میں جو کیفیت انسانی احساسات یا جسم پر وارد ہوتی ہے اسے علامات کہا جاتا ہے۔

3- ڈاکٹر ہانیمن کے نزدیک علامت صحت مند جسم اور دماغ میں تبدیلیوں کا نام ہے۔ یہ تبدیل شدہ کیفیت مریض خود بھی محسوس کرتا ہے اور اس کے لواحقین اور معالجین بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

علامتی علاج اور ہومیوپیتھی:

امراض کا اظہار علامتوں کے ذریعے ہوتا ہے اور علامتیں کسی دوا کی طالب ہوتی ہیں۔ ان کی غیر موجودگی یا ان کو جانے بغیر ہم امراض کو محسوس نہیں کر سکتے۔ صحت مند انسانی جسم اور دماغ کے تمام افعال اور احساسات میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے اور کوئی تکلیف دہ علامت ہو تو ان کے افعال ظاہر نہیں ہوتے لیکن اگر کسی وجہ سے ان میں (جسم اور دماغ) معمول سے ہٹ کر کوئی فعل سرزد ہو تو ان کے افعال اور احساسات کا اظہار تکلیف دہ علامات کے ذریعے ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھی کے نقطۂ نظر سے یہی علامات مرض کی حقیقی تصویر ہوتی ہیں اور ان ہی کا علاج کرنا ہوتا ہے تاکہ غیر فطری سبب سے پیدا شدہ ابتدائی علامات کو ہی شفایاب کر دیا جائے اور جسم کو مادی اور ساختی تبدیلیوں سے بچا لیا جائے جو اس کے نقصان کا سبب بنتا ہے۔ اس نظریے کے برعکس دوسرے طریقہ ہائے علاج میں مرض کے نتیجے میں پیدا شدہ جسمانی تبدیلیوں کو مرض کا نام دیا جاتا ہے۔

ایک ہومیوپیتھک معالج کی نظر میں مریض کے علامات کا مجموعہ اس خاکہ سے قطعی مختلف ہوتا ہے جو کسی سرجن، کسی خاص تشخیص کرنے والے یا پیتھالوجسٹ کے ذہن میں ہوتا ہے۔ کیونکہ جو شخص صرف ماؤف اعضاء یا عضوی آلام واسقام کو ہی سمجھتا ہے وہ ہومیوپیتھک نظریے کی نسخہ نویسی نہیں کر سکتا وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کا رجحان جسم کے مختلف اعضا میں پیدا شدہ علامات پر تحقیق کرنا ہوتا ہے لیکن

طرف ایک سچے ہومیو پیتھ کے دماغ میں علامات کا تصور اور طرح کا ہوتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ ماہر خصوصی اور ایک ہومیو پیتھ کے رپورٹ کردہ کیس میں تفاوت ہوتا ہے جس سے بے اطمینانی رونما ہوتی ہے۔ ماہر خصوصی یہ جننا چاہتے ہیں کہ ماؤف اعضا جنہوں نے علامات پیدا کئے اور جو ہومیو پیتھ دوا سے شفایاب ہوئے ان کی ہیت میں کیا تبدیلی واقع ہوئی اور ہومیو پیتھ اعضاء کو نہ ل بلکہ بیماری کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ علامات کے تقدم اور تاخر کو سوچ کر صحیح دوا تجویز کی جائے۔

جس وقت ہومیو پیتھک معالج کو دماغ کی اندر مریض کے عوارض کی ایک خاص تصور بن جاتی ہے پھر وہ ریپرٹری کی مدد سے علامات مرض کے تجزیہ کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس کام کو اگر معالج جلدی انجام دینا چاہے تو اسے منطقیانہ طور پر کیا جائے اسے علم ہو کہ ابتدا کہاں ہے اور انتہا کہاں یعنی وہ ابتدا تو علامات عامہ سے کرے اور انتہا علامات خصوصی پر۔

کلیدی علامات کے پیش نظر دوا کا تجویز کرنا بہت سے قلوب کے لئے دلچسپ اور قابل قبول نظریہ ہے کیونکہ یہ طریقہ ایک تو آسان ہے۔ دوم اس کے پیرو کاروں کو دواؤں کے فارق پہلوؤں پر زیادہ کاوش اور محنت کرنی نہیں پڑتی۔ علاوہ ازیں یہ بھی سچ ہے کہ اسی بنا پر تجویز کردہ دواؤں نے بوسیلہ لپے ایلن اور دوسرے کئی ہومیو پیتھس وہ شاندار و کامیاب شفایابی دلوائی ہے کہ یادگار زمانہ بن گئی ہیں۔

سوال 2: بحث کریں کہ ہومیو پیتھک ادویات کا اثر اعصاب کے ذریعے ہوتا ہے نہ کہ خون کے ذریعے؟

جواب: ہومیو پیتھک دواء کی قلیل ترین مقدار کا اثر اعصاب کے ذریعے ہوتا ہے اس لئے زبان کے علاوہ جسم کے وہ تمام حصے یا اعضاء جن میں حسی اعصاب زیادہ پائے جاتے ہیں درج ذیل ہیں:

منہ کے ذریعے دواء دینا:

منہ کے راستے دواؤں کے استعمال کو انگریزی اصطلاح میں ''اورل'' کہا جاتا ہے۔ ہومیو پیتھک اور دوسرے طریقہ علاج میں یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔ دواء منہ میں جا کر زبان اور منہ کے اندرونی اعصاب کو چھو کر اپنا اثر مرتب کرتی ہے۔ ہومیو پیتھک دواء کو زبان کے نیچے رکھ کر چوس لینا دواء کے استعمال کا بہترین طریقہ ہے۔ اگر یہی دواء پانی میں ملا کر دی جائے تو بہتر اور احسن طریقہ سے کام کرتی ہے۔

دواء کو سونگھنے کا عمل یا آلات تنفس کے ذریعے دواء دینا:

تمام دوائیں جو کہ سونگھائی جائیں مثلاً ہومیو پیتھک کی کوئی بھی دواء کی پوٹینسی شیشی میں رکھ کر ناک کے قریب لائی جائے تو حسی اعصاب اس کو قبول کر لیتے ہیں یا پھر بھاپ یا بخارات کی شکل میں دی جائے تو ایسی صورت میں میوکس جھلی کے ذریعے یہ دواء جسم کے اندر داخل ہو کر اپنا اثر ظاہر کرتی ہے۔

ہومیو پیتھک ادویہ سونگھ لینے سے بھی بہترین عمل کرتی ہیں۔ ناک یا منہ کے راستے سانس کو اندر کھینچتے ہوئے دواء کے لطیف اثرات نظام جسمانی میں داخل کرنے کے عمل کو اصطلاح میں انفیکشن کہتے ہیں۔

اگر مریض بے ہوش ہو یا سو رہا ہو تو اس کے نتھنوں کے قریب شیشی پکڑ کر بھی یہ عمل سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن نے آرگینن آف میڈیسن کے افورزم 285 کے ذیلی حاشئے میں اس طریقے کو مفید اور جلد اثر کرنے والا طریقہ بتایا ہے۔

جلد یا مالش کے ذریعے:

جلد دواء کو جذب کر کے صحت مند ہونے میں مددگار ہوتی ہے۔ یعنی جلد کے ذریعے دواء جذب ہو کر جسمانی نظام کی درستگی میں مدد دیتی ہے جو دواء مریض کو کھلائی جا رہی ہو اسی دواء کو پشت ٹانگوں اور بازوؤں پر ملنے سے شفایابی کے عمل میں اضافہ ہوتا ہے۔

لیکن جلدی امراض میں، درد، تشنج اور چھالوں پر خارجی طور پر دواء کا لگانا جائز نہیں۔ اس کی ڈاکٹر ہانیمن نے سختی سے ممانعت کی ہے اور یہ قانون شفاء کے برعکس ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن افورزم 285 میں لکھتے ہیں جب فزیشن اندرونی دواء کا استعمال مفید پاتا ہے تو وہی دواء مائع حالت میں جسم کی سب سے اوپر والی تہہ کے ذریعے مالش کرنے کے لئے مریض کو مشورہ دیتا ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن نے افورزم 284 کے حاشیہ میں بچوں کے لئے خاص وضاحت فرمائی ہے کہ شیرخوار بچے کو ماں یا دایہ کے دودھ کے ذریعے دواء دینے سے حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ بچہ کیسی ہی بیماری میں مبتلا کیوں نہ ہو، صحیح طور پر منتخب کی ہوئی دواء کی معتدل خوراک دودھ پلانے والی ماں کو دی جائے۔

انجکشن کے ذریعے:

جدید ہومیو پیتھک میں انجکشن بھی دستیاب ہیں جن کے ذریعے سے دواء مریض کے جسم میں داخل کی جاتی ہے۔

سوال 3: اصول بالمثل (مماثلت) کو فلسفہ اور سائنس سے واضح کریں۔

جواب: ہومیو پیتھی دو یونانی زبان کے الفاظ ہومیوس (Homius) اور پیتھوز (Pathos) کا مرکب ہے۔ ہومیوس کے معنی ''بالمثل'' کے جبکہ پیتھوز کے معنی ''طریقہ علاج'' کے ہیں۔

ہومیو پیتھی موجودہ سائنس کے جدید دور کا ایک ایسا منفرد انکشاف ہے جس کی بنیاد لازوال اور عالمگیر اصول پر رکھی ہے جس کا مطلب مثل کا علاج مثل سے ہے۔

ہومیو پیتھی کے بانی ڈاکٹر سیموئیل ہانیمن تھا جس نے اس کا قانون (آرگنن آف میڈ

لکھا اور اس کے بنیادی اصول واضح کئے۔

ڈاکٹر ہانیمن نے آرگنن آف میڈیسن کے افورزم (25) میں علاج بالمثل کے متعلق لکھا ہے:

''اب تمام محتاط امتحانات اور خالص تجربات میں شفاء بخش فن کا صرف ایک ہی مضبوط راستہ ہے جو ہمیں سکھاتا ہے کہ فی الحقیقت وہی دواء تندرست افراد پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے جو بیماری کی علامات کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ مشابہ علامات پیدا کرتی ہو اور مناسب قوت کی خوراکوں اور تقلیل دواء میں زیادہ تیزی اور استقلال سے علامات مرض کے مجموعے کو زائل کرے۔ گویا ساری موجودہ بیماری کو صحت میں تبدیل کر دے۔ تمام دوائیں بلا استثناء ان امراض کی تمام علامات کو شفا بخشتی ہیں جن کی علامات مشابہ ہوں اور ان میں سے کسی کو بھی شفاء بخشے بغیر نہیں چھوڑتیں۔''

یہ امر قدرت کے مندرجہ ذیل ہومیوپیتھی قانون پر منحصر ہے جو کبھی کبھی مبہم سمجھا جاتا تھا لیکن اب تک اسے کلیتاً تسلیم نہیں کیا گیا اور یہ وہ قانون ہے جس پر ہمیشہ صحت کا مدار رہا ہے۔

''ایک طاقتور برقی اثر کے مقابلے پر کمزور اثر زندہ نظام بدن میں ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جاتا ہے بشرطیکہ طاقتور (باوجود اختلاف قسم) اپنی نمایاں خصوصیات میں کمزور سے بالکل مشابہ ہو۔''

علاج بالمثل نظریہ کی صداقت:

بابائے طب بقراط اپنی کتاب "Littre" میں لکھتے ہیں کہ مرض انسانی جسم میں جس چیز سے پیدا ہوتی ہے اس سے ہی مرض کو ٹھیک کیا جا سکتا ہے مثلاً جو چیز کھانسی پیدا کرتی ہے وہی چیز کھانسی کا علاج ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے مشہور طبیب پیراسلس (1493ء) اپنی مشہور کتاب "Minor Diseases" میں علاج بالمثل کی تائید یوں کی ہے کہ جو چیز یرقان کے مرض کو پیدا کرتی ہے، یرقان کا تریاق (علاج) ہے۔

سائنس (Science):

لفظ سائنس لاطینی زبان سے ماخوذ ہے جو کہ لفظ Scire سے ماخوذ ہے جس کے معنی جاننا To Know ہے۔ Science سے مراد وہ علم ہے جس کا تعلق حقائق اور مشاہدہ کے ساتھ ہو۔ سائنس حقائق کی باقاعدہ ترتیب ہے۔ یہ حقائق مشاہدات اور تجربات کے ذریعے حاصل کئے جاتے ہیں یعنی سائنس ایک ایسا علم ہے جس کی اساس بنیادی طور پر حقائق اور مشاہدات پر ہے۔ کسی شے کے وجود کو ماننے کے لئے صرف نظریات ہی کافی نہیں بلکہ اس کی ماہیت کو لازمی طور پر مشاہدات کے ذریعے ثابت کرنا ہے۔ ظاہر ہے حقیقت اسی وقت تسلیم کی جاتی ہے جب یہ تحقیق سے ثابت ہو جائے مثلاً کسی سیال کو اسی وقت سیال کہا جائے گا جب اس میں بہنے کی صلاحیت ہوگی۔

میڈیسن سائنس وہ شاخ ہے جو انسان کی صحت اور بیماری کے متعلق بحث کرتی ہے۔ یہ تمام سائنسی علوم کی ماں ہے۔

سائنس کی تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو اس کا اطلاق ہومیوپیتھی پر پورے طور پر ہوتا ہے کیونکہ ہومیوپیتھی کی بنیاد ہی مشاہدات اور تجربات پر ہے۔

بانی ہومیوپیتھی ڈاکٹر ہانیمن کو ہومیوپیتھک طریقہ علاج اس وقت ذہن میں آیا جب انہوں نے سنکونا کو اپنے جسم پر آزما کر اس کے نتائج کا بار بار مشاہدہ کیا اور اس مشاہدہ کی تصدیق دوسرے ساتھیوں پر بھی کی۔ اس طرح تجربات اور ٹھوس مشاہدات کے دور سے گزر کر اس کو ایک طریقہ علاج کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کیا لہٰذا ہومیوپیتھی کی بنیاد سائنس کی طرح مشاہدات اور تجربات پر ہی ہے اور ڈاکٹر ہانیمن کے دور سے اب تک ہومیوپیتھک ادویات اور قانون (آرگنن) مشاہدات و تجربات کی کسوٹی پر پورے اُتر رہے ہیں اس لئے ہومیوپیتھک طریقہ علاج کو سائنس قرار دینا ایک حقیقت ہے اور اس کے اصولوں کو سائنٹفک کہا جاتا ہے۔

فلسفہ یا فلاسفی (Philosiphy):

فلاسفی دو یونانی الفاظ "Philos" معنی عشق یا محبت اور "Sophia" کا مطلب حکمت ہے۔ فلاسفی کا مطلب حکمت و دانش سے عشق ہے۔ فلاسفی کا علم وہ ہے جس میں حکمت و دانش سے والہانہ لگاؤ ہے جس کے تحت نہ صرف طبیعاتی مادی مظاہرہ اور مابعد الطبیعاتی (غیر مادی) اشیاء کی حالتوں پر بحث کی جاتی ہے۔

انسان نے جب روئے زمین پر قدم رکھا تو اس نے اپنے اردگرد پھیلی ہوئی اشیاء اور ماحول کو سمجھنے کی کوشش کی کیونکہ تجسس فطرت انسانی ہے۔

کائنات کے ایک عمیق مطالعے کے بعد اس نے ہر چیز کے متعلق اپنے نظریات پیش کئے۔ ان ہی نظریات نے آئندہ چل کر باقاعدہ ایک علم کی حیثیت اختیار کر لی۔ اس علم کو فلسفہ کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

فلسفہ ایک ایسا علم ہے جو ہر چیز پر بحث کرتا ہے جو ہمارے ذہن میں جنم لیتا ہے یا جو مادی طور پر ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہوتی ہے۔ انسان نے صرف چیزوں کے متعلق بحث ہی نہیں کی بلکہ انہیں باقاعدہ اصول وضوابط بھی عطا کئے۔

ڈاکٹر ہانیمن نے فلسفے کے تحت ہومیوپیتھی میں قوت حیات کا نظریہ تقلیل دواء کا نظریہ بالشل دواء کے اصول پر جامع اور مفصل بحث کی ہے۔ اس بحث کا ماحصل ہومیوپیتھی کا فلسفہ کہلاتا ہے لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہومیوپیتھی سائنس، آرٹ اور فلسفہ بھی ہے۔

سوال 4: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں:

1- نوسوڈز:

نوسوڈز یونانی لفظ نوسوس (Nosos) سے مشتق ہے جس کے معنی بیماری کے ہیں۔

نوسوڈز کی تعریف: ''نوسوڈز سے مراد وہ ادویہ ہیں جن کی تیاری کے لئے متعلقہ امراض ہی

کے عفونتی مادے کو بنیادی ڈرگ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔"

ہومیوپیتھی میں نوسوڈز ایسی دوائیں ہیں جو مختلف بیماریوں کے مواد سے حاصل کی جاتی ہیں اور بیماریوں کے ان مادوں کے حصول کا ذریعہ انسان، حیوان اور نباتات ہیں۔

نوسوڈز کو مریض بافتوں اور ان کے افرازات یا جراثیمی کلچر سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس طرح نوسوڈز حیوانی اور نباتاتی ذرائع سے حاصل کئے جاتے ہیں:

زندہ انسانوں سے حاصل ہونے والے نوسوڈز:

★ مریض تپ دق کے بلغم سے.......... بیسی لینم (Bacillinum)

★ ٹائیفائیڈ بخار کے مواد سے.......... ٹائیفائیڈ یئم (Typhodium)

★ خارش کے مواد سے.......... سورائینم (Psorinum)

★ خسرہ کے مواد سے.......... ماربی لینم (Morbilinum)

حیوانات سے حاصل ہونے والے نوسوڈز:

★ باؤلے کتے کی رال سے.......... ہائیڈروفوبینم (Hydrophobinum)

★ بھیڑ کی تلی کے سرطان سے.......... انتھراکسینم (Anthraccinum)

نباتات سے حاصل ہونے والے نوسوڈز:

★ دلدلی علاقوں کے عفونتی مادے سے.......... ملیریا آف سکیل کار (Malaria of Secale Cor)

★ گلے سڑے پودوں سے

ڈاکٹر ہانیمن نے ایک مختصر سی آزمائش خارش کے مواد (سورائینم) پر کی تھی لیکن انہوں نے ادویہ کی فہرست میں اس کو شامل نہیں کیا کیونکہ اس کی آزمائش تندرست انسانوں پر نہیں کی گئی تھی۔ ڈاکٹر ہانیمن کے بعد آنے والے دور میں بہت سے نوسوڈز کی آزمائش کی جا چکی ہے۔

ڈاکٹر ایچ سی ایلن نے بہت سے نوسوڈز کو اپنے میٹریا میڈیکا میں شامل کیا اور ان کی تمام علامات کو ترتیب سے درج کیا ہے۔

2- استعداد قبولیت:

استعداد قبولیت کے معنی مرض کے قبول کرنے کی صلاحیت یعنی کسی کے جسم میں مرض کو قبول کرنے کی کس قدر صلاحیت ہے۔ مرض کی تشریح میں ہم کہتے ہیں کہ مرض دراصل قوت حیات کے بیمار ہونے کا نام ہے۔ اگر قوت حیات مضبوط ہوگی تو مرض لاحق نہیں ہوگا۔ اگر قوت حیات کمزور ہوگی تو مرض لاحق ہوگا۔

مذکورہ بیان یہ ہے کہ جسم میں استعداد قبولیت کا قوت حیات کی حالت سے براہ راست تعلق

ہے۔ قوت حیات جس قدر مضبوط ہوگی' جسم میں مرض کو قبول کرنے کی صلاحیت اسی قدر کم ہوگی اور قوت حیات جس قدر کمزور ہوگی مرض کو قبول کرنے صلاحیت اسی قدر زیادہ ہوگی۔

مرض کے حملہ کے کامیاب ہونے کا تعلق جسم کے اندر بیماری کو قبول کرنے کی استعداد پر ہے۔ استعداد قبولیت کم ہوگی' حملہ ناکام ہوگا یا جزوی طور پر کامیاب ہوگا۔ اگر استعداد قبولیت زیادہ ہوگی تو حملہ کامیاب ہو جائے گا اور جسم بیمار ہو جائے گا۔

سوال 5: میازم کی دریافت کو بیان کریں۔ سورا' سفلس اور سائیکوسس کو مختصراً بیان کریں۔

جواب: میازم سے مراد عفونت یا عفونتی مادہ ہے جو مزمن امراض کا باعث بنتا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے طویل تحقیق کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ بنیادی طور پر تین عفونتی یا زہریں ایسی ہیں جو مزمن امراض کا باعث بنتی ہیں۔ اگر ان کو جسم انسانی سے خارج کر دیا جائے تو جسم انسانی امراض سے پاک ہو جاتا ہے۔ انہوں نے مسلسل تحقیق کے بعد تین عفونتوں کا سراغ لگایا' وہی میازم کہلاتی ہیں۔

میازم تین طرح کے ہوتے ہیں:

1- سورا (Psora)
2- سفلس (Syphilis)
3- سائیکوسس (Psycosis)

ان زہروں کی بنیادی عفونت میازم ہوتے ہیں۔ یہ آہستہ آہستہ انسانی جسم کے اندر اپنی جڑوں کو مضبوط کر لیتے ہیں اور ایک صحت مند انسان ان عفونتوں کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہے۔

سورا (Psora)

اصل لفظ سوریٹ ہے جو بگڑ کر اب سورا بن گیا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے سورا کو اُم الخبائث' اُم الامراض یا امراض کی جڑ کہا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں میں پیدا ہونے والی تمام بیماریاں سورا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

سورا کی خصوصیات (سورا کے مریض کی خاص علامات):

★ سورا کا مریض شرمیلا اور جلدی خوف زدہ ہونے والا ہوتا ہے۔ اس کو وقت آہستہ آہستہ گزرتا محسوس ہوتا ہے۔

★ سورا کے مریض کے تمام افعال سست ہوتے ہیں۔ مریض اکثر اپنے آپ کو بیمار تصور کرتا ہے اور رنج وغم میں مبتلا رہتا ہے۔

★ سورک مریض کی یادداشت کمزور ہوتی ہے۔ مریض جلد بھول جانے کے علاوہ اپنے عزیزوں کے نام تک بھول جاتا ہے۔

- سورا کا مریض ایک بات کا سلسلہ توڑ کر دوسری باتوں میں لگ جاتا ہے۔
- سورا کا مریض بے صبرا بغیر سوچے سمجھے کام کرنے والا "چڑچڑا" ہوتا ہے۔
- سورا مریضہ کو حیض درد کے ساتھ' لیکوریا کا اخراج پانی کی طرح ہوتا ہے اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔
- سورا کی مریضہ ہسٹریکل مزاج کی ضدی ہوتی ہے اور زیادہ دیر کھڑی نہیں رہ سکتی۔ مریضہ میں جذباتی خلل کی وجہ سے تولیدی اعضاء کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔
- سورا کے مریض کے سر پر خارش اور دانے بھی ظاہر ہوتے ہیں جو زیادہ گرمی میں ہوتے ہیں۔
- سورا کے مریض کی جلد ہمیشہ خشک اور بے رونق رہتی ہے۔ ہاتھوں اور پیروں کی جلد سردیوں کے موسم میں پھٹ جاتی ہے۔
- مریض نہانے کے باوجود گندا نظر آتا ہے۔ مریض کے پسینے سے بو آتی ہے۔

سفلس (Syphilis) آتشک

سفلس کے لفظی معنی "محبت کے ساتھ" ہیں۔ سورا کے بعد دوسرے نمبر پر جو میازم نسل در نسل چلا آ رہا ہے وہ سفلس (آتشک) ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سورا کی طرح یہ مرض ہر انسان میں نہیں پایا جاتا ہے اور نہ ہی یہ سورا کی طرح خود بخود انسانی نظام کے اندر نمودار ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ہانمن آرگنن آف میڈیشن کے افورزم 79 میں سفلس اور سائیکوسس کے متعلق لکھا ہے:

"اب تک صرف آتشک کسی حد تک ایسا متعدی مرض معلوم ہوا ہے جو علاج نہ ہو سکنے پر عمر کے اختتام کے ساتھ ہی رفع ہوتا ہے۔ سائیکوسس ٹولولیہ بھی مناسب دوائیں علاج کے باوجود اتنا ہی ناقابل علاج اور قوت حیات کی طاقت سے باہر ہے اسے بھی عجیب مزمن زہریلی بیماری نہیں سمجھا گیا حالانکہ یہ ہے اور طبیب سمجھتے رہے کہ انہوں نے بدن کے اُبھار دور کر دیئے تو مرض دور ہو گیا لیکن ضدی ٹولولی جو اُس نے پیدا کر دیا اُن کی نظروں سے اوجھل رہا۔"

آتشک کا سبب:

جدید طب میں سپائروکوٹا پلیڈیا (Spirochoetapallida) t کی وائرس ہے اس کے علاوہ موروثی طور پر والدین سے یا اغلام بازی کے علاوہ آتشک کے مریض کا استعمال شدہ انجکشن وغیرہ سے لاحق ہو سکتی ہے۔

آتشک کی پہلے درجے کی علامات:

چھوت لگنے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد اُبھار یا عضو تناسل پر ایک سرخ داغ ظاہر ہوتا ہے جو بعد میں پھنسی یا پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اُبھار کی جگہ پہلے ایک چھوٹا سا نشان معلوم ہوتا ہے پھر اس مقام پر سختی اور ایک چھوٹا سا دانہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعض اوقات اُبھار کی جگہ ایک معمولی سی بدرنگی آ جاتی ہے جو کافی عرصہ قائم رہتی ہے۔ تاہم عام حالت میں پھنسی سے رقیق سا مواد خارج ہوتا ہے۔

دوسرے درجے کی علامات:

پھوڑے کے ظاہر ہونے کے بعد بھی انفیکشن کو ختم کرنے کے لئے مناسب اینٹی سفلس ادویات نہ دی جائیں تو یہ زخم دوبارہ ظاہر ہوتا اور اس کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح سفلس دوسرے درجے میں شامل ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد جسم پر اس کا اظہار مختلف طریقوں سے ہوتا ہے۔ بھوک کا غائب ہونا، بال گرنا، عام جسمانی کمزوری، بخار اور تھکن محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات دوبارہ اعضاء تناسل پر زخم ظاہر ہوتے ہیں۔

تیسرے درجے کی علامات:

یہ خطرناک درجہ ہے۔ اس میں مریض کے جسم کے مختلف حصوں پر گومڑ بن جاتے ہیں۔ یہ گومڑ عام طور پر جلد، ہڈی، جگر اور دماغ وغیرہ میں بنتے ہیں۔ اگر اس درجے میں مخفی سورا بھی بیدار ہو جائے تو خون کی نالیاں تنگ ہونے کے علاوہ دماغ اور حرام مغز کی جھلیوں میں سوزش ہو جاتی ہے اور بعض اوقات پاگل پن کی علامات بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مریض میں خون کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ٹشوز میں آکسیجن کی فراہمی کم ہو جاتی ہے اور مریض کی صحت انحطاط پذیر ہوتی ہے۔

آتشک کے اس درجے میں جسم انسانی میں پتھالوجیکل تبدیلیاں ہوتی ہیں مثلاً عضو کا بڑھنا یا سکڑنا وغیرہ۔ ڈاکٹر ایلن نے خون کی کمی کے علاوہ تلی کا بڑھ جانا اور بعض کیسوں میں جگر کے کینسر کو بھی آتشک سے منسوب کیا ہے۔

عورتوں میں سفلس کی خاص علامات یہ ملتی ہیں کہ ان میں بلاوجہ ہاتھوں کو دھونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ دراصل وہ بہت زیادہ وہمی ہونے کی وجہ سے ''اپنے آپ کو گندہ سمجھتی ہیں خواہ وہ صاف ہی کیوں نہ ہوں۔''

سائیکوسس (Psycosis)

وہ مزاجی کیفیت (سائیکوسس) جو سوزاک کے دبنے سے پیدا ہوتی ہے۔ سائیکوسس کا اثر نرم بافتوں (Soft Tissues) پر ہوتا ہے یعنی یہ جسم میں عضلاتی تبدیلیوں یا نئی بافتوں مثلاً رسولی، مسے گومڑ وغیرہ پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔

سائیکوسس کی علامات:

- ★ اس کا مریض سستی اور کاہلی کا شکار ہوتا ہے اور حرکت کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔
- ★ سائیکوسس کے مریض کے سر میں درد لیٹنے سے اور رات کو بڑھ جاتا ہے۔ خاص طور پر آدھی رات کو زیادہ ہوتا ہے۔
- ★ سائیکوسس کے مریض کو پیشاب میں جلن ہوتی ہے۔ اگر سائیکوسس کا اثر خصیوں پر ہو تو یہ متورم ہو جاتے ہیں۔
- ★ مریض کے جوڑوں اور عضلات میں پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں۔
- ★ سائیکوسس کا مریض بواسیر میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے مسے گچھوں کی مانند ہوتے ہیں اور جسم پر بھی مسے نکلتے ہیں۔
- ★ سائیکوسس مریض کے تمام اخراجات تیزابی اور تیز بدبودار ہوتے ہیں۔
- ★ سائیکوسس کی مریضہ لیکوریا کے مرض میں مبتلا ہوتی ہے۔
- ★ سائیکوسس مریض کے جسم پر رسولی، تل، ہڈیوں کے گومڑ یا کینسر ہوتا ہے۔
- ★ سائیکوسس کا زہر انسان میں درندوں جیسی صفات پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام چور، ڈاکو، راہزن، قاتل اسی میازم کے زیر اثر ہوتے ہیں۔

سوال 6: شفائی فن کی پریکٹس کرنے والے معالج کو جن علوم کا جاننا ضروری ہے، بیان کریں۔

جواب: آرگنن کی دفعہ 1 میں درج ہے: ''معالج کا عظیم ترین اور واحد مقصد یہ ہے کہ وہ بیمار کی صحت کو بحال کرے یعنی اس کا علاج کرے۔''

آرگنن کے یہ الفاظ بڑے سیدھے سادھے اور واضح ہیں۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ جب بھی کوئی مریض کسی معالج کے پاس آتا ہے تو معالج کے لئے اس کا علاج کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ آرگنن کی اس دفعہ میں کون سی وہ پوشیدہ چیز ہے جو بانی ہومیوپیتھی ڈاکٹر ہانمن نے بتانا چاہی ہے۔ اس دفعہ کو پڑھنے سے ہم یہ تو جان جاتے ہیں کہ ایک معالج کا مقصد حیات بیمار کو شفایاب کرنا ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ معالج اپنے مریض کی صحت کو کس طرح بحال کرے۔ کیا اس کے لئے وہ ایسا طریقہ علاج اپنائے جو مریض کے لئے باعث رحمت ہو اور اسے بغیر کوئی تکلیف پہنچے صحت یاب کر دے یا پھر کوئی ایسا طریقہ جو مریض کو صحت یاب کرنے سے پہلے مختلف قسم کی اذیتیں دے؟

اس سوال کا جواب ہمیں آرگنن کی دفعہ 2 میں ملتا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ علاج کرنے کا بہترین اصول وہ ہے جو مریض کو جلد، آسان اور مستقل طور پر شفایاب کر دے۔ مریض کی بیماری کو کم از کم وقت میں مریض کو کوئی تکلیف دیئے بغیر آسانی سے سمجھ آ جانے والے اصولوں کے مطابق ٹھیک کر دے اور بیماری مکمل طور پر ہمیشہ کے لئے درست ہو جائے۔ اس اعلیٰ ترین مقصد کو حاصل

[illegible]

۱۔ معالج کے لئے ضروری ہے [illegible]
مریض [illegible]
[illegible]

۲۔ معالج کے لئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۔ معالج کو اس بات کا علم ہونا چاہئے [illegible]
[illegible]

۴۔ معالج کو بیماری [illegible]
اسباب کا [illegible]

۵۔ معالج کو کسی بیماری کے دوران [illegible]
اصولوں کا علم ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

۶۔ معالج کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ [illegible]
اسے مریض کی اخلاقی حالت، اس کی طبیعت [illegible]
کے احوال، عمر اور جنسی حالت [illegible]
کر مریض کا علاج کرنا چاہئے۔

۷۔ معالج کو مریض کا علاج کرتے وقت اس کی ظاہری علامات کے ساتھ ساتھ اس کے باطنی احساسات کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔

۸۔ معالج کو چاہئے کہ وہ کسی مریض کا علاج کرتے وقت صرف اس مریض کو [illegible] سامنے رکھ کر دوا دے نہ کہ کسی دوسرے مریض کی علامات کا اس کی علامات سے تقابلی مطالعہ کرے کیونکہ ہر مریض کی اپنی انفرادی خصوصیات ہوتی ہیں جس کے مطابق اسے دوا دی جانی چاہئے۔ اس کے لئے اسے قیاسات سے [illegible] ہی سامنے رکھنا چاہئے۔

اگر معالج مندرجہ بالا امور کو سامنے رکھ کر اپنے مریضوں کا علاج کرے گا تو وہ یقیناً اپنے واحد اعلیٰ ترین مقصد کو حاصل کرنے یعنی مریض کی صحت کو بحال کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

سوال 7: ادویات کی شفائی طاقت سے کیا مراد ہے اور یہ کیسے یقینی طور پر حاصل کی جاتی ہے؟

جواب: ادویات کی شفائی طاقت سے مراد ادویات میں موجود وہ طاقت یا قوت ہے جو انسانی جسم سے امراضی کیفیات کو دور کرتی ہے۔ ہومیوپیتھی میں جو ادویات استعمال ہوتی ہیں' وہ انتہائی لطیف ہوتی ہیں اور اس حوالہ سے غیر مادی قوت حیات کے خلاف لطیف دواء بہتر اثر کرتی ہے۔ شفاء سب سے پہلے قوت حیات سے شروع ہوتی ہے۔ سب سے قبل افعالی نظام درست ہوتا ہے' پھر خلیاتی نظام بھی درست ہو جاتا ہے اور انہی نظاموں کی درستگی یا بہتری جسم کی شفاء یا صحت کا باعث بنتی ہے۔ اگر شفاء مرکز سے محیط کی طرف ہو تو یہ ہی بہتر شفاء ہے جس کو کلی شفاء کا نام دیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق اعلیٰ ترین شفاء وہ کہلاتی ہے جو آسانی سے حاصل ہو جس میں بے ضرر طریقہ اختیار کیا گیا ہو' جلد حاصل ہو اور کلی ہو' جزوی نہ ہو۔

ڈاکٹر ہانیمن نے اپنے اس بیان میں شفاء کے لئے رہنما اصول متعین کر دیئے کیونکہ وہ دیگر علاجوں سے جو تکلیف دہ ہیں' بدظن تھے۔ وہ فصد کھولنے وغیرہ کو تکلیف دہ طریقہ سمجھتے تھے۔ ایک قابل ہومیوپیتھ کا مقصد حیات ہی یہ ہوتا ہے کہ مریض کو آسان طریقہ سے شفاء سے ہمکنار کرے اور اسے دوران شفاء کوئی ضرر نہ پہنچے اور شفاء کلی ہو کیونکہ دیگر طریقہ علاجوں میں کلی شفاء کا تصور نہیں ہے۔ وہ صرف مرض کو معطل کر دیتے اور مرض جسم کے اندر جا کر کسی اور رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں ایسا نہیں ہوتا ہے لہٰذا اعلیٰ ترین شفاء کے نظریہ کے مطابق جسم کے ساتھ اس کا ذہن بھی درست ہونا چاہئے۔

سفلس یا سائیکوسس بظاہر جنسی ملاپ سے وجود میں آتی ہے لیکن یہ جنسی ملاپ ہوتا کیسے ہے؟ سب سے پہلے ایک غلط منفی ذہنی سوچ پیدا ہوتی ہے' پھر برائی کا ارادہ پیدا ہوتا ہے' پھر ارادہ عمل کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور عمل میں وقتی چند لمحوں کی لذت کے عوض ایک خبیث بیماری کا تحفہ ملتا ہے۔ ہم اس بیماری کا علاج کرتے ہیں۔ جب خیال پیدا ہو تو سب سے قبل ذہن بیمار ہوا' ہم نے آخر میں آنے والی بیماری کا علاج تو کر دیا لیکن سب سے قبل پیدا ہونے والی ذہنی پراگندگی کا علاج کیوں نہ کیا۔ جسم کے ساتھ ذہن بھی بیماری سے پاک ہو جائے اور جب ذہن پاک ہو گا تو منفی خیال نہیں آئے گا۔ ایک صاف ستھرے ذہن کی تشکیل کے لئے مضبوط قوت حیات کی ضرورت ہے اور اس طرح کی قوت حیات کے لئے پاکیزہ روح کا ہونا ضروری ہے۔ مرض جسمانی نہیں' روحانی بھی ہو سکتی ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ شفاء کا اعلیٰ ترین معیار یہ ہے کہ جسم اور ذہن دونوں امراض سے پاک ہوں۔

قوت حیات کا صحت کی حالت میں کردار:

قوت حیات بحالت صحت مادی جسم کے تمام افعال اور اعضاء کو باہم مربوط رکھتی ہے جس کی وجہ سے تندرست فرد کی بحالت صحت اپنے اعضاء کی طرف قطعاً توجہ نہیں ہوتی کیونکہ قوت حیات بدن

اور ذہن میں رابطہ قائم کئے رہتی ہے۔ یہ ربط اس حد تک ہوتا ہے کہ کوئی فعل ان دونوں کی منشاء اور اشتراک کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتا۔ قوت حیات بیماری پیدا کرنے والے فاسد مادے یا اثرات کا بھی مقابلہ کرتی ہے تا کہ انسانی جسم صحت مند رہے مگر اخلاق و کردار' جھوٹ' نفرت و کینہ' عشق و محبت اور دوسرے انحطاط کسی وقت بھی قوت حیات پر اثرانداز ہو کر اس کے فعل میں خلل یا خرابی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس طرح صحت کی حالت میں قوت حیات کا کردار کمزور ہو جاتا ہے اور انسان مختلف قسم کے ذہنی امراض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

قوت حیات انسانی جسم کو تمام بیماری پیدا کرنے والے اثرات سے دور رکھتی ہے۔ اگر یہ صحت مند ہے تو بیماری کے اثرات کمزور پڑ جاتے ہیں اور انسان صحت مند رہتا ہے۔ جسم ہمہ وقت ایسے اثرات سے دوچار ہوتا ہے مثلاً غذا' ماحول' موسم ایسے عوامل موجود ہوتے ہیں جو انسانی صحت کو خراب کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

قوت حیات کا بیماری کی حالت میں کردار:

ہومیوپیتھی فلاسفی کے نزدیک قوت حیات کی کارکردگی میں خلل کے باعث بیماری پیدا ہوتی ہے یعنی قوت حیات احساس اور فعلیات کی تبدیلی کی شکل میں اپنے ردعمل کو ظاہر کرتی ہے جس کو عام طور پر بیماری کہتے ہیں۔

انسانی جسم جب بیمار ہوتا ہے تو دراصل قوت حیات بیمار ہوتی ہے کیونکہ بیماری پیدا کرنے والے اثرات قوت حیات پر حاوی ہو جاتے ہیں اور انسان کو بیمار کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ہانیمن آرگنن آف میڈیسن کے افورزم 11 میں لکھتے ہیں:

''جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو صرف یہی روحانی اور خودکار طاقت جو نظام بدن میں ہر جگہ موجود ہے' سب سے پہلے زندگی کے دشمن (فاسد کارکن) کے برقی اثرات سے مختل ہوتی ہے۔ یہی روحانی طاقت کا غیر معمولی اختلال جو نظام بدن میں غیر مانوس حسیات کا باعث ہوتا ہے اور اسے بے قاعدہ افعال پر مائل کرتا ہے' مرض کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ یہ ایک غیر مرئی طاقت ہے اور محض نظام بدن پر اپنے اثرات سے محسوس کی جاتی ہے۔ ناظر اسے فاسد اختلاطات کو محض مظاہرہ مرض کی صورت میں اعضاء کے ظاہری افعال اور حسیات کے رنگ میں دیکھتا ہے اور معالج فاسد علامات ہی کے ذریعے سے انہیں معلوم کرتا ہے۔''

بیماری کے وجود کا اظہار علامات ہیں جو جسم میں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر ہانیمن کے مشاہدات کے مطابق ہومیوپیتھی طریقہ علاج میں دواؤں میں بیمارکش اثرات پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ جب مماثل علامات کی بنیاد پر بیماری کی حالت میں ان (ہومیودوا) کو استعمال کیا جاتا ہے تو وہ قوت حیات پر عمل کر کے اس کے ردعمل کی صلاحیت کو تیز کرتی ہے جو بعد میں بیماری کو دور کر دیتی ہے۔

قوت حیات کا علاج کے دوران کردار:

مرض کی حالت میں قوت حیات بیماری کی طاقت کے ساتھ بھرپور عمل کرتے اس کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہے لہٰذا اسی اصول پر حاد بیماریوں میں بیشتر حالات میں بغیر کسی دواء کے قوت حیات ہی اس کو اپنی طاقت سے ختم کر دیتی ہے لیکن مزمن امراض میں مشکل یہ ہوتی ہے کہ قوت حیات اکیلے ان بیماریوں کو دور نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ جب مریض کو مشابہ دواء دی جاتی ہے تو وہ دواء مریض کے مرض کے مشابہ مصنوعی مرضیاتی کیفیت (مصنوعی مرض) پیدا کر دیتی ہے جبکہ قوت حیات پہلے ہی اصل مرض کے خلاف برسرپیکار ہوتی ہے تو دواء کے استعمال کے بعد پیدا شدہ مزید مرضیاتی کیفیت کی مزاحمت کی کوشش کرتی ہے۔ اس موقع پر قوت حیات کے مدافعتی ردعمل میں جو ابھار پیدا ہوتا ہے تو وہ مریض کے مرض کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

سوال 8: (الف) خالی جگہ پُر کریں:

1- سورا ایک مزمن ——— ہے۔ (میازم)
2- آرگنن کا چھٹا ایڈیشن ——— میں لکھا گیا۔ (1842ء)
3- انجیر نما ابھار ——— کی پہچان ہے۔ (سائیکوسس)
4- نوسوڈز کو ہمیشہ ——— میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (اونچی پوٹینسی)
5- قوت حیات کا دوسرا نام ——— کہا جاتا ہے۔ (ڈائنامز)

(ب) مندرجہ ذیل سے درست اور غلط کی نشاندہی کریں:

1- ناسازیٔ طبع میں دواء کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (درست)
2- مریض کی علامات میں اضافہ ہر حالت میں خطرناک ہوتا ہے۔ (غلط)
3- تمام مزمن امراض میازم کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (درست)
4- تمام ہومیوپیتھی ادویات میں دواء کی غیر مادی مقدار موجود ہوتی ہے۔ (درست)
5- نوسوڈز اونچی پوٹینسی میں استعمال کروائے جاتے ہیں۔ (درست)

گائناکالوجی (2014ء)

سوال 1: ایکلیمشیا کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات' نشانیاں اور علامات کو تفصیلاً لکھیں۔

جواب: یہ حالت ولادت سے قبل' دوران یا بعد میں تینوں میں سے کسی ایک وقت ہو سکتی ہے۔ ایک تجزیہ کے مطابق 100 میں سے 20 خواتین کو ولادت سے قبل' 25 کو ولادت کے دوران اور 35 کو

ولادت کے چند گھنٹے بعد یہ تکلیف ہو سکتی ہے۔ ایکلیمشیا کی حالت پری ایکلیمشیا کے بعد ہوتی ہے۔

ایکلیمشیا کی علامات:

اس کی وجہ سے درج ذیل علامات پیدا ہوتی ہے:

- ★ حاملہ کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔
- ★ مریضہ کے پیشاب میں البیومن کا اخراج ہوتا ہے۔
- ★ مریضہ کو سر درد ہوتا ہے قے آتی ہے نگاہ دھندلا جاتی ہے۔
- ★ اگر یہ حالت ولادت سے قبل ہے تو اسقاط کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جنین کے مرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

ایکلیمشیا کی نشانیاں/ حالتیں

اس کی وجہ سے جو حالت پیدا ہوتی ہے اس کو ہم چار حالتوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

1- پری مونیٹری سٹیج:

- ★ اس میں دورے کا دورانیہ کم ہوتا ہے۔ اس کا دورانیہ 10 سے 25 سیکنڈ ہوتا ہے۔
- ★ اس دورے میں شدید بے چینی اور بے قراری ہوتی ہے۔
- ★ دورے کی حالت میں مریضہ کی آنکھیں تیزی سے حرکت کرتی ہیں۔
- ★ مریضہ کی سر کی پوزیشن ایک طرف ہو جاتی ہے۔
- ★ مریضہ کے چہرے کے عضلات میں پھڑکن آتی ہے۔

2- ٹونک سٹیج:

- ★ اس سٹیج میں دورے کا دورانیہ 10 سے 25 سیکنڈ سے بڑھ جاتا ہے۔
- ★ عضلاتی کھنچاؤ آتا ہے' عضلات سخت ہو جاتے ہیں۔
- ★ مریضہ کے جسم میں کزازی حالت آتی ہے۔ وہ کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے۔
- ★ سانس میں رکاوٹ آتی ہے اور ڈایا فرام میں کھنچاؤ آتا ہے۔
- ★ مریضہ کی آنکھیں پتھرا جاتی ہیں' دانت بھنچ جاتے ہیں۔

3- کلونک سٹیج:

- ★ اس میں دورے کا دورانیہ 90 سے 100 سیکنڈ ہوتا ہے اور حالت شدید ہوتی ہے۔
- ★ مریضہ کے منہ سے جھاگ بہتی ہے۔ تھوک کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔
- ★ تکلیف کی وجہ سے زبان دانتوں میں آ کر کٹ جاتی ہے۔
- ★ چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے۔ رنگت سرخ ہو جاتی ہے۔
- ★ دورے کی حالت میں مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔

★ سانس اکھڑنے لگتا ہے، حالت بگڑ جاتی ہے۔

4- قومہ:

★ یہ اس تکلیف کی سب سے خطرناک حالت ہوتی ہے۔
★ مریضہ پر مکمل اور گہری بے ہوشی چھا جاتی ہے۔
★ سانس کے بگڑنے اور اکھڑنے کی حالت قائم رہتی ہے۔
★ اس دورے کی حالت کئی گھنٹے ہو سکتی ہے۔
★ مریضہ کے ظاہری نقوش چہرے سے بگڑے نظر آتی ہیں۔

سوال 2: آپ رحم ٹلنے کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ اس کی وجوہات سپرد قلم کریں۔

جواب: قدرت نے عورت کے رحم کو رباطات (Ligaments) کے ذریعے اس طرح باندھ رکھا ہے کہ نہ تو وہ ڈھیلا ہی رہتا ہے اور نہ ایک دم کسا ہوا یعنی ایسی کارگریزی سے وہ ایک جگہ قائم ہے کہ جس طرف ضرورت ہوتی ہے ادھر ہی جھک جائے گا اور پھر اپنے مخصوص مقام پر آ جاتا ہے۔ رحم ویسے تو تھوڑا بہت اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر ہوتا رہتا ہے۔ عورتیں جب کھڑی ہوتی ہیں تو اس وقت رحم سامنے کی طرف جھکا رہتا ہے، پھر اگر عورت کا مثانہ پیشاب سے بھرا ہو تو اُس کے دباؤ سے اُس کا سر کچھ پیچھے کی طرف جھکا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ رحم کو اوپر اور نیچے کی طرف بھی جھکایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں رحم سامنے یا پیچھے کی طرف جھکایا جا سکتا ہے اور یہ ٹیڑھا بھی ہو سکتا ہے۔

رحم کو باندھے رکھنے والے رباطات ایسی ساخت کے ہوتے ہیں کہ رحم کے ہٹنے اور بڑھنے میں آسانی ہو۔ اُس پر رحم کا براڈ لگامنٹ (رباط عریض) بھی ویسے ہی ڈھیلا رہتا ہے۔ اس سے ہی رحم اپنے مقام سے ٹل جاتا ہے۔ اکثر زیادہ وزن، جھٹکے سے اُٹھانے یا ہٹانے سے یہ ہٹ سکتا ہے۔

رحم کو اپنے مقام سے ٹل جانے کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے:

1- سامنے کی طرف جھکنے پر میلان قدامی (Antiversion) کہتے ہیں۔
2- پیچھے کی طرف جھکنے پر میلان خلفی (Retroversion) اور Retroflaxion کہتے ہیں۔
3- نیچے کی طرف جھکنے پر Prolapsus کہتے ہیں۔
4- اوپر کی طرف Acent اور اُلٹنے پر Inversion کہتے ہیں۔

وجوہات/اسباب:

کمزوری، رباطات کا ڈھیلا پڑ جانا، حالت حمل اور زچگی، کثرت مباشرت، آنتوں یک جھلی کا ورم، حوض عانہ Pelvis میں سیال رطوبت کا اجتماع، زیادتی ورزش، رحم میں زیادتی خون، مثانہ کا بھرا ہونا، پیٹ میں رسولی اور رطوبت کا جمع ہونا، رحم کا نامکمل سکڑنا، کثرت اولاد، چوٹ وغیرہ کا لگنا، کس کر کپڑے وغیرہ پہننا وغیرہ سے رحم اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے۔

علامات: رحم کے اپنی جگہ سے ٹل جانے پر مباشرت میں تکلیف ہوتی ہے۔ ماہواری میں تنگی' جریان خون' رحم میں زیادتی خون' رحم کا انقباض بانجھ پن' رحم کا اُلٹ جانا' مثانہ کی اُکساہٹ' پیشاب میں رکاوٹ' اچانک پیشاب نکل جانا' حوضِ عانہ میں رطوبات کا اجتماع یا خونی رسولی کا پیدا ہو جانا۔ کمر میں درد' اسقاطِ حمل' نصیتہ الرحم میں زیادتی خون اور آنکھوں کی قوت میں کمی وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

Flexion: رحم کے خود بخود ٹیڑھا ہونے پر گردن رحم ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ گردن رحم کی اتصال کی جگہ پر ایک کونا جیسا نکل آتا ہے۔

Version: اس کا مطلب ہے کہ رحم کا سامنے یا پیچھے کی طرف جھک جانا لیکن اس میں اُس کی شکل و صورت تبدیل نہیں ہوتی۔

میلان قدامی (Anti version) سامنے کی طرف جھکنا:

رحم کا منہ سامنے کی طرف جھکنے کو اینٹی ورژن کہتے ہیں۔ ویسے تو رحم قدرتی طور پر سامنے کی طرف جھکا رہتا ہے مگر رحم کا منہ اپنی اصل حالت کے مقابلے بہت کچھ نیچے آ جاتا ہے اور رحم کا منہ پیچھے کی طرف Douglus Pouch میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے تلاش کرنے پر بھی معلوم نہیں ہوتا۔ رحم اپنی اصل حالت سے ہٹ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ماہواری میں خون کم آنا یا تنگی کے ساتھ خون آنا' کثرتِ استحاضہ' رسولی' بانجھ پن' پیشاب کے اخراج میں تکلیف' نصیتہ الرحم میں زیادتی خون اور ورم کی علامات دکھائی دیتی ہیں۔ اگر مریضہ کو پیشاب میں تکلیف ہے تو دیکھنا چاہئے کہ رحم اپنی جگہ سے ٹل تو نہیں گیا ہے۔ اگر دباؤ معاء مستقیم پر پڑے تو پاخانہ کے اخراج میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔

میلان خلفی (Retroversion) پیچھے کی طرف جھکنا:

رحم کا منہ جب پیچھے کی طرف گھوم جاتا ہے تو اُسے Retoversion کہتے ہیں۔ پھر بھی اس سے شکل وصورت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس حالت میں رحم کا اوپری حصہ اپنے اصل مقام سے ہٹ کر دھڑی والی ہڈی یا معاء مستقیم (Rectum) کی طرف یا اُس کے اوپر گرتا ہے اور گردن کے سامنے کی طرف Pubis ہوتا ہے۔

سوال 3: مندرجہ ذیل پر مختصر اً نوٹ لکھیں:

1- ڈسٹوشیا:

ڈسٹوشیا سے مراد ولادت میں غیر طبعی دردوں کا ہونا ہے۔ یا اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ڈسٹوشیا زچگی کے عمل میں کوئی رکاوٹ یا تکلیف کا پیدا ہونا ہے جس سے زچگی اپنے انداز میں مکمل نہیں ہوتی۔

ڈسٹوشیا کی بہت سی وجوہات ہیں:

★ رحم کا منہ سخت ہونا' پانی کی تھیلی کا بروقت نہ پھٹنا یا قبل از وقت پھٹ جانا۔
★ بچے کی پوزیشن کا درست نہ ہونا۔ سر کی بجائے کسی اور حصہ کا آگے ہونا۔
★ بچے کے سر کا نارمل سے بڑا ہونا۔
★ رحم کے اندر ایک کی بجائے دو بچوں سے بھی یہ حالت ہو سکتی ہے۔
★ عورت کا پیڑو بچے کے سر سے چھوٹا ہونا۔
★ عورت کا سیون ضرورت سے زیادہ سخت ہو تب بھی ایسا ہو سکتا ہے۔
★ پیٹ میں کسی رسولی' گومڑ وغیرہ کا ہونا اس کا باعث ہو سکتا ہے۔
★ رحم کے سکڑاؤ کی صلاحیت کم ہونے سے ایسا ہو سکتا ہے۔
★ مثانہ کا ضرورت سے زیادہ پھیلا ہونا اس کی وجہ ہو سکتا ہے۔
★ بچے کا ضرورت سے زیادہ صحت مند ہونا اس کی وجہ ہو سکتا ہے۔
★ رحم مادر میں دوران نشوونما جنین میں کوئی خرابی واقع ہو جائے۔
★ عورت کی عمر اگر زیادہ ہو تو کبھی کبھار پیٹ کے عضلات کے عدم تعاون کی وجہ سے یہ حالت ہو جاتی ہے۔
★ رحم اگر اپنی درست حالت میں نہ ہو۔
★ رحم کے منہ سے باہر تک راستے میں کسی طرح کی رسولی یا رسولی نما پیدائش سے اگر راستہ بند ہو۔

اگر ایسی صورتحال پیدا ہو جائے تو احتیاط سے اس کی وجہ معلوم کرنی چاہئے اور ممکنہ وجوہ کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ زچگی میں مناسب وقت پر علامات کے مطابق دواء کا استعمال کریں۔ ہومیو پیتھک ادویات میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ مذکورہ حالت کو کنٹرول کر سکتی ہے۔ ہومیو پیتھک دواء بچے کی پوزیشن تک کو درست کر کے زچہ کو آپریشن سے بچا لیتی ہے۔ اگر کیس بہت آگے جا چکا ہو اور زچگی میں اتنا وقت نہ ہو کہ دواء کو کام کرنے کا وقت مل سکے تو زچہ کی زندگی بچانے کے لئے بامر مجبوری آپریشن سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

ہومیو پیتھی میں بچے کی پوزیشن کو درست کرنے کے لئے ماں کو پلساٹیلا 200 کی ایک خوراک دی جاتی ہے جو بچے کو درست حالت میں لے آتی ہے۔

2- دودھ پلانا (رضاعت):

رضاعت سے مراد وہ دور ہے جس میں ماں اپنے نومولود کو دودھ پلاتی ہے۔ ماں کا دودھ بچے کے لئے ایک عظیم نعمت ہے کیونکہ ماں کا دودھ بچے کے جسمانی نظام اور مزاج سے عین مطابقت رکھتا ہے۔ بچے کو غذا کے وہی اجزائے ترکیبی جو اسے ماں کے شکم میں میسر تھے' دودھ کے ذریعے باقاعدگی سے ملتے رہتے ہیں جو کہ بچے کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لئے بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ بچہ تندرست اور توانا رہتا ہے۔ ماں کا دودھ بچے کے لئے بالکل اور مشابہ غذا کی حیثیت رکھتا

ہے جو فطرت کے اصولوں کی تائید کرتا ہے۔ ماں کے دودھ میں وٹامنز اور اینٹی باڈیز ہوتی ہیں جو بچے کی قوت مدافعت کو بڑھا کر مختلف امراض سے محفوظ رکھتی ہیں۔ بچوں کی پرورش ماں کے دودھ سے ہی کرنی چاہئے کیونکہ گائے کا دودھ انسانی دودھ جیسی طاقت نہیں رکھتا۔

بچے کو جب ماں دودھ پلاتی ہے تو اس سے بچے سے محبت اور اُنس بڑھتا ہے جبکہ بچے کو احساس تحفظ حاصل ہوتا ہے اور مستقبل میں اس کی شخصیت کی بہتر تعمیر ہوتی ہے۔ جب بچہ چار پانچ ماہ کا ہو جائے تو اسے ماں کے دودھ کے ساتھ ساتھ نرم اور زود ہضم مائع اور نیم ٹھوس خوراک بھی استعمال کرانا شروع کر دینا چاہئے۔ اگر بچے کو صرف ماں کا دودھ ہی پلاتے رہیں گے تو بچے میں پروٹین اور آئرن کی کمی کی علامات شروع ہو سکتی ہیں نیز بڑھتے ہوئے بچے کی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بار بار زیادہ مقدار میں بچے کو دودھ پلانے سے ماں کی صحت بھی کمزور ہو سکتی ہے۔ صحت کی عالمی تنظیم کے مشورہ کے مطابق ماؤں کو اپنے بچہ کو پیدائش سے لے کر چھ ماہ تک دودھ پلانا چاہئے جبکہ اسلام نے آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان کیا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو پیدائش سے لے کر دو سال تک دودھ پلائیں تاکہ صحت مند بچے پروان چڑھیں اور ایک اچھا معاشرہ تشکیل پا سکے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق بچوں کو ماں کا دودھ نہ ملنے کی وجہ سے لاکھوں بچے موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ یونی سف اور W.H.O اس مقصد کے لئے تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک کے ہسپتالوں میں خصوصی مرکز قائم کر رہے ہیں۔

3- سروکس کی سوزش:

سروکس یا گردن رحم کی سوزش کو "Cervicitis" کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

i- حاد ورم گردن رحم:

گردن الرحم (Cervex) میں سوجن، گرمی اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ خونی اور بلغمی رطوبت کا سیلان ہوتا ہے۔ اس ورم کے ساتھ پیڑو میں شدید درد، کمر، کوکھ اور جنگاسوں میں ایک طرح کی جکڑن جیسی حالت ہوتی ہے۔ سر درد، آنکھوں سے ٹھیک طرح دکھائی نہ دینا، اگر ورم آنتوں کی جھلی تک پھیل جائے تو مریضہ اکثر ہیسٹیریا کرتی ہے۔ قے، پسینہ، تھکان اور بے ہوشی جیسا احساس اور چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے، ساتھ ہی بخار رہتا ہے۔ کپکپی، حرارت اور نبض کی تیزی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔

مرض کے مکمل پھیلنے پر آنتوں میں اینٹھن، اعصاب (Muscles) میں اینٹھن، ہچکی، اندام نہانی سے بدبودار سیلان، تمام جسم ٹھنڈا، شدید مرض میں بہت دنوں تک مرض میں مبتلا رہنے پر رحم سے منسلکہ اعضاء بھی مبتلا مرض ہو جاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم (Ovary) اور قاذف نالی (Fallopian Tube) میں بھی نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ پیڑو دیکھنے میں بڑا دکھائی دیتا ہے۔ رحم میں مواد پیدا ہو جانے پر بلڈر تیج آنت کے غلاف میں ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ورم رحم کے ساتھ جنگا سے اور جوڑوں میں درد اور بھاری پن معلوم ہوتا ہے۔

اسباب: رحم میں چوٹ لگنے، وضع حمل (زچگی) یا اسقاط حمل (Abortion) کے بعد رحم میں پیدا ہوئے زخم کے پکنے سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے۔ زمانہ نفاس (Puerperium) میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ زبردست حادثہ، مباشرت کے وقت قضیب (Penis) کا رحم میں جا کر زور سے لگنا، ٹھنڈ سے ماہواری کا بند ہو جانا، اندام نہانی میں ڈوش کرنے کے دوران پچکاری وغیرہ کی تیز دھار لگنے سے جراثیمی تعدیہ (Infection) ہونے سے رفع حاجت کے لئے زور سے کونتھنا وغیرہ سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتے ہیں۔ دوران حمل اکثر یہ مرض نہیں ہوا کرتا۔

جدید تحقیق کے نتیجہ میں علم ہوا ہے کہ اس مرض کا اصل سبب مائیکروسکوپک جراثیم اور وائرس ہوا کرتے ہیں۔ نتیجتاً یہ مرض متعدی ہوا کرتا ہے۔ ایسی مریضہ کے پاس رہنے، اس کے اُتارے ہوئے کپڑے پہننے سے بھی یہ مرض پھیلتا ہے۔

ii- مزمن ورم گردن رحم:

گردن رحم (Cervix) سے تعلق رکھنے والی یہ بیماری مزمن ہی ہوا کرتی ہے۔ گردن رحم کے پرانے مرض کو دو مخصوص حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

-1 سردی کے سبب ورم

-2 زچگی کے وقت گردن رحم میں پیدا ہونے والے زخم

ان کی موجودگی میں مرض ورم رحم بتدریج مزمن (پرانا) شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اسباب: پہلی قسم کا مرض مختلف وجوہات کی بناء پر ہو سکتا ہے۔ پتی اُچھلنا اور گنٹھیا وغیرہ کی مریضہ کے جسم میں یہ مرض بآسانی ہو سکتا ہے۔ ذیابیطس، لیکوریا، ٹھنڈ لگنا، کثرت مباشرت، رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا وغیرہ سبب ہو سکتے ہیں۔ جھک کر کام کرنا، گھڑسواری سے بھی ہو سکتا ہے۔ الغرض مرض پوری طرح سے آرام نہ ہونے کی وجہ سے مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے۔ زخم کے ٹھیک ہونے کے باوجود اس کے بداثرات کے نتیجے میں بھی رحم میں ٹیڑھا پن آ جاتا ہے۔ یہ مرض 20 سے 40 سال کی عمر تک کی عورتوں کو زیادہ تر ہوا کرتا ہے۔

علامات: پیڑو میں بہت زیادہ بھاری پن، یہ بھاری پن کمر پیڑو اور بعض عورتوں کو اندام نہانی تک بھی پھیل جاتا ہے اور نچلے حصہ تک محسوس ہوتا ہے۔ بعض عورتوں کی پستان بھی بھاری محسوس ہوتی ہیں۔ جنین کی پیدائش میں تاخیر یا مباشرت کے بعد درد میں شدت آ جاتی ہے۔ سیلان الرحم بھی کئی رنگ کا دودھ جیسا، بے بو، گاڑھا، کف جیسا یا کبھی خون ملا بھی ہو سکتا ہے۔ تمام جسم کی کمزوری، ساتھ چہرے کا پھیکا پن، دُبلا پن رہتا ہے اور اس میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ رحم کے مبتلا مرض ہونے پر یہ اپنی جگہ سے ہلتا نہیں اور ایک رسولی جیسا محسوس ہوتا ہے۔ ماہواری بند یا تکلیف کے ساتھ تھوڑی تھوڑی آتی ہے۔ امتحان کرنے سے علم ہوا ہے کہ گردن رحم (Cervix) کے اوپر Harpetic زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

سوال 4: مندرجہ ذیل کو مختصراً بیان کریں:

1۔ شرمگاہ (ولوا) کی خارش:

ولوا عورت کے بیرونی آلات تناسل کو کہتے ہیں اور اس کی خارش Pruritus Vulva کہلاتی ہے۔ اس کی ممکنہ وجوہات یہ ہو سکتی ہیں:

- ★ اگر عورت جنسی اعضاء کی درست صفائی نہ کرے تو گندگی میل کی وجہ سے یہ خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ بعض عورتیں ولوا کے گرد موجود بالوں کو صاف کرنے کے لئے غیر معیاری اشیاء کا استعمال کرتی ہیں اس طرح کی چیزوں سے خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ اندام نہانی کی سوزش سے بھی ولوا کی خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ حیض اگر تیزابی ہو یا حیض کیلئے گندے کپڑے استعمال کرنے سے خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ پیشاب کی کسی تکلیف کی وجہ سے ولوا کی خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ لیکوریا کی رطوبت تیزابی ہو تو وہ ولوا کی خارش پیدا کر سکتی ہے۔
- ★ حمل کے دوران بھی بعض عورتوں میں ولوا کی خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ مختلف قسم کے جراثیم لگنے سے بھی ولوا کی خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ پہننے والے کپڑے سے بھی ولوا کی خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ انڈرویئر کی درست صفائی نہ رکھنے سے ولوا کی خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ اگر کسی کو ولوا کی خارش ہو اور اس کی شلوار یا انڈرویئر کوئی دوسری صحت مند عورت پہنے تو چھوت کے ذریعے خارش ہو سکتی ہے۔
- ★ یہ خارش بہت تنگ کرتی ہے، تکلیف رہتی ہے۔
- ★ جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ جلدی اُبھار بن جاتے ہیں۔
- ★ زیادہ کھجلانے سے جلد چھل سکتی ہے اس سے پانی بہہ سکتا ہے۔
- ★ بعض اوقات اس طرح کی خارش نوجوان لڑکیوں میں جنسی جذبات اُبھار رہتی ہے۔

2۔ قاذف نالیوں کی سوزش:

قاذف نالیوں کی سوزش یا فیلوپین ٹیوب کی سوزش ایک ہی بات ہے۔ یہ سوزش Salpingitis کہلاتی ہے۔ اس کے پیدا ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ذیل میں ہم چند ایک خاص وجوہ بیان کر رہے ہیں:

- ★ یہ سوزش حاد اور مزمن دونوں طرح کی ہو سکتی ہے۔
- ★ اس طرح کی سوزش کی وجہ کوئی خاص جراثیم ہو سکتا ہے جو کسی طرح وہاں پہنچ کر سوزش کا باعث بن سکتا ہے۔

★ سوزش کے لئے جراثیم بذریعہ خون وہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔
★ یہ جراثیم اندام نہانی یا رحم سے بھی وہاں جا سکتے ہیں کہ بنیادی تکلیف رحم یا اندام نہانی کی ہو لیکن اس کا جراثیم فیلوپین ٹیوب تک بھی پہنچ جائے۔
★ کسی طرح کی چوٹ کے اثرات فیلوپین ٹیوب تک پہنچ کر سوزش پیدا کر سکتے ہیں۔
★ آلات تناسل کی کوئی بیماری اس طرح کی سوزش لا سکتی ہے۔
★ کینسر کے باعث سوزش کی حالت آ سکتی ہے۔
★ جب سوزش حاد ہو تو اس سے ٹیوبوں میں استسقائی حالت بھی آ سکتی ہے۔
★ جب سوزش ہو جائے تو خطرہ ہوتا ہے کہ ٹیوبوں کے سرے بند نہ ہو جائیں۔ اگر سرے بند ہو جائیں تو استقرار حمل میں دقت آ سکتی ہے۔
★ فیلوپین ٹیوبوں کی سوزش حمل نہ ٹھہرنے کا باعث بن سکتی ہے اور بنتی ہے۔
★ اگر سوزش پرانی ہو تو فیلوپین ٹیوبوں کے افعال کو متاثر کر کے عورت کو بانجھ بنا سکتی ہے۔
★ بعض اوقات نالیوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اور صورت حال پیچیدہ ہو جاتی ہے۔
★ فیلوپین ٹیوب کی سوزش میں پیٹ میں درد ہو سکتا ہے۔ عام طور پر یہ درد حرکت کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔
★ اس طرح کی حالت میں مریضہ کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ اس کو بخار ہو جاتا ہے۔
★ اگر یہ فیلوپین ٹیوب کی سوزش حمل کی حالت میں ہو تو اس سے حمل گر سکتا ہے۔
★ حیض کی مقدار بڑھ جاتی ہے' حیض درد سے آتا ہے' حیض کا نظام بگڑ جاتا ہے۔
★ اس طرح کی سوزش کا بروقت علاج نہ ہو تو وہ دیگر قریبی اعضاء کو بھی متاثر کرتی ہے۔ یہ سوزش مزمن ہو کر بہت سی پیچیدگیوں کا باعث بنتی ہے۔ اولاد کی نعمت سے محروم ہو سکتی ہے۔ اووم کے خارج ہونے کا نظام متاثر ہو سکتا ہے۔

لہٰذا اس طرح کی حالت سے غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ فوری علاج کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ مریضہ کسی بڑے نقصان سے بچ سکے۔

➢ سوال 5: P.I.D سے کیا مراد ہے؟ تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: اس سے مراد دوران حمل ہونے والے چھوت والے امراض ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ چھوت والے یا انفیکشن والے امراض وہ ہوتے ہیں جو ایک سے دوسرے کو لگتے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی حاملہ کو کوئی چھوت والا مرض اس وقت ہوتا ہے جب اس کا جراثیم کسی دوسرے سے اس تک پہنچتا ہے۔

اس حوالہ سے سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ جب دوران حمل عورت کسی دایہ' نرس یا ڈاکٹر سے اپنا چیک اپ کراتی ہے تو اندرونی معائنہ میں کسی طرح کی بے احتیاطی سے کسی مرض کا جراثیم عورت تک پہنچتا ہے اور وہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

اگر معائنہ سے قبل نرس ہاتھوں کو جراثیم سے پاک نہ کرے تو کسی طرح کی چھوت لگ سکتی ہے۔ خاص طور پر جب ایک مریضہ کے بعد کسی دوسری مریضہ کا معائنہ کیا جاتا ہے۔

دستانے اگر جراثیم سے پاک نہ ہوں اور ہر مریضہ کے معائنہ کے لئے الگ الگ دستانے استعمال نہ کئے جائیں تو کسی مرض کی چھوت منتقل ہوسکتی ہے۔

دوران معائنہ استعمال ہونے والے آلات صاف ستھرے اور جراثیم سے پاک نہ ہوں تو چھوت منتقل ہوسکتی ہے۔

اس طریقہ سے منتقل ہونے والی چھوت سے اندام نہانی کی خارش، اندام نہانی کی سوزش اس کے علاوہ رحم کی سوزش، قاذف نالیوں کی سوزش ہوسکتی ہے۔ کسی طرح کا جراثیم بچے کو بھی متاثر کرسکتا ہے۔

سوال 6: حاملہ کی نگہداشت سے کیا مراد ہے؟ اس کے مقاصد تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: حاملہ کی نگہداشت سے مراد حمل قرار پانے سے لے کر وضع حمل تک حاملہ کی کس طرح دیکھ بھال کی جائے اور کون سی احتیاطیں کی جائیں تا کہ حاملہ صحت مند رہے اور کسی پیچیدگی سے بچی رہے۔ یہ تدبیر دونوں کے لئے اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں احتیاط بہت ضروری ہے۔

احتیاط تدابیر:

ہمیں ذیل کی احتیاطی تدابیر و نگہداشت کی تدابیر پر عمل کرنا چاہئے:

1- حمل کے آغاز سے لے کر اختتام تک باقاعدگی سے مناسب وقفہ سے ٹیسٹ کرواتے رہیں اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے رہیں۔

2- حاملہ کی غذا بہت ضروری ہے۔ غذا ایسی متوازن ہو جو ماں اور بچے دونوں کی ضروریات پوری کر سکے۔ اس میں تمام غذائی اجزاء شامل ہوں۔

3- حاملہ کی جسمانی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ مناسب وقفہ سے باقاعدگی سے غسل کریں۔

4- کپڑے ڈھیلے ڈھالے استعمال کریں۔ تنگ کپڑے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

5- حاملہ عورت کے لئے ہوادار اور مناسب روشنی والے کمرے کا انتخاب کریں تا کہ اس کی صحت درست رہے۔

6- اگر دوران حمل متلی آ رہی ہو اور رُک نہ رہی ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں اور مناسب دواء لیں تا کہ صحت خراب نہ ہو۔

7- ایسی خوراک استعمال کریں کہ قبض کا عارضہ نہ ہو لیکن ایسا ہو جائے تو فوراً ڈاکٹر سے مشورہ لے کر دواء لیں۔

-8 مناسب وقفہ سے پیشاب ٹیسٹ کروائیں تاکہ البیومن یا کسی اور چیز کا اخراج ہو رہا ہو تو اس کو بروقت کنٹرول کیا جا سکے۔

-9 دایہ یا لیڈی ڈاکٹر سے رابطہ منقطع نہ کریں تاکہ کسی بھی ضرورت کی صورت میں ڈاکٹر یا دایہ مل سکے۔

-10 ڈاکٹر کو چاہئے کہ حمل کے آغاز سے ہی مریضہ کی ایک فائل بنائے اور اس میں اس کے ہر معائنہ کی تفصیل درج کرے۔

-11 دوران حمل بلڈ پریشر کا مکمل ریکارڈ رکھنا چاہئے کیونکہ بلڈ پریشر کے بڑھنے سے پیچیدگی ہو سکتی ہے۔

-12 جسمانی درجہ حرارت کا خیال رکھیں۔ اگر درجہ حرارت کم ہو تو اس سے نقصان کا اندیشہ ہے اگر زیادہ ہو تب بھی۔

-13 حاملہ کو زیادہ بوجھ نہ اُٹھانا چاہئے کیونکہ اس سے بچے پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

-14 زیادہ اچھل کود سے گریز کریں تاکہ اسقاط کا خطرہ نہ ہو۔

-15 بچے کو پوزیشن چیک کرواتے رہیں کیونکہ یہ امر عورت کے لئے بہت سی مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔

-16 ویسے تو ہر حاملہ عورت کی نگہداشت اور احتیاطی تدابیر بہت ضروری ہیں لیکن اگر کوئی پہلی مرتبہ ماں بن رہی ہو تو اس کے لئے یہ باتیں زیادہ اہمیت اختیار کر جاتی ہیں۔

-17 احتیاطی تدابیر یا نگہداشت کے حوالہ سے ذمہ داری صرف افراد خانہ کی یا حاملہ کی ہی نہیں بلکہ جس ڈاکٹر سے رابطہ ہو اس کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔

-18 ڈاکٹر کو چاہئے کہ حمل کے آغاز سے ہی مریضہ کی ایک فائل بنا لے اور اس میں اس کے ہر معائنہ کی تفصیلی رپورٹ درج کرے۔

اگر درج بالا ہدایات پر عمل کیا جائے تو دوران حمل حاملہ کی صحت کو بحال رکھا جا سکتا ہے اور اس کو اس قابل بنایا جا سکتا ہے کہ وہ ایک صحت مند بچے کو جنم دے نیز بعد از زچگی اس کو بھی صحت کی خرابی اور جملہ پیچیدگیوں سے بچایا جا سکتا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ کسی تکلیف کے پیدا ہونے کے بعد اس کا علاج کرنے کی نسبت اس کے پیدا ہونے سے پہلے احتیاطی تدابیر کر لینا زیادہ بہتری کا باعث ہوتا ہے۔

﴿ سوال 7: خالی جگہ پُر کریں:

-1 پُر درد مجامعت .... کہلاتی ہے۔(Dyspsrevnia)

-2 حیض میں اخراج خون کا حجم تقریباً .... ہے۔(40 سے 80 ملی لیٹر)

-3 VDRL ...... کا مخفف ہے۔(Venereal Disease Research Labortories)

-4 سروکس کی نارمل پیمائش .... ہے۔(1.5 سے 2.5 سینٹی میٹر)

5- I.C.U.D .... کا مخفف ہے۔ (Intra Contra Septic Ulna Devices)

6- وزن کا بڑھنا بلڈ پریشر کی زیادتی کے ساتھ .... کی پہلی نشانی ہے۔ (Eclampsia)

7- زچگی کا دوسرا مرحلہ .... کہلاتا ہے۔ (Stage of Expulsion)

8- Prolifrate Phase کا دورانیہ .... ہے۔ (6 تا 15 دن)

9- تکمیل حمل کے بعد 6-8 ہفتے .... کہلاتے ہیں۔ (Lochia / Purepul)

10- L.S.A .... کا مخفف ہے۔ (Left Scio Position of Fets)

نفسیات (2014ء)

سوال 1: خبط عظمت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اس کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: خبط عظمت حقیقت میں ذہنی اختلال کی ایک شکل ہے۔ اس کو شیزوفرینیا کی ایک قسم بھی کہا جا سکتا ہے۔

خبط عظمت کی وجوہات/ علامات:

خبط عظمت ایک ذہنی حالت ہے اس مرض میں درج ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں:

* اس مرض کا مریض بہت زیادہ شکی مزاج ہو جاتا ہے۔
* اس مرض کا حملہ زیادہ تر 30 سے 40 سال کے افراد میں ہوتا ہے۔
* اس کا مریض دوسروں سے تعلقات قائم کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے۔
* مریض محسوس کرتا ہے کہ لوگ اس کو نقصان پہنچائیں گے۔
* مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کے قتل کی سازش ہو رہی ہے۔
* مریض محسوس کرتا ہے کہ مسلسل اس کی نگرانی کی جا رہی ہے۔
* اس کا مریض جلد غصے میں آ جاتا ہے اور دوسروں پر حملہ کر دیتا ہے۔
* اس طرح کے مریض مرضیاتی حالت میں خودکشی بھی کر لیتے ہیں۔
* اس کا مریض قیاسی آوازیں سنتا ہے جیسے کوئی اس کو قتل کر دھمکی دے رہا ہو۔
* یہ مرض شدید ہو جائے تو مریض دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ غیبی حکم پر ایسا کر رہا ہے۔

سوال 2: شخصیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: ماحول ایسی چیز ہے جو کسی کی شخصیت پر منفی یا مثبت اثر رکھتا ہے۔ ماحول یا اس کا معاشرہ کسی کی شخصیت کو سنوارتا یا بگاڑتا ہے۔

ماحول بہت سی حرکات کا مجموعہ ہے جس کے ذریعے انسان زندہ رہتا ہے اور اپنی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ ماحول اور شخصیت کا گہرا تعلق ہے۔

انسان اور ماحول کا ایک ایسا تعلق ہے جو ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے۔

معاشرتی ماحول انسان کی زندگی' اس کے رہن سہن پر اثرانداز ہوتا ہے۔ معاشرے کے رویئے' رسم و رواج' عقائد سب انسان کی شخصیت کو متاثر کرتے ہیں اور اس پر اثرات مرتب کرتے ہیں۔

فرد معاشرے کی اکائی ہے اس کے افعال دیگر افراد سے جڑے ہوتے ہیں اور سب ایک دوسرے کی شخصیت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

اچھا ماحول شخصیت کو نکھار دیتا ہے' سنوار دیتا ہے۔ انسان میں یہ خاصیت ہے کہ وہ خود کو ماحول میں ڈھال لیتا ہے اور اس سے شخصیت بدل جاتی ہے۔

جب کسی کی شخصیت' اس کے کردار' اس کی ذات پر بات ہوتی ہے تو اس کو معاشرے سے الگ رکھ کر نہیں سوچا جا سکتا۔ وہ معاشرے کا حصہ ہوتا ہے اور معاشرے میں وقوع پذیر ہونے والے تمام واقعات اس کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اس کے گرد و نواح میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی شخصیت اسی سے تشکیل پاتی ہے۔

➢ سوال 3: نفسیات کی مختلف شاخوں کے نام لکھیں اور کسی دو پر مختصراً نوٹ لکھیں۔

<u>جواب</u>: دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 1

➢ سوال 4: ذہانت کیا ہے؟ مثالوں کے ساتھ تفصیل سے بیان کریں۔

<u>جواب</u>: دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 6

➢ سوال 5: ہیجان کی تعریف کریں' ولیم جیمز اور رش کے نقطۂ نظر کو ہیجان کے حوالے سے بیان کریں۔

<u>جواب</u>: دیکھیں: سال 2012ء کا سوال 4

➢ سوال 6: دماغ کے مختلف حصوں کو تفصیلاً بیان کریں۔

<u>جواب</u>: جسم کے نظام اعصاب کا بنیادی حصہ دماغ ہے' یوں کہہ سکتے ہیں دماغ مرکزی دفتر ہے جہاں سے پورے جسم کے اعصاب کنٹرول ہوتے ہیں' پیغامات بھیجے جاتے ہیں اور وصول کئے جاتے ہیں۔ یہ کاسہ سر کے اندر محسوس ہوتا ہے۔ مردوں میں اس کا وزن 52-56 اونس اور عورتوں میں 44-47 اونس ہوتا ہے۔

دماغ کے درج ذیل حصے ہوتے ہیں:

1- بڑا دماغ یا سیری برم (Cerebrum)
2- چھوٹا دماغ یا سیری بیلم (Cerebellam)
3- پل دماغ یا پونز (Pons)
4- درمیانی دماغ (Mid Brain)
5- میڈولا اوبلنگاٹا (Medula Oblongata)

1- بڑا دماغ یا سیری برم (Cerebrum):

یہ دماغ کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ اس کے دو حصے ہیں جو دماغی نصف کرے کہلاتے ہیں۔ یہ حصے اعصابی خلیات اور اعصابی ریشوں سے مل کر بنتے ہیں۔ ان کے درمیان ایک نالی گزرتی ہے جو اعصابی ریشوں' سفید مادے سے بنی ہوتی ہے۔ اس کے جانب ایک جوف ہوتا ہے جو Lateral Ventricle کہلاتا ہے۔ اس کے اندر سیری برو سپائنل فلوئیڈ ہوتا ہے۔ اس جوف کے نیچے تیسرا وینٹریکل ہوتا ہے۔ پل دماغ اور میڈولا کے درمیان ایک اور جوف ہوتا ہے جو چوتھا وینٹریکل کہلاتا ہے۔ یہ تیسرا اور چوتھا وینٹریکل نالی Aque Duct کے ذریعے ملے ہوتے ہیں۔ اس دماغ کے دونوں حصوں کے باہر بھورے مادے کی ایک تہہ ہوتی ہے جو Cortex کہلاتی ہے۔ کارٹیکس اعصابی خلیوں سے بنتی ہے۔ اس کی مخصوص ساخت ہوتی ہے۔ بھورے مادے کے ایک خلیے کو نیوران کہتے ہیں۔ دماغ کی سطح پر موجود بھورا مادہ کارٹیکس چار حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس تقسیم کی وجہ سے لوبز بنتے ہیں:

1- پیشانی کا لوب (Frontal Lobe)
2- تالو کا لوب (Parietal Lobe)
3- کنپٹی کا لوب (Temporal Lobe)
4- گدی کا لوب (Occipital Lobe)

2- چھوٹا دماغ یا سیری بیلم (Cerebellam):

یہ دماغ کے عقبی حصے میں واقع ہوتا ہے۔ یہ دماغ کی جھلی کی ایک تہہ سے ڈھکا ہوتا ہے جو چھوٹے دماغ کو بڑے سے جدا کرتی ہے۔ یہ دماغ کا کل 1/10 حصہ ہوتا ہے۔ اس میں سفید اور بھورا مادہ پایا جاتا ہے۔ اس کے تین حصے ہوتے ہیں: ایک درمیانی حصہ Verms اور باقی دو اطراف پر گرے ہوتے ہیں۔ دونوں کے درمیان دماغی جھلی کا ایک موڑ ہوتا ہے۔ اس کی سطح اُبھار والی ہوتی ہے۔ سیری بیلم اعصابی نظام کے اہم حصوں سے ملا ہوتا ہے۔ دماغ کا یہ حصہ جسمانی حرکات پر کھڑا ہونا' چلنا پھرنا' بیٹھنا وغیرہ کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس کی خرابی سے جسمانی توازن بگڑتا ہے اور چکر آتے ہیں۔

3- پل دماغ یا پونز (Pons):

پل دماغ دماغی حصے کا درمیانی حصہ بناتا ہے۔ اس کے اُبھار اور گہرائی درمیانی دماغ جیسی ہوتی ہے۔ اس کے ریشے آڑے ترچھے ہوتے ہیں اور بڑے دماغ کے کارٹیکس کو ملاتے ہیں۔ دماغ کا یہ حصہ ایک پل کا کام دیتا ہے جس کی وجہ سے دماغ کے مختلف حصوں کے درمیان رابطہ ہوتا ہے۔ یہ کھوپڑی کے اعصاب کے چار جوڑوں سے منسلک ہوتا ہے۔ غیر اختیاری حرکات کے کچھ حصے کو پل دماغ کنٹرول کرتا ہے۔ تنفس کی حرکات' پل دماغ کے سامنے والے حصے میں غدہ نخامیہ ہوتا ہے۔

4- درمیانی دماغ (Mid Brain):

درمیانی دماغ کا مقام سیری برم کے درمیانی حصہ کے نیچے ہوتا ہے۔ یہ دماغی تنے کا کچھ حصہ بناتا ہے اور بھورے مادے کے چار گول ٹکڑے درمیانی دماغ کا اوپر والا بناتے ہیں۔ یہ چار ٹکڑے Corpora Quadrigemina کہلاتے ہیں۔ یہ آنکھ اور کان کی بعض حرکات کو کنٹرول کرتے ہیں۔ اس کا سفید مادہ بڑے دماغ کے مرکز' پل دماغ' سیری بیلم' میڈولا اور حرام مغز سے رابطہ رکھتا ہے۔ اس سے ایک نالی نکلتی ہے جو Cerebral Aque Duct کہلاتی ہے اور یہ تیسرے چوتھے وینٹریکل کو ملاتی ہے۔

5- میڈولا اوبلنگاٹا (Medula Oblongata):

یہ دماغ کے تنے کا نیچے والا حصہ بناتا ہے۔ یہ پل دماغ اور حرام مغز کو ملاتا ہے۔ سر حرام مغز یا میڈولا کاسہ سر کے عقب میں گدی کی ہڈی کے جوف میں ہوتا ہے۔ یہ اعصابی بافتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ حرام مغز بھی اسی مادوں کی ترتیب ہوتی ہے۔ تنفس کے مراکز اور تنفس کے عضلات کی حرکت کنٹرول کرتے ہیں۔ دل کی حرکت کے مراکز دل کی رفتار کو کنٹرول کرتے ہیں۔ خون کی نالیوں کی حرکت کو کنٹرول کرتے ہیں۔ کرینیل اعصاب میں سے آخری چار اعصاب میڈولا سے ملے ہوتے ہیں۔ حرام مغز سے دماغ کی طرف جانے والے اعصاب میڈولا سے گزرتے ہیں۔ بڑے دماغ کے حرکی اعصاب بھی میڈولا سے گزر کر دوسرے حصوں تک جاتے ہیں۔ اس کے افعال بہت اہم ہیں' دماغ کا اہم اور نازک حصہ ہے۔ اس کی چوٹ انتہائی خطرناک ہے۔ اس کی چوٹ سے موت واقع ہو سکتی ہے۔

سوال 7: مایوسی یا محرومی کیا ہے نیز اس کی وجوہات اور اثرات کیا ہوتے ہیں؟

جواب: دیکھیں: سال 2011ء کا سوال 5

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- تھائی رائیڈ غدود .... ہارمون پیدا کرتا ہے۔ (تھائی راکسن)

2- فرائیڈ نے ذہن کو .... میں تقسیم کیا ہے۔ (تین حصوں)

3- .... وضع حمل کے وقت رحم کے عضلات کو کنٹرول کرتا ہے۔ (آ کسی ٹوکسن)
4- ادراک کو .... بھی کہا جاتا ہے۔ (Congnition)
5- ہائپوگلوسل .... کنٹرول کرتا ہے۔ (عصب زبان)

پیتھالوجی (2014ء)

سوال 1: تنگی تنفس کیا ہے؟ اس کی وجوہات، علامات اور پیچیدگیاں بیان کریں۔

جواب: تنگی تنفس (Mitral Stenosis) ایسی حالت کو کہتے ہیں جس میں بائیں ایٹریم (دل کے اوپر والے چھوٹے چیمبر) اور بائیں وینٹریکل (دل کے نچلے والے بڑے چیمبر) کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ ایسا مٹرل والو کی دیواروں کے آپس میں مل جانے کی وجہ سے ہوتا ہے یا اس میں Scar بن جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

وجوہات:

1- ریاحی بخار یا جوڑوں کے درد کا بخار (Rheumatic Fever)
2- انفیکشن کی وجہ سے دل کی اندرونی جھلی کی سوزش (Infective Endocarditis)
3- تپ دق (T.B)
4- موروثی خرابی (Congenotal Defermity)

علامات:

1- سانس میں دقت (Dyspnoea)
2- رات کو سونے کے دوران سانس کا پھولنا (Nocturnal Dyspnoea)
3- کھانسی کے ساتھ خون آنا (Haemoptysis)
4- اوڈیما (Oedema)
5- پلمونری ہائپرٹینشن (Pulmonary Hypertension)

پیچیدگیاں:

عام طور پر اس مرض میں مبتلا بچے کا بچنا محال ہوتا ہے۔

سوال 2: لبلبہ پر ایک نوٹ سپرد قلم کریں۔

جواب: لبلبہ جسے عربی میں بانقراس اور انگریزی میں Pancreas کہتے ہیں۔ پنکریاز (Pan Kreus) یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی گوشت یا خون کے ہیں۔ لبلبہ جسم کا ایک غدود ہے یہ جسم میں ڈیوڈینم سے تلی تک پھیلا ہوتا ہے۔

- ★ لبلبے کا عام سائز لمبائی 25 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ وزن 60 سے 150 گرام ہوتا ہے۔
- ★ لبلبہ اہم امور سرانجام دیتا ہے۔ لبلبہ ایک خاص رطوبت پیدا کرتا ہے جو "پنکریاٹک جوس" کہلاتی ہے' یہ جوس پروٹین اور چربی کے ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے۔
- ★ لبلبہ ایک رطوبت خارج کرتا ہے جو انسولین کہلاتی ہے۔ یہ انسولین انسانی جسم میں خون کے اندر شکر کی مقدار کو کنٹرول کرتی ہے۔ جسم میں انسولین کے کم ہونے سے شکر کا تناسب بڑھ جاتا ہے اور ذیابیطس کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔
- ★ لبلبہ کو دیکھیں تو ساخت میں اس کا ایک سر' ایک گردن اور جسم ہوتا ہے۔

لبلبے کی رطوبت:

لبلبے کی رطوبت Pancreatic Juice کہلاتی ہے۔ یہ رطوبت ہضم کے نظام میں اہم حصہ لیتی ہے۔ یہ رطوبت بے رنگ اور پتلی ہوتی ہے۔ اس کی خاصیت کھاری ہوتی ہے۔ یہ ڈیوڈینم میں پہنچتی ہے۔ اس رطوبت کے اندر 97% پانی پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ 3% مختلف مادے ہوتے ہیں۔ ان میں سوڈیم کلورائیڈ سب سے زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پوٹاشیم کلورائیڈ' میگنی شیم' سوڈیم اور کیلشیم وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ لبلبے کی رطوبت کے اندر اور بھی اجزاء ہوتے ہیں مثلاً خامرے' معدنی نمک وغیرہ۔

:Trypsin

یہ ایک خامرہ ہے جو پروٹینز کو پیپٹونز اور امائنو ایسڈ میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ پروٹین کو ہضم کرتا ہے اور خون میں جذب ہونے کے لائق بناتا ہے۔ یہ عمل Pepsin سے ملتا جلتا ہے لیکن یہ کھاری خاصیت رکھتا ہے اور اس کا کام Pepsin سے بہتر ہوتا ہے۔

:Lipase

یہ روغنیات کو فیٹی ایسڈ اور گلیسرول میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ بائل کی موجودگی میں کام کرتا ہے۔ یہ خامرہ چکنائی کو ہضم ہونے میں مدد کرتا ہے۔

:Amylopsin

یہ وہ خامرہ ہے جو نشاستہ کو شکر میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ خامرہ ٹائی لین سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ یہ خامرہ غذا کو مکمل ہضم کرتا ہے۔ چھوٹے بچوں میں اس کی مقدار کم ہوتی ہے۔

:Milk Curing

یہ وہ خامرہ ہے جو دودھ کو دہی کی طرح جما دیتا ہے لیکن یہ بات بھی تحقیق کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ یہ دودھ کو معدہ کے اندر دہی میں تبدیل کرتا ہے اور اس کے بعد وہ ہضم کے مراحل سے گزرتا ہے۔

➢ سوال 3: ہیپاٹائٹس B کی وجوہات، علامات، نشانیاں اور پیچیدگیاں قلمبند کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

➢ سوال 4: اٹروفی کی تعریف کریں اور اس کی وجوہات قلمبند کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

➢ سوال 5: (الف) آپ Parasitic Diseases کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

جواب: پیراسائٹس ڈیزیز وہ بیماریاں ہوتی ہیں جو حشرات الارض یعنی مکھیوں، مچھر، کھٹمل، پسو، چوہے وغیرہ کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔ اس طریقہ میں بیماری کے جراثیم اور انسان کے درمیان کوئی نہ کوئی درمیانی واسطہ ہوتا ہے جس کے ذریعے بیماری کے جراثیم انسان تک پہنچتے ہیں اس لئے اس کو بالواسطہ طریقہ پھیلاؤ کہتے ہیں اور عموماً یہ درمیانی واسطہ مندرجہ ذیل صورت ہی میں ہوتا ہے جسے مختصراً 5f سے یاد کر کے ذہن نشین کر سکتے ہیں:

-1	انگلی	F = Finger
-2	مکھی	F = Fly
-3	پانی و دیگر مشروبات	F = Fluid
-4	غذا	F = Food
-5	مریض سے متعلق اشیاء	F = Fomites

حشرات الارض جہاں انسان کے دوست ہیں وہاں ان کی کچھ قسمیں انسان کی دشمن بھی ہیں اور مکھی ان میں نمبر ایک دشمن ہے۔ یہ حشرات الارض بیماری کے جراثیم کو یا تو صرف میکانی طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں جیسا کہ مکھی ٹائیفائیڈ یا ہیضہ کے جراثیم مریض کے پاخانہ سے غذا اور پانی تک منتقل کر دیتی ہے یا حیاتیاتی (Biological) طور پر بیماری کے جراثیم اس Vector کے جسم پر اپنی زندگی کا دورانیہ (Life Cycle) گزارتے ہیں اور پھر یہ Vector کسی دوسرے صحت مند آدمی کو کاٹ (Bite) کر اس کے جسم میں بیماری کے جراثیم داخل کر دیتا ہے مثلاً اینوفیلیز مادہ مچھر ملیریا کے جراثیموں کو اس طرح منتقل کرتے ہیں۔

چونکہ یہ بیماریاں ایک مریض سے دوسروں تک پہنچتی ہیں اس لئے ان کے بارے میں جاننا اشد ضروری ہے تاکہ ان سے بچاؤ کے لئے تدابیر اختیار کی جا سکیں۔ چھوت دار امراض یا Parasitic Diseases درج ذیل ہیں:

-1	ملیریا بخار	-2	پیچش
-3	تپ دق	-4	کن پیڑے

-5	ٹائیفس بخار	-6	ٹائی فائیڈ بخار یا تپ محرقہ
-7	چیچک	-8	گردن توڑ بخار
-9	کالی کھانسی	-10	انفلوئنزا
-11	ہیضہ	-12	طاعون
-13	پولیو	-14	مالٹا بخار

سوال 5: (ب) ملیریا کیا ہے؟ تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: ملیریا ایک خاص قسم کے مچھر سے پھیلتا ہے۔ یہ مادہ مچھر اینافلیز سے پھیلتا ہے۔ اس کے کاٹنے سے ملیریا کے جراثیم خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ خون کے اندر یہ سرخ ذرات کی توڑ پھوڑ کرتے ہیں اور تیزی سے بڑھتے ہیں اور خون کے ذرات کو پھاڑ کر باہر آ جاتے ہیں اور نئے ذرات میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے یہ سلسلہ تیزی سے بڑھتا ہے اور خون کے اندر ایک فساد برپا ہو جاتا ہے اور یوں آدمی ملیریا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ملیریا کی وجہ ایک خلیاتی جرثومہ Plasmodium ہے۔ بنیادی طور پر Plasmodium کی چار قسمیں ہوتی ہیں:

-1	P. Falciperium	-2	P. Ovale
-3	P. Malariae	-4	P. Vivax

عموماً کسی بھی مریض میں ایک سے زائد Plasmodium بھی ملیریا بیماری کا سبب بنتے ہیں۔ Plasmodium کی زندگی کا دور کچھ تو Anopheles مچھر میں گزرتا ہے اور کچھ انسانوں میں۔ Anopheles مچھر میں جس میں Plasmodium موجود ہو، کسی بھی انسان کو کاٹ کر ملیریا کے جراثیم منتقل کر دیتے ہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ کاٹنے کی صلاحیت صرف مادہ مچھر میں ہوتی ہے۔ نر مچھر اس صلاحیت سے محروم ہوتا ہے لہٰذا نر مچھر نباتات کے جوس پر گزارہ کرتا ہے۔ خون چوسنے کی صلاحیت صرف مادہ مچھر میں پائی جاتی ہے۔

علامات:

ملیریا کے وقفے حضانت میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے جس کی بنیاد مختلف Plasmodium ہیں۔ عموماً 7 سے لے کر 27 دن تک علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ پہلے مرحلے میں مریض کو بخار چڑھتا ہے جو نوبتی قسم کا ہوتا ہے۔ P. Falciparum کی وجہ سے ہونے والے ملیریا میں 36 سے لے کر 48 گھنٹوں کا وقفہ ہوتا ہے جبکہ P. Vivax اور P. Ovale کے انفیکشن کی صورت میں 48 گھنٹے کے بعد بخار چڑھتا ہے۔ P.Malariae کی صورت میں 72 گھنٹوں کے بعد یعنی ہر چوتھے دن بخار چڑھتا ہے۔ بخار میں ہر بار شدید سردی لگتی ہے، کپکپاہٹ ہوتی ہے اور کافی پسینے کے بعد بخار اُتر جاتا ہے۔ مریض کا درجہ حرارت 40 درجہ سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے جو کہ 102 فارنہائیٹ ہوتا ہے۔ مریض

خاصا بیمار ہوتا ہے حتیٰ کہ کچھ لوگ اس بیماری سے مر بھی جاتے ہیں۔ کسی بھی متاثرہ آدمی کے علاج نہ ہونے کی صورت میں ملیریا کی بیماری کافی عرصے تک رہ سکتی ہے۔ عموماً ملیریا گرم مرطوب علاقوں میں ہوتا ہے۔

علاج (Treatment):

اس بیماری کے علاج میں کافی عرصہ پہلے کونین استعمال کی جاتی تھی جو کہ آج بھی مؤثر علاج ہے۔ آج کل کونین کی بجائے کلوروکین استعمال کرائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ Sulpha Doxin اور پائرامیتھاڈین بھی اس بیماری کے علاج میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ یہ تمام دوائیں مریض کے جسم میں موجود ملیریا کے جراثیموں کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ اس بیماری کی ابھی تک کوئی ویکسین تیار نہیں ہوئی لہٰذا حفظ ماتقدم کے طور پر کلوروکین، سلفاڈاکسن اور پائرامیتھامین کو استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ لوگ جو متاثرہ علاقوں میں سفر کرنا چاہیں، انہیں ان علاقوں میں جانے سے پہلے یہ دواء کھلا دی جاتی ہے اور جب تک وہ وہاں رہیں، ہر ہفتہ یہ دواء انہیں کھانی پڑتی ہے۔ اس بیماری کے کنٹرول میں مچھروں کو تلف کرنا یا مچھروں کی بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ عموماً مچھروں کو D.D.T میلاتھیان وغیرہ کے سپرے کے ذریعے ہلاک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی طرح سے انسانی آبادیوں میں جوہڑوں کا خاتمہ بھی مچھروں کی تعداد بڑھنے نہیں دیتا اور ملیریا بیماری کے پھیلنے میں کافی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

سوال 6: آپ گنگرین کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ بیان کریں۔

جواب: انسان کا جسم خلیات کا مجموعہ ہے۔ ہر خلیہ کو خون سے غذا ملتی ہے۔ اگر کسی جگہ ان کو خون کی سپلائی رُک جائے تو وہاں پر ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ بافت یا ٹشو کی ساخت مردہ ہو جاتی ہے اور بہت سی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ اس میں گلن سڑن، تعفن اور جلد کی رنگت کی تبدیلی شامل ہے۔ جب گنگرین پیدا ہوتی ہے وہاں خلیات میں پروٹین کی خرابی پیدا ہوتی ہے اور مقام متاثرہ پر ہیموگلوبن ختم ہو جاتی ہے۔

گنگرین کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں:

1- تر گنگرین (Moist Gangrene)
2- خشک گنگرین (Dry Gangrene)

1- تر گنگرین (Moist Gangrene):

یہ گنگرین ایسے حصہ میں ہوتی ہے جو دل کے قریب ہوتے ہیں اور ان میں سیال مادہ موجود ہوتا ہے جیسے پھیپھڑے، آنتیں، عورت کے اعضاء تناسل وغیرہ۔

اس طرح کی گنگرین پیدا ہوتی ہے تو وہاں پر شریانی اور وریدی دونوں طرح کا دوران خون رُک جاتا ہے۔ یہ گنگرین زیادہ تر جسم کے ان مقامات پر ہوتی ہے جہاں چربی کی مقدار زیادہ ہوتی

ہے۔ اس طرح کی گنگرین تیزی سے بدلتی ہے۔ جلد کے اندر سیال مادے بلبلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جراثیم کے اثر سے زندہ اور مردہ بافتوں میں الگ حیثیت ختم ہو جاتی ہے اس طرح کی گنگرین اردگرد کے حصوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ یہ زیادہ تر اعضاء پر اثرانداز ہوتی ہے جیسے اعضائے تناسل زنانہ، پھیپھڑے وغیرہ۔ ان جگہوں پر سوجن آتی ہے اور وہاں بیکٹیریا پیدا ہونے سے سڑاند اور تعفن پیدا ہوتا ہے۔

2- خشک گنگرین (Dry Gangrene):

اس طرح کی گنگرین زیادہ تر بڑی عمر کے افراد میں پائی جاتی ہے۔ بڑی عمر میں خون کی شریانیں سخت اور تنگ ہو جاتی ہیں اور اس کی وجہ سے خون کی سپلائی رُک جاتی ہے۔

زیادہ تر پاؤں میں خون کی سپلائی رُک جاتی ہے۔ پاؤں دل سے بہت دور ہے اس وجہ سے خون وہاں تک نہیں پہنچتا۔ اس طرح کی گنگرین میں متاثرہ حصہ میں صحت مند اور بیمار بافتیں الگ الگ ہوتی ہیں۔

3- ذیابیطسی گنگرین:

اس قسم کی گنگرین جسم میں شکر کی مقدار کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ذیابیطس والے لوگ سڑاند پیدا کرنے والے بیکٹیریا سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں۔

4- سینائل گنگرین:

یہ خشک قسم کی گنگرین ہوتی ہے جو عام طور پر بڑھاپے میں ہوتی ہے۔ گنگرین عام طور پر پاؤں کے انگوٹھوں اور انگلیوں میں پائی جاتی ہے۔ اس گنگرین میں خشک گنگرین کی عام خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

وجوہات:

- ★ زخم، چوٹ (Injury) کے بگڑ جانے سے گنگرین ہو سکتی ہے۔
- ★ خون کی سپلائی میں رکاوٹ نامکمل سپلائی خون سے گنگرین ہو سکتی ہے۔
- ★ شریانوں کی سوزش کی وجہ سے شریان کے تنگ ہونے سے گنگرین ہو سکتی ہے۔
- ★ کسی نالی میں لوتھڑا بن جائے یعنی تھرامبوسس کی حالت پیدا ہونے سے گنگرین ہو سکتی ہے۔
- ★ زبردست سردی کی وجہ سے نالیوں کے سکڑنے سے گنگرین ہو سکتی ہے۔
- ★ برفانی علاقوں میں Frost Bite کی حالت سے گنگرین ہو سکتی ہے۔
- ★ بڑھاپے کے باعث دوران خون میں رکاوٹ آنے سے گنگرین ہو سکتی ہے۔
- ★ اگر کسی وجہ سے ارگٹ کا زہر جسم میں داخل ہو جائے تو گنگرین پیدا کر سکتا ہے۔
- ★ ذیابیطس کے مرض میں گنگرین کا خطرہ ہوتا ہے۔

سوال 7: جگر کے سکڑ جانے کے اسباب' علامات اور تشخیص واضح کریں۔

جواب: جگر کے خلیات تباہ ہو جاتے ہیں' جگر کی بافتوں میں ریشہ دار تبدیلیاں آ جاتی ہیں اور گانٹھیں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

جگر کے سکڑنے کی تین اقسام ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مائیکرونوڈولر سیروسس آف لیور:

اس قسم کے جگر کے سیروسس میں جگر میں زخم اور چوٹ کے بعد چھوٹی چھوٹی گانٹھیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا سائز تین سے چار ملی میٹر تک کا ہوتا ہے۔

جگر اکثر بڑھ جاتا ہے اور دانہ دار قسم کا ہو جاتا ہے۔

اسباب/ وجوہات:

اکثر کثرت سے خوری اس قسم کے جگر کے بگاڑ کا سبب بنتی ہے۔

2۔ میکرونوڈولر سیروسس آف لیور:

اس قسم کے مرض میں جگر میں بڑی بڑی گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کا سائز ایک ملی میٹر سے کئی ملی میٹر تک کا ہوتا ہے۔ اس کا اصل سبب معلوم نہیں تاہم اس قسم کا بگاڑ اکثر ہیپاٹائیٹس کے بعد دیکھنے میں آتا ہے اور جگر طبعی سائز سے چھوٹا ہو جاتا ہے۔

3۔ مکسڈ سیروسس:

اس قسم کے جگر کے بگاڑ میں جگر میں مختلف اقسام کی گانٹھیں بننا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ گانٹھیں چھوٹی' بڑی' درمیانی یعنی کئی سائزوں کی اور کئی طرح کی ہوتی ہیں اس لئے اسے مکسڈ سیروسس کہتے ہیں۔

تشخیص مرض:

مریض کی مکمل ہسٹری' الٹراساؤنڈ' ایکسرے اور خون کے لیبارٹری ٹیسٹوں کی مدد سے اس مرض کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔

سیروسس آف لیور کی پیچیدگیاں:

سیروسس آف لیور میں مندرجہ ذیل پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں:

1۔ پورٹل ہائپرٹینشن:

ہیپٹک وین کے دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہونے سے پورٹل ہائپرٹینشن پیدا ہوتی ہے۔ ہیپٹک وین میں رکاوٹ کا سبب بڑھتی ہوئی جگر کی گانٹھوں کا دباؤ ہوتا ہے۔ پورٹل ہائپرٹینشن میں مقامی طور پر مانعات کی رکاوٹ کے سبب پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے اور پاؤں پر ورم آ جاتا ہے۔

پورٹل ہائپرٹینشن جریان خون کا سبب بھی بنتی ہے۔

2- پورٹو سسٹیمک ان سفالوپیتھی:

سیروسس آف لیور کے نتیجہ میں دماغ شدید طور پر متاثر ہوتا ہے اور کئی قسم کی علامات و نشانیاں سامنے آتی ہیں مثلاً مسلسل غنودگی، مدہوشی اور آخرکار بے ہوشی جیسی علامات دماغی بگاڑ کے نتیجہ میں دیکھنے میں آتی ہیں۔

3- میٹابولک کانسی کیوین سز:

میٹابولک خرابیوں کے سبب کئی نوعیت کے بگاڑ پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً ہارمون کے نظام میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ مرد مریضوں میں خصیے سکڑ جاتے ہیں۔ ناخنوں میں اٹروفی کی علامات اور جریان خون جیسی علامات و نشانیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہتھیلیوں اور تلوؤں پر سرخی اور ہاتھ اور پاؤں کا ٹیڑھا پن بھی دیکھنے میں آتا ہے۔

4- ہیپاٹوما (Hepatoma):

سیروسس آف لیور کی پیچیدگیوں میں سے ایک پیچیدگی ہیپاٹوما یعنی جگر میں رسولی بن جانا بھی شامل ہے۔ ان پیچیدگیوں کے علاوہ جگر کے خلیات اپنے افعال سرانجام دینے کے قابل نہیں رہتے۔

کرپٹوجینک سیروسس

(Cryptogenic Cirrhosis)

اس قسم کی جگر کی بیماری میں میکرونوڈلر سیروسس کی طرف مریض بڑھتا جاتا ہے۔ یہ بیماری زیادہ تر درمیانی عمر والے افراد میں دیکھنے میں آتی ہے۔ خاص کر عورتوں میں یہ بیماری زیادہ پائی جاتی ہے۔

اسباب / وجوہات:

اس بیماری کی کوئی بنیادی وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی تاہم جدید تحقیقات سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس بیماری میں مبتلا مریض ماضی میں ہیپاٹائیٹس کا شکار رہے ہوتے ہیں۔ یعنی ہیپاٹائیٹس کے مریضوں میں بعد میں کرپٹوجینک سیروسس دیکھنے میں آتی ہے جو جگر کی مسلسل تباہی کا نتیجہ ہوتی ہے اور یہ تباہی ہیپاٹائیٹس وائرس کرتے ہیں۔

مرض کی علامات و نشانیاں:

کرپٹوجینک سیروسس کے مریض کا جگر سکڑ جاتا ہے جبکہ تلی بڑھ جاتی ہے۔
مریض کے پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے اور ٹخنوں پر ورم آ جاتا ہے۔
مریض میں یرقانی علامات نمایاں نہیں ہوتیں۔

جلدی غیر طبعی حالتوں کی موجودگی' ہتھیلیوں پر سرخ دھبے اور ٹیڑھا پن خاص نشانیوں میں سے ہے۔

تشخیص مرض:

مریض کی مکمل ہسٹری سابقہ ہسٹری میں ہیپا ٹائیٹس کی موجودگی کر پیتھولوجیک علامات ونشانیاں اس مرض کی تشخیص میں مددگار ہوتی ہیں۔ ان کی موجودگی میں الٹرا ساؤنڈ اور خون کا لیبارٹری ٹیسٹ مزید مل کر تشخیص مرض کو آسان بنا دیتے ہیں۔

خون کے معائنہ سے مریض میں کمی خون کے ساتھ ساتھ سفید جسیموں کی ٹوٹل تعداد میں کمی کا پتہ چلتا ہے۔

الٹرا ساؤنڈ معائنہ سے پتہ چلتا ہے کہ مریض کا جگر سکڑ چکا ہے اور تلی بڑھی ہوئی ہے۔ جگر میں میکرونوڈولر کی پیدائشوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔

پرائمری بائیلری سیروسس

(Primary Biliary Cirrhosis)

یہ بیماری درمیانی عمر اور بڑی عمر کی عورتوں میں زیادہ عام ہے۔ صفراء یعنی بائیل کی مزمن رکاوٹ کے سبب ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ صفراوی نالیوں کی ہموار سطح پر رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور مائیکرونوڈولر سیروسس پیدا ہو جاتا ہے۔

اسباب/ وجوہات:

مزمن نوعیت کی صفراوی رکاوٹ اس مرض کا سبب بنتی ہے۔

مرض کی علامات ونشانیاں:

1- یہ مرض خفیہ طور پر چلتا رہتا ہے۔
2- عام طور پر بغیر کسی ظاہری سبب مریض کی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔
3- خارش اس کی ابتدائی ظاہر ہونے والی خاص نشانی ہے۔
4- بیماری کے بڑھنے پر مریض کو رکاوٹی یرقان ظاہر ہوتا ہے۔
5- مریض کو زرد رنگت والا پاخانہ اور گہرے رنگ والا پیشاب آتا ہے۔
6- مریض کا جگر اور تلی بڑھ جاتے ہیں۔
7- مریض میں آنکھوں کے پپوٹوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جلد پر دباؤ والے مقامات پر نشانات پڑنے لگتے ہیں۔
8- مریض میں رنگین مادوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔
9- مریض کی انگلیاں ٹیڑھی میڑھی ہو جاتی ہیں۔

10- مریض کا میلان جریان خون کی طرف ہوتا ہے' نکسیر آتی ہے۔
11- مریض کی ہڈیوں میں درد اور جلد کے کھلے جانے کا احساس ہوتا ہے۔
12- بعض مریضوں میں معدہ کا السر بھی ہو جاتا ہے۔

تشخیص مرض:

مریض کی مکمل ہسٹری علاماتٗ و نشانیاں تشخیص مرض کے لئے مددگار ہوتی ہیں۔ خون کے لیبارٹری ٹیسٹ سے پتہ چلتا ہے کہ مریض کے خون میں فیٹ گلوبیولز (Fat Globules) یعنی چربی دانوں کی مقدار بڑھ گئی ہے۔ خون کے سیرم میں ایلبومن کی شدید قلت آ جاتی ہے۔
الٹراساؤنڈ معائنوں سے بھی تشخیص مرض میں بہت زیادہ راہنمائی ملتی ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- .... کی کمی سے گوائٹر ہوتا ہے۔ (آیوڈین)
2- مرگی .... کی بیماری ہے۔ (مینٹل ڈیزیز)
3- اجتماع خون کو .... کہتے ہیں۔ (Hyperaemia)
4- SGPT سے مراد .... ہے۔ (Serum Glutamic Pyrvic Aminase)
5- پلورل کیویٹی میں مائع کے جمع ہونے کو ...... کہتے ہیں۔ (Hydro Pnumothora)
6- مسوڑھوں کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Gngevitis)
7- Vit-D کی کمی کی وجہ سے .... ہوتا ہے۔ (رکٹس Rickets)
8- دل کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Caroitis)
9- ذیابیطس شکری ایک .... بیماری ہے۔ (Metabolol)
10- ناک کی جھلی کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Rhinitis)

★

سال سوم — امتحان 2015ء

میٹریا میڈیکا

سوال 1: لائیکوپوڈیم کی پیچش/ ڈائریا کی علامات بیان کریں۔

جواب: لائیکوپوڈیم کی پیچش / ڈائریا کی علامات درج ذیل ہیں:

★ اس دوا میں نظام انہضام اور نظام اخراج کی علامات نمایاں ہیں۔
★ اسہال آتے ہیں درد ہوتا ہے۔
★ آنتیں بے عمل ہو جاتی ہیں درد ہوتا ہے۔
★ اپھارہ بھی ہوتا ہے بار بار کم مقدار میں پاخانہ آتا ہے۔
★ پاخانہ کی کم مقدار کے ساتھ خون آ سکتا ہے۔
★ پیٹ میں گیس بدہضمی جو نشاستہ اور خمیر والی غذا سے ہوتی ہے۔
★ جب مریض سانس لیتا ہے تو جگر کے مقام پر درد ہوتا ہے اور چوٹ کا احساس ہوتا ہے۔
★ پیٹ میں استسقاء کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ دائیں جانب لیٹنے پر ناف کے دائیں طرف کوئی سخت چیز لڑھکتی محسوس ہوتی ہے۔
★ شراب نوشی کی کثرت سے جگر متاثر ہو تو یہ کام کرتی ہے۔
★ پیٹ کے دائیں جانب درد قولنج ہوتا ہے اور اس سے پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔
★ پیٹ کے بائیں جانب احساس کہ کوئی وزنی بھاری چیز پڑی ہے۔
★ پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے اور پیٹ میں بھراؤ کا احساس ہوتا ہے۔
★ پسلیوں کے نیچے کمر اور پیڑو میں ریاح جمع ہو جاتی ہے۔
★ کھانا کھاتا ہے تو چند لقموں سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ کھانے کے بعد پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے۔
★ پیٹ میں مسلسل خمیر پیدا ہوتا ہے۔ خاص اوپری حصہ میں بائیں جانب۔
★ جگر کی سوزش اور جگر کی استسقائی حالت کو کنٹرول کرتا ہے۔
★ درد پیٹ میں دائیں طرف سے بائیں جانب کو جاتا ہے۔
★ آنتوں اور معدہ میں کسی چیز کے اوپر نیچے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

سوال 2: سلیشیا کی اہم علامات بیان کریں۔

سلیشیا کی اہم علامات:

سلیشیا کے مریضوں کو بیان کرنے کے پیچھے جو اہم نقطہ ملتا ہے وہ شرم و حیاء ہے۔ یہ شرم و حیاء ایک قسم کی جھجک یا بُزدلی ہوتی ہے لیکن اسے ہم حقیقی بُزدلی قرار نہیں دے سکتے۔ (ایسی بُزدلی نہیں ہوتی جیسی لائیکوپوڈیم اور جلسی میم کے مریضوں میں پائی جاتی ہے) یہ ایک اطاعت شعاری یا فرمانبرداری کی کیفیت ہوتی ہے جو کہ مریض میں اپنی بات کو منوانے کی طاقت کے نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ اُس کا نقطۂ نظر کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی بات نہیں منوا سکتا۔ اسی لئے اس دوا کی خصلت رکھنے والے لوگ دوسروں کی بات کو جلد من و عن مان کر اُن کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ سلیشیا کی اہم علامات درج ذیل ہیں:

- ★ سلیشیا کے مریض میں بے چینی پائی جاتی ہے جس کے ساتھ اُکتاہٹ کا احساس موجود ہوتا ہے۔
- ★ سلیشیا کے مریض میں حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے۔
- ★ سلیشیا مرگی کے ایسے دوروں کو درست کرتی ہے جس میں آنکھیں چڑھ جائیں، ہونٹوں میں اینٹھن ہو، زبان کتے کی طرح باہر لٹک جائے اور سر اور جسم کے دوسرے اعضاء بدوضع ہو جائیں۔ سلیشیا کے مرگی کے دورے نئے چاند یا پورے چاند پر ہوتے ہیں۔
- ★ سلیشیا کے مریض میں کمزوری پائی جاتی ہے کیونکہ قوت جاذبہ کی کمی ہوتی ہے۔ اس کا مریض لیٹ جانا چاہتا ہے۔ صبح کے وقت جاگنے کے بعد، شام کے وقت اُٹھنے پر اور رات کو چلتے وقت مریض کے چہرے پر پیلاہٹ اور نقاہت واضح نظر آتی ہے۔
- ★ سلیشیا کے مریض کے تمام جسم میں چوٹ کے جیسے درد کا احساس پایا جاتا ہے۔ رات کے وقت آرام کے بعد مریض کے جسم کا وہ تمام حصہ درد کرتا ہے جس پر مریض لیٹا رہا ہو۔ لیٹنے والی سائیڈ پر زخم کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ سلیشیا کے مریض کے جسم کے مختلف حصوں میں خارش اور سوئیاں چبھنے جیسے درد ہوتے ہیں۔ مریض کو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی اسے چاقو مار رہا ہو۔

سوال 3: سینگونیریا کی سانس کی تکالیف تحریر کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 4

سوال 4: جگر کی علامات کے لئے چیلی ڈونیم ایک اہم دواء ہے، علامات سے ثابت کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

سوال 5: ہیپا ٹائٹس کے لئے نیٹرم سلف اچھی شہرت رکھتی ہے' علامات سے ثابت کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

سوال 6: مندرجہ ذیل ادویات کی کمی بیشی تحریر کریں:

1- آرم میٹ:

کمی..... حرکت سے' چلنے سے' گرم ہونے پر۔

زیادتی..... سورج غروب ہونے سے سورج طلوع ہونے تک۔ رات کے وقت' صبح سویرے' جاگنے پر' سردی لگنے پر' بستر میں داخل ہونے پر۔ بعض تکالیف صرف موسم سرما میں آتی ہیں۔

2- نیٹرم میور:

کمی..... کھلی ہوا میں' ٹھنڈے غسل سے' کھانے کا ناغہ کرنے سے' دائیں جانب لیٹنے سے' کمر پر دباؤ' تنگ کپڑے پہننے سے۔

زیادتی..... شور سے' موسیقی سے' گرم کمرے میں لیٹنے سے' صبح 10 بجے' ساحل سمندر پر' دماغی محنت سے' کھانے سے' روٹی سے' شراب سے' دبانے سے۔

3- پلاٹینا:

کمی..... پلاٹینا کی علامات میں حرکت سے تخفیف ہوتی ہے۔ چلنے اور سیڑھیاں چڑھنے سے ہسٹریائی بائی کے دردوں میں کمی ہوتی ہے۔ کھلی ہوا میں سر درد کم ہو جاتا ہے۔ گرمی سے ٹانگوں کے درد' اینٹھن' چڑچڑے پن اور سردی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ مریض کو انگڑائیاں آتی ہیں جس سے تکلیف میں افاقہ ہوتا ہے۔

زیادتی..... پلاٹینا کی علامات میں چھونے سے' دباؤ سے' بھوکا رہنے سے' حیض کے دوران' آرام کرنے سے' بیٹھنے سے' کھڑے ہونے سے' پیچھے کی طرف جھکنے سے اضافہ ہوتا ہے۔ چلنے اور سیڑھیاں چڑھنے سے اعضائے تناسل میں بوجھ اور بھاری پن ہو جاتا ہے۔ جاگنے پر سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ گرم مکان میں' شام اور رات کو تکلیف میں زیادتی ہوتی ہے۔

سوال 7: خواتین کے لئے سیپیا جانی پہچانی ریمیڈی ہے' واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 1

سوال 8: مندرجہ ذیل گروپس کے لئے بالکل دواء بتائیں:

1- مسافروں کی قبض' پاخانہ لیس دار' حیض سیاہ اور جما ہوا۔ (پلاٹینا)

2- مقعد کمزور محسوس ہو جیسے ڈاٹ لگا ہو' مقعد میں نمی رہے۔ (اناکارڈیم)

3- بھوک کی کمی، اچار کھانے کی خواہش، کھائی ہوئی خوراک کے ذائقہ کے ڈکار آئیں۔ (اینٹی مونیم کروڈم)
4- صحت یابی سے ناامیدی، بار بار ہاتھ دھوئے اور علامات میں رات کو اضافہ۔ (سفلی نیم)
5- گوشت کھانے سے دل متلانا اور کھائی ہوئی غذا کے ڈکار آنا۔ (اینٹی مونیم کروڈم)
6- کینسر کے مریض میں خودکشی کی خواہش۔ (آرم میٹ)
7- منہ دھونے یا نہانے سے ناک سے خون آنا۔ (امونیم کارب)
8- زبان پر سفید موٹی تہہ، بچہ چھوا جانا یا دیکھا جانا برداشت نہ کرے۔ (اینٹی مونیم کروڈم)
9- دانت تیزی سے خراب ہوں، سیاہ ہو جائیں، دانت درد کریں، گرم خوراک سے افاقہ۔ (کریازوٹم)
10- زخم جسم کے کسی بھی حصے میں ہوں تو ان کی جڑ سلیٹی رنگ کی ہوتی ہے۔ (لیکے سس)

فلاسفی (2015ء)

سوال 1: نسخہ ثانی کسے کہتے ہیں؟ تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 2: پوٹنٹائزیشن کسے کہتے ہیں؟ مختلف سکیل کو وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: پوٹنٹائزیشن یا عمل تقلیل دراصل دوا کی طاقتیں بنانے کا عمل ہے۔ یہ ایک تقسیم در تقسیم کا عمل ہے۔ اس کے ذریعے مادہ کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے اور دوا کی طاقت بڑھتی جاتی ہے۔ پوٹنٹائزیشن کا عمل تین سکیلوں پر کیا جاتا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- ڈیسی مل سکیل یا دس کی سکیل:

ڈیسی مل سکیل یا دس کی سکیل میں دوا اور ویکل کی نسبت 1:9 ہوتی ہے۔ اس میں ایک حصہ دوا اور 9 حصے ویکل جو الکوحل ہوتی ہے۔

اس سکیل میں طاقت کو x سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس میں سب سے پہلی طاقت 1x ہوتی ہے۔ اس میں 1 حصہ دوا اور 9 حصے الکوحل ہوتی ہے۔ اس کی ڈرگ پاور 1/10 ہوتی ہے۔

1x کے بعد 2x تیار کی جاتی ہے اس کے لئے 1 حصہ 1x اور 9 حصے الکوحل ملائی جاتی ہے اور یہ 2x طاقت بن جاتی ہے۔ اس کی ڈرگ پاور 1/100 ہوتی ہے۔

اس طرح جو طاقت تیار کرنی ہوتی ہے اس کے لئے گزشتہ طاقت کا 1 حصہ اور 9 حصے الکوحل ملا کر طاقت تیار کر لی جاتی ہے۔

2۔ سینٹی سی مل سکیل یا سو کی سکیل:

اس سکیل میں دوا اور ویکل کی نسبت 1:99 ہوتی ہے۔ 1 حصہ دوا اور 99 حصے الکوحل ملائی جاتی ہے۔ اس کو c سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کی پہلی طاقت 1c کہلاتی ہے جس کی ڈرگ پاور 1/100 ہوتی ہے۔

1c کے بعد 2c بنائی جاتی ہے۔ اس کی تیاری میں 1c کا ایک حصہ 99 حصے الکوحل شامل کی جاتی ہے۔ اس کی ڈرگ پاور 1/10000 ہوتی ہے۔

اسی طرح جو طاقت بنانی ہو اس کے لئے گزشتہ طاقت کا 1 حصہ اور 99 حصے الکوحل کے شامل کئے جاتے ہیں۔

3۔ ففٹی ملی سی مل سکیل یا 50 ہزار کی سکیل:

سب سے پہلے 3x ٹریچوریشن تیار کی جاتی ہے۔ اس سے ایک گرین سفوف لے کر اس میں ہلکی الکوحل کے 500 قطرے ڈالتے ہیں۔ جب سفوف الکوحل میں حل ہو جائے تو اس میں ایک قطرہ لے کر 100 قطرے الکوحل شامل کرتے ہیں اور 100 جھٹکے دیتے ہیں۔ یہ 0/1 طاقت تیار ہو جاتی ہے۔ اب 10 نمبر کے 500 گلوبیولز لے کر 0/1 کے چند قطرے ڈال کر 0/1 میڈیکیٹڈ طاقت تیار کی جاتی ہے۔

اب 0/1 کا ایک گلوبیول لے کر اس کو ایک قطرہ ڈسٹلڈ واٹر میں حل کر کے اس میں 100 قطرے الکوحل کے شامل کرتے ہیں اور سو جھٹکے دیتے ہیں۔ یہ 0/2 طاقت تیار ہو جاتی ہے۔ اب 500 گلوبیولز 10 نمبر کے لے کر اس پر 0/2 کے قطرے ڈال کر ان کو میڈیکیٹڈ کر لیا جاتا ہے۔

اسی طرح سے یہ عمل جاری رہتا ہے اور طاقتیں تیار ہوتی جاتی ہیں۔

سوال 3: ہومیوپیتھی میں پوٹینسی کا انتخاب کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: مریض کے علاج میں دواء کے انتخاب کے بعد پوٹینسی کے انتخاب کا مرحلہ بہت اہم ہے اس کے لئے نہ تو کوئی فارمولا بنا ہے اور نہ ہی کوئی طریقہ وضع کیا گیا ہے اور اس کے بارے میں صرف ایک رائے دی جا سکتی ہے اور وہ یہ کہ اس میں صرف ڈاکٹر کا تجربہ ہی اس بات کا فیصلہ کرتا ہے۔ یہ سوال تقریباً ہر شاگرد اپنے اُستاد سے کرتا ہے مگر کوئی اُستاد اس کے بارے میں حتمی طور پر نہیں بتا سکتا۔

ہم پوٹینسی کا انتخاب مریض کی حالت، اس کی قوت حیات کی حالت کو پیش نظر رکھ کر کرتے ہیں اور اس کے لئے چند اصول پیش نظر رکھنے چاہئیں:

* دواء کا استعمال ہمیشہ چھوٹی طاقت سے شروع کیا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑی طاقت کی طرف جاتے ہیں۔ چھوٹی سے بڑی کی طرف جانا آسان ہے اور بڑی سے چھوٹی کی طرف آنا مشکل ہوتا ہے۔
* اگر پیتھالوجیکل تبدیلی ہو تو اس کے لئے چھوٹی طاقت بہتر نتائج دیتی ہے۔

- ★ اگر ذہنی علامات حاوی ہوں تو اس میں بڑی طاقت کا انتخاب کیا جاتا ہے۔
- ★ لیکن اگر ذہنی علامات میں دورہ حاوی ہو تو بڑی طاقت کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔
- ★ نوسوڈز دواء کو ہمیشہ بڑی طاقت میں استعمال کیا جاتا ہے' کم از کم 200 طاقت سے آغاز کیا جاتا ہے۔
- ★ جن ادویات کی تیاری زہریلی چیزوں سے ہوتی ہے ان میں مدر ٹنکچر کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔
- ★ پوٹینسی کا انتخاب کرتے وقت ہمیشہ مریض کی مرضیاتی حالت اور اس کی قوت حیات کو سامنے رکھا جاتا ہے۔

سوال 4: جزوی مشابہ امراض کا علاج کیسے کیا جاتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 5

سوال 5: نوبتی اور متبادل بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ ان کا علاج بیان کریں۔

نوبتی بیماریاں:

دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 1

متبادل بیماریاں

تعریف:

''ایسی بیماریاں جو یکے بعد دیگرے بدل بدل کر وقفہ سے جسم پر ظاہر ہوں' متبادل بیماریاں کہلاتی ہیں۔''

ڈاکٹر ہنی مین افورزم نمبر 232 کے حاشیہ نمبر 127 میں لکھتے ہیں:

''مختلف مرضیاتی کیفیتوں کے ساتھ بدل بدل کر وقفہ سے ظاہر ہونے والے امراض بھی بے شمار ہیں۔''

ان متبادل مزمن بیماریوں کی تہہ میں بھی سورا ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی آتشکی زہر بھی اپنی علامات کا اظہار کرتا ہے۔

متبادل بیماریاں عموماً مزمن قسم کی ہی ہوتی ہیں۔ ایسی بیماریاں اپنی قسم تبدیل کر کے ظاہر ہوتی ہیں مثلاً:

- ★ اگر پاؤں کا درد ٹھیک ہو جائے تو آنکھوں کی تکالیف نمودار ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات ایک خاص قسم کے آشوب چشم کے رفع ہونے کے فوراً بعد ٹانگوں میں درد ہونے لگتا ہے اور کچھ دیر بعد درد غائب ہو جاتا ہے۔ درد کے ختم ہوتے ہی آنکھوں کی تکلیف پھر ظاہر ہو جاتی ہے۔

- ★ اگر قبض ختم ہو جائے تو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔
- ★ اگر جلدی امراض کو مقامی اور خارجی ادویات کے استعمال سے دبا دیا جائے تو سانس کی تکلیف یعنی دمہ/تنگی تنفس وغیرہ ہو جاتی ہیں۔
- ★ تشنج کا مرض ختم ہو تو کئی دوسری بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔
- ★ خاص قسم کے توحق امراض جو صحت یابی کے بعد دوبارہ ظاہر ہو جائیں اکثر سورک ہوا کرتے ہیں۔
- ★ سورا سے پیدا شدہ توحق تکالیف جن میں بخار موجود ہو اگر ایک ہی دفعہ دیکھنے میں آئیں تو مزمن قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔

متبادل بیماریوں کا علاج:

متبادل بیماریوں کے علاج کے وقت درج ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھیں:

- ★ اصول حفظان صحت کا خاص خیال رکھا جائے۔
- ★ دوا ہمیشہ مرض کے دو دوروں کے درمیانی وقفہ میں استعمال کروائیں۔
- ★ اگر دوروں کا وقفہ بہت کم ہو تو دورے کے ختم ہونے پر دواء استعمال کریں۔
- ★ مجموعہ علامات کے مطابق بالکل دواء کا انتخاب کریں۔
- ★ دورہ کے دوران دواء بالکل استعمال نہ کریں ورنہ دواء قدرتی بیماری سے مل کر علامات مرض میں شدت پیدا کر دے گی۔ بعض اوقات یہ زندگی کے لئے خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔
- ★ متبادل بیماریوں کا علاج دافع سورا' دافع سفلس اور دافع سائیکوسس ادویات سے کرنا چاہیے تاکہ مرض کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے۔
- ★ پہلے حاد اور بعد میں مزمن امراض کا علاج کریں۔
- ★ بغیر بخار کے بار بار ظاہر ہونے والے امراض سورک ہوتے ہیں۔

سوال 6: ہومیو پیتھک شفاء سے کیا مراد ہے؟ یہ کیسے عمل میں آتی ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5

سوال 7: یک طرفہ امراض کیا ہوتے ہیں؟ ان کا انداز فکر واضح کریں۔

یک طرفہ امراض:

''ایسے مزمن امراض جو چند واضح علامات کے ذریعے اپنا اظہار کریں اور باقی علامات چھپی ہوئی ہوں' یک طرفہ امراض کہلاتے ہیں۔''

تینوں مزمن عفونتیں سورا' آتشک اور سائیکوسس متعدی اور وبائی ہیں۔ ہر صورت میں اظہارات سے قبل جنہیں ہم مرض کہتے ہیں' کوئی شے موجود ہوتی ہے۔ ہم مرض کے آثار اور علامات کا

تذکرہ کرتے ہیں۔ آتشک کا تذکرہ کرتے وقت ہم علامات کے ظہور و نمود کا ذکر کرتے ہیں لیکن یاد رہے کہ آتشک سے پہلے کوئی حالت موجود ہوتی ہے ورنہ آتشک وجود پذیر نہ ہو۔ اگر اس کے موافق کوئی صورت حال نہ ہوتو انسان اس میں مبتلا نہ ہو سکے۔ اسی طرح سورا بھی وجود پذیر نہ ہوتا اگر اس کے موافق حال بھی کوئی حالت نہ پائی جاتی۔

یک طرفہ امراض کی بنیاد:

ان امراض کی بنیاد سورا ہوتا ہے' ان امراض میں علامات بہت کم ہونے کے باوجود عموماً واضح ہوتی ہیں اور کیونکہ صرف یہی علامات شدت کے ساتھ مریض کو متاثر کرتی ہیں' باقی علامات یا تو اس قدر معمولی ہوتی ہیں کہ ان کو قابل غور نہیں سمجھا جاتا یا بالکل موجود نہیں ہوتیں جس کی وجہ سے ایسی علامات کو ہم بیماری تصور کر لیتے ہیں مثلاً ہسٹریا' خارش اور پاگل پن وغیرہ۔

مرض ایک یا دو واضح علامات کی شکل میں جسم پر اندرونی یا بیرونی طور پر ظاہر ہوتا ہے چونکہ ہومیوپیتھی میں دواء کا انتخاب مجموعہ علامات پر ہوتا ہے لہٰذا مجموعہ علامات نہ ہونے کی وجہ سے ایسے کیسوں میں دواء کا انتخاب اور علاج مشکل ہوتا ہے۔

علامات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1- ذہنی علامات (Mental Symptoms)

2- طبعی علامات (Physical Symptoms)

1- ذہنی علامات (Mental Symptoms):

ایسی علامات جو انسان کی ذہنی کیفیت سے متعلقہ ہوں یا ذہنی حالت کو آشکارا کریں' ذہنی علامات کہلاتی ہیں کیونکہ انہی علامات سے مریض کی ذہنی کیفیت' اس کے احساسات اور محسوسات' اس کی شعوری' لاشعوری اور تحت الشعوری سے اس کے کردار کا پتہ چلتا ہے۔ یہ مزاج کی امتزاج ہوتی ہیں۔ ان علامات کو بہت زیادہ اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے کیونکہ دماغ ایک ایسا عضو ہے جو تمام جسم کے احساسات کو کنٹرول کرتا ہے جس وقت تک اس کے محسوسات درست نہیں ہوں گے' انسانی جسم درست نہیں ہو سکتا۔ یہ دوا کے انتخاب میں مرکزی کردار ادا کرتی ہیں۔ ذہنی امراض کو مندرجہ ذیل تین شعبوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

i- ارادہ سے تعلق رکھنے والی علامات:

مثلاً خوف' غصہ' محبت' نفرت' بدمزاجی' خوشی' جنسی کیفیات وغیرہ۔

ii- فہم و ادراک سے تعلق رکھنے والی علامات:

مثلاً مختلف قسم کے توہمات' تخیلات' خواب' فریب نظری وغیرہ۔

iii-یادداشت سے تعلق رکھنے والی علامات:

مثلاً حافظہ کی کمزوری (بھولنے کی عادت) پرانی باتوں کا یاد آنا (تحت الشعوری) ایسی باتوں یا واقعات کا یاد آنا جن کو ہم بھول جانا چاہیں لیکن وہ پھر بھی یاد آتی ہیں (یعنی لاشعوری کیفیات) ان کی وجہ سے انسانی ذہن پر شدید ردعمل ظاہر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ہیجان کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

2- طبعی علامات (Physical Symptoms):

ان کا تعلق انسانی جسم سے ہوتا ہے۔ یہ جسم کے مختلف اعضاء سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کو جاننے کے لئے ایک طبیب کا اناٹومی کے علم پر مکمل عبور ہونا ضروری ہے۔ ان کو Antomical Symptoms بھی کہتے ہیں۔ یعنی کسی عضو کی ساخت اور اس کے افعال کے بارے میں معلومات اور اس کی نارمل اور ابنارمل حالت کا تعین۔ طبعی علامات میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جن کا تعلق احساسات یا فعلیات سے ہے۔ مثلاً جسم کے کسی حصے کا بغیر مرضیاتی کیفیت کے ٹھنڈا یا گرم ہو جانا۔
درد کی نوعیت جسم کے مختلف قسم کے اخراجات' دل کی نارمل حالت وغیرہ۔ علامات میں کمی بیشی وغیرہ عضویاتی حرکات (Motions and Gestures)' مرضیاتی کیفیت (Pathology)' غیر معمولی جنسی علامات وغیرہ طبعی علامات کے زمرے میں آتی ہیں۔ یعنی جسم سے متعلقہ تمام اعضاء سے حاصل ہونے والی علامات طبعی علامات کہلائیں گی۔

یک طرفہ امراض کا علاج:

یک طرفہ امراض کے لئے ضروری ہے کہ علامات کی اہمیت کو پوری طرح سمجھ کر دواء تجویز کی جائے کیونکہ اگر ہم مریض کی ہر علامت اہم اور غیر اہم کی صحیح صحیح قید لگانے کے اصول کو بخوبی سمجھ کر ذہن نشین کر لیں تو ان مقتدر معالجین کے تجارب سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اپنے مریضوں کا علاج بھی پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کر سکتے ہیں ورنہ ہماری یہ پریشانی کہ فلاں معالج نے فلاں علامت کو نظر انداز کر کے بھی جو دواء دی اس سے پورا پورا فائدہ کیونکر ہوا اس طرح سے قائم رہے گی۔

مزمن امراض میں صحیح زیر بحث عفونت کے متعلق استفسار کرنے کے بغیر تشخیص مکمل نہیں ہو سکتی۔ پس ضروری ہے کہ مریض کے بچپن سے لے کر موجودہ وقت تک کے تمام حالات اور اس کے والدین اور دیگر رشتہ داروں کے سوانح بھی دریافت کر لئے جائیں لیکن اگر یہ تمام علامات اس نے حاصل کی ہیں' ان پر غور کرنے سے عفونتوں کے اثر کے متعلق علم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

ڈاکٹر جنی مین ہمیں اس بات کا مشورہ دیتے ہیں کہ انتخاب دوا کا انحصار ان علامات کے مجموعہ پر ہونا چاہئے جو مریض از خود بیان کرے کیونکہ یہی علامات اندرونی اور پوشیدہ مریض کا بیرونی عکس ہوتی ہیں اور صرف انہی بنا پر بدنی قوتوں کے اختلال اور اعتدال صحت سے انحراف کا صحیح انداز لگایا جا سکتا ہے۔ اسی مسئلہ کی مزید تفصیل کے لئے ہمیں اس وقت ان مشاہدات اور دلائل کی بحث میں نہیں

پڑنا چاہئے جن کی بنا پر ڈاکٹر ہنی مین نے یہ مشورہ دیا کہ انتخاب دوا ''کلیتہً'' مجموعہ علامات پر منحصر ہونا چاہئے اور علم نظری کو بالکل نظر انداز کر دینا چاہئے بلکہ ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اگر انہی علامات نے تجویز دواء میں ہماری رہبری کرنی ہو تو اس ضمن میں ہمیں کون کون سی علامات شامل کرنی پڑیں گی جس سے مریض کو آرام و شفاء کی طرف گامزن کیا جا سکے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

-1 ذہنی امراض میں .... پوٹینسی استعمال کی جاتی ہیں۔ (اونچی)

-2 کم علامات .... امراض میں پائی جاتی ہیں۔ (مزمن)

-3 چور، عیاش اور قاتل .... کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (سائیکوسس)

-4 علامات کا گروپ یا ایسا مجموعہ جو مرض کی طرف اشارہ کرے .... کہلاتا ہے۔ (راہنما علامات)

-5 ایک کے بعد دوسرے مرض عام طور پر .... کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (سورا)

سائیکالوجی/نفسیات (2015ء)

سوال 1: سائیکالوجی کی تعریف کریں، اس کی مختلف برانچوں کے نام کے علاوہ نفسیات کے طریقوں کے نام قلمبند کریں۔

<u>جواب</u>: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

سوال 2: مشاہدہ باطن کی وضاحت کریں نیز اس کے محاسن اور فصاحت کو واضح کریں۔

<u>جواب</u>: یہ وہ عمل ہے جس سے اپنے ہی ذہن کے اعمال کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مشاہدہ باطن میں انسان اپنے ذاتی تجربات، احساسات، محسوسات، کیفیات کا جائزہ لیتا ہے اور اس سے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے ذہن میں پیدا ہونے والے شعوری اعمال سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ اس طریقہ سے انسان اپنی حالت خوشی، غمی، نفرت، محبت، غصہ، درد، خوف، وہم کو بہتر طریقے سے معلوم کر لیتا ہے۔ فرد مشاہدہ باطن کر کے اپنے ماضی اور حال کا موازنہ کر سکتا ہے اس سے بہتر مسائل حل کر سکتا ہے۔

<u>مشاہدہ باطن کے محاسن/فوائد:</u>

- ★ اس کے ذریعے کوئی بھی شخص ذہنی کیفیات کا براہ راست جائزہ لے سکتا ہے۔
- ★ اس کی مدد سے کوئی بھی شخص ذہنی کیفیات کا براہ راست جائزہ لے سکتا ہے۔

* کسی دوسرے کے بارے میں معلوم کرنے سے قبل اپنا باطنی مشاہدہ بہت مفید ہوتا ہے اس طرح باطنی مشاہدہ خارجی مشاہدہ کی بنیاد کہلاتا ہے۔
* اس کی مدد سے خارجی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور دوسروں کی ذہنی کیفیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔
* مشاہدہ باطن ایک دلچسپ معلوماتی طریقہ سے یہ کام کسی آلہ کے بغیر ہوتا ہے۔
* مشاہدہ باطن سے حاصل ہونے والی معلومات بالکل واضح اور قابل اعتبار ہوتی ہیں۔
* مشاہدہ باطن کا تعلق فرد کی ذات سے ہوتا ہے۔

مشاہدہ باطن کے معائب/ نقائص:

* اس کے لئے انسان کا باشعور ہونا بہت ضروری ہے۔ اس عمل کو ایک قابل آدمی ہی کر سکتا ہے۔
* کم علم والے اور ذہنی شعور سے عادی فرد مشاہدہ باطن نہیں کر سکتے۔
* اس طریقہ سے خاص اور کم لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس سے دوسروں کا مشاہدہ مشکل ہو جاتا ہے۔
* مشاہدہ باطن کے نتائج اور معلومات کا تعلق اس شخص کی ذات سے ہوتا ہے اس لئے اس پر انحصار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔
* یہ ایک غیر سائنسی رائے ہے۔ یہ تجربات سے نہیں گزرتی۔
* اس کام میں فرد کے کام درست نہ کرنے اور جانب دار ہونے کا امکان ہوتا ہے۔
* اس طریقہ سے ذہن کی مستقل حالتوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ حالتیں ہر لحہ بدل سکتی ہیں اس لئے ان کا تجزیہ درست طریقہ سے ممکن نہیں۔
* مجموعی طور پر یہ قابل اعتبار طریقہ نہیں ہے۔

مشکلات/ نقائص کا حل:

اگر ہم مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں تو مشاہدہ باطن کی مشکلات/ نقائص پر بہت حد تک قابو پایا جا سکتا ہے اور وہ کسی حد تک قابل اعتبار بن جاتی ہیں:

* جو فرد مشاہدہ باطن کر رہا ہو اس کو سختی سے غیر جانبداری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔
* مشاہدہ باطن توجہ کا متقاضی ہے لہٰذا اس مشاہدے کے وقت پوری توجہ سے کام لیا جائے' خیالات منتشر نہ ہوں۔
* مشاہدہ باطن کے لئے اردگرد کے ماحول میں سکون بہت ضروری ہے' پُر ہنگامہ مقام پر بیٹھ کر مشاہدہ باطن نہیں کیا جا سکتا لہٰذا مشاہدہ باطن کرنے والا اس بات کا خیال رکھے کہ وہ مکمل سکون کی حالت میں ہو۔

- ★ مشاہدہ باطن کرنے والے فرد کا تروتازہ وتازہ دم ہونا بہت ضروری ہے۔
- ★ مشاہدہ باطن کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہئے جہاں تنہائی میسر آئے، جتنی زیادہ تنہائی ہوگی، مشاہدہ درست ہوگا۔
- ★ مشاہدہ باطن کے عمل کو بار بار دہرانا چاہئے اس طرح کرنے سے نتائج کی تصدیق ہو جاتی ہے اور نتائج قابل اعتبار بن جاتے ہیں۔

سوال 3: آٹونومک نروس سسٹم کی تعریف کریں اور وضاحت سے بیان کریں۔

خودکار اعصابی نظام (Autonomic System Nervous):

یہ بھی اعصابی نظام کا حصہ ہے اور اس کا تعلق جسم کے تمام اعضائے رئیسہ اور خون کی نالیوں سے ہوتا ہے۔ یہ ہماری مرضی کے تحت کام نہیں کرتا یعنی اس نظام کا تمام کام لاشعوری طور پر انجام پاتا ہے۔

خودکار اعصابی نظام کے دو حصے ہوتے ہیں:

1- سمپتھیٹک نروس سسٹم (Sympathetic Nervous System):

خودکار اعصابی نظام کا یہ حصہ گنگلیان (Ganglion) اعصابی خلیات کا مجموعہ کی ایک دوہری زنجیر پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ زنجیر دھڑ میں نیچے تک ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ ساتھ موجود ہوتی ہے۔ سروائیکل حصے سے لے کر لمبر حصے تک اس کا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ یہ Ganglion ایک دوسرے سے اعصاب کے ذریعے ملے ہوتے ہیں۔ یہ Ganglion سپائنل کارڈ کے صدری حصے اور بالائی کمری حصے سے بھی اعصاب وصول کرتے ہیں اور ان Ganglion سے اعضائے رئیسہ کو اعصاب جاتے ہیں۔ یہ اعصاب وسرل شاخیں (Visceral Branches) کہلاتے ہیں اس کے علاوہ انہی Ganglion سے کچھ عصبے سپائنل عصبوں کی طرف بھی جاتے ہیں جو کہ پیرائیٹل شاخیں کہلاتے ہیں۔

2- پیرا سمپتھیٹک نروس سسٹم (Para Sympathetic Nervous System):

یہ بیشتر طور پر دسویں دماغی عصب (Vagus Nerve) پر مشتمل ہوتا ہے اور اسی عصب سے چھاتی اور پیٹ کے اعضائے رئیسہ کو شاخیں جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ خودکار اعصابی نظام کے اس حصے میں تیسرے، ساتویں اور نویں دماغی عصب سے بھی کچھ اعصابی ریشے آتے ہیں اور اس نظام کا کچھ حصہ ریڑھ کی ہڈی کے سیکرل حصے میں بھی پایا جاتا ہے۔

سوال 4: واہمہ کی تعریف کریں، اس کی اقسام تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

سوال 5: وراثت کو تفصیلاً بیان کریں۔ ورثہ کا فرد کے کردار پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 6: (i) ادراک کی تعریف کریں نیز اس کی مختلف اقسام کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

سوال 6: (ii) مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1۔ التباس:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال iii-7

2۔ فرسٹریشن/محرومی:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5

3۔ شیزوفرینیا/اختلال ذہنی:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال i-7

سوال 7: تشویشی عصبانیت اور ترسناکیوں کو وضاحت سے قلمبند کریں۔

جواب: تشویشی عصبانیت

تشویشی عصبانیت ایک اضطراری حالت ہے۔ اس حالت میں انسان ہر وقت فکر میں مبتلا رہتا ہے۔ کوئی خاص وجہ نہیں ہوتی لیکن پھر بھی آدمی ہر وقت خوفزدہ اور سہما رہتا ہے۔ انسان کو خود معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس لئے خوفزدہ نہیں رہتا اس خوف کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

آج کا دور بہت مشکل ہے۔ اس میں دن بدن تشویش عصبانیت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔

فرد نہیں جانتا کہ وہ کس تکلیف میں مبتلا ہے۔ اس کے خوف کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ اس کا یہ خوف شعور سے لاشعور میں چھپ جاتا ہے۔ فرد ہر وقت اپنی زندگی سے ناامید اور مایوس رہتا ہے۔

عصبانیت کے بہت سے اسباب اور بھی ہیں۔ اس میں بچوں کو خوفزدہ کرنا' ان کو ڈرانا ایک اہم عنصر ہے۔ اس وجہ سے بچہ تشویشی عصبانیت کا مریض بن جاتا ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ بعض اوقات فرد کوئی گناہ کر لیتا ہے اور اس کا ضمیر اسے اُکساتا رہتا ہے اور اس کا دل بار بار چوکے کھاتا رہتا ہے جس سے اس شخص کی شخصیت مسخ ہو جاتی ہے۔ احساس جرم سے احساس گناہ سے چھٹکارا پانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ مختلف طرح کے خوف اضطراری عصبانیت کا باعث بن سکتے ہیں۔

ترسناکیاں:

ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ خوف کی ایک حالت کا نام ہے۔ یا یہ ایک مرضیاتی حالت ہے۔ اس حالت یا مرض کو ترسناکیاں بھی کہا جاتا ہے۔ اس حالت کا تعلق انسان کے اندر کام کرنے والے نظام اعصاب سے ہے۔

ترسناکی/ خوف کیا ہے' ایک عجیب وغریب کیفیت کا نام ہے جس کو بعض اوقات اس میں مبتلا شخص بھی درست طریقہ سے بتا نہیں سکتا۔

ترسناکی/ خوف کی کئی حالتیں ہیں۔ خوف کی ایک حالت وہ ہے جب اس چیز کا مجسم وجود ہوتا ہے جس سے وہ خوف زدہ ہوتا ہے اور وہ اس موجود چیز سے خوف کھاتا ہے' ڈرتا ہے جیسے سامنے کوئی خوفناک چیز موجود ہو۔

بعض خوف کسی وجہ سے کسی سبب سے جنم لے لیتے ہیں جیسے پاگل کتا کاٹ لے تو انسان کے اندر پانی کا خوف پیدا ہو جاتا ہے وہ پانی سے ڈرتا ہے جیسے ہی پانی دیکھتا ہے' وہ ڈرتا ہے' چیختا ہے۔

ترسناکی/ خوف کی ایک حالت ایسی ہوتی ہے جسے ہم بے جا خوف کہتے ہیں کہ انسان ایسی چیز سے ڈرتا ہے جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا لیکن وہ خیالی اور فرضی بات پر اس سے ڈرتا رہتا ہے۔

ترسناکی/ خوف انسانی زندگی پر بہت سے اثرات مرتب کرتا ہے۔ خوف سے انسان کی شخصیت متاثر ہوتی ہے اور انسان کے کردار پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔ بعض اوقات خوف بہت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور انسان اس کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہے۔

ویسے تو مختلف افراد مختلف اشیاء سے خوف کھاتے ہیں۔ بعض معمولی چیزوں سے جیسے بڑ' حشرات' چھپکلی' چوہا وغیرہ لیکن عام اور ممکنہ خوف میں سے ہم چند ایک کا ذکر کرتے ہیں:

- ★ بعض افراد تنہا نہیں رہ سکتے' وہ تنہائی سے خوف کھاتے ہیں۔
- ★ بعض افراد اس کے برعکس لوگوں سے خوف کھاتے ہیں اور تنہائی پسند کرتے ہیں۔
- ★ مختلف جانوروں سے جن میں پالتو جانور اور دیگر درندے وغیرہ بھی شامل ہیں' ان سے لوگ خوف کھاتے ہیں۔
- ★ کچھ اندھیرے میں نہیں رہ سکتے۔ وہ اندھیرے سے خوف کھاتے ہیں۔
- ★ بعض لوگ آگ کو دیکھ کر گھبراتے ہیں۔ آگ سے خوف کھاتے ہیں۔
- ★ بعض افراد آندھی' طوفان' گرج چمک سے خوف کھاتے ہیں۔
- ★ بعض افراد کسی بیماری کے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں کہ فلاں مرض اس کو لاحق نہ ہو جائے۔
- ★ موت ایک برحق چیز ہے۔ ہر ایک کو اس کا ذائقہ چکھنا ہے لیکن کچھ افراد موت سے خوف کھاتے ہیں۔
- ★ بعض افراد بند جگہ' بند گلی سے خوف محسوس کرتے ہیں۔
- ★ کچھ لوگ کھلی جگہ پر نہیں جا سکتے' وہ کھلی جگہ سے ڈرتے ہیں۔

★ پانی مختلف صورتوں سے ندی' دریا' سمندر سے خوف کھاتے ہیں اور بعض بیمار کہیں بھی پانی دیکھ کر ڈرتے ہیں۔
★ کچھ لوگ کسی سواری سے خوف کھاتے ہیں جیسے بس میں سفر سے خوف' ریل میں سفر سے خوف' جہاز کے سفر سے خوف' تانگہ میں سواری کرنے سے خوف۔
★ کچھ لوگ بلند مقام پر نہیں جاسکتے' وہ بلندی سے خوف کھاتے ہیں۔
★ ایسے لوگ جو بلاوجہ کسی خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس وجہ سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں اور سر درد' اعصابی درد' امراض معدہ' دھڑکن' بلڈ پریشر وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ترسناکی/خوف کی اقسام:

خوف کو فوبیا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ خوف بے شمار قسم کے ہوتے ہیں جن سے کوئی فرد ڈرتا ہے۔ خوف کے مریضوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سی قسم قسم کی اشیاء کے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چند قسم کے خوف درج ذیل ہیں:

1- پانی کا خوف (Hydro Phobia)
2- آگ کا خوف (Pyro Phobia)
3- اندھیرے کا خوف (Abgo Phobia)
4- تنہائی کا خوف (Mono Phobia)
5- ہجوم کا خوف (Ochoto Phobia)
6- خون کا خوف (Hemato Phobia)
7- بیماری کا خوف (Patho Phobia)
8- طوفان کا خوف (Algo Phobia)

خوف ایک ہیجانی حالت کا نام ہے جب انسان کسی چیز سے ڈرتا ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی کوشش میں اس کا ڈر' خوف ایک خاص مرضیاتی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- آئی کیو کا نظریہ .... نے پیش کیا۔ (ولیم وئڈ)
2- تھائی رائیڈ غدود .... ہارمون پیدا کرتے ہیں۔ (Thyroxine)
3- غصے کی حالت میں خون کا دباؤ .... جاتا ہے۔ (بڑھ)
4- فرائیڈ نے ذہن کو .... حصوں میں تقسیم کیا۔ (تین)
5- خودکار عصبی نظام کو .... حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (دو)

گائناکالوجی (2015ء)

سوال 1: (i) ایکلی میشیا کی تعریف کریں، اس کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 1

سوال 1: (ii) بندش حیض کی تعریف کریں، اس کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

سوال 2: وضع حمل کے دوران ہونے والی پیچیدگیوں کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: وضع حمل/ ولادت یا Labour کے دوران بہت مسائل پیدا ہو سکتے ہیں جو کہ یہ ہو سکتے ہیں:

- ★ بچے کی قدرتی حالت Vertex کے بل پیدائش ہے۔ سر کی پوزیشن درست نہ ہونے سے پیدائش میں رکاوٹ ہو سکتی ہے اور چھوٹے یا بڑے آپریشن کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔
- ★ طبعی وضع حمل کا عمل 12 گھنٹے میں مکمل ہو جاتا ہے کسی وجہ سے یہ طویل ہو جائے تو اس سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
- ★ OS کا نہ کھلنا مسئلہ پیدا کر سکتا ہے۔
- ★ تھیلی کا نہ پھٹنا بھی ایک اُلجھن پیدا کر سکتا ہے اس کو آلہ کے ذریعے پھاڑنا پڑتا ہے۔
- ★ ایکلیمشیا کی حالت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
- ★ عورت کا بلڈ پریشر بہت زیادہ ہونا مسئلہ پیدا کر سکتا ہے۔
- ★ درد وں کا بہت کم یا دبی ہوئی ہونا مسائل پیدا کر سکتا ہے۔
- ★ رحم کے سکڑنے کا عمل درست نہ ہونے سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
- ★ سروکس کا درست طریقہ سے نہ کھلنا مسئلہ پیدا کر سکتا ہے۔
- ★ سر کے باہر آنے کے بعد بقیہ جسم کے باہر آنے میں تاخیر مسائل پیدا کر سکتا ہے۔
- ★ بچے کے گلے میں آنول کے لپٹ جانے سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
- ★ بچے کی پیدائش کے بعد پلے سینٹا کا اندر رُک جانا یا نامکمل باہر آنے سے بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
- ★ زچگی کے بعد خون کے اخراج کا نہ رُکنا مسائل پیدا کر سکتا ہے۔

سوال 3: بلوغت کی تعریف کریں۔ بلوغت کے دوران ہونے والی تبدیلیوں کو قلمبند کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

سوال 4: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1۔ لیکوریا:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5-i

2۔ پستان کا پھوڑا:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7-i

3۔ سرویسائٹس/ سروکس کی سوزش:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 3

سوال 5: گائنا کالوجی اور مڈوائفری کی تعریف کریں۔ پروجسٹرون اور ایسٹروجن کو وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5-ii

ایسٹروجن اور پروجسٹرون:

دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 3

سوال 6: اینٹی نیٹل کیئر کے بارے میں تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 6

سوال 7: بے محل حمل کی تعریف کریں، اس کی وجوہات بتائیں۔

جواب: بے محل حمل کو Ectopic Pregnancy کہتے ہیں۔ اس کا شمار حمل کی پیچیدگیوں میں ہوتا ہے۔ اس سے مراد حمل کا رحم سے باہر قرار پا کر بڑھنا ہے۔ اووم فرٹیلائز ہو کر رحم میں جا کر بڑھنے کی بجائے کسی اور جگہ بڑھنے لگتا ہے۔

بے محل حمل کی تین اقسام ہو سکتی ہیں:

1- Tubal Pregnancy

2- Abdominal Pregnancy

3- Ovarian Pregnancy

بے محل حمل کی وجوہات:

اوپر جن تین اقسام کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے نمبر 2 اور 3 بہت کم ہوتی ہیں۔ سب سے زیادہ نمبر 1 یعنی فیلوپین ٹیوب میں حمل کا بڑھنا پایا جاتا ہے۔

فیلوپین ٹیوب کے اندر حمل قرار پا کر بڑھنے کے بہت سے کیس سامنے آتے ہیں۔ اس طرح

کا حمل زیادہ تر Ampula یا Isthmus میں ہوتا ہے۔
اس میں اووم سپرم سے مل کر فرٹیلائز ہو کر فیلوپین ٹیوب کے اندر ہی بڑھنے لگتا ہے اور اس کا سائز بڑھتا جاتا ہے۔ اس سے فیلوپین ٹیوب میں پھیلاؤ آتا ہے۔ اس کی دیواریں پتلی ہوتی ہیں اور آخرکار پھٹ جاتی ہیں۔
اس حالت میں زبردست جریان خون ہوتا ہے اور بعض اوقات عورت مر جاتی ہے۔
اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ فیلوپین ٹیوبز کی سوزش سے ایسی حالت ہو سکتی ہے۔ اووم کے سفر میں رکاوٹ آنے سے ایسا ہو سکتا ہے۔
اس حالت میں زیریں پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے۔ متلی اور قے ہوتی ہے۔ ویجائنا کے راستے بھوری رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ پیٹ کے عضلات میں اینٹھن ہوتی ہے۔ الٹراساؤنڈ کروانے پر اس کی تصدیق ہوتی ہے۔
اگر ایسی صورت ہو تو فوری طور پر آپریشن کر کے علاج کیا جاتا ہے۔

فیلوپین ٹیوب کا پھٹنا:

پیڑو میں سخت چوٹ لگنا مثلاً گھونسا یا لات مارنا۔ قاذف نالی میں حمل قرار پانے سے قاذف نالی پھٹ جاتی ہے۔ بعض اوقات دونوں جانب کی قاذف بھی پھٹ جاتی ہیں جس سے جریان خون ہوتا ہے۔

اسباب:

پیڑو کے مقام پر چوٹ کا لگنا جس قاذف نالی پھٹ جاتی ہے۔ قاذف نالی کی ساخت کا کمزور ہونا علاوہ ازیں کسی تعدیہ کے نتیجے میں بھی قاذف نالی میں گلاؤ سڑاؤ ہو جاتا ہے۔

علامات:

چوٹ وغیرہ کے لگنے سے مقام ماؤف میں شدید درد کا ہونا۔ مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ نبض کمزور اور سرعت اور متفاوت ہوتی ہے۔ پیڑو میں اجتماع الدم ہو کر اُبھار کا پیدا ہونا۔ بخار کا لرزہ کے ساتھ چڑھنا۔ اگر انشقاق بوجہ حمل قرار پانا ہو تو مریضہ کو پیڑو اور تمام پیٹ میں شدید ترین درد ہے متلی اور قے ہوتی ہے اور درد کی شدت سے بار بار غشی کے دورے کی شکایت ہوتی ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- ڈی اینڈ سی .... کا مخفف ہے۔(Dilatation & Duretige)
2- بچہ دانی کی سوزش .... کہلاتی ہے۔(Pyometra)
3- .... میں بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔(Eclampisa)
4- زچگی کا نارمل دورانیہ .... ہفتے ہوتا ہے۔(36 تا 40)
5- پی پی ایچ(P.P.H) .... کا مخفف ہے۔(Post Partum Haemorrhage)

-6 انڈیوسڈ ابارشن کو .... بھی کہتے ہیں۔ (Invevitable)

-7 .... کو پُر درد حیض کہتے ہیں۔ (Dysmenorrhea)

-8 فیٹس کے دل کی آواز .... ہفتوں کے بعد سنی جا سکتی ہے۔ (16 سے 20)

-9 .... کو فیلوپین ٹیوب کی سوزش کہا جاتا ہے۔ (Splingitis)

-10 نوزائیدہ بچے کا وزن .... ہوتا ہے۔ (3.5 kg یا 7 Lbs)

پتھالوجی (2015ء)

سوال 1: گردے کی سوزش کیا ہوتی ہے؟ اس کی وجوہات اور علامات قلمبند کریں۔

جواب: گردہ کی سوزش کو میڈیکل کی اصطلاح میں نیفرائیٹس (Nephritis) کہا جاتا ہے۔ گردہ کی سوزش دو طرح کی ہوتی ہے:

1- حاد سوزش گردہ (Acute Nephritis):

حاد نوعیت کی سوزش گردہ اچانک ظاہر ہوتی ہے۔ مریض کو پیشاب کے ساتھ اخراج خون بھی ہوتا ہے۔ پیشاب میں ایلبومن اور دیگر کئی اجزاء خارج ہوتے ہیں۔ حاد نوعیت کی سوزش گردہ گلومیرولس سے شروع ہوتی ہے اور یہ ٹیوبیولز تک پھیلتی ہے۔ یہ حاد نوعیت کی کیفیت پانچ سے چھ ہفتوں تک چلتی ہے اور اگر مرض موجود رہے تو یہ مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔

حاد نوعیت کی سوزش گردہ کو بھی دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

i- ایکیوٹ ڈیفوز گلومیرولو ٹیوبیولر نیفرائیٹس:

اس قسم کی سوزش گردہ کا سبب عام طور پر سٹرپٹوکوکس اور ہیمولائی ٹیکس (Haemolyticus) جرثومے ہوتے ہیں جو لوذتین سے آ کر گردہ میں اس سوزش کا سبب بنتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس قسم کی سوزش کئی دیگر انفیکشنز مثلاً انفلوئنزا، ٹائیفائیڈ، ملیریا، سیریبرو سپائنل فیور وغیرہ کے بعد بھی انہی انفیکشنز کے زیر اثر مذکورہ قسم کی سوزش گردہ دیکھنے میں آتی ہے۔ خاندانی طور پر میلان طبیعت اور سردی وغیرہ بھی اس قسم کی سوزش گردہ کا سبب بنتا ہے۔

مرض کی علامات:

-1 ایکیوٹ ڈیفوز نیفرائیٹس میں مریض کے گردے عارضی ناکارہ پن کا شکار ہو جاتے ہیں۔

-2 مریض کے پیشاب میں ایلبومن کی بہت زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے۔ پیشاب گرم کرنے پر ٹھوس شکل اختیار کر لیتا ہے۔

-3 مریض کے چہرہ پر استسقائی ورم آ جاتا ہے خاص کر آنکھوں کے نیچے سوجن ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سوجن جنسی اعضاء اطراف جسم، کمر کی جانب پھیلتی ہے۔
-4 مریض کی جلد موم جیسی نرم اور رنگت میں زرد ہوتی ہے۔
-5 مریض کو کمر درد کے ساتھ ہلکا بخار ہوتا ہے۔
-6 خون میں یوریا کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور یوریمیا کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔
-7 کچھ دنوں بعد مریض کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور دل کے اورٹا والو کی دوسری آواز تیز ہوتی ہے۔

ii- ایکیوٹ فوکل نیفرائیٹس:

اس قسم کی گردہ کی سوزش اکثر سٹرپٹوکوکل جرثوموں کی کسی انفیکشن کے دوران پیدا ہوتی ہے اور یہ ڈیفوز ایکیوٹ نیفرائیٹس سے مختلف ہوتی ہے۔

مرض کی علامات:

اس کی علامات ونشانیاں درج ذیل ہیں:
-1 ایکیوٹ فوکل نیفرائیٹس زیادہ تر بچوں میں پائی جاتی ہے۔
-2 پیشاب میں خون اور البومن بہت زیادہ مقدار میں خارج ہوتے ہیں۔
-3 مریض کو بے قرار کر دینے والا کمر درد ہوتا ہے۔
-4 اس قسم کی گردہ کی سوزش میں گردہ ناکارہ نہیں ہوتا۔ اڈیما، یوریمیا اور ہائی بلڈ پریشر بھی نہیں ہوتا۔

2- مزمن سوزش گردہ (Chronic Nephritis) کرانک نیفرائیٹس:

مزمن نوعیت کی سوزش گردہ میں مریض کے پیشاب میں البومن اور دیگر کاسٹ کا اخراج ہوتا ہے لیکن خون کا اخراج عام طور پر اکثر نہیں ہوا کرتا۔

مزمن سوزش گردہ کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

i- کرانک پیرن کائی میٹس نیفرائیٹس:

اس بیماری کو کرانک ٹیوبولر نیفرائیٹس بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں گردہ کا سفید اور سرخ حصہ بڑھ جاتا ہے۔ اس بیماری میں گردہ کی اپی تھیلیم بھی متاثر ہوتی ہے اور آخر کار گردہ سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات بغیر کسی اور ظاہری سبب یہ بیماری خون میں موجود کسی دوسری بیماری کے جرثوموں کے زیر اثر پیدا ہو جاتی ہے مثلاً لوزتین میں پیپ پڑنے، ماخورہ، کان درد، ناک اور حلق کے کئی ایک امراض کے بعد بھی اس قسم کی گردہ کی بیماری مذکورہ بیماریوں کے جرثوموں کے سبب پیدا ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں کثرت مے نوشی کے بعد بھی یہ مرض شرابیوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری عام طور پر بالغ مردوں میں پائی جاتی ہے۔

مرض کی علامات:

1. مریض کے پیشاب میں البیومن' یوریٹ اور دیگر تمام کاسٹ کا اخراج ہوتا ہے۔ پیشاب مقدار میں کم آتا ہے اور اس میں خون کا اخراج بہت ہی کم دیکھنے میں آتا ہے۔
2. اس قسم کی گردہ کی سوزش میں مریض کو چہرہ پر استسقائی ورم آ جاتا ہے۔
3. مریض کا چہرہ زرد' مریض کمزور اور لاغر ہوتا ہے۔ اُس کا نظام انہضام بھی بگڑا ہوا ہوتا ہے۔
4. بلڈ پریشر اور بلڈ یوریا بہت کم بڑھتا ہے۔
5. جب گردہ سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے تو پیشاب کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے اور پیشاب میں اخراج البیومن کم ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی سپسفک گریوٹی (Specific Gravity) کم ہو جاتی ہے۔
6. مریض کے پیشاب میں یوریٹ کی مقدار بھی بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔
7. اس مرحلہ پر مریض کا استسقاء غائب ہو جاتا ہے۔
8. خون میں یوریا کی مقدار اور بلڈ پریشر بتدریج بڑھنے لگتے ہیں۔
9. یوریمیا (Uraemia) کی علامات ونشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

ii. کرانک انٹرسٹیشیئل نیفرائیٹس:

مزمن انٹرسٹیشیئل نیفرائیٹس میں گردہ سکڑ جاتا ہے۔ مریض کا بلڈ پریشر بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ سمیت خون کی علامات ونشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

iii. امائیلائیڈ ڈیزیز آف کڈنی (Amyloid Disease):

اس قسم کی گردہ کی بیماری میں Amyloid مادہ گردوں اور جگر میں جمع ہو جاتا ہے۔ تلی اور انتڑیاں بھی متاثر ہوتی ہیں' تلی بڑھ جاتی ہے۔

مرض کی علامات:

دیگر علامات ونشانیاں مندرجہ ذیل ہیں:

1. شروع مرض میں پیشاب میں البیومن کا اخراج بہت کم ہوتا ہے جیسے جیسے مرض بڑھتا جاتا ہے' پیشاب میں اخراج البیومن بڑھتا جاتا ہے۔
2. پیشاب میں تمام اقسام کی کاسٹ کا اخراج ہوتا ہے۔ پیشاب کی رنگت زرد اور صاف ہوتی ہے۔ پیشاب کی Specific Gravity (وزن مخصوصہ) کم ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں یوریا کا اخراج ہوتا ہے۔
3. مریض کی جلد زرد رنگت والی ہوتی ہے اور مریض میں کمی خون کی علامات موجود ہوتی ہیں۔
4. ابتداء میں استسقاء نہیں ہوتا لیکن مرض کے آخر پر مریض استسقاء کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔
5. مریض کا جگر اور تلی بڑھ جاتی ہے اور جریان خون شروع ہو جاتا ہے۔

6- انتڑیوں میں ایمے لائیڈ (Amyloid) کے سبب اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔

ادویاتی علاج:

علامات اور امراضی کیفیات کے مطابق درج ذیل ادویات استعمال کرائیں:

1- بربرس ولگرس
2- لائیکو پوڈیم
3- ایپس میلی فیکا
4- کینتھرس
5- سارسپریلا

سوال 2: گیسٹرک السر کی وضاحت کریں۔ اس کی نشانیاں، علامات، وجوہات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3-i

سوال 3: صدمہ کی تعریف کریں نیز ابتدائی اور ثانوی صدمہ کو قلمبند کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3-iii

سوال 4: ہیپاٹائٹس "A" کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات، نشانیاں اور علامات درج کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 5: درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں:

1- پلیوریسی:

پلیوریسی (ذات الجنب) سے مراد پھیپھڑوں کے غلاف کی سوزش ہے۔ اس حالت میں پھیپھڑوں کی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ اس کا حملہ عام طور پر کسی ایک جانب ہوتا ہے لیکن دونوں طرف بھی ہو سکتا ہے۔ اس مرض کو دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

i- حاد پلیوریسی (Acute Pleurisy)
ii- مزمن پلیوریسی (Chronic Pleurisy)

اسباب:

اس مرض کے بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں:

★ اس کی ایک بڑی وجہ ٹی بی کا مادہ ہے جو اس کا باعث بنتا ہے۔

- ★ نمونیہ کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہو سکتا ہے۔
- ★ جوڑوں کے امراض کی وجہ سے پلیوریسی ہو سکتی ہے۔
- ★ خون میں پیپ شامل ہونے سے یہ تکلیف ہو سکتی ہے۔
- ★ ٹائی فائیڈ' عفونتی بخار' سرخ بخار وغیرہ سے یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے۔
- ★ گردوں کی سوزش اس مرض کا باعث ہو سکتی ہے۔
- ★ دل کی جھلی کی سوزش سے یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔
- ★ سردی لگنے سے' بھیگ جانے سے' سینے کی چوٹ سے یہ مرض ہو سکتا ہے۔

علامات:

اس مرض کی مندرجہ ذیل علامات ہوتی ہیں:

- ★ معمولی سردی لگتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے۔
- ★ گہری سانس لینے سے یا کھانسنے سے تکلیف ہوتی ہے۔
- ★ چھاتیوں کے نیچے چبھن ہوتی ہے' جکڑن کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ وقت کے ساتھ درد بڑھ جاتا ہے اور شدید ہو جاتا ہے۔
- ★ ہنسلی کی ہڈی اور بغل تک درد کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ مریض کا سانس غیر متوازن ہو جاتا ہے۔ سانس جلدی اور کھنچ کر آتا ہے۔
- ★ وقفہ وقفہ سے خشک کھانسی آتی ہے۔
- ★ جلد گرم ہو جاتی ہے' درجہ حرارت بہت بڑھ جاتا ہے۔
- ★ اگر اس مرض میں بہت اضافہ ہو جائے اور درست علاج نہ ہو تو یہ بہت ہی خطرناک ہو جاتا ہے۔

2-امیونٹی:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

---

(3) لبلبہ (پنکریاز) کی سوزش (Pancreatitis)

1- لبلبہ کی جریان خون والی شدید سوزش (Acute Haemorrhagic Pancratitis)
2- کم شدید لبلبہ کی سوزش (Sub-Acute Pancreatitis)
3- لبلبہ کی مزمن یا دیرینہ سوزش (Chronic Pancreatitis)

1-لبلبہ کی جریان خون والی شدید سوزش:

عام طور پر لبلبہ کی شدید نوعیت کی جریان خون والی سوزش پتے کی پتھریوں کی ایک پیچیدگی

ہی ہوتی ہے کیونکہ یہ انفیکشن شدہ صفراء کے کامن ڈکٹ میں داخل ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ انفیکشن زدہ صفراء لبلبہ کے خامروں پر اثر انداز ہو کر لبلبہ کو بھی بیمار بنا دیتا ہے۔

مرض کی علامات:

1- مرض کا حملہ شدید قسم کے پیٹ درد سے شروع ہوتا ہے اس کے بعد مریض کو شدید قسم کا صدمہ ہوتا ہے۔
2- مریض کی نبض تیز مگر دھاگے جیسی پتلی اور کمزور ہوتی ہے۔
3- مریض کا بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔
4- مریض کے ہونٹ نیلے، اطراف جسم زرد اور ٹھنڈے ہوتے ہیں اور پسینہ آتا ہے۔
5- بعض اوقات مریض اچانک غش کھا جاتا ہے۔
6- مریض کو بار بار بکثرت قے آتی ہیں۔
7- بعد میں مریض کے پیٹ کے اوپری حصوں پر نیلا یرقان کی نشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔
8- مریض کا پیٹ بہت زیادہ دکھن دار ہوتا ہے اور پیٹ کے عضلات کھنچے ہوئے، سخت ہوتے ہیں۔ مریض کی انتڑیوں کی حرکات معدوم ہو جاتی ہیں۔

تشخیص مرض:

مریض کی مذکورہ بالا علامات و نشانیوں کی روشنی میں ایکسرے اور الٹراساؤنڈ معائنوں سے تشخیص مرض ممکن ہوتا ہے۔

2- کم شدید لبلبہ کی سوزش (Sub-Acute Pancreatitis):

سب ایکیوٹ پنکریاٹائیٹس کی کیفیت بھی ایکیوٹ پنکریاٹائیٹس جیسی ہی ہوتی ہے اس میں فرق یہ ہے کہ سب ایکیوٹ پنکریاٹائیٹس کا حملہ بتدریج بڑھتا ہے۔

اس میں معمولی یا تیز نوعیت کا بخار بھی ہوتا ہے۔ مریض کی حالت نزعی نہیں ہوتی۔

پیٹ کے عضلات میں تھوڑی سختی پائی جاتی ہے۔ پیٹ کے اپی گیسٹریم حصہ میں دکھن موجود ہوتی ہے۔ اگر بار بار مرض کا حملہ ہو تو مزمن لبلبہ کی سوزش کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

3- لبلبہ کی مزمن یا دیرینہ سوزش (Chronic Pancreatitis):

کرانک پنکریاٹائیٹس یا لبلبہ کی مزمن سوزش پنکریاز یعنی لبلبہ کے سکڑ کر موٹا ہونے اور لبلبہ کی نالیوں کے پھیلنے سے ہوتی ہے۔

پنکریاز (لبلبہ) میں بگاڑ کی وجہ اس کی غدودی بافتوں کی تباہی، ریشہ دار بافتوں کی بناوٹ اور چونا کا جماؤ ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں لبلبہ کی نالیاں پھیل جاتی ہیں اور لبلبہ خود سکڑ کر موٹا ہو جاتا ہے اور آخر کار لبلبہ اپنے افعال کی انجام دہی میں ناکام رہتا ہے۔

پرانے شرابیوں میں اکثر لبلبہ کی مزمن سوزش پائی جاتی ہے۔

وجوہات:

1- کثرت مے نوشی۔

2- پروٹین کی کمی کی مزمن بیماری کے بعد بھی لبلبہ کی مزمن نوعیت کی سوزش دیکھنے میں آتی ہے۔

بار بار عود کر آنے والی لبلبہ کی سوزش میں پیرا تھائی رائیڈ کی خرابیوں کو مدنظر رکھنا چاہئے کیونکہ ہائپر پیرا تھائی رائیڈزم بھی مزمن لبلبہ کی سوزش کے ساتھ اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔

اکثر ایسے افراد جن کے پیشاب میں امائنوایسڈ کے اخراج کی ہسٹری ملتی ہو وہ لبلبہ کی مزمن سوزش میں مبتلا دیکھے گئے ہیں۔

مرض کی علامات:

مزمن نوعیت کی لبلبہ کی سوزش والے مریضوں کے درد میں الکوحل یا مزمن غذاؤں کے استعمال کے بعد بہت زیادہ شدت آ جاتی ہے۔ عام طور پر درد 24 سے 28 گھنٹے تک رہتا ہے۔ اس درد کو قے آنے سے بھی افاقہ نہیں ہوتا۔

مریض کو چت لیٹنے سے درد میں تھوڑا سا افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ مزمن نوعیت کی لبلبہ کی سوزش والے مریض کا درد عام طور پر پیٹ کے اپی گیسٹریم یعنی فم معدہ والے حصہ میں سے اُٹھتا ہے اور پیٹ اور کندھوں کی جانب پھیلتا ہے۔ اس درد کے ساتھ زرد رنگت والے چکنے اسہال آتے ہیں۔ مریض کا پاخانہ زرد اور پیشاب میں شوگر کا اخراج ہوتا ہے۔

پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے لیکن عام طور پر مریض کو پُر درد ڈکاریں آتی ہیں۔ پُر درد ڈکاریں آنا لبلبہ کی دم کے بھی متاثر ہونے کی اہم علامت ہوا کرتی ہے۔ ایسی صورتحال میں مریض اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے' آگے کی جانب جھکتا ہے یا اپنی کہنیوں کو گھٹنوں پر رکھ کر درد میں افاقہ محسوس کرتا ہے۔

تشخیص مرض:

1- Glucose Tolerance ٹیسٹ

2- مائیکروسکوپک سٹول ٹیسٹ

مریض کی مکمل ہسٹری اور ان دونوں ٹیسٹوں کی مدد سے پنکریاز (لبلبہ) کی مزمن سوزش کی تشخیص ہو جاتی ہے۔

سوال 6: (i) ٹیومر کی تعریف اور درجہ بندی کریں نیز کینسر کی گلٹی کو واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 7

سوال 6: (ii) سوزش کی تعریف کریں' حاد اور مزمن سوزش وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

سوال 7: (i) امیبائی اور بیسلری پیچش کا موازنہ کریں۔

جواب: امیبائی اور جراثیمی پیچش کا فرق ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے:

امیبائی اور بیسلری/جراثیمی پیچش کا فرق

امیبائی پیچش	بیسلری/جراثیمی پیچش
1- یہ مرض علاقائی قسم کا ہوتا ہے۔	1- یہ مرض وبائی قسم کا ہوتا ہے۔
2- یہ امیبا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔	2- یہ مرض بیسی لائی بیکٹیریا سے پیدا ہوتا ہے۔
3- یہ مرض عام طور پر بچوں میں نہیں ہوتی۔	3- یہ بیماری بچوں میں زیادہ ہوتی ہے۔
4- اس کا آغاز بتدریج ہوتا ہے۔	4- اس کا آغاز تیزی سے ہوتا ہے۔
5- اس کے اندر بخار نہیں ہوتا۔	5- اس میں بخار ہو جاتا ہے۔
6- خون کے اندر زہریلا پن نہیں ہوتا۔	6- خون کے اندر زہریلا پن ہوتا ہے۔
7- اس کا زمانہ سرائیت 15 سے 30 دن ہے۔	7- اس کا زمانہ سرائیت ایک ہفتہ سے کم ہے۔
8- علاج درست نہ ہو تو مرض لوٹ آتا ہے۔	8- مرض مزمن ہو سکتا ہے۔ بار بار واپس نہیں آتا۔
9- بے چین ہوتی ہے۔ درد اور مروڑ نہیں ہوتا۔	9- شدید درد ہوتی ہے۔ مروڑ ہوتا ہے اور پاخانہ بار بار آتا ہے۔
10- زبان میلی ہوتی ہے اور پیٹ میں محدود جگہ درد ہوتا ہے۔	10- زبان صاف ہوتی ہے اور پورے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔
11- پاخانہ کی خاصیت تیزابی ہوتی ہے۔	11- پاخانہ کی خاصیت اساس ہوتی ہے۔
12- پاخانہ سیاہی مائل اور خون ملا ہوتا ہے۔	12- سرخ خون اور آنول کا اخراج ہوتا ہے۔
13- جریان خون زیادہ ہونے سے خطرناک ہو سکتی ہے۔	13- یہ زندگی کے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔

سوال 7: (ii) اٹرافی کی تعریف کریں اور اس کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- جسم کے نچلے حصے کے فالج کو .... کہتے ہیں۔(Paraplegia)

2- فضلے کے ذریعے چربی کا اخراج .... کہلاتا ہے۔(Spetorrhoea)

3- فیلوپین نالیوں کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Splingitis)
4- اے ایف بی .... کا مخفف ہے۔ (Acid Fast Bacili)
5- گردے میں بننے والی پتھریوں کو .... کہتے ہیں۔ (Renal Caculi)
6- مٹرل والو کی تنگی کو .... کہتے ہیں۔ (Stenosis)
7- خون میں شکر کی اضافی مقدار .... کی غیر موجودگی میں تحلیل نہیں ہوتی۔ (انسولین)
8- دل کی تیز دھڑکن کو .... کہتے ہیں۔ (Tacycardia)
9- .... ملیریا کی وجہ ہے۔ (پلازموڈیم)
10- خون میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی زیادتی .... کہلاتی ہے۔ (Hypercapria)

★

سال سوم — امتحان 2016ء

میٹریا میڈیکا

سوال 1: کالی کاربونیکم کی مخصوص علامات قلمبند کریں۔

جواب: کالی کارب کی مخصوص علامات درج ذیل ہیں:

- ★ کالی کارب کا تعلق پوٹاس کے گروپ سے ہے اور اپنے گروپ کی دیگر ادویات کی طرح میں کمزوری اہم ہے۔
- ★ مریض معدے میں بے قراری محسوس کرتا ہے۔
- ★ مریض کو ہر وقت تنہائی کا خوف رہتا ہے۔ خاموش اور اطمینان سے نہیں بیٹھ سکتا ہے۔
- ★ مریض ذہنی طور پر نا اُمید' چڑچڑا' خوفزدہ اور سیمابی مزاج والا ہوتا ہے۔
- ★ سرد ہوا میں سواری کرنے سے سر درد ہوتا ہے۔
- ★ منہ سے بو آتی ہے' پُر درد آبلے نکلتے ہیں۔
- ★ خونی بواسیر' پاخانہ کے ساتھ خون آتا ہے۔
- ★ مریض کو بولتے وقت اور زبان کو حرکت دیتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔
- ★ مقعد میں خارش ہوتی ہے اور رطوبت خارج ہوتی ہے۔
- ★ مریض کی کھوپڑی میں خارش ہوتی ہے۔
- ★ کانوں میں دباؤ اور احساس کہ بالائی حصہ میں ڈاٹ لگی ہے' دھندلا دکھائی دیتا ہے۔ اشیاء بہت دور رکھی نظر آتی ہیں۔
- ★ چھینکیں آتی ہیں' سونگھنے کی حس متاثر ہوتی ہے۔
- ★ خواب کے بغیر احتلام ہو جاتا ہے۔ پاخانہ کے دوران مذی خارج ہوتی ہے۔
- ★ زبردست خواہش جماع' خارش جس کی وجہ سے خواہش جماع بیدار ہوتی ہے۔
- ★ اس دواء کی جلدی علامات رسٹاکس سے ملتی ہیں۔
- ★ آتشک کے مریضوں کے متعلق عوارض پائے جاتے ہیں۔
- ★ زکام اور دھڑکن کی تکلیف بالخصوص بوڑھے افراد میں۔
- ★ ہونٹوں کے گرد جلن ہوتی ہے جیسے مرچیں لگی ہوں۔

سوال 2: کینتھرس کے پیشاب کی علامات درج کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 1

سوال 3: سلیشیا، نیٹرم میور یاٹیکم اور سیپیا کی کمی بیشی قلمبند کریں۔

1- سلیشیا:

کمی..... گرم پانی سے، نگلنے سے، گرمی سے، سر کو لپیٹنے سے، گرمیوں میں، مرطوب موسم میں، کپڑا لپیٹنے سے، نگلتے وقت۔

زیادتی..... کنگھی کرنے سے، بوجھ سے، صبح کے وقت، بائیں کروٹ لیٹنے سے، حیض کے دوران، کپڑا اُتارنے سے، مرطوبیت سے، سردی سے، آندھی طوفان میں۔

2- نیٹرم میور:

کمی..... کھلی ہوا میں، ٹھنڈے غسل سے، کھانے کا ناغہ کرنے سے، دائیں جانب لیٹنے سے، کمر پر دباؤ، تنگ کپڑے پہننے سے۔

زیادتی..... شور سے، موسیقی سے، گرم کمرے میں لیٹنے سے، صبح 10 بجے، ساحل سمندر پر، دماغی محنت سے، کھانے سے، روٹی سے، شراب سے، دبانے سے۔

3- سیپیا:

کمی..... ورزش سے، دباؤ سے، بستر کی گرمی سے، ٹکور کرنے سے، اعضاء کو سکیڑنے سے، نیند کے بعد، سر کو اچھی طرح باندھنے سے، کپڑے ڈھیلے کرنے سے، داہنی کروٹ لیٹنے سے، ٹانگ پر ٹانگ چڑھانے سے کمی ہوتی ہے۔

زیادتی..... شام کو، کپڑے دھونے سے، قبل از دوپہر، مرطوبیت سے، بائیں جانب لیٹنے سے، پسینے کے بعد، سرد ہوا سے، طوفان سے پہلے، کھجانے سے، جھٹکے سے، غلط قدم رکھنے سے، بوجھ اٹھانے سے، دماغی محنت سے، کثرت جماع سے، بادل کی گرج سے، کھاتے وقت یا کھانے سے، بوجھ اُٹھانے سے، دماغی محنت سے، کثرت جماع سے، بادل کی گرج سے، کھاتے وقت یا کھانے کے بعد، دودھ، مکھن وغیرہ سے، زینہ چڑھنے سے، پہلی نیند میں زیادتی ہوتی ہے۔

سوال 4: سینگونیریا اور کالی بائیکرومیکم کی سانس کی علامات واضح کریں۔

سینگونیریا:

- ★ سانس کی نالی میں دکھن ہوتی ہے۔
- ★ سینگونیریا کے مریض میں نرخرے کا استقاء پایا جاتا ہے۔
- ★ مریض سینے کی ہڈی کے عقب میں گرمی اور تناؤ محسوس کرتا ہے۔

★ معدہ کی خرابی سے سانس کی تنگی جو ڈکار آنے سے کم ہو جاتی ہے۔
★ کھانسی کے ساتھ سینے میں جلن ہوتی ہے' دائیں جانب زیادتی ہوتی ہے۔
★ بلغم سخت ہوتا ہے' اس کا رنگ زنگ آلود' بدبودار ہوتا ہے۔
★ کالی کھانسی اور انفلوئنزا کے بعد تشنجی کھانسی آتی ہے۔
★ تازہ کھانسی ہوتی ہے۔ کھانسی سردی سے پلٹ آتی ہے۔
★ سینے کی ہڈی کے عقب میں مسلسل گدگداہٹ سے مسلسل تکلیف دہ کھانسی آتی ہے جو رات کو اور لیٹنے سے بڑھتی ہے۔
★ کھانسی کی وجہ سے بستر سے اُٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے۔
★ شدید تنگی تنفس اور سینے میں گھٹن ہوتی ہے۔
★ سانس بدبودار ہوتا ہے۔ پیپ جیسے مواد کا اخراج ہوتا ہے۔
★ ٹی بی اور اس کے ساتھ رحم کا ریشہ دار ورم ہوتا ہے۔
★ دمہ جس کے ساتھ ہضم کی خرابی ہوتی ہے۔
★ اچانک نزلہ رکنے سے اسہال آتے ہیں۔
★ پھیپھڑوں کی تکلیف کے ساتھ دل کے کواڑوں کا عارضہ ہوتا ہے۔

کالی بائیکروم:

★ اس میں آواز بگڑ جاتی ہے جس میں شام کو زیادتی ہوتی ہے۔
★ بچوں کا ناک بند ہو جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر موٹے بچوں میں ہوتا ہے۔
★ ناک سے بدبودار اخراج ہوتا ہے جو سبزی مائل ہوتا ہے۔ یہ مواد سخت لچک دار ٹکڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
★ بار بار کھانسی آتی ہے' ناک سے سانس نہیں لے سکتا۔
★ تکلیف دہ کھانسی آتی ہے۔ بکثرت مواد نکلتا ہے جو زرد اور لیس دار ہوتا ہے۔
★ نرخرہ میں گدگداہٹ ہوتی ہے۔ نرخرہ کی نزلاوی سوزش میں مفید ہے۔
★ کھانسی کے ساتھ پیتل جیسی آواز آتی ہے۔
★ جھلیوں والا کروپ جو حلق اور نرخرہ تک آ جاتا ہے۔
★ کھانسی کے ساتھ درد ہوتا ہے جو سینے کی ہڈی سے کندھے تک جاتا ہے اور کپڑے اُتارنے سے بڑھتا ہے۔
★ ناک سے بکثرت پانی جیسا مواد خارج ہوتا ہے۔
★ ناک' نرخرہ' حلق اور سانس کی نالی کے نزلہ میں مفید ہے۔ اس میں گاڑھا ریشہ دار' رسی جیسا مواد خارج ہوتا ہے۔

سوال 5: ہیپاٹائیٹس کے لئے نیٹرم سلف کی اچھی شہرت ہے' اس کی متعلقہ تشخیصی علامات سپرد قلم کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 5

سوال 6: آیوڈم کا معالجاتی دائرہ کار واضح کریں۔

جواب: آیوڈم کی خاص علامات درج ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں:

★ آیوڈم کا مریض کبھرے بدن والا' گہری رنگت والا ہوتا ہے۔
★ اس کا مریض خاموش اور بے قرار' بے چین رہتا ہے۔
★ مالیخولیا اور خودکشی کی طرف دھیان رہتا ہے۔
★ مال کے بارے میں پریشان' فکرمند جبکہ مستقبل کی فکر نہیں ہوتی۔
★ آلات تنفس اور نظام دوران خون پر خاص اثر کرتی ہے۔
★ سر میں تپکن والا درد دوران سر کی طرف بڑھتا ہے۔
★ گرم کمرے میں جگر میں درد جو آگے جھکنے پر بڑھے۔
★ آنسو بکثرت' آنکھوں میں درد' پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ ڈھیلے متواتر حرکت کرتے ہیں۔
★ سونگھنے کی حس ختم' بہنے والا زکام جس میں جلد گرم ہو جاتی ہے۔
★ مسوڑھے ڈھیلے یا آسانی خون بہتا ہے۔ گندے زخم اور رال بہتی ہے۔
★ رال بکثرت بدبودار' منہ سے بدبو اور زبان پر موٹی میل کی تہہ جمی ہوتی ہے۔
★ کان کی درمیانی نالی کی خرابی سے بہرہ پن آتا ہے۔
★ تھائیرائیڈ غدود بڑھ جاتا ہے۔ جکڑ اور گھٹن کا احساس ہوتا ہے۔
★ مریض خوب کھاتا ہے لیکن سوکھتا چلا جاتا ہے۔
★ معدہ کی گہرائی میں تپکن ہوتی ہے۔ مریض کو بھوک شدید لگتی ہے' شدید پیاس۔
★ محسوس کرتا ہے کہ خوراک کا ہر ذرہ گیس میں تبدیل ہو رہا ہے۔
★ جگر' تلی میں دکھن کا احساس۔ یرقان اور لبلبہ کے امراض۔
★ خصیے سوج جاتے ہیں' ان میں پانی آ جاتا ہے۔
★ جنسی قوت کی کمی اور خصیوں کی لاغری آتی ہے۔
★ قبض اور اسہال باری باری سے آتے ہیں۔ قبض اور ناکام حاجت۔
★ ماہواری بے قاعدہ اس کے دوران شدید کمزوری' رحم سے جریان خون ہوتا ہے۔ حفاظت الرحم کی سوزش آتی ہے۔
★ خراش دار لیکوریا' مواد گاڑھا اور تیزابی حتیٰ کہ کپڑے میں سوراخ کر دیتا ہے۔

★ احساس جیسے دل کو نچوڑا جا رہا ہے۔ دل کے پٹھوں کی سوزش' دل کے اردگرد دباؤ کا احساس ہوتا ہے۔

★ دل جیسے لوہے کے پنجے میں جکڑا ہو۔ کمزوری اور بے ہوشی آتی ہے۔

★ گردن کی پشت اور بازوؤں کا گنٹھیا' ہاتھ پاؤں ٹھنڈے۔

★ کھلی ہوا میں بیٹھ جانے سے' ٹھنڈا دودھ پینے سے' قبض میں کمی آتی ہے۔

سوال 7: سیپیا اور کریوزوٹم کی زنانہ علامات لکھئے۔

<u>جواب</u>: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 2 اور 2014ء کا سوال 6

سوال 8: مندرجہ ذیل علامات کے لئے بالشل ریمیڈی بتائیں:

1- طوفانی موسم کے باعث اُداسی۔ گرم کمرے میں داخل ہونے سے زیادتی۔ سیڑھیاں چڑھنے سے اضافہ۔ بھولنے والا۔ (سیپیا)

2- دانت نکلتے ہی خراب اور سیاہ ہو جائیں۔ ہلنے والے دانت۔ گرم خوراک سے بہتری۔ (کریازوٹم)

3- مریض اپنی تعریف کرے اور دوسروں کی توہین کرے۔ چلنے سے افاقہ۔ (پلاٹینا)

4- زبان پر سفید موٹی تہہ۔ بچہ کا چھوا جانا یا دیکھا جانا برداشت نہ کرے۔ (اینٹی مونیم کروڈم)

5- مقعد کمزور محسوس ہوا ایسا لگے جیسے ڈاٹ لگا ہوا اس میں نمی رہے۔ (اناکارڈیم)

6- گلا دُکھے جس سے زیادتی بائیں جانب۔ مشروبات نگلنے سے درد کان تک جائے۔ (لیکیسس)

7- زخم جسم کے کسی بھی حصہ میں ہوں' ان کی جڑ سلیٹی رنگ کی۔ (لیکیسس)

8- ہاضمہ کی تکلیف زیادہ کھانے سے معدہ کی کمزوری' ہاضمہ جلد بگڑ جائے' زبان پر سفید میل۔ (اینٹم کروڈم)

9- بھوک نہ لگے' گوشت کھانے سے دل متلاتا اور کھائی ہوئی غذا کے ڈکار۔ (اینٹی مونیم کروڈم)

10- منہ کے بل لیٹنے سے دمہ میں افاقہ۔ نہایت آہستگی سے وقت گزرے۔ مقعد پر شدید کھجلی۔ نامردی۔ (میڈورینم)

سائیکالوجی/نفسیات (2016ء)

سوال 1: نفسیات کی تعریف کریں، اس کی مختلف برانچوں کے نام لکھیں اور مشاہدہ باطن کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 1

سوال 2: خبط کی تعریف کریں، اس کی وجوہات اور اثرات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5

سوال 3: بے نالی غدود کیا ہوتے ہیں؟ مختلف بے نالی غدودوں کے نام لکھیں اور تھائی رائیڈ گلینڈ کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

سوال 4: عصبانیت اور اختلال ذہنی کا موازنہ کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011+12ء کا سوال 7

سوال 5: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے دو پر نوٹ لکھیں:

i- واہمہ

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

ii- ہیجان

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 4

iii- ادراک

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

سوال 6: ذہانت کی تعریف کریں اور مقیاس ذہانت کو تفصیلاً لکھئے۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 4

سوال 7: خبط عظمت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اس کی وجوہات درج کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 1

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- ریٹل گلینڈ کی رطوبت .... کہلاتی ہے۔ (ایڈرینل)
2- C.N.S میں .... اور .... شامل ہوتے ہیں۔ (دماغ اور حرام مغز)
3- ذہن کو .... اور .... حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (شعور، تحت الشعور اور لاشعور)
4- خودکار عصبی نظام کو .... حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (دو)
5- جینز .... کا بنیادی یونٹ ہے۔ (وراثت)
6- غلط ادراک کو .... کہتے ہیں۔ (التباس)
7- .... کی بیماری میں مریض زبردست تھکان محسوس کرتا ہے۔ (مراق)
8- واٹسن .... کا بانی تھا۔ (کرداریت)
9- مرکب نسیں .... اور .... نس کا کام کرتی ہیں۔ (حسی اور حرکی)
10- فطین لوگوں کا آئی۔ کیو .... سے اوپر ہوتا ہے۔ (140)

گائناکالوجی (2016ء)

سوال 1: (الف) مینوپاز یا موقوفی حیض کی تعریف کریں۔ اس دور کی عمومی اور دیرینہ تکالیف کی کیفیات کو واضح کریں۔

جواب: جب لڑکی بلوغت میں قدم رکھتی ہے تو قدرتی طور پر اس کو حیض آنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ لڑکی ماں بننے کے قابل ہو جاتی ہے۔ یہ سلسلہ بارہ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 45 سال تک جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد جسم میں انڈہ بننے کا عمل رُک جاتا ہے اور حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور عورت ماں بننے کے قابل نہیں رہتی۔ عمر کا یہ دور سن یاس کہلاتا ہے۔ عورتوں میں سن یاس شروع ہونے کے وقت میں فرق ہو سکتا ہے۔ جن عورتوں کو جلد حیض آنا شروع ہوتے ہیں وہ جلد سن یاس کا شکار ہوتی ہیں۔

جب یہ عمل قدرتی طور پر عمر کے دور کے لحاظ سے ہو تو یہ قدرتی سن یاس ہوتا ہے لیکن اگر کسی خرابی سے یا خود سے یہ حالت پیدا کر دی جائے تو یہ حالت مصنوعی سن یاس کہلاتی ہے۔

سن یاس وہ دور ہوتا ہے جب افزائش نسل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ سن یاس 45 سال کی عمر کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بعض عورتوں میں یہ 50 سال کے بعد ہوتا ہے۔

اس کا انحصار جسمانی ساخت، مزاج و عادات پر بھی ہوتا ہے اس کے علاوہ ملکی موسم اس پر اثرانداز ہوتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح بلوغت پر اثرانداز ہوتا ہے۔

اگر حیض جلد شروع ہو گا تو سن یاس بھی جلد آئے گا۔ اگر حیض دیر سے شروع ہو گا تو سن یاس بھی دیر سے شروع ہو گا۔ زیادہ بچوں کی پیدائش اور وہ بھی کم وقفے سے اس کا باعث ہو سکتی ہے۔

عمومی اور دیرینہ تکالیف کی کیفیات:

جب سن یاس کا زمانہ قریب ہوتا ہے تو حیض کی باقاعدگی متاثر ہو جاتی ہے وہ جلد جلد آنے لگتے ہیں۔ درج ذیل تبدیلیاں اور علامات ظاہر ہوتی ہیں:

-1 حیض بے قاعدہ ہو جاتے ہیں' حیض کی مقدار کم ہو جاتی ہے' حیض کی بے قاعدگی کے ساتھ درمیانی وقفہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور آخرکار حیض آنا بند ہو جاتے ہیں۔

-2 بعض عورتوں میں سن یاس سے قبل حیض کی کثرت ہوتی ہے اور پھر حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔

-3 اعضائے تولید میں تبدیلیاں آتی ہیں۔ بیضۃ الرحم سخت اور سائز میں چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ ان کا فعل متاثر ہوتا ہے اور اس تبدیلی کی وجہ سے عورت بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتی۔

-4 ویجائنا کی ساخت میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ اس کی دیواروں کی لچک کم ہو جاتی ہے اور رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں اس کی سوزش ہو سکتی ہے۔

-5 رحم کے اندر بھی ساخت کی تبدیلیاں آتی ہیں۔

-6 فیلوپین ٹیوبز سکڑ جاتی ہیں۔

-7 سن یاس آ جانے پر عورتوں کے مزاج میں تبدیلی آتی ہے۔ یہ تبدیلی مختلف عورتوں میں مختلف ہوتی ہے۔

-8 خون کی کمی' خون کی زیادتی یا اعصاب سے متعلق تکالیف ہو سکتی ہیں۔

-9 ایسی عورتیں جو پُرخون ہوتی ہیں یعنی جن میں خون کی زیادتی ہوتی ہے' وہ عام طور پر تمتماہٹ' گرمی کے دورے' سوزش' سرخ چہرہ اور رحم میں دوران خون اور لیکوریا وغیرہ کا شکار ہوتی ہیں۔

-10 وہ خواتین جو خون کی کمی کا شکار ہوتی ہیں جن کے جسم میں خون کم ہوتا ہے' ان میں نبض کی کمزوری' چہرے کی زردی اور جسمانی کمزوری کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

-11 ایسی خواتین جو عصبی مزاج ہوتی ہیں جن میں اعصابی پائی جاتی ہے' ان کا نظام اعصاب درہم برہم ہو جاتا ہے اور وہ پریشانی' بے چینی' اعصابی شکایات کی شکار ہو جاتی ہیں۔ ایسی خواتین میں ہسٹریائی علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔

-12 سن یاس میں Oestrogen اور Progestrone کی پیدائش رُک جاتی ہے۔

-13 پچوٹری کا فعل بڑھ جاتا ہے اور Gonadotrophic Hormone بڑی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔

-14 بعض عورتوں میں ٹھوڑی اور ہونٹوں کے اوپر بال اُگ آتے ہیں۔

-15 کئی ایک خواتین میں تھوک میں خون آنے لگتا ہے اور ٹی بی کی طرف رغبت ہو جاتی ہے۔

-16 سن یاس کے بعد ناک' پیشاب سے خون اور بواسیر ہو سکتی ہے۔

17- عورتوں میں بائی کے درد پیدا ہو جاتے ہیں۔ عورتیں ہسٹریا اور مالیخولیا کا شکار ہو جاتی ہیں۔
18- بعض عورتوں میں اعضائے تناسل و تولید کے گومڑ اور رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

سوال 1: (ب) ڈس مینوریا کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات' نشانیاں اور علامات قلمبند کریں۔

جواب: اسے تکلیف دہ حیض یا ماہواری کا مشکل سے آنا کے نام سے پکارتے ہیں۔ ''ڈس'' لفظ کا مطلب ہے ''تکلیف دہ'' اور ''مینوریا'' سے مراد ''ماہواری'' یعنی تکلیف دہ ماہواری۔ اس میں خون حیض قلیل مقدار میں خارج ہوتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ ماہواری کے زمانے میں رحم کے اندر کے خون کو باہر نکالنے کے لئے وقفے وقفے سے رحم میں انقباض (سکڑنا) ہوتا ہے۔ یہ انقباض یا سکڑنے کا عمل تکلیف دہ ہوتا ہے اس لئے اسے ڈس مینوریا کہتے ہیں۔

وجوہات:

کثرت مباشرت' بناوٹی یا غیر قدرتی طریقے پر مباشرت کرنا' آتشک' کمزوری اور رحمی امراض وغیرہ اس کے ابتدائی اسباب ہوا کرتے ہیں۔ غم وغصہ' شاک' دماغی اُلجھن وغیرہ بھی وجہ ہو سکتی ہے۔

ناقص غذا' ورزش نہ کرنا اور رحم میں گیس کا پیدا ہونا وغیرہ بھی سبب بنتے ہیں۔ محرک اسباب کی بناء پر رحم میں خون جمع ہو کر ماہواری کے ایکدم پہلے یا بعد میں مباشرت اور سردی وغیرہ کے لگ جانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

نشانیاں اور علامات:

ورم رحم کے ساتھ اس مرض کا شک ہو سکتا ہے لیکن بخار اور مرض کے پیدا ہونے کے اسباب کی تحقیق کرنے پر شک دور ہو جاتا ہے۔ جریان رحم کے پہلے جو درد اُٹھتا ہے اُس کے ساتھ اس کا یہ فرق ہے کہ رحم سے جریان میں پانی جیسی شے نکلتی ہے لیکن اس میں جریان خون ہوتا ہے۔

بواسیر کے درد کا شک نہیں ہو سکتا ہے' وہ ظاہر ہے۔

ماہواری کی شدید قلت (Scanty Menses) کے سبب سے مرض ہو تو زیادہ دن رہنے پر بندش حیض یا ماہواری کے بند ہونے کا مرض ہوتا ہے جن خواتین کو خون کی زیادتی ہوتی ہے انہیں رحم سے زیادہ جریان خون کا مرض Menorrhagia ہو جاتا ہے۔ کسی کسی کو لیکوریا یا پرانا ورم رحم کا مرض ہو جاتا ہے جنھیں کم خون کے ساتھ ماہواری بند ہوتی ہے' بعد میں جسم کے دوسرے اعضاء سے خون کے اخراج سے یا خون نکلنے کو عوضی حیض یا حیض کا بدل (Vicarious Menstruation) کہتے ہیں۔

سوال 2: (الف) دوران حمل اعضائے تناسل کی غیر معمولی کیفیت کو واضح کریں۔

جواب: حمل کے قرار پانے میں بنیادی کردار مرد کا سپرم اور عورت کا اوومم ادا کرتا ہے۔ ہر ماہ عورت کی اووری سے ایک انڈا یا اوومم خارج ہوتا ہے اور وہاں سے سفر کرکے وہ فیلوپین ٹیوب میں پہنچ جاتا ہے۔

جب مرد عورت سے جماع کرتا ہے تو اس عمل میں انزال کے ذریعے اس کے جسم میں منی داخل کرتا ہے۔ اس میں لاکھوں سپرم ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک فیلوپین ٹیوب میں موجود اوومم سے مل جاتا ہے' اس کو فرٹیلائز کر دیتا ہے اور یہ عمل ہی استقرار حمل ہے۔

جو اوومم اووری سے خارج ہوتا ہے' وہ 24 سے 48 گھنٹے تک اس قابل ہوتا ہے کہ وہ بارآور ہو سکے۔ اسی طرح منی سے خارج ہونے والے سپرم 24 سے 48 گھنٹے تک اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ اوومم سے ملاپ کر سکیں۔

عورت کی طرف سے صرف ایک اوومم خارج ہوتا ہے۔ اس کے مقابل لاکھوں سپرم ہوتے ہیں لیکن حمل قرار پانے کے عمل میں صرف ایک سپرم ہی حصہ لیتا ہے۔ جن عورتوں میں جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں' ان میں ایک وقت میں دو اوومم خارج ہوتے ہیں اور ان سے دو سپرم الگ الگ مل کر دو زائیگوٹ بناتے ہیں اور اس طرح دو بچے پیدا ہوتے ہیں۔

جب سپرم اوومم تک پہنچتا ہے تو وہ اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں سپرم کا سر اور جسم اندر داخل ہو جاتا ہے اور اس کی دم باہر رہ جاتی ہے اور ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے گرد ایک جھلی بن جاتی ہے اور کوئی دوسرا سپرم اندر داخل نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد یہ فرٹیلائزڈ اوومم رحم کے اندر جا کر اس کی دیوار سے چپک جاتا ہے اور وہاں اس کی نشوونما کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور 40 ہفتے کے بعد جنین مکمل ہو کر زچگی کے عمل کے ذریعے اس دنیا میں آ جاتا ہے۔

دوران حمل بعض اوقات اندام نہانی میں خارش ہونے لگتی ہے۔ اس کی وجہ کسی قسم کا اخراج ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے اندام نہانی سرخ ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ سادہ غذا استعمال کرنی چاہئے اور مرچ مصالحہ والی غذاؤں سے بچنا چاہئے۔

سوال 2: (ب) عرصہ زچگی کی تعریف کریں۔ ٹرو اور فالس دردوں کا موازنہ کریں۔

جواب: عرصہ زچگی کے درج ذیل درجات ہیں:

1- ولادت کی پہلی سٹیج کو رحم کے منہ کھلنے کا درجہ یعنی Dilation Stage کہلاتی ہے۔

2- ولادت کا دوسرا مرحلہ بچہ کے باہر آنے کا درجہ Expultion Stage کہلاتی ہے۔

-3 لیبر یا ولادت کی تیسری سٹیج پلاسینٹا کے باہر آنے کا درجہ (Placenta Stage) کہلاتا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جس میں ایک مرتبہ پھر رحم میں سکڑاؤ آتا ہے اور اس کی وجہ سے پلاسینٹا باہر آ جاتی ہے۔ پلاسینٹا کا اخراج اس طرح ہوتا ہے جیسے بچہ رحم کے سکڑنے سے باہر آتا ہے۔

ٹرو اور فالس دردیں:

بچے کا حمل کا دورانیہ مکمل ہونے پر جب پیدائش کا مرحلہ قریب آ جاتا ہے تو رحم میں سکڑاؤ آنے کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ یہ درد دو قسم کے ہوتے ہیں:

-1 ٹرو/ سچے دردزہ

-2 فالس/ جھوٹے دردزہ

ان کا فرق ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے:

ٹرو/ سچا دردزہ	فالس/ جھوٹا دردزہ
1- یہ درد کمر سے شروع ہوتا ہے اور پھر سامنے آتا ہے۔	1- یہ درد پیٹ کے نچلے حصے یا کسی دوسرے حصے سے شروع ہوتے ہیں۔
2- درد زیادہ تر رانوں میں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں ہوتا ہے۔	2- یہ پیٹ کے کسی بھی حصہ میں ہو سکتے ہیں۔
3- وقت کے ساتھ ساتھ ان میں اضافہ ہوتا ہے۔	3- وقت کے ساتھ ان میں اضافہ نہیں ہوتا۔
4- سچے درد ایک خاص وقفے سے اُٹھتے ہیں اور آہستہ آہستہ زیادہ ہوتے ہیں۔ ان میں باقاعدگی ہوتی ہے۔	4- جھوٹے دردزہ میں بے قاعدگی پائی جاتی ہے؛ باقاعدگی نہیں ہوتی۔
5- سچے درد کے ساتھ رحم سکڑتا ہے اور OS میں تناؤ آتا ہے۔	5- جھوٹے درد میں نہ تو رحم سکڑتا ہے، نہ OS میں تناؤ آتا ہے۔
6- رحم کا منہ کھلتا محسوس ہوتا ہے۔	6- رحم کا منہ بدستور بند رہتا ہے۔
7- انیما کرنے سے درد کم نہیں ہوتے۔	7- انیما کرنے سے درد کو آرام آ جاتا ہے۔
8- رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔	8- کسی قسم کی رطوبت کا اخراج نہیں ہوتا۔
9- درد قولنج ہوتا ہے، ہر دفعہ درد بڑھ جاتا ہے۔	9- اس میں درد قولنج کی کیفیت نہیں ہوتی۔
10- یہ درد پیدائش کا عمل شروع ہونے پر رحم کے ردعمل کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔	10- یہ درد کسی بھی وجہ سے مثلاً بدہضمی، گیس، تشنج وغیرہ سے ہو سکتے ہیں۔

سوال 3: (الف) صدمہ کی تعریف کریں۔ جو بچے کی پیدائش کے بعد ہوتا ہے اس کی وجوہات بتائیے۔

جواب: جسم میں خون کی مقدار اتنی کم ہو جائے کہ جسم کو نارمل کرنے میں بھی مشکل پیدا ہو' ایسی حالت کو صدمہ کہتے ہیں۔ صدمہ جسم کی حالت کو کہتے ہیں جس میں جسم میں موجود خون کی نالیوں کا حجم اور خون کا توازن بگڑ جائے۔

صدمہ کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

خون کی مقدار کا کم ہو جانا:

خون کی مقدار میں کمی کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

1- بیرونی طور پر خون کا اخراج: جسم سے بہت زیادہ خون خارج ہو جائے تو مریض صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے۔ چوٹ اور جلن وغیرہ۔

2- اندرونی طور پر خون کا بہنا: جسم کے اندر ہی خون خارج ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مریض صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے مثلاً معدے کا زخم۔

3- فریکچر: اس میں اگر کوئی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جائے تو کم از کم 500ml اور اگر بڑی ہڈی ٹوٹ جائے تو 1000ml سے 1500ml خون ضائع ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے۔

4- Dehedration: پانی کے زیادہ اخراج کی وجہ سے بھی مریض صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے۔

جلن اور قے کی وجہ سے بھی مریض صدمہ کی حالت میں چلا جاتا ہے کیونکہ ان میں پلازما خارج ہوتا ہے اور R.B.C کو کام کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

زچگی کے بعد کے عرصے "Postnatal" کا مطلب ہے زچگی مکمل ہونے کے بعد کم از کم 10 دن اور زیادہ سے زیادہ 28 دن کا عرصہ! اس عرصے میں مڈوائف کی مسلسل موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ اس عرصے کے دوران دیکھ بھال کا مقصد زچگی کے بعد ماں کی صحت یابی' بچے کی صحت مندانہ پرورش' ماں کی اپنی اور اپنے بچے کی خود دیکھ بھال کرنے کی حوصلہ افزائی اور خاندان کے دیگر افراد کی مدد کرنا ہے کہ وہ گھر میں ایک فرد کے اضافے کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کر سکیں اور باپ اور ماں اپنے فرائض بخوبی انجام دیں۔ ولادت کے نتیجے میں بعض عورتوں کو جسمانی اور نفسیاتی مسائل پیش آتے ہیں' پیدائش کے بعد کی دیکھ بھال سے ان میں کچھ شکایات دور ہو سکتی ہیں۔ ماں اکثر اپنی زچگی کی تکالیف کے بارے میں باتیں کرنا چاہتی ہے اور کمیونٹی مڈوائف یہ باتیں سننے کے لئے بہترین فرد ہوتی ہے۔ بعض عورتوں کو زچگی کے تکلیف دہ تجربے کی یادیں بھلانے میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور مڈوائف سے بات چیت کر کے وہ بہتر طور پر ماں کا کردار ادا کرنے کے قابل ہو سکتی ہیں۔

پیدائش کے بعد کے ہر معائنے اور ملاقات کا مقصد واضح ہونا چاہئے۔ ماں اور بچے کے معائنے اور مشاہدے سے اور عورت کی گفتگو سن کر مسائل کی شناخت ہو سکتی ہے۔ زور ہمیشہ اس بات پر ہونا چاہئے کہ عورت اور مڈوائف کے درمیان تعلق قائم رہے۔

زچگی گھر پر ہوئی ہے یا زچہ کی بہت جلد چھٹی کر دی گئی ہے تو ابتداء میں ماں کی جسمانی صحت بحال ہونے پر زور دیا جانا چاہئے۔ مڈوائف کو اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان ولوشن آف دی یوٹرس (Involution of the Uterus) شروع ہو گیا ہے، خون بہنا کنٹرول میں ہے، پیری نیم (Perineum) کے زخم بھر رہے ہیں، پیشاب اور پاخانہ معمول کے مطابق آ رہا ہے، آکسی جی نیشن یا خون میں آکسیجن کی گردش (Oxygenation) مناسب ہے اور انفیکشن (Infection) کی علامات موجود نہیں ہیں۔ زچہ کو کافی آرام اور نیند ملنے سے ان سب چیزوں میں مدد ملے گی۔ جسمانی معائنے کا مقصد یہ ہے کہ مڈوائف، ماں کی صحت یابی کے اس عمل کا جائزہ لے اور اگر کوئی مسئلہ ہو تو اسے پہچانے۔ اس کے لئے مڈوائف کو عورت کا ٹمپریچر لینا ہوگا، نبض اور بلڈ پریشر چیک کرنا ہوگا، پیدائش کے بعد ہیموگلوبن کی مقدار معلوم کرنی ہوگی۔ اس کے علاوہ بریسٹ (چھاتیوں)، یوٹرس (رحم / بچہ دانی) اور پیری نیم (ویجائنا اور مقعد کے درمیان کا حصہ) کا معائنہ کرنا ہوگا۔

جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بعض خواتین کو زچگی کے نتیجے میں بہت عرصے تک صحت کے مسائل سے دوچار رہنا پڑتا ہے۔ خواتین ان مسائل کا اکثر ذکر ہی نہیں کرتیں اور پیدائش کے چھ ہفتے بعد ہونے والے معائنوں تک میں بعض اوقات ان کا پتہ نہیں چلتا۔ ان شکایات میں پیٹھ کا درد، پیلوک فلور (Pelvic Floor) میں زخم، زور لگانے سے غیرارادی طور پر پیشاب نکل جانا (Stress Incontinece)، بار بار پیشاب آنا اور بواسیر (ہیمورائڈز Haemorrhoides) عام ہیں اور اکثر خاصے عرصے تک چلتی رہتی ہیں۔ پیدائش کے بعد ہونے والے ڈیپریشن (پوسٹ نیٹل ڈیپریشن Postnatal Depression) اور تھکن (Fatigue) کی شکایات بھی اکثر دیکھی گئی ہیں۔ زچگی کے دوران چیرے (ایپی سیوٹومی Episiotomy) یا لیک ریشن (Laceration) کے زخم اور ٹانکوں سے بے آرامی پیدا ہو سکتی ہے اور کئی ماہ تک جوڑے کی جنسی زندگی متاثر ہو سکتی ہے۔ ان تمام مسائل سے ماں کی اپنے بچے کی دیکھ بھال کرنے کی صلاحیت پر اثر پڑتا ہے اور خاندان کے اندر بھی مسئلے جنم لے سکتے ہیں۔

سوال 3: (ب) بچے کی پیدائش کے بعد ہونے والے بخار کی وجوہات اور پیچیدگیوں کو بیان کریں۔

جواب: زچگی کے دوران جس کا عرصہ چھ ہفتوں پر محیط ہوتا ہے، اگر کسی بھی وجہ سے زچہ کے جسم کا درجہ حرارت 100° فارن ہیٹ سے بڑھ جائے تو ایسے بخار کو ''پرسوت کا بخار'' کہتے ہیں۔

پرسوت کے بخار کی وجوہات:

پرسوت کے بخار کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

1- اعضائے مخصوصہ کا انفیکشن
2- پستان کی سوزش
3- نظام بول کا انفیکشن
4- پیروں کی وریدوں کا تھرامبوسس
5- دوسرے اندرونی انفیکشن مثلاً برونکائٹس، نمونیہ، انفلوئنزا، ٹائی فائیڈ، ملیریا وغیرہ۔
6- نفاس یعنی لوشیا اگر تین دن کے بعد بند ہو جائے۔

پرسوت کے بخار کی پیچیدگیاں:

پرسوت کے بخار میں درج ذیل پیچیدگیاں ہو سکتی ہیں:

1- مریضہ کو بخار زیادہ ہوتا جائے گا۔
2- مریضہ کو ٹھنڈ یا سردی لگے گی۔
3- مریضہ کو کپکپاہٹ ولرزہ محسوس ہوگا۔
4- بخار °103 سے لے کر °105 فارن ہیٹ تک ہوگا۔
5- نبض تیز رفتار ہوگی۔
6- سر میں درد ہوگا۔
7- کمر میں درد ہوگا۔
8- پیٹ میں درد ہوگا۔
9- تمام جسم میں درد ہوگا۔
10- بعض اوقات مریضہ کو متلی اور قے بھی ہوگی۔
11- مریضہ کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔
12- مریضہ کو بعض اوقات ہذیان بھی ہو سکتا ہے۔
13- چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں گی۔
14- ہونٹ و منہ خشک ہوں گے اور پیاس محسوس ہوگی۔
15- تنگی تنفس کے ساتھ ساتھ بعض اوقات پاگل پن کی علامات بھی سامنے آ سکتی ہیں۔

سوال 4: کوئی سے دو پر نوٹ لکھیے:

i- رضاعت:

دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 3-ii

ii- پُر درد جماع:

اس مرض میں مباشرت کے دوران عورت کو درد یا سخت تکلیف ہوتی ہے۔
شادی شدہ عورتوں کو ابتداء سے جماع کے دوران پردۂ بکارت کے انشقاق سے بعد بھی درد ہو تو اسے ابتداء جماع مولم کہتے ہیں اور اگر ازدواجی زندگی ایک عرصہ تک گزارنے کے بعد مباشرت کے دوران درد ہونے لگے تو اسے جماع مولم ثانوی کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں فعلیاتی اور عضویاتی خرابی کے سبب بھی یہ تکلیف ہو سکتی ہے۔

اسباب:

تکلیف دہ جماع کے اسباب تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

-1 <u>درد بوجہ مقامی تکالیف</u> ——— امراض فرج، ورم فرج، یا غدودِ بیضاویہ کا ورم یا مقامی زخم۔ فرج یا پیشاب کی نالی میں زائد گوشت کا ہونا، سوراخ فرج کا چھوٹا ہونا اور قدرتی طور پر مہبل کی عدم موجودگی، ورم مہبل اور اس کی تنگی، جراثیمی تعدیہ وغیرہ۔ تکلیف دہ جماع کا سبب رحم کا اپنی جگہ سے ٹلنا بھی ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں خصیۃ الرحم کا فرج یا ڈگلس کی جیب میں چلا جانا اور ان کی تنگی اور رحم کا اپنا حزمن اندرونی ورم وغیرہ۔

-2 <u>تکلیف بوجہ مقامی خرابی</u> ——— اعضاء نسوانی میں خلقی خرابی کا ہونا، مہبل میں رکاوٹ یا مکمل طور پر مہبل کا انسداد، پردۂ بکارت کی تنگی یا مہبل کا نہ ہونا یا چھوٹا ہونا، رحم کا باہر نکلنا وغیرہ کی وجہ سے جماع کے درمیان تکلیف ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں رحم کے اندر بہت عرصہ تک لوپ وغیرہ کا پڑا رہنا۔

-3 <u>درد اور تکلیف بوجہ عدم رضامندی</u> ——— فریقین کا آپس میں ایک دوسرے سے نفرت کرنا اگرچہ اس کو تکلیف دہ جماع میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

-4 <u>تشنج مہبل</u> (Vaginismus) ——— اعصابی نفسیاتی عوامل (Psychogenic Factor) بھی مہبل کے عضلات میں تشنج کا باعث بن سکتے ہیں خصوصاً عضلہ عجانی اور عضلہ عاصرہ میں تشنج کے باعث شدید کھنچاؤ اور سکڑاؤ ہوتا ہے حتیٰ کہ کولہے، رانیں اور پشت کے عضلات میں بھی تشنج ہونے لگتا ہے اور اس درد اور اینٹھن اور عصبی تحریک کے نتیجے میں مریضہ اپنی رانوں کو سختی سے اوپر اٹھا کر باہم سختی سے ملا لیتی ہے اور کولہوں کو اکٹھا کر لیتی ہے۔ یہ انتہائی تکلیف دہ حالت ہوتی ہے۔ اس کا سبب مقامی صلابت یا کوئی خلقی نقص اور خصوصی طور پر عورت کا مرد کے ساتھ نفرت کرنا نفسیاتی طور پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

علاوہ ازیں مردانہ عضو تناسل کی طوالت یا صغر قضیب، قضیب کی نمایاں خلقی خرابی، نامردی، سرعت انزال وغیرہ بھی سبب ہو سکتا ہے۔

iii- بانجھ پن

دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال ۲-iv

سوال 5: مانع حمل گولیوں کا استعمال اوران کے مابعد اثرات پر۔ یا-

Ans. The Bad. Nausea. Though expected to last only up to three months, some women feel queasy when they start the Pill, Ross says. Breast tenderness. Bloating. Headaches. Increased appetite. Yeast infections. Mood swings — and other emotional issues. Blood clots.

Common birth control pill side effects:

* Intermenstrual spotting. ...
* Nausea. ...
* Breast tenderness. ...
* Headaches. ...
* Weight gain. ...
* Mood changes. ...
* Missed periods. ...
* Decreased libido.

سوال 6: (الف) لیکوریا کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات' نشانیاں اور علامات کو واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 2-i

سوال 6: (ب) ایکلیمشیا اور پری ایکلیمشیا کا موازنہ کریں

جواب: ایکلیمشیا اور پری ایکلیمشیا کا موازنہ ذیل میں کیا جارہا ہے:

ایکلیمشیا	پری ایکلیمشیا
1- یہ حالت ولادت سے قبل' دوران یا بعد میں تینوں حالتوں میں ہوسکتی ہے۔	1- یہ حالت حمل کے تقریباً 28 ہفتہ کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔
2- مریضہ کا خون زہریلا ہو جاتا ہے۔	2- اس میں بھی خون زہریلا ہو جاتا ہے۔
3- بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔	3- بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔
4- تشنج کے دورے پڑتے ہیں۔	4- غنودگی کا حملہ ہوتا ہے۔

5- سر درد ہوتا ہے' قے آتی ہے' نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔	5- سر درد ہوتا ہے' معدہ میں درد ہوتا ہے' آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے نظر آتے ہیں۔
6- اسقاط کا خطرہ ہوتا ہے۔	6- اس سے جنین مر سکتا ہے۔

سوال 7: حاملہ خواتین کو ان کی خوراک' غذا اور آرام کی خاطر کیا راہنمائی کریں گے؟

جواب: حاملہ کی نگہداشت سے مراد حمل قرار پانے سے لے کر وضع حمل تک حاملہ کی کس طرح دیکھ بھال کی جائے اور کون سی احتیاطیں کی جائیں تاکہ حاملہ صحت مند رہے اور کسی پیچیدگی سے بچی رہے۔ یہ تدبیر دونوں کے لئے اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں احتیاط بہت ضروری ہے۔

حاملہ خواتین کیلئے احتیاطی تدابیر:

ہمیں ذیل کی احتیاطی تدابیر ونگہداشت کی تدابیر پر عمل کرنا چاہئے:

1- حمل کے آغاز سے لے کر اختتام تک باقاعدگی سے مناسب وقفہ سے ٹیسٹ کرواتے رہیں اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے رہیں۔

2- حاملہ کی غذا بہت ضروری ہے۔ غذا ایسی متوازن ہو جو ماں اور بچے دونوں کی ضروریات پوری کر سکے۔ اس میں تمام غذائی اجزاء شامل ہوں۔

3- حاملہ کی جسمانی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ مناسب وقفہ سے باقاعدگی سے غسل کریں۔

4- کپڑے ڈھیلے ڈھالے استعمال کریں۔ تنگ کپڑے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

5- حاملہ عورت کے لئے ہوادار اور مناسب روشنی والے کمرے کا انتخاب کریں تاکہ اس کی صحت درست رہے۔

6- اگر دوران حمل متلی آ رہی ہو اور رُک نہ رہی ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں اور مناسب دواء لیں تاکہ صحت خراب نہ ہو۔

7- ایسی خوراک استعمال کریں کہ قبض کا عارضہ نہ ہو لیکن ایسا ہو جائے تو فوراً ڈاکٹر سے مشورہ لے کر دواء لیں۔

8- مناسب وقفہ سے پیشاب ٹیسٹ کروائیں تاکہ البیومن یا کسی اور چیز کا اخراج ہو رہا ہو تو اس کو بروقت کنٹرول کیا جا سکے۔

9- دایہ یا لیڈی ڈاکٹر سے رابطہ منقطع نہ کریں تاکہ کسی بھی ضرورت کی صورت میں ڈاکٹر یا دایہ مل سکے۔

10- ڈاکٹر کو چاہئے کہ حمل کے آغاز سے ہی مریضہ کی ایک فائل بنائے اور اس میں اس کے ہر معائنہ کی تفصیل درج کرے۔

11- دوران حمل بلڈ پریشر کا مکمل ریکارڈ رکھنا چاہئے کیونکہ بلڈ پریشر کے بڑھنے سے پیچیدگی ہو سکتی ہے۔
12- جسمانی درجہ حرارت کا خیال رکھیں۔ اگر درجہ حرارت کم ہو تو اس سے نقصان کا اندیشہ ہے اگر زیادہ ہو تب بھی۔
13- حاملہ کو زیادہ بوجھ نہ اُٹھانا چاہئے کیونکہ اس سے بچے پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔
14- زیادہ اچھل کود سے گریز کریں تا کہ اسقاط کا خطرہ نہ ہو۔
15- بچے کو پوزیشن چیک کرواتے رہیں کیونکہ یہ امر عورت کے لئے بہت سی مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔
16- ویسے تو ہر حاملہ عورت کی نگہداشت اور احتیاطی تدابیر بہت ضروری ہیں لیکن اگر کوئی پہلی مرتبہ ماں بن رہی ہو تو اس کے لئے یہ باتیں زیادہ اہمیت اختیار کر جاتی ہیں۔
17- احتیاطی تدابیر یا نگہداشت کے حوالہ سے ذمہ داری صرف افراد خانہ کی یا حاملہ کی ہی نہیں بلکہ جس ڈاکٹر سے رابطہ ہوا اس کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔
18- ڈاکٹر کو چاہئے کہ حمل کے آغاز سے ہی مریضہ کی ایک فائل بنالے اور اس میں اس کے ہر معائنہ کی تفصیلی رپورٹ درج کرے۔

اگر درج بالا ہدایات پر عمل کیا جائے تو دوران حملہ حاملہ کی صحت کو بحال رکھا جا سکتا ہے اور اس کو اس قابل بنایا جا سکتا ہے کہ وہ ایک صحت مند بچے کو جنم دے نیز بعد از زچگی اس کو بھی صحت کی خرابی اور جملہ پیچیدگیوں سے بچایا جا سکتا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ کسی تکلیف کے پیدا ہونے کے بعد اس کا علاج کرنے کی نسبت اس کے پیدا ہونے سے پہلے احتیاطی تدابیر کر لینا زیادہ بہتری کا باعث ہوتا ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- سب سے پہلے ماہواری آنے کی عمر کو .... کہتے ہیں۔ (بلوغت)
2- آنول کی لمبائی تقریباً .... ہوتی ہے۔ (22 سینٹی میٹر)
3- پستانوں پر اثرانداز ہونے والے ہارمون کو .... کہتے ہیں۔ (ایسٹروجن)
4- نوزائیدہ بچہ کا وزن تقریباً .... ہوتا ہے۔ (3.5kg یا 7Lbs)
5- .... میں دو لگاتار حیض کا درمیانی وقفہ 35 دن سے زیادہ ہوتا ہے۔ (Amenorrhoea)
6- .... ابارشن میں حمل جاری رہ سکتا ہے۔ (Threatened)
7- .... میں بلند فشارِ خون ہو جاتا ہے۔ (ایکلیمپسیا)
8- وضع حمل کے چھوٹے آپریشن کو .... کہتے ہیں۔ (ایپی زوٹومی)
9- پستانوں کی سوزش .... کہلاتی ہے۔ (Mastitis)

10۔ رحم کی گردن (سروکس) کی لمبائی ______ سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ (1.5 سے 2.5)

پیتھالوجی (2016ء)

سوال 1: اے ٹرافی کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات اور علامات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال ii-7

سوال 2: صدمہ کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات، نشانیاں اور علامات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 3

سوال 3: درج ذیل میں سے کسی دو پر مختصر نوٹ لکھیں:

i۔ نیکروسس

نیکروسس سے مراد کسی ٹشو یا خلیہ کی مقامی موت ہے۔ اس کی وجہ سے جسم کا وہ حصہ محدود طور پر مردہ ہو جاتا ہے۔

نیکروسس کی وجوہات:

اس حالت کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں جن کی وجہ سے یہ پیدا ہو سکتی ہے

- ★ شدید گرمی یا سردی کے اثرات سے نیکروسس ہو سکتا ہے۔
- ★ زخم کی حالت خراب ہو جانے سے نیکروسس ہو سکتا ہے۔
- ★ تیزاب کے اثر سے نیکروسس ہو سکتا ہے۔
- ★ بعض امراض خناق اور ٹائیفائیڈ سے نیکروسس ہو سکتا ہے۔
- ★ خون کی گردش میں کسی رکاوٹ سے نیکروسس ہو سکتا ہے۔

نیکروسس کی اقسام:

- ★ نیکروسس کی ایک قسم وہ ہے جس میں کسی بافت کے خلیات کے اندر خون کے جم جانے سے نیکروسس کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے خون کی سپلائی رک جانے سے خلیاتی موت واقع ہو جاتی ہے۔
- ★ ایک قسم کا نیکروسس ٹی بی یا سفلس کی چھوت سے پیدا ہوتا ہے۔
- ★ ایک قسم وہ ہے جس میں متاثرہ حصہ کے خلیات پگھل جاتے ہیں اور مائع شکل اختیار کر لیتے ہیں اور نیکروسس ہو جاتا ہے۔

* ایک قسم میں بافتوں کے ساتھ چربی ہونے کی وجہ سے نیکروسس ہو جاتا ہے۔
* نیکروسس کی ایک قسم وہ ہے جو زہریلی سوزش کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

iii۔ تھرامبوسس:

دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 5

iii۔ کوڑھ (جذام):

جذام یا کوڑھ ایک متعدی مرض ہے۔ یہ مرض ایک خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ اس مرض کو لاعلاج تصور کیا جاتا تھا اور جو کوئی اس میں مبتلا ہو جاتا اس کو شہر سے باہر چھوڑ آتے اور وہ خود ہی سسک سسک کر مر جاتا۔ آج کے دور میں یہ ایک قابل علاج مرض خیال کیا جاتا ہے۔

* جذام یا کوڑھ کی اقسام میں عام طور پر اس کی دو اقسام بیان کی جاتی ہیں:

Tubercular Leprosy:

* جذام کی اس قسم میں جسم پر سرخ دانے نکلتے ہیں۔ یہ دانے بہت حساس ہوتے ہیں۔
* دانوں کے ختم ہونے پر خاص طرح کی گلٹیاں نکلتی ہیں' یہ گلٹیاں زیادہ تر ہاتھوں کی انگلیوں اور چہرے پر نکلتی ہیں۔
* گلٹیوں سے ابرو کے اور پلکوں کے بال گر جاتے ہیں۔
* جلد خشک' سخت اور کھردری ہو جاتی ہے۔
* مریض کے چہرے کے خدوخال بگڑ جاتے ہیں۔ چہرہ خوفناک ہو جاتا ہے۔
* آگے بڑھ کر مرض کی شدت آتی ہے۔ گلٹیاں نرم ہو جاتی ہیں' ان سے بدبودار مواد نکلتا ہے۔
* مریض کے اعضاء میں گلن سڑن ہونے لگتی ہے۔ ہاتھوں کی انگلیاں جھڑنے لگتی ہیں۔
* جسم پر جہاں جذام کے دانے یا نشان ہوں' وہاں اگر سوئی چبھوئی جائے تو احساس نہیں ہوتا۔

Anesthetic Leprosy:

* کوڑھ کی اس قسم میں اعضاء میں درد ہوتا ہے۔
* اس کوڑھ کا اثر اعصابی نظام پر ہوتا ہے۔
* جلد کے بہت سے مقامات سن ہو جاتے ہیں۔ جلد اور اعصاب متاثر ہوتے ہیں۔
* جلد پر جو آبلے بنتے ہیں' وہ بعد میں پھوٹ جاتے ہیں اور زخم بن جاتے ہیں۔
* جب یہ زخم بگڑ جاتے ہیں تو انگلیاں گل کر جھڑ جاتی ہیں۔
* مریض کو اسہال بھی آنے لگتے ہیں اور آخرکار مریض مر جاتا ہے۔

سوال 4: انجائنا پیکٹورس کیا ہوتا ہے؟ اس کی وجوہات' نشانیاں اور علامات قلمبند کریں۔

جواب: انجائنا پیکٹورس سے مراد دل کا درد ہے۔ یہ شدت کا درد ہوتا ہے اور دل میں تشنج ہو کر ہوتا ہے۔ اس سے دم گھٹتا ہے اور مریض زندگی کے خاتمے کے خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

انجائنا پیکٹورس یعنی دل کا درد تین طرح کا ہوتا ہے:

1- کاذب یعنی جھوٹا

2- خفیف یعنی ہلکا

3- صادق یعنی سچا

وجوہات/ اسباب:

عام طور پر یہ درد 40 سال کے بعد ہوتا ہے۔ اس کا تناسب عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

- ★ ہضم کی خرابی سے یہ مرض ہو سکتا ہے۔
- ★ سگریٹ نوشی اور تمباکو کے استعمال سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔
- ★ جوڑوں کے امراض میں مبتلا افراد اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔
- ★ غم' فکر' پریشانی وغیرہ سے یہ مرض لاحق ہو سکتا ہے۔
- ★ اپھارہ' بدہضمی' قبض اس کا باعث ہو سکتی ہے۔
- ★ اگر مسلسل ذہنی دباؤ موجود رہے تو یہ مرض ہو سکتا ہے۔
- ★ اگر آرام طلبی کی زندگی گزاری جائے تو بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔

نشانیاں/ علامات:

- ★ دل کے مقام پر شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔ اس کا احساس بائیں بازو تک جاتا ہے اور ساتھ پورے بازو میں درد ہوتا ہے۔
- ★ دل کے مقام پر گرانی کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ سانس پھول جاتا ہے۔
- ★ مریض پر موت کا خوف چھا جاتا ہے۔
- ★ اگر تکلیف زیادہ ہو تو رنگت زرد ہو جاتی ہے۔
- ★ درد شروع ہونے سے قبل بے چینی و بے قراری آتی ہے۔
- ★ اس درد کی کیفیت میں قے بھی آ سکتی ہے۔
- ★ اس میں کثیر مقدار میں پسینہ آتا ہے۔

سوال 5: مائیوکارڈیل انفارکشن وجوہات' نشانیاں' علامات اور پیچیدگیوں کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: مایوکارڈیل انفارکشن وہ مرضیاتی حالت ہے جس میں دل کو جانے والی شریان کسی وجہ سے اچانک بند ہو جاتی ہے۔ عام طور پر اس میں کوئی لوتھڑا آ جاتا ہے۔ اس شریانی بندش کی وجہ سے دل کو خون کی سپلائی بند ہو جاتی ہے اور متاثرہ حصہ کی بافتیں مردہ ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور یہ حالت مایوکارڈیل انفارکشن کہلاتی ہے۔ اس سے موت ہو سکتی ہے۔

وجوہات:

- ★ ہائی بلڈ پریشر کے مریض میں ایسی حالت ہو سکتی ہے۔
- ★ خون کے اندر کولیسٹرول کے بڑھ جانے سے یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے۔
- ★ اس طرح کا عارضہ موروثی اثرات سے بھی ہو سکتا ہے۔
- ★ تمباکو نوشی کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہو سکتا ہے۔
- ★ بہت سے امراض بالخصوص ذیابیطس میں ایسا ہو سکتا ہے۔

علامات:

- ★ مریض کو بکثرت پسینہ آتا ہے۔ وہ پسینہ سے نہا جاتا ہے۔
- ★ متلی ہوتی ہے اور قے بھی ہو سکتی ہے۔
- ★ مریض کو چھاتی کے نیچے درد کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ مریض سانس لینے میں دشواری محسوس کرتا ہے۔
- ★ مریض کا رنگ دورے کے وقت زرد ہو جاتا ہے۔
- ★ مریض کو بے چینی و بے قراری محسوس ہوتی ہے۔
- ★ وقفہ وقفہ سے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جاتی ہے۔
- ★ زبردست کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔

پیچیدگی:

- ★ اس کی وجہ سے مریض کے پھیپھڑوں میں پانی جمع ہو سکتا ہے۔
- ★ اگر بایاں وینٹریکل متاثر ہو تو بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔
- ★ دل کے عضلات کی ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے۔ دل کا مٹرل والو اچانک بند ہو جاتا ہے اور دل پر خون کے پمپ کرنے کا بوجھ بہت بڑھ جاتا ہے اور دل اچانک بند ہو جاتا ہے۔
- ★ مایوکارڈیل انفارکشن سے انجائنا پیکٹورس کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔

سوال 6: بلند فشار خون کی وجوہات، نشانیاں، علامات اور پیچیدگیوں کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 4

سوال 7: نیچے دیئے گئے کسی ایک کا موازنہ کریں:

i- لیوکیمیا اور لیوکوسائٹس

لیوکیمیا (Leukaemia):

لیوکیمیا وہ حالت ہے جس میں لیوکوسائٹس کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور یہ حالت لیوکیمیا کہلاتی ہے۔

خون کے اندر تین طرح کے ذرات ہوتے ہیں۔ R.B.C، W.B.C اور Platelets۔ ان میں سے W.B.C جو سفید ذرات ہیں، ان میں ایک کو دانے دار کہا جاتا ہے اور دوسرے کو غیر دانے دار ہیں۔

دانے دار خلیات میں: نیوٹرفل، ایسوفل، بیسوفل شامل ہیں۔

بغیر دانے دار خلیات میں: لمفوسائٹ، مونوسائٹ شامل ہیں۔

عام حالات میں خون میں W.B.C کی تعداد 4000 سے لے کر 11000 فی مکعب ملی میٹر تک ہوتی ہے۔ اگر ان کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے تو پیدا ہونے والی صورت لیوکیمیا کہلاتی ہے۔

لیوکیمیا کی اقسام:

لیوکیمیا کی درج ذیل اقسام ہیں:

1- حاد لمفاوی لیوکیمیا (Acute Lymphocytic Leukaemia)

2- مزمن لمفاوی لیوکیمیا (Chronic Lymphocytic Leukaemia)

3- مائلوائڈ لیوکیمیا (Mycloid Leukaemia)

علامات:

لیوکیمیا کی علامات ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں:

★ اس مرض میں خون کے سفید خلیات پچاس ہزار فی مکعب ملی میٹر سے بھی بڑھ جاتے ہیں اور یہ خلیات دوربین سے دیکھنے پر نیم پختہ نظر آئیں گے۔

★ اس مرض میں تلی کا سائز بڑھ جاتا ہے۔

★ تلی پیٹ میں موجود اعضاء سے چپک جاتی ہے۔ اس کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے اور چوٹ سے تلی پھٹ سکتی ہے۔

- ★ مریض کا جگر بھی متاثر ہوتا ہے۔
- ★ مختلف حصوں سے جیسے ناک سے، معدہ سے، جگر سے، آنتوں سے خون آ سکتا ہے۔
- ★ لمفاوی خلیات میں ورم کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

لیوکوسائٹس (Leukocytoices)

اگر سفید خلیات کی تعداد میں اضافہ ہو جائے تو ایسی حالت کو لیکوسائٹوسس کہتے ہیں۔

انسان میں نارمل W.B.C کی تعداد 4000 سے 11000 تک ہوتی ہے۔ اگر سفید خلیات کی تعداد 11000 سے بڑھ جائے تو ایسی حالت کو لیکوسائٹوسس کہتے ہیں۔

لیکوسائٹوسس کو خون کا کینسر بھی کہتے ہیں۔ اگر خلیات ناپختہ ہوں اور ان کی تعداد بڑھ جائے تو ایسی حالت کو لیوکیمیا کہتے ہیں۔ W.B.C کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

Netrophial:

ان کی نارمل تعداد کل W.B.C کا 40 سے 60 فیصد ہوتی ہے۔ Acute Infections کی وجہ سے ان کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے مثلاً پھوڑے اور گلے کی سوزش۔

Eosinophial:

کل W.B.C میں ان کی تعداد 1 سے 4 فیصد ہوتی ہے۔ الرجی کی وجہ سے ان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر الرجی مستقل رہے تو بلڈ کینسر کی علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔

Basophial:

ان کی تعداد 0 سے 1 فیصد ہوتی ہے۔ تھائیرائیڈ ہارمون کی وجہ سے ان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

Lymphocytes:

ان کی تعداد 20 سے 40 فیصد ہوتی ہے۔ یہ مدافعتی کام کرتے ہیں۔ کسی Chronic Infections کی وجہ سے مثلاً کالی کھانسی اور ٹی بی کی وجہ سے ان کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

Monocytes:

ان کی تعداد کل W.B.C کا 5 سے 10 فیصد ہوتی ہے۔ نامعلوم وجوہات کی بناء پر یہ خلیات بڑھ جاتے ہیں۔

وجوہات (Etiology):

وراثت: اگر والدین میں سے کوئی بھی خون کے سرطان میں مبتلا ہو تو بچوں میں بھی اس کی علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔

جین: اگر جین میں کوئی خرابی واقع ہو جائے تو اس وجہ سے بھی لیکوسائٹوسس ہو جاتی ہے۔
وائرس: کچھ ایسے مخصوص وائرس ہوتے ہیں جو جین کے نیوکلیس کے اندر جا کر تبدیلی کر دیتے ہیں۔
ریڈی ایشن: تابکار مادوں کی وجہ سے جین میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ ان میں سب سے زیادہ X-Rays کے باعث یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔
کیمیکل: مختلف قسم کے کیمیکلز جین پر اثرانداز ہوتے ہیں جن سے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے مثلاً بینزین۔

ادویات:

ایسی ادویات جو درد شکن ہوں مثلاً پوٹاشیم کلورائیڈ یا سلی سلائیٹ اگر ان کا استعمال کیا جائے تو W.B.C کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔

علامات:

خون کی کمی' انیمیا کی صورت' سانس پھولنا' دل کی دھڑکن تیز' تھکن اور کمزوری' وزن میں کمی' ہلکا ہلکا بخار' جگر اور تلی بڑھ جاتے ہیں۔

---

ii- امیبک اور بیسی لری پیچش

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 7-i

(iii) اندھی آنت کی سوزش

کسی Parasite کی وجہ سے اپنڈکس کا سوراخ بند ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے اور اس حصہ کی نیکروسس ہو جاتی ہے۔

اُردو زبان میں اس کو زائدہ کا ورم کہا جاتا ہے اور طبی زبان میں اس کو ورم زائدہ کہتے ہیں۔ یہ ورم پیٹ کے نچلے حصہ میں دائیں طرف ناف اور کولہے کی ہڈی کے عین اوپر ہوتا ہے۔ اگر یہ پھٹ جائے تو مہلک ہوتی ہے۔ اس کا ایک سرا کانی آنت میں کھلتا ہے اور دوسرا سرا بند ہوتا ہے۔ اگر اس زائدہ کی نالی میں کوئی براز یا کسی میوہ وغیرہ کا بیج پھنس جائے اور باہر نکلنے کا رستہ نہ ملے تو اس نالی میں ورم ہو جاتا ہے۔

یہ ایک زائد آنت ہے۔ اگر اس کو کاٹ بھی دیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ زائدہ اعور بالعموم امعاء دقاق کے نچلے حصے کے پیچھے ناف کی طرف رہتا ہے اور بعض اوقات یہ اعور کے نیچے یا چڑو کی ہڈی کے کنارے کے اوپر کو لٹکا رہتا ہے۔ یہ پہلے زائدہ اعور ہوتا ہے اس لئے اس کو ورم زائد (اپنڈے سائٹس) کہتے ہیں۔ پہلے زمانے کے لوگوں کو یہ مرض نہیں ہوتا تھا لیکن آج کل بہت زیادہ ہے۔ وجہ صرف یہ ہے کہ لوگ کھانے پینے کے معاملے میں احتیاط سے کام نہیں لیتے جس سے معدہ اور آنتوں میں موذی سمیات وغیرہ کا پیدا ہو جاتا ہے جو اس مرض کا باعث بنتے ہیں۔

ماہیت مرض:

اندھی آنت کے ورم میں بیسی لس کولائی (جراثیم کولون) اور سٹرپٹو کولائی (جراثیم ریخی) ہمیشہ موجود رہتے ہیں اور ان کی سمیت یا زہر کے مطابق ورم شدید یا خفیف ہوتا ہے چنانچہ اندھی آنت کی سوزش تین قسم کی ہوتی ہے:

1- ورم زائدہ خفیف:

اس قسم میں زائدہ اعور کے اندر جھلی متورم ہو کر پھول جاتی ہے اور اس کی نالی بند ہو جاتی ہے۔ ورم رفع ہونے کے بعد زائدہ ہمیشہ مسدود ہو جاتا ہے۔ اگر جراثیم زیادہ موذی ہوں تو متورم حصہ میں زخم ہو جاتے ہیں۔

اس کی وجہ براز اس میں داخل ہونا' محرقہ بطنی یا پھر مرض سل کے سبب سے ہوتا ہے۔

2- ورم زائدہ شدید:

اس قسم میں شدت سمیات کی وجہ سے بہت جلد شدید علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ جلد گل سڑ جاتا ہے۔

3- ورم زائدہ منتشرہ:

اس قسم میں زائدہ ورم منتشرہ کے آس پاس باریطون اور دیگر اعضاء میں ورم پھیل کر کئی مصائب وتکالیف پیدا کر دیتا ہے۔ یہ بالعموم کانی آنت کے نیچے اور پیچھے کی ظرف بنتا ہے۔

اسباب:

کھانے میں بے قاعدگی' گوشت خوری' قبض وغیرہ اس کے اسباب ہیں جس طرح پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہ میوہ جات وغیرہ کے بیج اس نالی میں جا کر رُک جاتے ہیں اور باہر نکلنے کے لئے انہیں کوئی راستہ نہیں ملتا تو اس نالی میں ورم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ ورم زیادہ دیر تک رہے تو بہت سی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات اس میں پھوڑہ بھی بن جاتا ہے اور اس کا ورم باریطون میں ہوتا ہے اور اس کا پھوڑا پیڑوں پایا جاتا ہے۔

علامات (C/F):

- ★ پیٹ کے دائیں نچلے حصہ میں درد۔
- ★ تیز درد پہلی مرتبہ ہوتا ہے۔
- ★ چار گھنٹے بعد درد دائیں ایلیل فوسا کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔
- ★ حرکت سے زیادتی ہوتی ہے۔
- ★ قے ہوتی ہے۔
- ★ کبھی بخار ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔

پتہ کی سوزش

پتہ کی سوزش کو Cholecystitis کہتے ہیں۔

پتہ کی سوزش مختلف جراثیموں کے باعث ہوتی ہے۔ اس میں پیپ پیدا کرنے والے جراثیم شامل ہیں اس میں Strepto Coccus سر فہرست ہے۔ یہ جراثیم خون کے راستے سے جسم میں داخل ہوتے ہیں اور پتہ تک پہنچ کر سوزش پیدا کرتے ہیں۔

پتہ کی سوزش پتہ کی پتھری سے بھی ہو سکتی ہے۔ پتہ کی سوزش دو طرح کی ہوتی ہے:

-1 پتہ کی حاد سوزش (Acute Cholecystitis)

-2 پتہ کی مزمن سوزش (Chronic Cholecystitis)

1- پتہ کی حاد سوزش:

پتہ کی حاد سوزش زیادہ تر پتھری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ پتھری کی وجہ سے ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ پیپ بنتی ہے اور پتہ کی سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔

- ★ جب اس سوزش کا حاد حملہ ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے درد ہوتا ہے اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔
- ★ اس سوزش کی وجہ سے دائیں کندھے میں درد ہوتا ہے۔
- ★ پیٹ کے اوپری حصہ میں تناؤ آتا ہے اور درد ہوتا ہے اس درد میں کھانے سے افاقہ ہوتا ہے۔
- ★ پتہ کی حاد سوزش میں پتہ میں پیپ جمع ہو جاتی ہے۔
- ★ اس سوزش کی وجہ سے اڈیما کی حالت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔
- ★ پتہ کی حاد سوزش کے باعث یرقان بھی ہو سکتا ہے۔

2- پتہ کی مزمن سوزش:

- ★ یہ سوزش بھی پتھری سے ہو سکتی ہے۔ بار بار حاد سوزش پیدا ہونے کے بعد یہ مزمن سوزش کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔
- ★ جب سوزش مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے تو اس سے ریشہ دار بافتیں متاثر ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ پتہ کی دیوار بھی متاثر ہوتی ہے اور اس میں چھوت کی رطوبت موجود ہوتی ہے۔
- ★ مزمن سوزش سے درد اکثر رہتا ہے اور بخار بھی رہتا ہے۔
- ★ مزمن سوزش کے باعث کھانے سے تکلیف ہوتی ہے بے آرامی آتی ہے۔
- ★ مزمن سوزش کی وجہ سے بدہضمی ہوتی ہے، اپھارہ ہو جاتا ہے۔
- ★ پتھریوں کی وجہ سے پتہ بڑا ہو جاتا ہے اور اس میں دیوار اس پھیلاؤ کے باعث کمزور ہو جاتی ہے۔

★ اس کے علاوہ سوزش کی وجہ سے پتہ کی دیوار موٹی بھی ہو سکتی ہے۔

علاج:

جس طرح کی علامات موجود ہوں ان کے مطابق ہومیو پیتھک دوا کا انتخاب کریں اور استعمال کروائیں درد کو روکیں' سوزش کے لئے دوا کا انتخاب کریں اور اگر پتھری ہو تو اس کے لئے دوا کا انتخاب کریں۔

ہومیو پیتھک دوا کے استعمال سے پتہ کی سوزش حاد ہو یا مزمن درست ہو جاتی ہے اور اگر اس میں پتھریاں ہوں تو وہ بھی خارج ہو جاتی ہیں۔

ایلو پیتھک طریقہ علاج میں ایسی حالت میں پتہ نکال دیا جاتا ہے یہ ایک غلط اقدام ہے اس سے بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں' پتہ نکالنے کے بعد مریض کو ساری زندگی پرہیز کے ساتھ گزارنا پڑتی ہے کیونکہ صفراء بننے کا مقام تو نکال دیا جاتا ہے جسم کو ہضم کے لئے صفراء کہاں سے ملے گا۔

لہٰذا یاد رکھیں کبھی بھی پتہ نہ نکلوائیں ادویات کے ذریعے سے اس کا علاج کریں۔

> سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- کزاز .... کے باعث پیدا ہوتی ہے۔(Colstridium Tetani)

2- خون میں آکسیجن کی کمی کو .... کہتے ہیں۔(Hypoxia)

3- پھیپھڑوں میں موجود ہوا کی نالیوں کی سوزش .... کہتے ہیں۔(Tracheitis)

4- ہیضہ .... کی وجہ سے ہوتا ہے۔(وبریو کالرا)

5- فضلہ کے ساتھ چربی کا اخراج .... کہلاتا ہے۔(Spetorrhoea)

6- جسم کے نچلے حصہ کے فالج کو .... کہتے ہیں۔(Paraplegia)

7- دل کی تیز دھڑکن کو .... (Tacycardia)

8- مسوڑھوں کی سوزش کو .... کہا جاتا ہے۔(Gingivitis)

9- A.F.B .... کا مخفف ہے۔(Acid Fast Bacili)

10- عصب کی سوزش .... کہلاتی ہے۔(Neuritis)

فلاسفی (2016ء)

سوال 1: آرگینن آف میڈیسن کیا ہے؟ آرگینن کے پانچویں اور چھٹے ایڈیشن کے فرق واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 1

سوال 2: نسخہ ثانی کسے کہتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 1

سوال 3: ہومیو پیتھک شفاء سے کیا مراد ہے؟ یہ کیسے عمل میں آتی ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 6

سوال 4: دماغی امراض کیا ہوتے ہیں؟ ان کا علاج کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 3

سوال 5: پلاسبو کیا ہے؟ اس کا استعمال وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 4

سوال 6: عارضی افاقہ سے کیا مراد ہے؟ اس ضمن میں ڈاکٹر کینٹ کا نقطۂ نظر بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

سوال 7: (الف) ہومیو پیتھک اشتعال اور اشتعال مرض سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: ہومیو پیتھک اشتعال یا اشتعال مرض (ایگراویشن) ایک ہی چیز ہے۔ اس سے مراد ہے مرض کی علامات کا بڑھ جانا۔ یا اس میں شدت آ جانا۔ اس کو ایگراویشن کہتے ہیں۔ یہ عام طور پر بالمثل دوا کے نتیجہ میں آتی ہے۔

ایسے ہوتا ہے کہ بعض اوقات دوا کا انتخاب بڑی طاقت میں کر لیا جاتا ہے تو وہ مرض کی علامات کو تو ختم کر دیتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ طاقت عارضی طور پر مرض کی علامات کو بڑھا دیتی ہے۔ اس صورت میں دواء بند کر دینی چاہئے اور انتظار کرنا چاہئے۔ اس سے محدود وقت کے بعد ایگراویشن خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

ایگراویشن عام طور پر حساس افراد میں ہوتی ہے اور اس کی شدت کا انحصار دوا کی طاقت پر ہوتا ہے۔ یہ کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔ ایگراویشن عام طور پر حاد امراض میں ہوتی ہے۔ مزمن میں ایسا کم ہوتا ہے۔

جب ایگراویشن ہوتی ہے تو انتظار کیا جاتا ہے۔ جب وقت گزرنے کے ساتھ علامات کم نہ ہوں تو دی جانے والی دوا کا تریاق استعمال کروایا جاتا ہے۔

ایگراویشن کی اقسام:

ایگراویشن دو طرح کی ہوتی ہے:

1. ہومیو پیتھک ایگراویشن
2. مرض کی ایگراویشن

* ہومیو پیتھک ایگراویشن کو ہومیو پیتھک اشتعال کہا جاتا ہے۔ اس کا تعلق ہومیو پیتھک دوا سے ہوتا ہے جیسے اوپر ذکر ہوا کہ ضرورت سے زیادہ بڑی طاقت دینے سے علامات میں شدت آ جاتی ہے اور جلد ہی اس میں کمی آ جاتی ہے۔ اس کی ایک بہت بڑی بات یہ ہے کہ جسمانی طور پر علامات میں شدت آتی ہے لیکن مریض ذہنی طور پر پرسکون ہوتا ہے۔
* مرض کی ایگراویشن ہی اشتعال مرض ہے۔ اس کا تعلق دواء سے نہیں ہوتا اس میں دواء عمل ہو جاتی ہے اور اصل مرض شدت اختیار کر جاتا ہے۔ اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
ایگراویشن کی صورت میں بہت صبر وتحمل اور عقلمندی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال 7: (ب) ہومیو پیتھک میں کیس ٹیکنگ کیوں ضروری ہے؟ خاص طور پر مزمن امراض کے لئے؟

جواب: کسی بھی مریض کے علاج کے لئے کیس ٹیکنگ کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں ہم مریض کی مکمل علامات معلوم کر کے دوا کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار درج ذیل ہے:

* جب مریض آپ کے پاس آئے تو اس کی مکمل بات غور سے سنیں۔ خاص طور پر مزمن امراض میں۔ مریض کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی کہانی سنی جائے۔ ڈاکٹر کا فرض ہے کہ اس کی کہانی سنے اور اس دوران خاص علامات نوٹ کرے۔
* مریض سامنے بیٹھا ہو تو اگر اس میں کوئی خاص ظاہری علامت نظر آئے تو اس کو بھی نوٹ کیا جائے۔
* اگر مریض کسی غیر ضروری بات کی طرف نکل جائے تو اس کو غیر محسوس طریقہ سے اصل بات کی طرف لے آئے۔
* مریض کو ہدایت کریں کہ وہ اپنی بات آہستگی سے اور ترتیب سے بیان کرے۔ مرض کے آغاز سے آخر تک کا مکمل احوال بیان کرے۔
* اگر مریض کی باتوں میں تضاد ہو تو گھر والوں سے اس کی تصدیق کرلیں۔
* مزمن مرض میں ایک نشست میں دوا کا انتخاب نہ ہو سکے تو پلاسبو دے کر دوسری نشست کا اہتمام کریں۔
* اگر مریض کسی بات کو چھپانے کی کوشش کرے تو اس سے کراس سوال کر کے جواب معلوم کرنے کی کوشش کریں۔
* اگر مریض کی بیان کردہ باتوں میں کوئی بات رہ جائے تو وہ اس سے سوال کر کے معلوم کرلیں۔

- ★ مکمل تشخیص کے لئے مریض کی ذہنی اور جسمانی علامات حاصل کریں۔
- ★ علامات کے ساتھ اس کی کمی زیادتی بھی معلوم کریں۔
- ★ مریض کے مکمل احساسات ومحسوسات نوٹ کریں۔ اس کی پسند ناپسند معلوم کریں۔ موسم کی پسند' اشیاء کی پسند تمام تفاصیل معلوم کریں۔
- ★ دوروں کی بات ہو تو اس کے متعلق ہر طرح کی تفصیل معلوم کریں۔ مریض کے اندر کسی طرح کا ڈر ہو تو اس کو معلوم کریں۔
- ★ اگر کوئی بات واضح نہ ہو تو ضروری ٹیسٹ بھی کروائے جا سکتے ہیں۔
- ★ مریض عورت ہو تو اس کے حیض کے متعلق تفاصیل ضرور معلوم کریں۔
- ★ اس کے بعد ایک مجموعہ علامات حاصل کر کے کیس کو ریپرٹرائز کریں اور بالمثل دوا کا انتخاب کریں۔

بیماریوں کے اندرونی اسباب

1- ذہنی فتور:

ہومیوپیتھی میں ذہن کی حالت کو' اس کی علامات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہ علامات ذہنی حالت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ذہن کا فتور' سوچ کی خرابی بہت بڑا اندرونی سبب ہے۔ ذہن انسان کی سوچ کا مرکز ہے اور اسکی سوچ اسکے افعال پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر ذہن میں غلط اور منفی سوچ ہو گی اور ذہنی فتور ہو گا تو اس کی وجہ سے غلط خواہشات پیدا ہوں گیں اور وہ بُرائی کی طرف راغب ہو گا اور امراض کا باعث ہو گا۔

2- مدافعتی نظام:

ہر انسان کے جسم میں اللہ تعالیٰ نے ایک مدافعتی نظام قائم کیا ہوا ہے جو انسان کو امراض سے بچاتا ہے اور وہ اثر انداز ہونے والے اندرونی اور بیرونی عوامل کا مقابلہ کرتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ نظام کمزور ہو جائے تو اس کی وجہ سے بیماری کا حملہ کامیاب ہو جاتا ہے اور انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

ہومیوپیتھی نظریہ کے مطابق یہ نظام قوت حیات کے تحت کام کرتا ہے اور اگر قوت حیات کمزور ہو جائے تو مدافعتی نظام بھی کمزور ہو جاتا ہے اور جسم بیمار ہو سکتا ہے۔

3- خوراک:

انسان جس طرح کی خوراک استعمال کرتا ہے' اس کا جسم پر اثر ہوتا ہے۔ خوراک جسم کو چلانے کے لئے بنیادی طور پر طاقت اور توانائی فراہم کرتی ہے اور اس سے جسمانی افعال بھی درست رہتے ہیں۔ اگر خوراک غیر متوازن ہو تو اس کی وجہ سے افعال غیر متوازن ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے امراض جنم لے سکتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ حالت صحت اور بیماری میں خوراک بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

4- ناقص تغذیہ:

میٹابولزم یا تغذیہ کا نظام بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر اس نظام میں خرابی ہو جائے تو اس کی وجہ سے بیماریوں کے لئے ایک موقع پیدا ہو جاتا ہے اور جسم بیمار ہو جاتا ہے۔

5- اعضائے رئیسہ کی خرابی:

دل' دماغ' گردے انسان کے اعضائے رئیسہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اگر یہ بنیادی اعضاء متاثر ہو جائیں تو اس کی وجہ سے بھی جسم بیمار ہو سکتا ہے۔

6- مزاج:

انسان کا مزاج بھی امراض کا باعث بن سکتا ہے۔ جو لوگ خوش و خرم رہتے ہیں' وہ کم بیمار ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں جو افراد غمگین ہوتے ہیں' سوچتے ہیں ان میں اس وجہ سے امراض پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان میں امراض معدہ جنم لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مزاج کا صحت سے بہت اہم تعلق ہے۔

7- عمر:

عمر کا بھی بیماری سے گہرا تعلق ہے۔ نوجوانی میں کم امراض پیدا ہوتی ہیں۔ جب عمر کے ساتھ جسم کے افعال کمزور پڑتے ہیں تو امراض کے لئے زیادہ مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ جسم میں عمر کے بڑھنے کے ساتھ امراض کے سلسلہ میں استعداد قبولیت بڑھ جاتی ہے۔ بڑھاپا تو بذات خود ایک بیماری ہے۔

8- موروثیت:

بہت سی بیماریاں موروثی ہوتی ہیں اور وہ نسل در نسل چلتی ہیں۔ ان کا تعلق میازم سے بھی ہو سکتا ہے جیسے سوزاک' آتشک' ٹی بی' دمہ' شوگر وغیرہ۔

سوال 8: غلط اور درست کی نشاندہی کیجئے:

1- تندرست جسموں میں بھی سورا موجود ہوتا ہے۔ (درست)
2- تمام امراض میازم سے پیدا ہوتے ہیں۔ (درست)
3- ہومیوپیتھک ادویات سفید چوہوں پر آزمائی جاتی ہیں۔ (غلط)
4- ناسازی طبع میں کسی دواء کی حاجت نہیں ہوتی۔ (درست)
5- سفلس تمام امراض کی ماں ہے۔ (غلط)
6- تمام علامات کو دور کرنے کا نام شفایابی ہے۔ (درست)

-7 شفا جلد، نرم اور مستقل ہونی چاہئے۔ (غلط)

-8 سفلس کے مریض ذہین ہوتے ہیں۔ (غلط)

-9 سفلس سورا کے بغیر لاحق نہیں ہوتا۔ (درست)

-10 ہومیوپیتھی مریض کا علاج کرتی ہے نہ کہ مرض کا۔ (درست)

★

سال سوم — امتحان 2017ء

میٹریا میڈیکا

سوال 1: سیپیا کا معالجاتی دائرہ کار قلمبند کریں۔

سیپیا کا معالجاتی دائرہ کار:

- ★ مریض اعصابی مزاج، معمولی شور سے ذکی الحس، بے حد غمگین، چڑچڑا اور جلد غصہ میں آنے والا ہوتا ہے۔
- ★ مریضہ اپنے کام کاج اور خاندان کی طرف سے غافل (لاپروا) ہوتی ہے۔
- ★ سر میں پراگندگی، کھلی ہوا میں چلتے وقت متلی اور پریشانی کے ساتھ چکر آئیں۔ احساس جیسے سر کے اندر کوئی چیز لڑھک رہی ہے۔
- ★ ایسے معلوم ہو کہ پیٹ کے تمام اعضاء ڈھیلے ڈھالے ہو کر لٹک گئے ہوں اور فم معدہ میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ آنکھوں کے ورم، سرخی، جلن، ٹیس اور دبانے والے دردوں کو سیپیا درست کرتی ہے۔ اس کے ساتھ آنکھوں سے پانی آنے کے بعد درد میں کمی ہوتی ہے۔
- ★ ایسا معلوم ہو کہ پیڑو کے تمام اعضاء فرج کے راستے باہر نکل پڑیں گے یا رحم کی تکالیف میں نیچے کی طرف اعضائے تناسل کا بوجھ سیپیا کی معروف علامت ہے۔
- ★ مریضہ اعضائے تناسل کے باہر نکلنے کے پُردرد احساس کو ختم کرنے کے لئے ٹانگیں ایک دوسرے پر رکھ کر فرج کو دباتی ہے جس سے وقتی سکون ہوتا ہے۔
- ★ کانوں کے پیچھے گردن پر داد (ایگزیما) کے علاوہ سیپیا کا مریض شوروغل سے ذکی الحس ہوتا ہے۔
- ★ ناک اور چہرہ خصوصاً گالوں پر زرد رنگ کے داغ سیپیا کی خاص علامت ہیں۔
- ★ حیض کے دوران اگر دانت میں درد ہو تو سیپیا درست کرتی ہے۔
- ★ سن یاس میں گرمی کی لہریں، پسینہ اور نقاہت (سلفر) ہوتی ہے۔
- ★ سیپیا کی مریض کو حیض بہت جلد یا دیر سے اور کم مقدار میں آتے ہیں۔
- ★ سر درد جو کمر کی جانب جائے۔
- ★ رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا جس کے ساتھ مریضہ کو قبض ہو، سیپیا مفید ہے۔
- ★ سیپیا کی دردیں نیچے سے اوپر کو جاتی ہیں۔

- ★ سیپیا کی مریضہ میں بے حد غمگینی اور رونے کا میلان ہوتا ہے۔
- ★ مزمن سر درد کے بعد اور سن یاس میں بال تیزی سے گریں تو سیپیا دیں۔
- ★ سیپیا کی مریضہ کا سیلان الرحم دودھ کی طرح کا' سوزش پیدا کرنے والا یا پیپ جیسا اور متعفن ہوتا ہے۔
- ★ سیپیا کی مریضہ دُبلی پتلی جبکہ پلسا ٹیلا کی عورت موٹی ہوتی ہے۔
- ★ پانچویں ماہ کے بعد اگر اسقاط حمل (حمل کا گرنا) ہو جائے تو سیپیا خاص دواء ہے۔
- ★ ہومیو پیتھک ادویات سے اگر ملیریا بگڑ جائے تو سیپیا اسے درست کرتی ہے۔
- ★ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں پھوڑے کا سا درد اور حاملہ بچے کی حرکات کو زیادہ محسوس کرے تو سیپیا دیں۔
- ★ مریض گرم کمرے میں بھی سردی محسوس کرے۔
- ★ مریضہ بہت اُداس اور گریہ زاری میں رہتی ہو۔ اکیلا رہنے یا دوستوں اور عزیزوں سے ڈرنے کی تکالیف کے ساتھ۔
- ★ تنگی تنفس کو تیز تیز چلنے سے آرام جبکہ نیند اور کمرہ میں زیادتی ہوتی ہے۔
- ★ مردوں کے اعضائے تناسل سرد رہتے ہوں اور ان پر بدبودار پسینہ آتا ہو تو سیپیا مفید ہے۔
- ★ اصلی یا فرضی گناہ کی بابت تشویش اور خوف کی وجہ سے چہرہ سرد ہو۔

سوال 2: ایپس میلی فیکا اور کینتھرس کے پیشاب کی وضاحت کریں۔

ایپس میلی فیکا کی پیشاب کی علامات:

ایپس میلی فیکا کی پیشاب کی علامات درج ذیل ہیں:

- ★ پیشاب مقدار میں کم اور رنگت گہری ہوتی ہے۔
- ★ پیشاب کے ساتھ ڈنگ لگنے جیسا درد ہوتا ہے۔
- ★ پیشاب ازخود نکل جاتا ہے۔
- ★ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔
- ★ پیشاب کا آخری قطرہ جلن دار اور درد کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔
- ★ پیشاب کرتے وقت جلن اور دکھن ہوتی ہے۔
- ★ پیشاب دب جاتا ہے۔
- ★ پیشاب میں کئی قسم کے ذرات خارج ہوتے ہیں۔
- ★ دبانے یا جھکنے پر گردوں میں درد ہوتا ہے۔
- ★ پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے۔
- ★ البیومن اور کاسٹس کا اخراج ہوتا ہے۔

مریض ایک منٹ کے لئے بھی پیشاب نہیں روک سکتا ہے۔

کینتھرس کی پیشاب سے متعلق علامات:

کینتھرس کی پیشاب کی علامات درج ذیل ہیں:

- پیشاب میں خون آتا ہے۔
- پیشاب کی پُردرد حاجت ہوتی ہے۔
- پیشاب قطرہ قطرہ' خون ملا' اینٹھن ہوتی ہے۔
- گردوں کی سوزش میں مفید ہے۔
- پیشاب کے سارے راستے میں اینٹھن' جلن اور کٹن ہوتی ہے۔
- پیشاب کی مسلسل حاجت ہوتی ہے۔
- پیشاب میں جھلیاں خارج ہوتی ہیں۔
- جیلی کی طرح پیشاب آتا ہے۔
- پیشاب جیسے پانی میں چوکر ملا ہوا ہو۔
- پیشاب میں مختلف زہروں کا اخراج ہوتا ہے۔

سوال 3: مندرجہ ذیل کی کمی زیادتی لکھیے:

1-اناکارڈیم:

کمی: کھانے سے' پہلو کے رُخ لیٹنے سے' سہلانے سے' سر درد لیٹنے سے کم ہوتا ہے' گرمی سے آرام ملتا ہے' کھانسی کھانے سے کم ہوتی ہے۔

زیادتی: سینک دینے سے' حرکت کے آغاز میں رسٹاکس کی طرح گردن کی اکڑن بڑھتی ہے۔ پیانو بجانے سے جسم بھاری ہو جاتا ہے۔ ہوا کے جھونکے برداشت نہیں ہوتے۔ صبح کے وقت' شام سے نصف شب تک۔ چار بجے شام بخار آتا ہے۔

2-آرم میٹالیکم:

کمی: حرکت سے' چلنے سے' گرم ہونے پر۔

زیادتی: سورج غروب ہونے سے سورج طلوع ہونے تک۔ رات کے وقت' صبح سویرے' جاگنے پر' سردی لگنے پر' بستر میں داخل ہونے پر۔ بعض تکالیف صرف موسم سرما میں آتی ہیں۔

3-پوڈوفائیلم:

کمی: شکم کے بل لیٹنے سے' انگڑائیاں لینے سے' چھونے سے' دبانے سے' سہلانے سے' لیٹ جانے سے' بیرونی گرمی سے علامات میں کمی آتی ہے۔

زیادتی: گرم موسم میں' صبح سویرے' دانت نکالنے کے دانوں میں' حرکت سے' زینہ چڑھنے سے' چلنے

سے، محنت سے، صبح دو سے چار بجے، کھلی ہوا میں، رات کے وقت، نہاتے وقت، اسہال سے پہلے دوران یا بعد میں زیادتی ہوتی ہے۔

سوال 4: کالی بائیکروم اور سینگونیریا کی سانس کی علامات واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 4

سوال 5: ''سنکونا آف'' اور ''کالی کاربانیکم'' کی مخصوص علامات درج کریں۔

سنکونا آف (چائنا) کی مخصوص علامات:

چائنا کی مخصوص علامات درج ذیل ہیں:

- ★ یہ دواء رطوبات زندگی سے آنے والی کمزوری میں مفید ہے۔
- ★ اس دواء کی علامات میں وقت کی پابندی پائی جاتی ہے۔
- ★ اس کے مریض میں سردمہری، بے پروائی اور دل شکستگی پائی جاتی ہے۔
- ★ پیڑو پر بوجھ کا احساس اور درد ہوتا ہے۔
- ★ زبردست پسینہ اور کمزوری، کانپتا ہے۔
- ★ دمہ جو مرطوب موسم میں شدت اختیار کرتا ہے۔
- ★ سر اور گردن کی نالیوں میں زور کی دھڑکن ہوتی ہے۔
- ★ سر میں احساس جیسے کھوپڑی پھٹ جائے گی۔
- ★ دانت درد جو دانت بھینچنے اور گرمی سے کم ہوتا ہے۔
- ★ مریض کی تکلیف پھل کھانے سے بڑھتی ہے۔
- ★ مسلسل دم گھٹنے کا احساس، دم گھٹنے والا نزلہ۔
- ★ سر اور گردن کی نالیوں میں زور کی دھڑکن ہوتی ہے۔
- ★ دوسرے افراد کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔
- ★ چندیا ذکی الحس، بالوں میں کنگھی برداشت نہیں کرتی ہے۔
- ★ عورتوں میں خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے۔
- ★ لیکوریا خون ملا، محسوس ہوتا ہے کہ حیض کی جگہ آرہا ہے۔
- ★ زکام جو کمزوری کے ساتھ آتا ہے۔
- ★ مسلسل دم گھٹنے کا احساس، دم گھٹنے والا نزلہ۔
- ★ سر اور گردن کی نالیوں میں زور کی دھڑکن ہوتی ہے۔
- ★ خصیوں میں سوزش آتی ہے۔
- ★ پیڑو میں بوجھ کا احساس اور درد ہوتا ہے۔
- ★ ذائقہ کڑوا، کھانے کا ذائقہ زیادہ نمکین محسوس ہوتا ہے۔

کالی کارب کی مخصوص علامات:

کالی کارب کی مخصوص علامات درج ذیل ہیں:

* کالی کارب کا تعلق پوٹاس کے گروپ سے ہے اور اپنے گروپ کی دیگر ادویات کی طرح اس میں کمزوری اہم ہے۔
* مریض معدے میں بے قراری محسوس کرتا ہے۔
* مریض کو ہر وقت تنہائی کا خوف رہتا ہے۔ خاموش اور اطمینان سے نہیں بیٹھ سکتا ہے۔
* مریض ذہنی طور پر ناامید، چڑچڑا، خوفزدہ اور سیمابی مزاج والا ہوتا ہے۔
* سرد ہوا میں سواری کرنے سے سر درد ہوتا ہے۔
* منہ سے بو آتی ہے، پُر درد آبلے نکلتے ہیں۔
* خونی بواسیر، پاخانہ کے ساتھ خون آتا ہے۔
* مریض کو بولتے وقت اور زبان کو حرکت دیتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔
* مقعد میں خارش ہوتی ہے اور رطوبت خارج ہوتی ہے۔
* مریض کی کھوپڑی میں خارش ہوتی ہے۔
* کانوں میں دباؤ اور احساس کہ بالائی حصہ میں ڈاٹ لگی ہے، دھندلا دکھائی دیتا ہے۔ اشیاء بہت دور رکھی نظر آتی ہیں۔
* چھینکیں آتی ہیں، سونگھنے کی حس متاثر ہوتی ہے۔
* خواب کے بغیر احتلام ہو جاتا ہے۔ پاخانہ کے دوران مذی خارج ہوتی ہے۔
* زبردست خواہش جماع، خارش جس کی وجہ سے خواہش جماع بیدار ہوتی ہے۔
* اس دواء کی جلدی علامات رسٹاکس سے ملتی ہیں۔
* آتشک کے مریضوں کے متعلق عوارض پائے جاتے ہیں۔
* زکام اور دھڑکن کی تکلیف بالخصوص بوڑھے افراد میں۔
* ہونٹوں کے گرد جلن ہوتی ہے جیسے مرچیں لگی ہوں۔

سوال 6: نیٹرم سلفیوریکم اور رسٹاکس کہاں تک وجع المفاصل میں مددگار ہوتے ہیں؟

جواب: وجع المفاصل میں رسٹاکس اور نیٹرم سلف کے تقابلی جائزہ کے لئے ان کی الگ الگ علامات پیش کرتے ہیں جس سے اس کی وضاحت ہو جائے گی:

رسٹاکس	نیٹرم سلف
۱۔ جوڑ گرم اور پُر درد، رگوں اور بندھنوں، پٹھوں کے پردوں پر چیرنے پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں۔	۱۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں درد جس کی وجہ سے کروٹیں بدلتا ہے۔

2- درد پشت' ہاتھ' پاؤں اور زیریں کمر کے حصوں تک پھیلتا ہے۔	2- نقرس کے درد میں مفید ہے۔
3- حرکت کرتا رہے تو سکون میں رہتا ہے' بیٹھنے پر ہوتا ہے۔	3- درد چاروں اطراف میں پھیلتا ہے۔
4- اعضاء میں سختی آتی ہے۔ تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔	4- کولہے کے جوڑ میں درد جو بائیں جانب زیادہ ہوتا ہے۔
5- تازہ ہوا برداشت نہیں ہوتی۔ فالجی کیفیت والا درد ہوتا ہے۔	5- گھٹنوں میں سختی آتی ہے۔
6- عرق النساء کا درد جو مرطوب موسم میں یا رات کو بڑھتا ہے۔	6- جوڑوں میں کڑکڑاہٹ ہوتی ہے۔
7- گھٹنے کے جوڑ' ناک' بازو اور ہاتھ کی اُنگلیاں کمزور۔ ان میں سرسراہٹ ہوتی ہے۔	7- گنٹھیا جو مرطوب موسم میں اور سرد موسم میں بڑھتا ہے۔
8- گرم خشک موسم میں کمی جبکہ سرد موسم میں زیادتی ہوتی ہے۔	8- گردن کی پشت میں درد ہوتا ہے اور دماغ کی جڑ میں درد ہوتا ہے۔
	9- ریڑھ کی تکالیف میں مفید ہے۔
	10- ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کی تکالیف میں مفید ہے۔

سوال 7: کریوزوٹم اور سیپیا کی خواتین سے متعلقہ نمایاں علامات درج کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 2 اور 2014ء کا سوال 6

سوال 8: مندرجہ ذیل علامات کے لئے بالکل ریمیڈی بتائیں:

1- ناک کی جڑ میں درد۔ ناک سے گاڑھا' تاردار' زرد مائل سبز اخراج۔ شدید چھینکیں۔ (کالی بائی کرومیم)

2- منہ دھونے یا نہانے سے ناک سے خون آتا ہے۔ (امونیم کارب)

3- گوشت کھانے سے دل متلانا اور کھائی ہوئی غذا کے ڈکار آنا۔ (اینٹی مونیم کروڈم)

4- بچوں کے دانت نکلتے ہی سیاہ اور خراب ہو جائیں' گرم خوراک سے افاقہ۔ (کریازوٹم)

5- مریض اپنی تعریفیں کرے اور دوسروں کی توہین کرے۔ چلنے سے افاقہ' بنیادی طور پر خواتین کی دواء ہے۔ (پلاٹینا)

6- صحت یابی سے نااُمیدی' بار بار ہاتھ دھوئے' علامات رات کو بڑھتی ہیں۔ (سفلی نم)

7- دست کی زیادتی' صبح کے وقت اور بچوں کے دانت نکالنے کے دوران رخسار گرم اور چمکدار۔

(پوڈوفائیلم)

-8 مقعد کمزور محسوس ہو' ایسا لگے جیسا ڈاٹ لگا ہے اور اس میں نمی رہے۔ (اناکارڈیم)

-9 زبان پر سفید موٹی تہہ' بچہ چھوا جانا یا دیکھنا برداشت نہ کرے۔ (اینٹی مونیم کروڈم)

-10 مٹھائیوں کی زبردست خواہش' کام عجلت میں کرنا چاہے۔ چکر' رات کو زیادتی۔ تازہ ہوا میں افاقہ۔ (ارجنٹم نائٹریکم)

فلاسفی (2017ء)

سوال 1: ناسازی طبع کی تعریف کریں۔ آپ اس کا علاج کیسے کریں گے؟

جواب: ناسازی طبع سے مراد علالت بھی ہے۔ اسے Indisposition کہتے ہیں۔ یہ علالت ایک عارضی حالت ہوتی ہے اور اس کا دورانیہ مختصر ہوتا ہے۔ اس کا ذکر ڈاکٹر ہانیمن نے آرگینن کے پیراگراف نمبر 7 میں کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر علالت یا ناسازی طبع کا باعث بننے والے عوامل سے مریض کو نجات مل جائے تو اس کے ساتھ ہی ناسازی طبع ختم ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کا باہم گہرا رشتہ ہوتا ہے۔ جب تک عوامل موجود رہتے ہیں' علامات موجود رہتی ہیں۔

مثال کے طور پر کسی کمرے میں کوئی خوشبو چھڑک دی جائے۔ یہ خوشبو کسی کو پسند آئے گی' کسی کو ناگوار گزرے گی اور اس کی وجہ سے گھبراہٹ اور غشی بھی آ سکتی ہے۔ اگر وہاں سے اس خوشبو کو ختم کر دیا جائے تو اس کے ساتھ ہی وہ آدمی جو ناسازی طبع میں مبتلا تھا' ٹھیک ہو جائے گا۔

ایک آدمی تیز مرچ مصالحہ کا استعمال کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے پیٹ میں درد ہوتا ہے' سینے میں جلن ہوتی ہے۔ اگر اس کے تیز مرچ مصالحے کا استعمال بند کروا دیا جائے تو وہ حالت ختم ہو جاتی ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ناسازی طبع میں وجہ ختم ہونے سے حالت بھی درست ہو جاتی ہے اور اگر اس کے لئے دواء کی ضرورت پیش آئے تو چند خوراکوں سے یہ درست ہو جائے گی۔

ناسازی طبع کی عارضی علامات جو بیرونی عوامل سے پیدا ہوتی ہیں' ان کی علامات کا اظہار عفونت کے اظہار کی طرح ہو سکتا ہے لیکن ان اسباب کے ختم ہونے سے علالت کی علامات رفع ہو جاتی ہیں۔

بعض اوقات نوجوان لڑکیوں یا لڑکوں میں ناکامی محبت' عشق میں ناکامی کی وجہ سے ناسازی طبع ہو جاتی ہے۔ اس سے جذباتی نوعیت کی حالت پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس کا سبب ذہنی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اگر اس کے سبب میں کمی آئے تو اس کی ذہنی حالت یکسر بدل جاتی ہے۔

آنکھ میں کوئی تنکا پڑ جائے تو خارش شروع ہوگی۔ یہ ایک عارضی ناسازی طبع ہے۔ جب تک تنکا نکالا نہیں جائے' سبب دور نہیں کیا جائے گا آنکھ کی خارش درست نہیں ہوگی۔

2- درد پشت' ہاتھ' پاؤں اور زیریں کمر کے حصوں تک پھیلتا ہے۔	2- نقرس کے درد میں مفید ہے۔
3- حرکت کرتا رہے تو سکون میں رہتا ہے' بیٹھنے پر درد ہوتا ہے۔	3- درد چاروں اطراف میں پھیلتا ہے۔
4- اعضاء میں سختی آتی ہے۔ تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔	4- کولہے کے جوڑ میں درد جو بائیں جانب زیادہ ہوتا ہے۔
5- تازہ ہوا برداشت نہیں ہوتی۔ فالجی کیفیت والا درد ہوتا ہے۔	5- گھٹنوں میں سختی آتی ہے۔
6- عرق النساء کا درد جو مرطوب موسم میں یا رات کو بڑھتا ہے۔	6- جوڑوں میں کڑکڑاہٹ ہوتی ہے۔
7- گھٹنے کے جوڑ' ناک' بازو اور ہاتھ کی اُنگلیاں کمزور۔ ان میں سرسراہٹ ہوتی ہے۔	7- گنٹھیا جو مرطوب موسم میں اور سرد موسم میں بڑھتا ہے۔
8- گرم خشک موسم میں کمی جبکہ سرد موسم میں زیادتی ہوتی ہے۔	8- گردن کی پشت میں درد ہوتا ہے اور دماغ کی جڑ میں درد ہوتا ہے۔
	9- ریڑھ کی تکالیف میں مفید ہے۔
	10- ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کی تکالیف میں مفید ہے۔

سوال 7: کریوزوٹم اور سیپیا کی خواتین سے متعلقہ نمایاں علامات درج کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 2 اور 2014ء کا سوال 6

سوال 8: مندرجہ ذیل علامات کے لئے پالشل ریمیڈی بتائیں:

1- ناک کی جڑ میں درد۔ ناک سے گاڑھا' تاردار' زرد مائل سبز اخراج۔ شدید چھینکیں۔ (کالی بائی کرومیم)

2- منہ دھونے یا نہانے سے ناک سے خون آتا ہے۔ (امونیم کارب)

3- گوشت کھانے سے دل متلانا اور کھائی ہوئی غذا کے ڈکار آنا۔ (اینٹی مونیم کروڈم)

4- بچوں کے دانت نکلتے ہی سیاہ اور خراب ہو جائیں' گرم خوراک سے افاقہ۔ (کریازوٹم)

5- مریض اپنی تعریفیں کرے اور دوسروں کی توہین کرے۔ چلنے سے افاقہ' بنیادی طور پر خواتین کی دواء ہے۔ (پلاٹینا)

6- صحت یابی سے نااُمیدی' بار بار ہاتھ دھوئے' علامات رات کو بڑھتی ہیں۔ (سفلی نم)

7- دست کی زیادتی' صبح کے وقت اور بچوں کے دانت نکالنے کے دوران رخسار گرم اور چمکدار۔

(پوڈوفائیلم)

-8 مقعد کمزور محسوس ہو' ایسا لگے جیسا ڈاٹ لگا ہے اور اس میں نمی رہے۔ (اناکارڈیم)

-9 زبان پر سفید موٹی تہہ' بچہ چھوا جانا یا دیکھنا برداشت نہ کرے۔ (اینٹی مونیم کروڈم)

-10 مٹھائیوں کی زبردست خواہش' کام عجلت میں کرنا چاہے۔ چکر' رات کو زیادتی۔ تازہ ہوا میں افاقہ۔ (ارجنٹم نائٹریکم)

فلاسفی (2017ء)

سوال 1: ناسازی طبع کی تعریف کریں۔ آپ اس کا علاج کیسے کریں گے؟

جواب: ناسازی طبع سے مراد علالت بھی ہے۔ اسے Indisposition کہتے ہیں۔ یہ علالت ایک عارضی حالت ہوتی ہے اور اس کا دورانیہ مختصر ہوتا ہے۔ اس کا ذکر ڈاکٹر ہانیمن نے آرگینن کے پیراگراف نمبر 7 میں کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر علالت یا ناسازی طبع کا باعث بننے والے عوامل سے مریض کو نجات مل جائے تو اس کے ساتھ ہی ناسازی طبع ختم ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کا باہم گہرا رشتہ ہوتا ہے۔ جب تک عوامل موجود رہتے ہیں' علامات موجود رہتی ہیں۔

مثال کے طور پر کسی کمرے میں کوئی خوشبو چھڑک دی جائے۔ یہ خوشبو کسی کو پسند آئے گی' کسی کو ناگوار گزرے گی اور اس کی وجہ سے گھبراہٹ اور غشی بھی آ سکتی ہے۔ اگر وہاں سے اس خوشبو کو ختم کر دیا جائے تو اس کے ساتھ ہی وہ آدمی جو ناسازی طبع میں مبتلا تھا' ٹھیک ہو جائے گا۔

ایک آدمی تیز مرچ مصالحہ کا استعمال کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے پیٹ میں درد ہوتا ہے' سینے میں جلن ہوتی ہے۔ اگر اس کے تیز مرچ مصالحے کا استعمال بند کروا دیا جائے تو وہ حالت ختم ہو جاتی ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ناسازی طبع میں وجہ ختم ہونے سے حالت بھی درست ہو جاتی ہے اور اگر اس کے لئے دواء کی ضرورت پیش آئے تو چند خوراکوں سے یہ درست ہو جائے گی۔

ناسازی طبع کی عارضی علامات جو بیرونی عوامل سے پیدا ہوتی ہیں' ان کی علامات کا اظہار عفونت کے اظہار کی طرح ہو سکتا ہے لیکن ان اسباب کے ختم ہونے سے علالت کی علامات رفع ہو جاتی ہیں۔

بعض اوقات نوجوان لڑکیوں یا لڑکوں میں ناکامی محبت' عشق میں ناکامی کی وجہ سے ناسازی طبع ہو جاتی ہے۔ اس سے جذباتی نوعیت کی حالت پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس کا سبب ذہنی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اگر اس کے سبب میں کمی آئے تو اس کی ذہنی حالت یکسر بدل جاتی ہے۔

آنکھ میں کوئی تنکا پڑ جائے تو خارش شروع ہو گی۔ یہ ایک عارضی ناسازی طبع ہے۔ جب تک تنکا نکالا نہیں جائے' سبب دور نہیں کیا جائے گا آنکھ کی خارش درست نہیں ہو گی۔

سوال 2: نوبتی بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ ان کی درجہ بندی اور طریقہ علاج بتائیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 1

سوال 3: پلاسبو کیا ہے؟ اس کا استعمال وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 4

سوال 4: نسخہ ثانی کیا ہے؟ ڈاکٹر کینٹ کے لیکچر کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

سوال 5: آپ جزوی مماثل کیس کا علاج کس طرح کریں گے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 5

سوال 6: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- پوٹینٹائزیشن:

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 2

2- مساج:

مساج یا مالش ایک ہی چیز ہے۔ یہ ایک قدیم طریقہ ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے آرگنن میں جن دیگر معالجاتی طریقوں کا ذکر کیا ہے ان میں مالش بھی شامل ہے۔ اس سے اعصاب کو تقویت ملتی ہے اس کے علاوہ عضلاتی کمزوری کو رفع کرنے کے لئے مالش بہترین چیز ہے۔ مالش کے استعمال سے دوران خون بہتر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے لمفاوی نظام تیز ہو جاتا ہے۔ مریضوں میں اس کا استعمال دردوں اور فالجی حالتوں میں مفید ہوتا ہے۔ کمزور بچوں میں اس کا استعمال صحت مندی لاتا ہے۔

3- فاعلی اور مفعولی علامات:

ہر بیماری اپنے وجود کا اظہار علامات ہی کے ذریعے کرتی ہے یعنی صحت اور مرض کے درمیان فرق ہی علامات کے محسوس ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔

ایک صحت مند شخص کے جسم میں معمول کے مطابق تندرست علامات ہی پائی جاتی ہیں اور اس کے تمام جسمانی اعضاء معمول کے مطابق اپنے اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں لیکن جونہی جسم میں کوئی اندرونی یا بیرونی وجہ سے معمول سے ہٹ کر کوئی غیر فطری فعل واقع ہوگا تو جسم کے متاثرہ حصہ کے

علاوہ تمام جسم اس کو محسوس کرے گا۔ مرض کے شروع میں احساسات پیدا ہوتے ہیں مثلاً بخار میں مبتلا ہونے والا مریض پہلے جسم میں تھکاوٹ' بے چینی' اُکتاہٹ یا کوئی کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو' لیٹ جانے کی خواہش وغیرہ یہ سب علامات مریض و معالج کے لئے اطلاع ہیں کہ جسم میں ہونے والی غیر فطری تبدیلی کا سدباب کیا جائے۔

علامات کی اقسام (Kinds of Symptoms):

ایک مریض میں مختلف علامات ہوتی ہیں اور ان کا علاج بھی ایک ہی پاٹنشل دوا سے کیا جا سکتا ہے۔ تمام علامات یکساں اہمیت کی حامل نہیں ہوتیں بلکہ بعض کو دوسری علامات پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

1-فاعلی علامات (Subjective Symptoms):

فاعلی علامات غیر مادی ہوتی ہیں۔ اس لئے معالج ان کا مشاہدہ نہیں کر سکتا۔ فاعلی علامات کو مخفی یا اندرونی علامات بھی کہتے ہیں۔ فاعلی علامات ہومیوپیتھک نقطۂ نظر سے اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

فاعلی علامات کا تعلق احساس سے ہوتا ہے اس لئے مریض انہیں محسوس کر سکتا ہے اور جب تک خود ان کا اظہار نہ کرے اس وقت تک معالج کے علم میں نہیں آ سکتا مثلاً محسوسات درد اور خواب وغیرہ۔

2-مفعولی علامات (Objective Symptoms):

مفعولی علامات وہ ہیں جن کا تعلق جسم یا اس کے اعضاء سے ہوتا ہے۔ اسے معالج اپنے حواس خمسہ یا مختلف آلات کے ذریعے معلوم کر سکتا ہے۔ ان علامات کے حصول کے لئے مریض کے بیان کا محتاج نہیں ہونا پڑتا۔ ڈاکٹر ازخود مریض کا مشاہدہ کر کے ان کا اندازہ لگالیتا ہے۔ یہ علامات مرض کی تشخیص اور فاعلی علامات کی تصدیق میں معاون ثابت ہوتی ہیں مثلاً:

بخار کا تھرمامیٹر سے نوٹ کرنا' آنکھوں کی یا جلد کی رنگت دیکھنا' جلد پر پھوڑے پھنسی وغیرہ کا ہونا۔ پیشاب' خون' پاخانے وغیرہ کا لیبارٹری ٹیسٹ کروانا۔

سوال 7: (الف) دماغی اور جذباتی امراض کیا ہوتے ہیں؟ جسمانی امراض سے ان کا کیا تعلق ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 3

سوال 7: (ب) حاد امراض میں خوراک اور پرہیز بیان کریں۔

جواب: حاد امراض میں مریض کی پسند اور خواہش کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مریض کو وہ اشیاء دی جاتی ہیں جو وہ طلب کر رہا ہو کیونکہ ہم خیال کرتے ہیں کہ مریض وہی چیز طلب کرتا ہے جس کی جسم کو

ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا حاد امراض میں خوراک کا تعین مریض کی خواہش کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اس کی خواہش کی تکمیل سے مریض کو سکون ملتا ہے' اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

مریض اپنی پسند کی چیز کو دوسروں کی طرف سے دی گئی اشیاء کی نسبت زیادہ شوق سے کھاتا ہے۔ اس شوق اور اطمینان کی وجہ سے اس کی قوت حیات بیدار ہوتی ہے اور اس میں دوا کے اثر کو قبول کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے اور اس طرح سے شفاء کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔

مریض کی خواہش کا احترام کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ مریض جو کچھ طلب کر رہا ہو وہ اپنے ہوش و حواس میں طلب کر رہا ہو۔ کسی دماغی یا ہذیانی حالت میں کی جانے والی خواہش پوری نہیں کی جا سکتی۔

مریض کو جس کمرے میں رکھیں اس کا ماحول مریض کی خواہش کے مطابق ہو۔ کمرے میں سردی یا گرمی مریض کی مرض کے مطابق ہو۔

حاد امراض میں ماحول' خوراک وغیرہ کے حوالہ سے مریض کی پسند اور خواہش کے مطابق اشیاء فراہم کرنے سے اس کے علاج میں رکاوٹ نہیں آتی بلکہ اس سے اس کے علاج میں مدد ملتی ہے کیونکہ مریض وہی طلب کرتا ہے جو اس کے مزاج یا مرضیاتی حالت کی طلب ہوتی ہے۔ صرف ذہنی حالت کا خیال رکھا جاتا ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- سائیکوسس .... پر اثر انداز ہوتا ہے۔ (بافتوں)
2- سورا .... تبدیلیاں لاتا ہے۔ (ذہنی)
3- شفایابی ایک .... عمل ہے۔ (مثبت)
4- .... امراض میں دواء کی اونچی طاقت استعمال کی جاتی ہے۔ (دماغی)
5- سفلس کے مریض .... ذہن کے ہوتے ہیں۔ (کند)
6- .... بہترین نسخہ ہے۔ (پلاسبو)
7- ذہنی علامات وہ ہوتی ہیں جو .... محسوس کرتا ہے۔ (مریض)
8- افعال اعضاء کی .... اور نشوونما کرتے ہیں۔ (پرورش)
9- ڈاکٹر ہانمن ہومیوپیتھی کے .... ہیں۔ (بانی)
10- ہومیوپیتھک ادویات کی آزمائش .... انسانوں پر کی جاتی ہے۔ (تندرست)

پتھالوجی (2017ء)

سوال 1: (الف) اٹرافی کی تعریف کریں اور اس کے اسباب کو مثالوں کی مدد سے واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

سوال 1: (ب) برونکائٹس کی علامات اور ان کے تشخص کو واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7

سوال 2: ذیابیطس شکری کیا ہے؟ اس کی نشانیاں، علامات اور پیچیدگیوں کو بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

سوال 3: دل کے فیل ہونے کے اسباب (علامات) اور طبعی علامات کو بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3-ii

سوال 4: انیمیا کی تعریف کریں، اس کی جماعت بندی کریں اور "Pernicious Anaemia" کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

سوال 5: کوئی سے دو پر مختصر نوٹ لکھیے:

1- گردے کی پتھری:

دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 3

2- خارش:

اکثر و بیشتر خارش، ہومیو پیتھک علاج کے تحت جلد رفع نہیں ہوتی اس لئے کہ دواء باطن میں وراثتی اثرات کی بیخ کنی میں مصروف عمل ہوتی ہے اور انہیں باہر کی جانب سطح جسم پر دھکیل رہی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں وہ ہومیو پیتھک معالج جو دواء کی مذکورہ سرگرمی عمل سے واقف نہیں، جب وہ دیکھے گا کہ خارش رفع ہونے میں تاخیر ہو رہی ہے اور دواء کام نہیں کر رہی تو وہ گھبرا جائے گا۔ اگر ایک

بچہ خارش میں مبتلا ہو جائے تو اس کا مرض درست اور قاعدے سے کیا جائے تو اس کا مرض اندر سے باہر خارش میں منتقل ہو جائے گا اور وہ بچہ اس طرح باطن سے ظاہر کی جانب شفاء پذیر ہو جائے گا۔ آخرکار یہ بیرونی اور خارجی مرض پریشانی اور تکلیف کے بعد رفع ہو جائے گا اور اندرونی مرض کو بھی ساتھ لیتا جائے گا۔ بچہ ہر لحاظ سے صحت مند ہو جائے گا۔ اب اگر بعض ہومیو پیتھ معالج یہ کہیں کہ مظہر دواء جسم پر سے خارش کے رفع کرنے میں ناکام رہی تھی اس لئے مجبوراً جست و گندھک کا مرہم خارجی طور پر استعمال کرا دیا گیا تھا تو یہ قانون کی قطعی خلاف ورزی ہے جس کا نتیجہ مریض کے لئے انتہائی طور پر خطرناک اور ضرررساں ہوگا۔

3۔ گنگرین:

دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 4

4۔ ہیپاٹائٹس۔ بی:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 6: ہائی بلڈ پریشر ''خاموش قاتل'' ہے' ثابت کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 4

سوال 7: پھیپھڑوں میں تپ دق کی وجوہات' علامات اور ممکنہ پیچیدگیاں قلمبند کریں۔

جواب: تپ دق وہ بیماری ہے جو چھوت کے ذریعے پھیلتی ہے اور اس کی چھوت ایک خاص جراثیم سے پھیلتی ہے۔ یہ جراثیم مائیکو بیکٹیریم ٹیوبرکولوسس کہلاتا ہے۔ یہ بیماری ہمارے جسمانی اعضاء کو متاثر کر سکتی ہے۔ کوئی بھی عضو اس سے متاثر ہو سکتا ہے لیکن پھیپھڑے اس سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

ٹی بی یا تپ دق کے جراثیم پر جراثیم کش ادویات کا بہت کم اثر ہوتا ہے۔ یہ مرض ایک انسان سے دوسرے تک پہنچ جاتا ہے۔

وجوہات:

جیسے ذکر ہو چکا کہ اس کا آغاز خاص جراثیم سے ہوتا ہے۔ اصل وجہ یہ جراثیم ہے لیکن ہم جو وجوہات بیان کر رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کچھ چھوت کی حالتیں ہیں اور باقی استعداد قبولیت پیدا ہونے کی وجوہات۔

- ★ اس طرح کا مرض کسی بھی عمر میں ہو سکتا ہے۔ زیادہ تر 40 سال کے بعد ہوتا ہے۔
- ★ غریب افراد جن کو درست اور مکمل غذا نہیں ملتی' اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

★ کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے، پتھر کی کانوں میں کام کرنے والے، کپڑے کی ملوں میں کام کرنے والے اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔
★ نشہ آور افراد میں اس کے پیدا ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔
★ ٹی بی کے مریض کے تھوک اور بلغم سے اس کے جراثیم پھیل سکتے ہیں۔
★ گائے کے دودھ میں اس کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔
★ مکھیوں کے ذریعے اس کے جراثیم پھیل سکتے ہیں۔
★ اس مرض کے جراثیم موروثی طور پر منتقل ہو سکتے ہیں۔
★ مباشرت کے عمل کے ذریعے یہ میاں بیوی سے ایک دوسرے کو منتقل ہو سکتے ہیں۔

نشانیاں:

★ پھیپھڑوں کی تپ دق کا آغاز پھیپھڑے کے اوپری حصہ میں سوزش سے ہوتا ہے اور آخرکار ایک پھوڑا سا بن جاتا ہے۔
★ اس مقام پر بافتیں مردہ ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔
★ تکلیف بڑھتی ہے، سوزش کا پھیلاؤ آتا ہے، لمفی گانٹھیں سوزش زدہ ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات یہ پھوڑا ایک داغ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

علامات:

★ مریض میں کمزوری آتی ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے۔
★ صحت بگڑنے لگتی ہے اور وزن کم ہونے لگتا ہے۔
★ مریض نحیف ہو جاتا ہے اور خون کی کمی ہو جاتی ہے۔
★ شام کو اکثر ہلکا ہلکا بخار رہنے لگتا ہے۔
★ نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ نیند کے دوران پسینہ آتا ہے۔
★ کھانسی آتی ہے، بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ اس میں خون کی آمیزش ہوتی ہے۔
★ لیبارٹری ٹیسٹ کروائیں تو E.S.R بڑھا ہوا ہوگا۔
★ ایکسرے میں داغ نظر آتے ہیں۔ چونا نظر آتا ہے۔

پیچیدگیاں:

★ اگر اس کو بروقت کنٹرول نہ کیا جائے تو صحت برباد ہو جاتی ہے۔
★ جسم سوکھ جاتا ہے، گوشت سوکھ جاتا ہے۔ انسان ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آتا ہے۔
★ اس کا اثر دیگر اعضاء پر بھی پڑتا ہے اور اثر دماغ کی جھلی تک چلا جاتا ہے تو بہت خطرناک صورت سامنے آتی ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- مٹرل والو کی تنگی کو .... کہتے ہیں۔ (Mitral Stenosis)

2- عصب کی سوزش .... کہلاتی ہے۔ (Neuritis)

3- .... کی کمی سے گوائٹر ہو سکتا ہے۔ (آیوڈین)

4- جی۔ ٹی۔ ٹی .... کا مخفف ہے۔ (Glucose Tolerance Test)

5- "Dyspnoea" کا مطلب .... میں تکلیف کا ہونا ہے۔ (سانس لینے)

6- S.G.P.T سے مراد .... ہے۔ (Serum Glutamic Pyruvic Transaminase)

7- مرگی ایک .... کی بیماری ہے۔ (دماغ)

8- ہیضہ .... کے باعث ہوتا ہے۔ (Vibrio Cholera)

9- مثانہ کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Cystitis)

10- تپ دق .... نامی بیکٹیریا سے ہوتی ہے۔ (Mycobacterium Tuberculosis)

گائنا کالوجی (2017ء)

سوال 1: نارمل زچگی کے مختلف مراحل اور ان کے انتظامات تحریر کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 3

سوال 2: (الف) پرسوت کے بخار کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ اس کے اسباب بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3

سوال 2: (ب) True اور False زچگی کی دردوں کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 2-ii

سوال 3: بانجھ پن کیا ہے؟ اس کی وجوہات اور تشخیص کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

سوال 4: (الف) ایکلیمپشیا (Eclampsia) کیا ہے؟ اس کی نشانیاں درج کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 1

سوال 4: (ب) پلاسینٹا کی تعریف کریں' اس کے افعال بیان کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 7

سوال 5: (الف) بلوغت کی تعریف کریں۔ بلوغت کے دوران ہونے والی تبدیلیوں کو بیان کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

سوال 5: (ب) سن یاس اور اس کی پیچیدگیاں بیان کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 6: درج ذیل کا موازنہ کریں:

1- سٹیریلٹی اور انفرٹیلیٹی:

Sterility...... **بانجھ پن یا عقر:** یہ قدیم تصور ہے اور ابھی تک قائم ہے۔

Infertility...... **تولیدی صلاحیت کا فقدان:** یہ تصور "بانجھ پن" کی اصطلاح کے بعد معرض وجود میں آیا۔ جب سائنسی ترقی سے استفادہ کے مواقع افزودہ ہونے سے بانجھ پن میں کمی واقع ہوگئی۔

2- اباراشن اور مس کیرج:

حمل قرار پانے کے بعد کسی وجہ سے حمل کا ضائع ہو جانا "ابارشن" کہلاتا ہے۔ اس کو اسقاط بھی کہا جاتا ہے۔ اس کو اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ کسی وجہ سے جنین کا باہر نکل جانا یا اس کو نکال دیا جانا اسقاط کہلاتا ہے۔

حمل قرار پانے کے بعد اگر تین ماہ کے اندر ضائع ہونے والا حمل ابارشن اور چوتھے سے ساتویں ماہ تک ضائع ہونے والا حمل مس کیرج کہلاتا ہے۔

سوال 7: بندش حیض کی تعریف کریں' اس کی وجوہات اور اقسام بتائیے۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- ایام کی زیادتی کو ...... کہتے ہیں۔ (Menorrhagia)

2- P.P.H سے مراد ...... ہے۔ (Post Partum Hamorrhage)

3- نوزائیدہ بچہ کا وزن ...... تقریباً ہوتا ہے۔ (7 پونڈ)

4- یوٹرس کی سوزش کو ...... کہتے ہیں۔ (Metritis)

-5 دوران حمل قے کو .... کہتے ہیں۔ (Morning Sickness)

-6 .... کا مطلب دقت حیض ہے۔ (Dysmenorrhoea)

-7 ویجائنہ کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Vaginitis)

-8 آنول کی لمبائی تقریباً .... (20 سینٹی میٹر)

-9 فیٹس کی دل کی دھڑکن .... ہوتی ہے۔ (120 تا 140)

-10 پستانوں کی سوزش .... کہلاتی ہے۔ (Mastitis)

سائیکالوجی/ نفسیات (2017ء)

سوال 1: التباس کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات اور اقسام لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 7-iii

سوال 2: اینڈوکرائن گلینڈز کی تعریف کریں' تھائی رائیڈ گلینڈ کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

سوال 3: وراثت کیا ہے؟ کسی فرد کے کردار پر وراثت کیا اثرات مرتب کرتی ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 4: عصابیت اور اختلال ذہنی کا موازنہ کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 12+2011ء کا سوال 7

سوال 5: خبط کی تعریف کریں' اس کی وجوہات اور اثرات قلمبند کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5

سوال 6: مالیخولیا کی تعریف کریں' اس کے اسباب بیان کریں۔

مالیخولیا کی تعریف:

ہمارے دبے ہوئے تصور اور خواہشات کے درمیانی کشمکش کو مالیخولیا کا نام دیا جاتا ہے۔

مالیخولیا کے اسباب:

یہ ایک شدید ذہنی مرض ہے جس میں وہم کی بہتات ہوتی ہے۔ اس میں جبلی رجحانات اور ان کے ری ایکشن کے رجحانات انسانی جسم پر مرضیاتی صورت میں اظہار کرتے ہیں۔ لاشعوری توہمات ڈھکے چھپے انداز میں جسم پر حملہ آور ہو کر انسانی جسم کے کسی نہ کسی حصہ کو متکلف کر دیتے ہیں۔ اس

مہذب دنیا میں رہنے کے لئے انسان اپنے جبلّی محرکات اور جنسی تقاضوں کی آسودگی اور تسکین کو اعلیٰ اخلاقی اقدار کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اور معاشرتی بندھنوں سے اُلجھے بغیر محدود رکھنے پر مجبور ہے اور ایسے مذکورہ اعمال کو جن پر معاشرتی گرفت عمر کے ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے جبکہ یہ تقاضے (جسمانی) طور پر بڑھوتری کے ساتھ روز افزوں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں مگر بداخلاقی کی صورت میں ان پر زور بھی زیادہ سے زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے انسانی ذہن پر دباؤ کا بڑھنا اور اتنی ایڈوانس دنیا میں جہاں ایک بٹن دبانے پر کیبل آپ کے ٹی وی پر کون سا منظر پیش کرے گی اور اُس میں جنس کا کیا کردار ہو گا؟ جبکہ آج کل حکومتی چھوٹ کی وجہ سے کیبل آپریٹر ہر وہ چینل ریلے کر رہے ہیں جن پر کوئی مالی ادائیگی نہیں کرنا پڑتی اور دنیا کی آج کی حکمران قومیں جس طرح ممکن ہو تیزی سے جنس کے دروازے ہر گھر اور اُس کے ہر فرد پر وا کرنا چاہتی ہیں کہ اُن کے اپنے ممالک میں تو جنسی بے راہ روی کی یہ صورت دنیا کے سامنے ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اور مرد مرد کے ساتھ باہم شادی کر سکتا ہے۔ وہ اپنے تمام بدبودار جنسی نظام کی عنایات مسلمان معاشروں پر کرنا چاہتے ہیں۔ اُس کی پہلی سیڑھی میڈیا کی آزادی ہے اور اب میڈیا کو جنسی آزادی کا مظہر بنا دیا گیا ہے اور وہ تمام چینل جو جنسی بے راہ روی سکھاتے ہیں' بالکل فری کر دیئے گئے ہیں اور حکمران طاقتیں اربوں ڈالر اور یورو اس مد میں خرچ کر رہے ہیں کہ جس طرح ممکن ہو سیکس فری (Sex Free) معاشرہ قائم ہو کر اُسی بدبودار معاشرہ کا پرتو بن جائے جس کی بدولت آدمی حیوانیت کی حدود پھلانگ چکا ہے اور آج کا حیوان ترقی یافتہ قوموں کے آدم زادوں سے (انسان لکھتے قلم کانپتا ہے) شرم کھاتا ہے۔ اس سارے گورکھ دھندے کا شکار فرد جب اپنے آپ کو ہر طرف سے بے بس پاتا ہے تو اُس کا ذہن کام چھوڑ دیتا ہے۔

مالیخولیا دو قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم میں اوہام و تصورات کم ہوتے ہیں مگر جونہی یہ کیفیت تبدیل ہو کر دوسرے درجہ پر آتی ہے مذکورہ عوارض اتنے شدید ہو جاتے ہیں کہ ان کا کنٹرول دماغ کے لئے دشوار ترین عمل ہوتا ہے۔

بعض لوگ عجیب و غریب اوہام کا شکار ہو جاتے ہیں اور دماغی خرابی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ خود کو غیر معمولی شخصیت تصور کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ خود کو ولی' غیب کی باتیں بتانے والے اور پیشین گو تصور کر لیتے ہیں اور آستانے کھول کر بیٹھ جاتے ہیں۔ لوگ خوب ان سے بے وقوف بنتے ہیں۔ تاریخ ایسے لوگوں سے بھری پڑی ہے جو دماغ کی خرابی کی بناء پر خود کو نبی (نعوذ باللہ) مشہور کر لیتے ہیں۔ یہ مالیخولیا کی قسم ہے جس میں خیالی طور پر خود سے باتیں کرتے رہتے ہیں اور اُن ہی باتوں پر فکر بھی کرتے ہیں جو نفس کے پاس حواس سے آتی ہیں اسی طرح ذہن فرد کے کنٹرول سے باہر ہو جاتا ہے اور فرد اناپ شناپ بکنا شروع کر دیتا ہے۔ دوسری قسم میں فرد اپنے تصورات کو دبا دبا کر ذہن کو اتنا بوجھل کر دیتا ہے کہ کوئی بھی لاتعلق صدمہ اُس کے ذہن کو اُلٹ دیتا ہے اور تمام ناقابل برداشت اور ناخوشگوار تصورات لاشعور سے شعور پر ہلا بول دیتے ہیں اور فرد کو جسمانی روگ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس صورت میں لاشعوری واقعات نکلنے لگتے ہیں اور فرد سزا بھی پاتا رہتا ہے۔ ابتداءً وہ شخص گھبرایا

گھبرایا سا رہتا ہے۔ مختلف تکالیف کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ فرد کو اس صورت میں زندگی بے مقصد اور جینے کا جواز باقی نہیں رہتا اور مرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایسی حالت میں ذہنی مدافعت اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ ذہنی تصورات کے لاوے کے راستے کھل جاتے ہیں لہٰذا مریض اپنی ساری قوت کو اُس نفسی قوت (جو اُسے تھکا رہی ہوتی ہے اور اُس کا جی متلاتا ہے) کو جسمانی میدان میں لا کھڑا کرتا ہے۔ اس وجہ سے ذہن تو پہلے ہی متاثر تھا، جسم بھی اُس بوجھ تلے دبنا شروع ہو جاتا ہے اور تصوراتی متلی باقاعدہ قے کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور معمولی معمولی تحریک اُسے قے پر مجبور کر دیتی ہے۔ یعنی اُس کے مالیخولیا کی علامت اُلٹیاں ہو گئی ہیں۔ اس صورت میں ذہنی دباؤ کا دھواں خارج ہوا، آگ اندر سلگتی رہی، جسم نے مرض کی شکل میں دباؤ ختم کر دیا اور اس طرح شعور تباہ ہونے سے بچ گیا۔

نفسیاتی علاج:

سائیکو تھراپی مالیخولیا کا علاج ہے۔ مریض کی تحلیل نفسی کریں تا کہ لاشعور میں دبے واقعات کو یاد کرا کر ذہن سے باہر نکالنے کی کوشش مسلسل کرنا پڑے گی۔ معالج اولاً اپنا اعتماد مریض پر بحال کرے اُس صورت میں مریض جلدی صحت مند ہو جاتا ہے۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- خیبت:

خیبت سے مراد احساس محرومی ہے۔ اس کو فرسٹریشن بھی کہتے ہیں۔ یہ چیز انسان کی خواہشات کی تکمیل میں ایک رکاوٹ ہوتی ہے۔ شدید محنت کے بعد انسان کی ناکامی کا نام ہے۔ خاص طور پر یہ مایوسی اور حوصلہ شکنی کی حالت کا نام ہے۔

احساس محرومی وہ ناکامی ہے جس کے ساتھ انسان کے جذبات کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ اس حالت سے دوچار ہونے کے بعد انسان غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے۔

کچھ لوگ ناکامی کو قبول کر لیتے ہیں لیکن کچھ لوگ ناکامی کو قبول نہیں کرتے اور اس احساس محرومی کی وجہ سے چڑچڑے ہو جاتے ہیں اور بعض افراد میں تو جارحیت کا عنصر ظاہر ہوتا ہے۔ وہ معاشرے کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اپنی محرومی کا بدلہ معاشرے سے لینا چاہتے ہیں۔

بعض اوقات انسان اپنی احساس محرومی کا اظہار اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اپنے رویئے کے ذریعے کرتا ہے۔ وہ بچوں اور بیوی کو پیٹ بھی سکتا ہے۔

احساس محرومی ہر معاشرے میں پائی جاتی ہے۔ اس کے اثرات اور اس کی نوعیت اپنے اپنے معاشرے کے حساب سے ہوتی ہے۔

آج ہمارے نوجوان بہت زیادہ خیبت کا شکار ہیں۔ اس کی بڑی وجہ بے روزگاری اور حق تلفی ہے۔ کسی جگہ کوئی نوکری ہو تو کم اہمیت والے سفارش سے سیٹ حاصل کر لیتے ہیں لیکن اعلیٰ تعلیم والے وہ نوکری حاصل نہیں کر سکتے۔ اس طرح سے ان کے اندر احساس محرومی جنم لیتا ہے اور وہ ایک اندرونی

کر لیتے ہیں۔ جذباتی اور ہیجانی حالت سے دوچار ہوتے ہیں۔
نازک طبع اور ذکی الحس لوگوں پر احساس محرومی کے زیادہ شدید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

2۔ ہسٹریا:
دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7-iii

3۔ وراثت:
دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7-ii

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1۔ انسولین جسم میں .... کو کنٹرول کرتا ہے۔ (شوگر لیول)
2۔ فطین لوگوں کا آئی کیو .... سے اوپر ہوتا ہے۔ (140)
3۔ ADH پیشاب کو .... کرتا ہے۔ (کنٹرول)
4۔ تھائی مائیڈ غدود .... ہارمون پیدا کرتے ہیں۔ (تھائی راکسن)
5۔ میڈولا سے خارج ہونے والی رطوبت .... کہلاتی ہے۔ (Epinephrine)
6۔ غصہ کی حالت میں دوران خون .... جاتا ہے۔ (بڑھ)
7۔ سیری برم .... کا 2/3 حصہ ہوتا ہے۔ (دماغ)
8۔ آکسی ٹوسن وضع حمل کے وقت .... کو کنٹرول کرتا ہے۔ (رحم کے عضلات)
9۔ شیزوفرینیا ایک .... شخصیت کی بیماری ہے۔ (دوہری)
10۔ جینز .... کا بنیادی یونٹ ہے۔ (وراثت)

★

سال سوم ۔۔۔ امتحان 2018ء

میٹریا میڈیکا

سوال 1: رسٹاکس کو جوڑوں کی دواء کیوں کہا جاتا ہے؟ تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 6

سوال 2: لائیکوپوڈیم کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 1

سوال 3: اینٹی مونیم کروڈم کی مخصوص مرکزی علامات تحریر کریں نیز اس کی جلدی علامات تحریر کریں۔

جواب: اینٹی مونیم کروڈم کی مخصوص مرکزی (جلدی) علامات درج ذیل ہیں:

- ★ اس کی ذہن، معدہ اور پاخانہ کی علامات رہنمائی کرتی ہیں اور اہم ہیں۔
- ★ مریض شدید چڑچڑا ہوتا ہے۔
- ★ زبان پر سفید رنگ کی میل کی تہہ اس دوا کی خاص علامت ہے۔
- ★ اس کی علامات گرمی سے اور سرد پانی میں نہانے سے بڑھتی ہیں۔
- ★ جوڑوں کا درد اور ہضم کی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔
- ★ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ ترش اشیاء کی خواہش، کلیجہ کی جلن۔
- ★ اسہال اور قے باری باری سے آتے ہیں۔
- ★ پیشاب کمزور اور جلن کے ساتھ باری باری آتا ہے۔ گدلا اور بدبودار پیشاب۔
- ★ کھانسی گرم کمرے میں بڑھتی ہے اور سینے میں جلن ہوتی ہے۔
- ★ پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ انگلیوں کے جوڑ درد کرتے ہیں۔
- ★ ایگزیما اور اس کے ساتھ معدہ کی خرابی آتی ہے۔
- ★ جلدی اُبھاروں پر موٹا شہد کے رنگ کا کھرنڈ آتا ہے۔
- ★ بخار کے دوران سردی لگتی ہے حتیٰ کہ کمرے میں بھی۔ باری سے آنے والا بخار۔
- ★ چندیا پر تکلیف کا احساس۔ اوپر چڑھنے، غسل کرنے، معدہ کی خرابی اور میٹھی اشیاء کھانے سے۔
- ★ کان میں گھنٹیاں بجتی ہیں اور بہرہ پن کان کے گرد نمدار جلدی اُبھار۔

سوال 4: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو ادویات کی کمی بیشی تحریر کریں:

i- پلاٹینم میٹالیکم/ پلاٹینا:

چھونے سے' دبانے سے' روزہ رکھنے سے' حیض کے دوران آرام کرنے سے' بیٹھنے سے' کھڑے ہونے سے' پیچھے کی طرف جھکنے سے تکالیف بڑھیں۔ حرکت سے آرام ہو' چلنے اور زینہ چڑھنے سے آلات تناسل میں بوجھ پیدا ہو جائے مگر ہسٹریکل بائی کے دردوں کو آرام آئے۔ رات کو اور شام کے وقت تکالیف میں زیادتی ہو۔ جاگنے پر دردسر شروع ہو جائے۔ گرم مکان میں زیادتی جب کہ کھلی ہوا میں کمی ہو۔ انگڑائیاں لینے پر مجبور ہو جس سے آرام آئے۔

ii- کالی سلفوریکم:

زیادتی شام کو' گرم کمرے میں جبکہ کمی سردی سے اور کھلی ہوا میں ہوتی ہے۔

iii- نائٹریکم ایسڈم:

زیادتی۔۔۔۔ چھونے سے' شام کو' رات کو' ٹوپی کے بوجھ سے' کھاتے وقت اور کھانے کے بعد' پسینہ سے' دودھ اور مرغن غذا سے' محنت سے' ہاتھ اوپر اُٹھانے سے' کھڑا ہونے سے' دماغی کام کرنے سے' صبح کے قریب یا بستر سے اُٹھنے سے۔ کھانسی دن کے وقت اور بستر میں بڑھتی ہے۔ موسم سرما میں مزمن کھانسی ہچکی اور بوائیاں بڑھ جاتی ہیں۔

کمی۔۔۔۔ تانگہ یا ریل کی سواری سے (کاکولس کے اُلٹ) لیٹنے سے' گرمی سے۔

سوال 5: اناکارڈیم دو ضمیروں کے مالک' غیر حاضر دماغ مریض کی دواء ہے' بحث کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

سوال 6: امونیم کارب اور ارجنٹم میٹ کی مخصوص علامات درج کریں۔

امونیم کارب کی مخصوص علامات:

★ عورتوں کی خاص دواء ہے جو دل کی کمزور ہوں اور آسانی سے غشی آ جاتی ہو۔ اکثر ان کو (سپرٹ' امونیا وغیرہ) نخلخہ سنگھانے کی ضرورت پڑتی ہو۔
★ طوفانی موسم میں مریض پر افسردگی طاری ہو جائے۔
★ مزمن زکام جس کی وجہ سے رات کو ناک بند ہو جائے اور ناک کے راستے سانس نہ لے سکے۔
★ دل کی دھڑکن شدید جس کے ساتھ نقاہت بھی ہو تو یہ دواء مفید ہے۔
★ بچوں کی ناک سڑسڑ کرتی ہو۔

- تکلیفیں صبح کو وقت (اٹھتے وقت) یا کھانے کے بعد آئے۔
- امونیم کارب کے اخراجات اور رطوبات تیزابی ہوتے ہیں۔
- خون میں خرابی سے تبدیلی پیدا کرتی ہے مثلاً سرخ باد اور سرخ بخار میں اگر ناک، زخم، نشانہ سے سیاہ پتلا خون کا اخراج ہو تو امونیم مفید دواء ہے۔
- خونی بواسیر جس میں ماہواری کے دوران زیادتی ہو۔
- اس دواء کے مریض کو تمام دن تھکن کا احساس رہتا ہے اور وہ کھلی ہوا کو برداشت نہیں کرتا۔
- نزلہ کے شروع میں ایسا لگے کہ فلو کی سی علامات پیدا ہو جائیں، چھینک جلدی جلدی بکثرت آئے۔
- سانس میں شدید تنگی خاص طور پر گرم کمرے میں داخل ہونے پر ہو۔
- اطفال یا نیند میں بچے سو کر منہ کھول اور بند ناک کے راستے سانس نہ لے سکیں۔
- یہ دواء خاص طور پر دائیں جانب زیادہ اثر کرتی ہے۔
- امونیم کارب کی علامات رات کے وقت خصوصاً صبح تین سے پانچ بجے تک بڑھتی ہیں۔

ارجنٹم میٹ کی مخصوص علامات:

- ارجنٹم میٹ واضح سوزش اور ساتھ سوزش ہے اور اس کی تہہ میں دق کا مادہ ہوتا ہے۔
- ارجنٹم میٹ کا سب سے زیادہ اثر نظام اعصاب اور کرکری ہڈی پر ہوتا ہے۔
- دماغی کام کرنے والے مثلاً کاروباری لوگ، طلباء، فلاسفر پر جن کا دماغ جلد تھک جاتا ہے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔
- سر خالی اور کھوکھلا محسوس ہو۔
- چلنے کے بعد غیر معمولی تھکن اور کمزوری جس کی وجہ سے مریض لیٹ جاتا یا سو جانا چاہتا ہے۔
- سونے پر بجلی کی مانند جھٹکے لگتا ہو کہ بعض اوقات تمام رات لگتے رہتے ہیں۔
- صبح کے وقت حلق میں بلغم کی کثرت جو آسانی خارج ہو۔
- یہ دواء تمام جسم کی کرکری ہڈی (کان اور ناک کی ہڈی) پر اثر انداز ہوتی ہے جبکہ کرکری ہڈی معمولی دبانے سے دکھتی ہو۔
- اس دواء کا مریض صبح بستر سے اٹھتے وقت کمزوری محسوس کرتا ہے۔
- پیشہ ور لوگوں (گلوکاروں) اور زیادہ بولنے سے آواز مکمل طور پر بیٹھ جائے تو ارجنٹم میٹ مفید دواء ہے۔
- ہنسنے پر کھانسی شروع ہو جائے۔
- ارجنٹم میٹ میں جنسی ہیجان کے بغیر منی کا اخراج (احتلام) ہوتا ہے۔
- سن یاس کے دوران لیکوریا ہو۔
- پیشاب بکثرت مقدار میں اور گدلا آئے۔
- بلغم پکے ہوئے نشاستہ کی مانند مگر آسانی خارج ہوتی ہے۔

- ★ گردن یا کمر کے گرد کسی قسم کے مضبوط بندھن کو طبیعت برداشت نہ کرے۔
- ★ سوزاک میں بالعموم سفید یا زرد پیپ آتی ہے۔
- ★ مریض بے چینی کی وجہ سے جلد جلد چلنے پر مجبور ہوتا ہے۔
- ★ چھاتی میں سٹانم کی مانند کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ یہ دوام اورم میٹ اور پلمبم میٹ کی مانند آہستہ آہستہ اثر کرنے والی دواء ہے۔

سوال 7: (الف) نوسوڈز کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ کوئی سے پانچ نوسوڈز کے نام لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

سوال 7: (ب) کینسر کے مرض میں کاری نوسن کے کردار کو واضح کریں۔

جواب: کاری نوسن کا کینسر کے مرض میں نہایت اہم کردار ہے جس کا اندازہ درج ذیل نکات سے لگایا جا سکتا ہے:

- ★ اس دوا کو ڈاکٹر برنٹ نے آزمایا اور اس کے بارے میں ڈاکٹر کلارک کا کہنا ہے کہ یہ کینسر میں نہایت مفید ہے۔
- ★ جہاں کینسر کی تاریخ پائی جائے جہاں یہ مرض موجود ہو وہاں یہ دوا مفید ہے۔
- ★ اگر کہیں کینسر نہ ہو بلکہ اس کی ہسٹری پائی جائے تو بھی یہ دوا کارگر ہے۔
- ★ بچہ دانی کا کینسر جس سے بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔
- ★ پستانوں کا کینسر اور ساتھ شدید درد اور غدود سخت پتھر کے جیسے ہوتے ہیں۔
- ★ کینسر کے رجحان اور زہریلے اثرات میں مفید ہے۔
- ★ معدہ اور آنتوں میں ہوا بہت بھر جاتی ہے۔
- ★ بائی کی دردیں جبکہ آکلہ کا تاثر ملتا ہو مفید ہے۔
- ★ اس دوا کی اونچی طاقت استعمال کریں اور ایک خوراک دے کر انتظار کریں۔ دوا کو بار بار نہ دوہرائیں۔

سوال 8: درج ذیل علامات کے لئے دواء کا انتخاب کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1. قیمتی مائعات کے جسم سے نکل جانے سے انتہائی کمزوری' نوبتی بخار' دوپہر کو جاڑا لگے۔ شکم ڈھول کی مانند پھولا ہوا۔ (ٹکس وامیکا)
2. درندوں کی مانند بھوک' تمام غدود متاثر' انتہائی لاغرپن' تھوڑی سی مشقت سے بھی پسینہ آجائے۔ (آیوڈم)

3- مریض اپنی تعریفیں کرے دوسروں کی توہین کرے۔ ہر چیز چھوٹی نظر آئے۔ خواتین میں بے انتہا جنسی خواہش۔ (پلاٹینا)

4- مریض ایک ٹانگ کو مسلسل حرکت دے، جسم کا کوئی ایک حصہ مسلسل پھڑکے۔ بچہ ہر بات کو دوہرائے جو اُسے کہا جائے۔ (کیموملا)

5- انتہائی بے آرامی جس کے ہمراہ مریض مسلسل پہلو بدلتا رہے۔ دماغ میں دھندلاہٹ، پہلا قدم بہت مشکل، موچ کی تکلیف۔ (آرنیکا)

6- دائیں کندھے اور بازو کا بائی کا درد، رات کو درد بستر میں بڑھ جاتا ہے، بازو اوپر نہیں اُٹھتا۔ (پلساٹیلا)

7- سلفر کی مانند سن یاس میں گرمی کی لہریں، پسینہ اور نقاہت۔ (سیپیا)

8- کمر درد کو سخت چیز پر مثلاً فرش پر لیٹنے سے آرام۔ (سمفائٹم)

9- رات کے وقت ہڈیوں میں دردیں۔ خودکشی کا خیال نیز ہڈیوں کا گلنا سڑنا۔ (اَگنیشیا)

10- زرد رنگ کی لیس دار بلغم جو دھاگے کی مانند دور تک کھینچی جا سکے۔ (اینٹم ٹارٹ)

فلاسفی (2018ء)

سوال 1: نسخہ نویسی کیا ہے؟ اس کے مختلف حصوں کی وضاحت کریں۔

جواب: نسخہ نویسی کا مطلب ہے نسخہ لکھنا۔ ہومیوپیتھی میں کسی بھی معالج کے لئے یہ ایک انتہائی اہم کام ہوتا ہے کیونکہ مریض کی شفاء کا دارومدار ڈاکٹر کے نسخے پر منحصر ہوتا ہے۔ نسخہ مریض سے مکمل معلومات لینے کے بعد اور انتہائی سوچ و بچار کے ساتھ تجویز کرنا چاہئے اور تجویز کرنے کے بعد صاف ستھرے انداز میں لکھنا چاہئے تاکہ ڈسپنسر بآسانی سے اُسے پڑھ کر اور سمجھ کر مریض کو دوائی بنا کر دے سکے اور مریض بآسانی نسخہ میں دی گئی ہدایات کے مطابق دوا استعمال کر سکے۔

نسخہ نویسی کے حصے

بنیادی طور پر نسخے کے چار حصے ہوتے ہیں:

1- سپر انسکرپشن (Super Inscription)

2- انسکرپشن (Inscription)

3- سب سکرپشن (Subcription)

4- دستخط (Signature)

:Super Inscription -1

اس حصے میں حرف R لکھا جاتا ہے۔ اصل میں یہ حرف ایک ستارہ Jupetor کی علامت ہے جسے یونانی صحت اور شفاء کا دیوتا مانتے تھے۔ لہٰذا اکثر مسلمان معالج اس حرف کی بجائے ھوالشافی لکھتے ہیں۔ ویسے میڈیکل میں R کا ترجمہ (Receive) کرتے ہیں جس کا مطلب ہے لینا یعنی اس نسخے کو لیا جائے۔

:Inscription -2

یہ حصہ انتہائی اہم حصہ ہوتا ہے۔ اس حصے میں تجویز کردہ دوائی' اس کی پوٹینسی اور مقدار لکھی جاتی ہے۔ اس حصے میں لکھائی بہت صاف اور بڑی واضح ہونی چاہئے۔ کاٹ چھانٹ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر لفظ کو کاٹنا پڑے تو یہ ضروری ہے کہ کاٹے ہوئے لفظ سے ذرا فاصلے پر دوسری دوا کا نام لکھا جائے۔ ہومیوپیتھی میں دوا کی پوٹینسی کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ دوا کے ساتھ اس کی پوٹینسی میں عدد کے ساتھ x کا لفظ بھی ضرور لکھنا چاہئے مثلاً 6x, 3x وغیرہ۔

ایسی ادویات کے جن کے ابتدائی حصے ملتے جلتے ہوں مثلاً یوپیٹوریم پرفولیم اور یوپیٹوریم پرپیوریم تو اس صورت میں دوا کا پورا نام لکھنا بہتر ہے۔ دوا اگر ٹنکچر کی صورت میں ہو تو ϕ لکھنا لازمی ہوتا ہے۔ انگریزی میں دوائی کے نام کے ساتھ Tinc لکھ دینا چاہئے۔

:Subcription -3

نسخہ کے اس حصے میں کمپاؤنڈر کے لئے ہدایات ہوتی ہیں کہ وہ نسخہ کو کس طرح تیار کرے یعنی کہ دوا کو کس حالت میں دے۔ گولیوں کی صورت میں یا پاؤڈر کی صورت میں نیز یہ کہ خوراکوں کو کس طرح سے تقسیم کرتا ہے۔

:Signature -4

اس حصے میں مریض کے لئے ہدایات اور آخر میں ڈاکٹر اپنے دستخط کر دے۔

سوال 2: سرجیکل بیماریوں کے بارے میں ڈاکٹر ہانیمن کے نظریات بیان کریں۔ کچھ مخصوص سرجیکل بیماریوں کے بارے میں مثالیں دیں جہاں ہومیوپیتھک علاج زیادہ فائدہ مند نہیں ہوتا۔

Hahnemann's Teaching on Surgical Conditions

As per the homeopathic concepts disease per se, is "nothing more than an alteration in the state of health of an individual. This is caused by the dynamic action of external, inimical forces upon the life

principle of the living organism, known by perceptible signs and symptoms. Homeopathy broadly classifies diseases as dynamic diseases and local maladies. Surgical conditions are a part of the local maladies in which surgical intervention may be essential. Injuries of all kinds, like accidents, bone fractures, deep contused-lacerated wounds, serious abnormal growths, bullet wounds or cuts that arise due to mechanical causes need to be treated surgically. Surgery is indicated in certain cases, e.g. tumours in advanced stages with strong pressure symptoms. Every tumour, stricture or obstruction that do not respond to a treatment but threatening the life of the patient, requires surgical intervention. Kidney stones impeding the urine flow and affecting the function of the kidneys due to blockage should be mechanically removed. Surgical intervention might be indicated too, concerning a uterus prolapse of 3rd or 4th degree or an inguinal hernia which threatens to strangulate.

Aphorism #186 of Organon of Medicine, the book of doctrines of homeopathy, written by Dr Hahnemann, describes the homeopathic approach on surgical conditions: "Those so-called local maladies which have been produced a short time previously, solely by an external lesion, still appear at first sight to deserve the name of local diseases. ...The treatment of such diseases is relegated to surgery; but this is right only in so far as the affected parts require mechanical aid, whereby the external obstacles to the cure, which can only be expected to take place by the agency of the vital force, may be removed by mechanical means, e.g., by the reduction of dislocations, by needles and bandages to bring together the lips of wounds, by mechanical pressure to still the flow of blood from open arteries, by the extraction of foreign bodies that have penetrated into the living parts, by making an opening into a cavity of the body in

order to remove an irritating substance or to procure the evacuation of effusions or collections of fluids, by bringing into apposition the broken extremities of a fractured bone and retaining them in exact contact by an appropriate bandage, etc.".

وہ میبنہ مقامی امراض جن کونمودار ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہو اور جن کا سبب خارجی ہو وہ بلاشبہ ''مقامی امراض'' کہلانے کے مستحق ہیں۔ اگر مرض خفیف ہو اور بیرونی ضرب یا صدمہ بالکل معمولی ہو تو اس صورت میں اس کی چنداں اہمیت نہیں ہوگی۔ اگر باہر سے جسم پر زخم لگے اور اگر یہ زخم سخت ہو تو پورا جسم اس تکلیف میں شامل ہوتا ہے۔ بخار اور دوسری شکایتیں نہیں ہوتی ہیں' ایسے امراض کے علاج کا تعلق جراحی سے ہوتا ہے لیکن یہ اسی حد تک صحیح ہے جس حد تک کہ متاثرہ اعضاء کو میکانکی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طور سے اکھڑے ہوئے جوڑوں کو ان کی اصل جگہ بٹھا کر زخم کے لبوں کو سی کر مرہم پٹی کر کے' میکانکی دباؤ سے بہتے ہوئے خون کو روک کر جسم میں داخل ہونے والی بیرونی چیزوں کو خارج کر کے جسم کے کسی حصہ سے سوزشی مواد یا رطوبت کو سوراخ سے خارج کر کے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑ کر اور پٹی باندھ کر ان خارجی رکاوٹوں کو دور کرنا چاہئے جو علاج اور شفاء کی راہ میں حائل ہیں لیکن جب زخم اس طرح کے ہوں کہ پورا جسم عملی روحانی امداد کا محتاج ہو جائے (تاکہ وہ بحالی صحت کا فرض انجام دینے کے لائق ہو جائے) تو اس وقت طبیب اور اس کی ہومیوپیتھک خدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس قسم کا موقعہ اس وقت پیش آتا ہے جب مثال کے طور پر جسم کے کسی حصے کے کچل جانے یا جسم کے چیر پھاڑ سے بخار آ جائے یا جسم کا کوئی حصہ جل جائے اور سخت درد ہو' ان موقعوں پر ہومیوپیتھی علاج سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔

سوال 3: اگر کیس ڈاکٹر ہیرنگ کے قانون کے مطابق حل ہو رہا ہو تو آپ نسخہ ثانی کیسے کریں گے؟

جواب: مریض کا علاج کرنے کے لئے اس کی علامات کے مطابق دوا دی جاتی ہے اور کچھ عرصہ بعد اس کی علامات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اگر علامات وہی ہوں تو دواء کو جاری رکھا جاتا ہے اور اگر علامات میں تبدیلی آ جائے تو ان نئی علامات کے مطابق نئی دواء دیتے ہیں۔ اس تبدیل ہونے والی حالت کے مطابق جو دواء دی جاتی ہے' وہ ہی نسخہ ثانی کہلاتی ہے۔

مریض کو دوا دینے کے بعد ڈاکٹر کا فرض ہے کہ مریض کی مسلسل نگرانی کرے اور اس کی حالت کا مشاہدہ کرے اور غور کرے کہ اس کو کس مقام پر نسخہ ثانی کی ضرورت ہے۔

نسخہ ثانی کی احتیاطیں:

نسخہ ثانی کے لئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے:

- دوا کے استعمال کروانے کے بعد مریض کی حالت میں بہتری اور تبدیلی کو نوٹ کیا جائے

کیونکہ بعض اوقات آنے والی تبدیلی دوا کے اندر سے باہر کے عمل کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس سلسلہ میں مریض کو نسخہ ثانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

- ★ اگر مریض کی حالت مشکوک ہو، وہ لاغر ہو تو اس کو دوا کی طاقت دینے میں بہت احتیاط سے کام لیا جائے کیونکہ اس طرح کا مریض ایگراویشن برداشت نہیں کر سکتا اس طرح کے مریض کو 30 طاقت دیں کیونکہ گہری دواء نقصان دے سکتی ہے۔
- ★ دوران علاج کسی تبدیلی اور نئی صورت کا سامنے آنا ضروری نہیں۔ مریض کی علامات ختم ہو سکتی ہیں اور وہ صحت یاب ہو سکتا ہے۔
- ★ ایسے بھی ہوتا ہے کہ مریض دواء استعمال کرنے کے بعد صحت یاب ہو جاتا ہے لیکن جلد ہی علامات پلٹ آتی ہیں۔ اس صورت میں علامات کا دوبارہ جائزہ لیں اور نسخہ ثانی کا انتخاب کریں۔
- ★ بعض اوقات دواء تمام علامات پر حاوی نہیں ہوتی، کچھ علامات ختم ہو جاتی ہیں کچھ بچ جاتی ہیں تو ایسی حالت میں علامات کے مطابق نسخہ ثانی کا انتخاب کریں۔
- ★ بعض اوقات دوا کی طاقت کا انتخاب درست نہیں ہوتا اور علامات سطحی طور پر ختم ہو جاتی ہیں لیکن پھر واپس آ جاتی ہیں۔ اس صورت میں حالات کا جائزہ لے کر نئی دوا کو نسخہ ثانی کے طور پر انتخاب کرے۔
- ★ نسخہ ثانی کے انتخاب میں احتیاط سے کام لیں، جلدی نہ کریں کیونکہ اس طرح کرنے سے کیس بگڑ سکتا ہے۔

نسخہ ثانی میں اگر ڈاکٹر کا خیال ہو کہ دواء کو تبدیل نہیں کرنا چاہئے تو اس کی طاقت تبدیل کی جا سکتی ہے۔ اگر پہلی دواء کے اثرات ختم کرنے ہوں تو نسخہ ثانی کے طور پر اس دواء کا تریاق دیا جائے گا پھر اس کے بعد نئی دوا دی جائے گی۔ آخری صورت میں کیس کا نئے سرے سے جائزہ لے کر نسخہ ثانی کے طور پر نئی دوا کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

سوال 4: الیفوزم نمبر 291-286 ڈاکٹر ہانیمن نے ادویہ کے علاوہ کیا Therapeutic Measures بیان کئے ہیں؟

جواب: الیفوزم نمبر 291-286 میں ڈاکٹر ہانیمن نے ادویہ کے علاوہ جو Therapeutic Measures بیان کئے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

مالش:

مالش یا مساج ایک ہی چیز ہے۔ یہ ایک قدیم طریقہ ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے آرگنن میں جن دیگر معالجاتی طریقوں کا ذکر کیا ہے ان میں مالش بھی شامل ہے۔ اس سے اعصاب کو تقویت ملتی ہے اس کے علاوہ عضلاتی کمزوری کو رفع کرنے کے لئے مالش بہترین چیز ہے۔ مالش کے استعمال سے

دوران خون بہتر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے لمفاوی نظام تیز ہو جاتا ہے۔ مریضوں میں اس کا استعمال دردوں اور فالجی حالتوں میں مفید ہوتا ہے۔ کمزور بچوں میں اس کا استعمال صحت مندی لاتا ہے۔ مالش کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

1- سٹروکنگ: اس قسم میں دباؤ ڈالنے' ملنے یا سہلانے کا رخ تکلیف والے مقام کے اردگرد کے حصہ سے مرکز یعنی تکلیف والے مقام کی طرف ہوتا ہے۔

2- کمپریشن: متاثرہ حصوں کے عضلات کو دابنے اور ان حصوں پر مالش کرنے کے انداز کی حرکات بروئے کار لائی جاتی ہیں۔

3- پرکشن: اس طریقہ میں متاثرہ مقام پر ہاتھ کے ذریعے ہلکی ہلکی ضربیں لگائی جاتی ہیں۔

4- وائبریشن: اس طریقہ میں متاثرہ حصہ جسم میں لگاتار کپکپی پیدا کرنے والی حرکات سے کام لیا جاتا ہے۔

گرم اور سرد پٹیاں:

سرد پٹیاں: اگر کسی وجہ سے جسمانی درجہ حرارت بہت زیادہ بڑھ جائے تو سرد پٹیوں کی مدد سے اس کو کم کیا جاتا ہے۔ یہ عموماً بخار میں ہوتا ہے' اس کے علاوہ سوزش کو روکنے سوجن کو کم کرنے کے لئے سرد پٹیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ چوٹ اور بہتے خون میں سرد پٹیوں کا استعمال مفید ہے۔ اگر کھیل کے دوران چوٹ لگ جائے تو ابتدائی طبی امداد کے طور پر برف کی ٹکور کی جاتی ہے۔ پرانے گنٹھیاوی عوارض میں اعصابی تحریک کے لئے بھی سرد پٹیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

گرم پٹیاں: گرم پٹیوں کا استعمال بھی علاج معالجہ کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ اس کا استعمال حرارت پہنچانے یا ٹکور دینے کی غرض سے ہوتا ہے۔ جسم کے کسی درد والے حصے کو ٹکور دینے کے لئے گرم پٹیاں استعمال ہو سکتی ہیں۔ اگر خون کی نالیوں میں خون جم گیا ہو تو اس مقصد کے لئے بھی گرم پٹیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جسم کے کسی حصہ کی چوٹ' سوجن' سختی وغیرہ کے لئے بھی گرم پٹیوں کا استعمال ہوتا ہے۔ گرم پٹیوں کے استعمال میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ درجہ حرارت انسان کے لئے قابل برداشت ہو۔

غسل:

بعض اوقات مریض کے علاج میں اس کو آرام پہنچانے کی خاطر اس کو غسل بھی کرایا جاتا ہے۔ غسل سے مریض کو سکون ملتا ہے۔ اگر کسی کو 25 سے 27 درجہ تک کے گرم پانی سے غسل دیا جائے تو جسم کے اندر تحریک پیدا کرے گا' سوئے ہوئے ریشوں کو حرکت میں لاتا ہے۔ اس طرح کا غسل بچوں کے تشنج اور ہسٹریائی حالتوں میں مفید ہے۔

ایسے افراد جو مزمن امراض سے صحت یاب ہوں' ان کے اندر حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے' ان کے لئے غسل مفید ہے۔ اس طرح کے غسل مریضوں کے لئے ایسے سکون آور ثابت ہوتے ہیں

جیسے کوئی مسکن دواء سکون دیتی ہے۔ غسل سے مریض کی صحت پر کسی قسم کا کوئی منفی اثر مرتب نہیں ہوتا۔ غسل کے لئے خالص پانی کا استعمال کیا جاتا ہے' ضرورت کے مطابق سرد اور گرم غسل دونوں مفید ہیں۔ عام حالات میں نیم گرم پانی کا غسل کرنے سے جسم کی تھکن دور ہو جاتی ہے۔

ورزش:

ورزش ایک ایسا عمل ہے جو صحت کی حفاظت کرتا ہے' صحت کو بہتر بناتا ہے۔ ورزش ایک مفید کام ہے' اگر ورزش اعتدال سے بڑھ جائے تو فائدہ کی بجائے نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ ورزش کرنے سے جسم طاقتور ہوتا ہے' جسم خوبصورت ہو جاتا ہے اور جسم سڈول بن جاتا ہے۔ ورزش سے عضلات کی نشوونما ہوتی ہے۔ ورزش کی وجہ سے انسان چاک و چوبند رہتا ہے۔ ورزش سستی' کاہلی کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ جسم کے پٹھوں کو مضبوط بناتی ہے اور جسم کے اعضاء کو طاقت ملتی ہے اور اس طاقت کی بدولت اعضاء کی کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے اور افعال بہتر ہوتے ہیں۔ جب ورزش کی جاتی ہے تو دوران خون تیز ہوتا ہے۔ جسم کے ہر حصے کو درست طریقے سے خون فراہم ہوتا ہے۔ اس سے جسم کے تمام نظام بہتر ہو جاتے ہیں' ہضم بہتر ہو جاتا ہے' بھوک زیادہ لگتی ہے' جسم سے فالتو چربی پگھل جاتی ہے اور جسم سمارٹ رہتا ہے۔ ورزش سے جسم میں شوگر اور چکنائی حل ہو جاتے ہیں۔ ورزش سے تمام نظام بہتر ہونے سے نیند بھی بہتر اور پُرسکون آتی ہے۔ ورزش کے بہت سے طریقے اور اقسام ہیں۔

صبح کو دوڑ لگانا' تیز چلنا وغیرہ بھی ورزش ہے اور اس کے علاوہ صحت کو بہتر بنانے کے لئے باقاعدہ مشینوں کا استعمال بھی ورزش کے مختلف طریقے ہیں۔ فالج اور پولیو میں خاص ورزش کے طریقوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ ورزش کی کوئی بھی صورت ہو اس میں فائدہ ہی ہے نقصان نہیں۔

بجلی اور روشنی سے علاج:

ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق یہ معالجاتی ذرائع بھی ہومیوپیتھک ادویہ سے کسی طرح بھی کم اثر نہیں رکھتے جو مریضوں کو کھانے کے لئے دی جاتی ہیں یا جن کی جسم پر مالش کی جاتی ہے مذکورہ طریقوں سے ایسی بیماریاں جن کا تعلق حس' ذہنی آشفتگی اور غیر معمولی بدلے ہوئے احساسات پیدا ہونے سے ہو' کا کامیاب علاج کیا جا سکتا ہے۔ روشنی خواہ بجلی کی ہو یا سورج کی' ان دونوں کے ذریعے حرارت پہنچا کر مریض کو امراض سے صحت یابی کی طرف گامزن کیا جا سکتا ہے۔ دواء کے ساتھ ساتھ دیگر اقدامات سے مریض کی صحت پر بہتر اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ تنگ و تاریک مکانات میں رہتے ہیں وہ اکثر بیمار رہتے ہیں کیونکہ وہاں پر سورج کی روشنی کا گزر نہیں ہوتا جس کی وجہ سے مکانات میں نمی بڑھ کر بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ سورج کی روشنی جراثیم کش بھی ہے اور اس کے علاوہ زخم' مہاسے' پیدائشی نشانات کے علاوہ چھاتی کا کینسر' چھائیوں' پھوڑوں' فالج اور لو لگنے میں کامیابی سے استعمال ہوتی ہے۔

مقناطیسیت:

مقناطیس کو انگریزی میں میگنیٹزم کہتے ہیں' اس کا ایک سرا مثبت اور دوسرا منفی ہوتا ہے۔ مقناطیس کے دونوں سرے شمالاً اور جنوباً چلا کرتے ہیں اس کے لئے ان کو آپ جس طرف بھی گھمائیں مگر سوئیاں شمالاً جنوباً ہی رکیں گی۔

مقناطیس سے علاج سستا اور بے ضرر ہونے کے علاوہ یہ طریقہ علاج قدرتی بھی ہے اس علاج سے ثابت ہو چکا ہے کہ انسانی جسم کی بیماریاں ٹھیک کی جا سکتی ہیں۔

معدنی مقناطیس کی قوت سے بہت سے امراض کا علاج کامیابی سے کیا گیا ہے اس کو میگنیٹو تھراپی کہا جاتا ہے۔ یہ بہت سے امراض مثلاً دوران خون کے امراض' دمہ' موٹاپا' گردوں میں پتھری' درد' سوجن' جوڑ یا پٹھوں میں جکڑن کے علاوہ جلدی امراض وغیرہ میں فائدہ مند ہوتا ہے۔

مسمریزم (Mesmerism):

یہ طریقہ ویانا کے ایک معالج مسمر نے 1772ء میں دریافت کیا۔ مختلف اعصابی کیفیات کا علاج جس طریقے سے کیا اس کو شخصی مقناطیسیت کا نام دیا تھا جو کہ دراصل Hypnotism سے مشابہ تھا۔ بعد میں مانچسٹر کے ایک سرجن نے 1841ء میں اس کو باقاعدہ علاج کے طور پر ثابت کیا۔ اس طریقہ علاج کا عمل دوسرے طریقہ ہائے علاج سے مختلف انداز میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن آرگینن کے افورزم 288 میں لکھتے ہیں کہ مسمریزم انسان کے لئے خدا کا ایک حیرت انگیز تحفہ ہے۔ اس طریقہ علاج میں ایک خاص ذہنی کیفیت جو کہ نیند سے بہت حد تک مشابہہ ہوتی ہے' پیدا کر کے علاج کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ علاج سے مختلف قسم کے امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

سولہویں صدی میں اٹلی کے فزیشن کارڈانو نے ایک مریض پر شخصی مقناطیسیت کی بناء پر خواب خرام طاری کی تھی اور اسے صحت یاب کیا تھا۔ ڈاکٹر ہانیمن نے اس طریقہ کو تعمیری قوت کا نام دیا ہے اور خود ڈاکٹر ہانیمن نے اس طریقہ علاج میں دراصل جسم کی توانائی کو مجتمع کرنے پر زور دیا تھا اور ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق جس طرح کہ مقناطیس لوہے کی سلاخ میں مقناطیسیت پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے جو کہ دراصل اس سے خارج ہونے والی توانائی ہے اسی طرح کوئی شخص جس کی قوت فکر زیادہ ہو وہ اپنی اس طرح کی توانائی سے کام لے کر دوسرے شخص کی قوت کو بیدار کرنے کا باعث بنتا ہے اور اس طرح سے مریض جملہ تکالیف سے شفاء حاصل کر سکتا ہے۔

مسمریزم میں اس علم کو جاننے والے شخص کی قوت غیر مادی طور پر معمول پر اثر کر کے اسے صحت یاب کر سکتی ہے۔ مسمریزم کے ذریعے مریض کی قوت حیات کو جو کمزور حالت میں جسم کے کسی حصے میں پڑی ہوتی ہے' اس کی اصل جگہ پر لایا جا سکتا ہے یعنی اس کے ذریعے قوت حیات پر اثر انداز ہو کر مریض کی قوت حیات کے توازن کو درست کرتا ہے۔

مسمریزم کے ذریعے پرانے زخموں اور اعضاء کے فالج کو دور کیا جا سکتا ہے۔ ہر مرض میں

اس کا استعمال سوچ سمجھ کر اور صرف ان امراض میں کرنا چاہئے جہاں پر یہ اپنے اثرات مرتب نہ کرے یا اندرونی طور پر دواء دینے کے باوجود کسی قسم کی شفایابی حاصل نہ ہو رہی ہو۔

مسمریزم کرنے والے شخص میں ہمدردی' خوش اخلاقی اور نیک جذبات کا پایا جانا بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس میں پائی جانے والی انسانی ہمدردی ذاتی قربانی کا جذبہ اور حکمانہ نیک قوت ارادی کے ذریعے ہی وہ اپنے مریض پر زیادہ سے زیادہ اثر کر کے اس کو صحت یاب کر سکتا ہے۔ مسمریزم کی دو صورتیں ہیں مثبت مسمریزم جس سے فائدہ پہنچتا ہے جبکہ منفی سے نقصان پہنچتا ہے۔

سوال 5: کوگنیٹ ادویہ کون سی کہلاتی ہیں؟ آپ کوگنیٹ ادویہ کو کب تجویز کرتے ہیں؟

معاون/کوگنیٹ ادویہ:

دوران علاج اگر کسی دوا کا عمل شفاء رُک جائے یا ادھورا رہ جائے تو اس کی تکمیل کے لئے جو دوا شفاء کے عمل کو دوبارہ شروع کر دے خواہ تکمیل اس سے نہ ہو سکے۔

ایک دوا ممکن ہے' دوسری دوا کے عمل کو آگے بڑھانے میں مددگار ہو اور دوسری اسی ترتیب میں نقصان دہ ہو۔ اگر کسی دوا کے ایسے اثرات ہوں یا وہ بُرے اثرات پیدا کرے تو ہمیں اس کا اثر زائل کرنے کے لئے یا بُرے اثرات کو ختم کرنے کے لئے ایک اور دوا کی ضرورت پڑتی ہے جسے فاوزہر بھی کہتے ہیں لہٰذا تعلقات الادویہ کو تین درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1- معاون ادویہ
2- دشمن دوائیں
3- فادزہر

گزشتہ 200 سالوں میں ہمارے اکابر معالجین نے اس جہت میں بہت کام کیا ہے اور طبع شدہ کتابیں موجود ہیں لیکن وہ تمام تر انگریزی زبان میں ہیں لیکن موضوع پر اُلجھن اور تذبذب اپنی جگہ موجود رہا ہے۔

- ایسے مواقع جب معاون ادویہ دینا ناگزیر ہوتا ہے۔
- ایسے مواقع جب معاون ادویہ کو بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- معاون ادویہ کو کب اور کس طرح استعمال کرنا چاہئے۔
- ایک دوا دینے کے بعد معاون ادویہ میں کتنا وقفہ چاہئے۔
- معاون ادویہ دینے کو ایک معمول بنا لینا چاہے۔
- کیا بنیادی دوا کے کام کی تکمیل کے لئے معاون دوا ضروری ہے۔
- معاون ادویہ کی تخصیص حاد اور مزمن بیماریوں میں کس طرح ہوگی۔
- کیا دوا ادویہ جو حاد صورتوں میں دی جاتی ہیں' معاونت کر سکتی ہیں۔

- ایک دوا دوسری دوا کی معاون ہے یا دونوں ایک دوسرے کی معاون ہیں۔

ہمیں ڈاکٹر ای بی نیش (E. B. Nash) کے وہ تاثرات یاد ہیں کہ وہ نام نہاد تعلقات الادویہ کی دشمنی کو نہیں مانتے اور

— رہس ٹاکس (Rhus Tox) کے بعد ایپس (Apis) اور

— کاسٹی کم (Causticum) کو فاسفورس (Phosphorus) کے بعد

حسب علامات دیا جا سکتا ہے۔

لہٰذا ہمیں یقینی نتیجہ پر پہنچنا چاہئے کہ

— ایپس (Apis) کو رہس ٹاکس (Rhus Tox) کے بعد دیا جائے یا درمیان میں کوئی معاون دوا دے کر ایسا کیا جائے اس موضوع پر سوچ بچار کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

— یہ مسائل اتنی اہمیت کے حامل ضرور ہیں کہ ہم مل بیٹھ کر ان پر بحث مباحثہ کا اہتمام کریں۔

جب ایک غلط طاقت کی دوا یا نامناسب طاقت میں ایک ردعمل کو جنم دے سکتی ہے تو ہمیں فاد زہرادویہ کے نقصانات کا بھی جائزہ لینا ہوگا کہ وہ کس حد تک ہو سکتے ہیں یا انہیں ردعمل کہا جائے گا یا یہ نقصان غیر محسوس طریقہ سے ہو رہا ہوگا اور ہمیں ہمیشہ اس کا احساس بھی نہیں ہوگا۔

مختصر یہ کہ مقاصد شفاء کے لئے معالج کے لئے یہ جاننا اشد ضروری ہے کہ ایک کو دوسری دواء سے کیسے متعلق کرنا یعنی ان میں تعلق کیسے پیدا کرنا ہے۔ (آرگینن صفحہ 146) تولید مرض کے عوامل میں دن بدن اضافہ ہوا ہے اور اتنا کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس میں جتنی وسعت آتی جائے گی اتنا ہی زیادہ مختلف طاقتوں کے استعمال کا علم درکار ہوگا جو معالج مختلف طاقتوں کے استعمال پر عبور رکھتے ہیں، ہمیں کوئی غرض نہیں کہ وہ کون سی طاقت استعمال کرتے ہیں۔ وہ ان معالجوں پر دس گنا سبقت رکھتے ہیں جو صرف ایک طاقت پر اکتفا کرتے ہیں۔

سوال 6: مندرجہ ذیل میں سے کسی ۰۰ پر نوٹ لکھیں:

i- سیڈ وسورا

سورا کے معنی ہیں عفونت، آلودگی، گندگی اس کا مطلب رسوائی و بدنامی بھی ہے۔ اس سے مراد کھجلی یا خارش بھی لی جاتی ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اس کا آغاز ایک کھجلی سے ہوتا ہے۔

اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ سورا نیکی اور بدی کی جنگ کا نام ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے سورا کو اُم الامراض کہا ہے۔ انہوں نے تحقیق کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ اگر سورا کو جسم سے نکال دیا جائے تو کوئی مرض حملہ آور نہیں ہو سکتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کیا اس کو جسم سے نکالا جا سکتا ہے۔ سورا جو آج صدیوں کے سفر کے بعد ہمارے سامنے ہے۔ اگر اس کو نسل انسانی سے خارج کرنے کی کوشش کی جائے تو اس کے لئے طویل وقت درکار ہوگا اور جب یہ خارج ہوگا تو اس کی وجہ سے انسانی نسلیں مسخ ہو جائیں گی۔ ثابت ہوا کہ اس کا اخراج ممکن نہیں بلکہ اس کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

سورا خارش کی صورت میں اظہار کرتا ہے اور اس سے قوت حیات بگڑ جاتی ہے اور اس کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ یہ قوت حیات کا ابتدائی خلل ہوتا ہے اور جو بعد میں بڑھتا جاتا ہے۔ یہ ایک غیر فطری اور ایک طبعی حالت ہے۔ اس کی وجہ سے جسم کے اندر عدم توازن آتا ہے اور انسان بتدریج امراض خبیثہ کی طرف بڑھتا ہے۔

سورا کا آغاز اور ابتدا بہت قدیم ہے۔ اس کا درست احاطہ نہیں کیا جاسکتا لیکن ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب اس زمین پر گناہ کا آغاز ہوا تو اس کے ساتھ ہی سورا کا آغاز ہو گیا۔ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اس کے ساتھ ہی سورا کا آغاز ہو گیا۔ کیونکہ سورا برائی ہے اور اس کے بعد یہ نسل در نسل پیچیدہ ہوتا چلا گیا۔

آج سورا بہت ترقی کر چکا ہے۔ یہ ہر انسان میں موجود ہے اور اس کے مزاج اور جسم میں تبدیلیاں لاتا ہے۔ آج اس کو ختم نہیں کیا جاسکتا بلکہ کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

ii- وینیریل میازم (سفلس (Syphilis) آتشک)

سفلس کے لفظی معنی "محبت کے ساتھ" ہیں۔ سورا کے بعد دوسرے نمبر پر جو میازم نسل در نسل چلا آرہا ہے وہ سفلس (آتشک) ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سورا کی طرح یہ مرض ہر انسان میں نہیں پایا جاتا ہے اور نہ ہی یہ سورا کی طرح خود بخود انسانی نظام کے اندر نمودار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن آرگنن آف میڈیشن کے افورزم 79 میں سفلس اور سائیکوسس کے متعلق لکھا ہے:

"اب تک صرف آتشک کسی حد تک ایسا عفونتی مرض معلوم ہوا ہے جو علاج نہ ہو سکنے پر عمر کے اختتام کے ساتھ ہی دفع ہوتا ہے۔ سائیکوسس ٹولولیہ بھی مناسب دوائیں علاج کے باوجود اتنا ہی ناقابل علاج اور قوت حیات کی طاقت سے باہر ہے اسے بھی عجیب مزمن زہریلی بیماری نہیں سمجھا گیا حالانکہ یہ ہے اور طبیب سمجھتے رہے کہ انہوں نے بدن کے اُبھار دور کر دیئے تو مرض دور ہو گیا لیکن ضدی ٹولولی جو اُس نے پیدا کر دیا ان کی نظروں سے اوجھل رہا۔"

جسم میں آتشک کی ابتداء:

آتشک کے اثرات کے حامل کسی فرد یعنی مرد اور عورت کے ساتھ جنسی ملاپ (Sexual Intercourse) کے نتیجہ کے طور پر اس میازم کے اثرات ایک سے دوسرے فرد میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

خاص بات:

انسان اور بندر Ape (بن مانس) کے علاوہ کسی اور جاندار کو سفلس نہیں ہوتی۔

آتشک کا سبب:

جدید طب میں سپائروکوٹا پلیڈیا (Spirochoetapallida) نامی وائرس ہے اس کے علاوہ موروثی طور پر والدین سے یا اغلام بازی کے علاوہ آتشک کے مریض کا استعمال شدہ انجکشن وغیرہ سے لاحق ہوسکتی ہے۔

آتشک کی پہلے درجے کی علامات:

چھوت لگنے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد اُبھار یا عضو تناسل پر ایک سرخ داغ ظاہر ہوتا ہے جو بعد میں پھنسی یا پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اُبھار کی جگہ پہلے ایک چھوٹا سا نشان معلوم ہوتا ہے پھر اس مقام پر سختی اور ایک چھوٹا سا دانہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعض اوقات اُبھار کی جگہ ایک معمولی سی بدرنگی آ جاتی ہے جو کافی عرصہ قائم رہتی ہے۔ تاہم عام حالت میں پھنسی سے رقیق سا مواد خارج ہوتا ہے۔

دوسرے درجے کی علامات:

پھوڑے کے ظاہر ہونے کے بعد بھی انفیکشن کو ختم کرنے کے لئے مناسب اینٹی سفلس ادویات نہ دی جائیں تو یہ زخم دوبارہ ظاہر ہوتا اور اس کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح سفلس دوسرے درجے میں شامل ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد جسم پر اس کا اظہار مختلف طریقوں سے ہوتا ہے۔ بھوک کا غائب ہونا' بال گرنا' عام جسمانی کمزوری' بخار اور تھکن محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات دوبارہ اعضاء تناسل پر زخم ظاہر ہوتے ہیں۔

تیسرے درجے کی علامات:

یہ خطرناک درجہ ہے۔ اس میں مریض کے جسم کے مختلف حصوں پر گومڑ بن جاتے ہیں۔ یہ گومڑ عام طور پر جلد' ہڈی' جگر اور دماغ وغیرہ میں بنتے ہیں۔ اگر اس درجے میں مخفی سورا بھی بیدار ہو جائے تو خون کی نالیاں تنگ ہونے کے علاوہ دماغ اور حرام مغز کی جھلیوں میں سوزش ہو جاتی ہے اور بعض اوقات پاگل پن کی علامات بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مریض میں خون کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ٹشوز میں آکسیجن کی فراہمی کم ہو جاتی ہے اور مریض کی صحت انحطاط پذیر ہوتی ہے۔

آتشک کے اس درجے میں جسم انسانی میں پیتھالوجیکل تبدیلیاں ہوتی ہیں مثلاً عضو کا بڑھنا یا سکڑنا وغیرہ۔ ڈاکٹر ایلن نے خون کی کمی کے علاوہ تلی کا بڑھ جانا اور بعض کیسوں میں جگر کے کینسر کو بھی آتشک سے منسوب کیا ہے۔

عورتوں میں سفلس کی خاص علامات یہ ملتی ہیں کہ ان میں بلاوجہ ہاتھوں کو دھونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ دراصل وہ بہت زیادہ وہمی ہونے کی وجہ سے "اپنے آپ کو گندہ سمجھتی ہیں خواہ وہ صاف ہی کیوں نہ ہوں۔"

سورا اور سفلس کے مریض میں فرق:

سورا کا مریض اپنے آپ کو ناقابل علاج تصور کرتا ہے اور ہمیشہ مایوسی کا شکار رہتا ہے جبکہ سفلس میں مریض اپنی بیماری سے حساس ہوتا ہے اور ہر وقت اس کے متعلق سوچنے کے علاوہ موت کی آرزو کرتا ہے۔

سفلس کا علاج:

ڈاکٹر ہانیمن "Chronic Diseases" میں لکھتے ہیں کہ سفلس کے ابتدائی دونوں درجوں میں مرکری (پارہ) مرکیوریس کو ہلکی پوٹینسی میں بہترین دواء لکھا ہے۔ اسے مرض کی مناسبت سے تین' پانچ یا سات ماہ تک دیا جا سکتا ہے۔ نوسوڈز سفلی نیم کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

iii- مزمن امراض میں ادویات کا استعمال

حاد اور مزمن امراض میں ادویات کے استعمال کا طریقہ الگ الگ ہے۔ مزمن امراض میں سب سے قبل کیس ٹیکنگ کی جاتی ہے۔ اس میں ہر طرح کی علامات حاصل کی جاتی ہیں۔ ہر بات کی جزئیات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مریض کی سابقہ ہسٹری' خاندانی امراض' اس کے احساسات و محسوسات' اس کی پسند ناپسند' اس کا ماحول غرضیکہ ہر بات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

کیس ٹیکنگ کے بعد علامات کو چھانٹ کر ایک مجموعہ علامات الگ کر لیا جاتا ہے۔ اس کو ریپرٹرائز کر کے ہالشل دوا کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ ایک سے زیادہ ادویات سامنے آنے کی صورت میں زیادہ مشابہہ دوا کا استعمال کروایا جاتا ہے۔ اس کے بعد تجربہ کی بنیاد پر دوا کی طاقت کا انتخاب کیا جاتا ہے اور مریض کو مناسب دوا دی جاتی ہے۔

مزمن امراض میں دوا کی دوہرائی بہت اہم ہے۔ ایک خوراک دے کر انتظار کیا جاتا ہے اور اگر دوا کام کرنا شروع کر دے تو جب تک اس کا عمل جاری رہے' دوا کو دوہرانا نہیں چاہئے۔ بلاوجہ دوا کو دوہرانے سے کیس بگڑ سکتا ہے۔ ایک عام خیال کے مطابق 1000 طاقت کو ایک ہفتہ سے قبل 10M کو ایک ماہ سے قبل اور CM کو بھی ایک ماہ سے قبل دوہرانا نہیں چاہئے۔

مزمن امراض میں دوا کے ساتھ پرہیز پر بہت زور دینا چاہئے کیونکہ مزمن امراض میں دوا کے ساتھ خوراک اور پرہیز بہت اہم ہے۔ اس کے لئے گزشتہ صفحات میں درج مزمن امراض میں خوراک اور پرہیز کا مطالعہ کریں۔

سوال 7: (الف) علامت کیا ہوتی ہے؟ مکمل علامت کے متعلق تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 2

سوال 7: (ب) علامات کتنی قسم کی ہوتی ہیں اور تشخیص میں مجموعہ علامات کی کیا اہمیت ہے؟

علامات کی اقسام (Kinds of Symptoms)

ایک مریض میں مختلف علامات ہوتی ہیں اور ان کا علاج بھی ایک ہی بالکل دواء سے کیا جا سکتا ہے۔ تمام علامات یکساں اہمیت کی حامل نہیں ہوتیں بلکہ بعض کو دوسری علامات پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

1۔ فاعلی علامات (Subjective Symptoms):

فاعلی علامات غیر مادی ہوتی ہیں۔ اس لئے معالج ان کا مشاہدہ نہیں کر سکتا۔ فاعلی علامات کو مخفی یا اندرونی علامات بھی کہتے ہیں۔ فاعلی علامات ہومیوپیتھک نقطۂ نظر سے اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

فاعلی علامات کا تعلق احساس سے ہوتا ہے اس لئے مریض انہیں محسوس کر سکتا ہے اور جب تک خود ان کا اظہار نہ کرے اس وقت تک معالج کے علم میں نہیں آ سکتا مثلاً محسوسات درد اور خواب وغیرہ۔

2۔ مفعولی علامات (Objective Symptoms):

مفعولی علامات وہ ہیں جن کا تعلق جسم یا اس کے اعضاء سے ہوتا ہے۔ اسے معالج اپنے حواس خمسہ یا مختلف آلات کے ذریعے معلوم کر سکتا ہے۔ ان علامات کے حصول کے لئے مریض کے بیان کا محتاج نہیں ہونا پڑتا۔ ڈاکٹر ازخود مریض کا مشاہدہ کر کے ان کا اندازہ لگا لیتا ہے۔ یہ علامات مرض کی تشخیص اور فاعلی علامات کی تصدیق میں معاون ثابت ہوتی ہیں مثلاً:

بخار کا تھرمامیٹر سے نوٹ کرنا' آنکھوں کی یا جلد کی رنگت دیکھنا' جلد پر پھوڑے پھنسی وغیرہ کا ہونا۔ پیشاب' خون' پاخانے وغیرہ کا لیبارٹری ٹیسٹ کروانا۔

3۔ بنیادی علامات (Basic Symptoms):

ایسی علامات جو بہت سے امراض میں یکساں پائی جاتی ہے اسی طرح میٹریا میڈیکا میں شامل اکثر ادویات کی آزمائش میں ان کا ذکر پایا جاتا ہے یعنی ان علامات سے مراد وہ علامات جو بے شمار مریضوں' امراض اور آزمائش کے دوران بہت سی ادویات میں پائی جاتی ہیں مثلاً درد' بخار' پسینہ' کھانسی' ڈر اور خوف وغیرہ۔

4۔ مخصوص علامات (Special Symptoms):

جن کی وجہ سے دواء کی تجویز میں معالج کو خاص قسم کی رہنمائی حاصل ہوتی ہے یعنی ان کو

مدنظر رکھ کر ہی معالج صحیح بالکل دواء کا انتخاب کر سکتا ہے۔

مخصوص علامات مریض یا دواء کی انفرادیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ علامات خاص اور غیر معمولی ہوتی ہیں جو کہ آزمائش کے دوران بہت کم دواؤں اور بہت کم مریضوں میں پائی گئیں ہیں۔

کسی کیس میں ایسی (مخصوص) علامات کی موجودگی سے دواء کا انتخاب آسان ہو جاتا ہے مثلاً شدید پیاس مگر پانی ایک دو گھونٹ پیے آرسینکم البم لاتے کے بعد مسلسل متلی اپیکاک خواب میں آگ دیکھنا ہیپر سلف مخصوص علامات ہیں۔

5- کلینیکل علامات (Clinical Symptoms):

وہ علامات جو ادویہ کے اثر سے مریض میں پیدا ہوں اور مریض میں مشاہدہ کی جا سکتی ہوں' نہ کہ تندرست آدمی پر آزمائش سے حاصل ہوئی ہوں۔

کلینیکل علامات وہ ہیں جو کسی دواء کی آزمائش کے وقت ظاہر نہ ہوں بلکہ جب کسی دواء کو علامات کے مطابق تجویز کیا جائے تو یہ کلینیکل علامات خود بخود ظاہر ہو جائیں مثلاً برائی اونیا کی آزمائش کے وقت پلورسی کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی لیکن جب برائی اونیا کو کسی اور علامات کے تحت مریض کو استعمال کرایا تو اس سے پلورسی کا مرض بھی ٹھیک ہو گیا۔ آج کل کی مشہور ایلوپیتھی دواء ویاگرا وغیرہ۔

6- ساتھی علامات (Concomitant Symptoms):

علامات کی وہ قسم ہے جو جسم میں ایک علامت پیدا ہونے کے ساتھ دوسری علامت ظاہر ہوتی ہے مثلاً قبض کے ساتھ بواسیر کا ظاہر ہونا' سر درد کے ساتھ نظر کا دھندلا ہو جانا وغیرہ۔

7- مقامی علامات (Local Symptoms):

ان علامات کا تعلق مریض کی کسی خاص نوعیت یا مقام سے ہوتا ہے۔ ان علامات میں مرض کی کمی بیشی کے اوقات کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے مثلاً کمر درد' پیٹ درد وغیرہ یا سر درد کو ٹوپی پہننے سے آرام آئے۔

8- جنرل علامات (General Symptoms):

تمام علامات میں جنرل علامات کو فوقیت حاصل ہے۔ ان کو مدنظر رکھے بغیر دواء کو تجویز کر کے شفاء کے حصول کی امید رکھنا فضول ہے۔ جنرل علامات میں مریض "میں یا مجھے" کا لفظ استعمال کرتا ہے مثلاً مجھے شدید پیاس لگتی ہے' میں خوف زدہ ہوتا ہوں' مجھے شدید بھوک لگتی ہے وغیرہ۔ جنرل علامات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(a) ذہنی علامات

(b) طبعی علامات

(a) ذہنی علامات (Mental Symptoms):

دماغی علامات کو بھی جنرل علامات میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ ان سے بھی مریض کی انفرادیت واضح ہوتی ہے۔ بقول ڈاکٹر ہانیمن دواء کے انتخاب میں دماغی علامات کو باقی علامات پر ترجیح دینا ہے کیونکہ ذہنی علامات ہر مریض کی شخصیت کی مکمل تصویر پیش کرتی ہیں۔ ان میں سے جذبات سے تعلق رکھنے والی علامات کا مقام سرفہرست ہے لیکن ایسی علامات کا حصول سب سے دشوار ہوتا ہے کیونکہ مریض عموماً ایسی علامات کو بتاتے ہوئے ہچکچاتا ہے مثلاً غم، فکر، بزدلی، حسد و رقابت اور عشق و محبت وغیرہ۔

(b) طبعی علامات (Physical Symptoms):

ان علامات کا تعلق انسانی جسم سے ہے۔ قوت حیات کے بگاڑ، بیماری کے اثرات جسم کے مختلف اعضاء پر مرتب ہوتے ہیں۔ جسم کے کسی حصے کا بغیر مرضیاتی کیفیت کے ٹھنڈا یا گرم ہونا، غیر معمولی بھوک یا پیاس، درد اور احساسات پورے جسم کو متاثر کریں اور علامات کی کمی بیشی وغیرہ۔

- حرکت سے تکلیف میں اضافہ .... ''برائی اونیا''
- ہڈی توڑ بخار یعنی ہڈیوں میں درد .... ''یوپیٹوریم پرف''
- صبح تین بجے علامات میں اضافہ .... ''کالی کارب''

تشخیص میں علامات کی اہمیت:

ہر بیماری اپنے وجود کا اظہار علامات ہی کے ذریعے کرتی ہے یعنی صحت اور مرض کے درمیان فرق ہی علامات کے محسوس ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔

ایک صحت مند شخص کے جسم میں معمول کے مطابق تندرست علامات ہی پائی جاتی ہیں اور اس کے تمام جسمانی اعضاء معمول کے مطابق اپنے اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں لیکن جونہی جسم میں کوئی اندرونی یا بیرونی وجہ سے معمول سے ہٹ کر کوئی غیر فطری فعل واقع ہوگا تو جسم کے متاثرہ حصہ کے علاوہ تمام جسم اس کو محسوس کرے گا۔ مرض کے شروع میں احساسات پیدا ہوتے ہیں مثلاً بخار میں مبتلا ہونے والا مریض پہلے جسم میں تھکاوٹ، بے چینی، اکتاہٹ یا کوئی کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو، لیٹ جانے کی خواہش وغیرہ یہ سب علامات مریض و معالج کے لئے اطلاع ہیں کہ جسم میں ہونے والی غیر فطری تبدیلی کا سدباب کیا جائے۔

سوال 8: خالی جگہ مناسب الفاظ کے استعمال سے پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1- سورا کا مریض .... ہوتا ہے۔ (ذہین)
2- سائیکوسس کا مریض .... ہوتا ہے۔ (کندذہن)

3- سفلس کا مریض .... ہوتا ہے۔ (کند ذہن)
4- سورا کا مریض .... تبدیلیاں لاتا ہے۔ (ذہنی)
5- ہومیوپیتھی میں .... کا علاج مجموعہ علامات پر ہوتا ہے۔ (مریض)
6- آرگینن آف میڈیسن کے پانچویں ایڈیشن میں .... الفورزم ہیں۔ (294)
7- مزمن امراض میں .... شفاء کے عمل میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ (لحمیات)
8- جب دو مختلف بیماریاں آپس میں ملتی ہیں تو .... کہلاتی ہیں۔ (پیچیدہ بیماریاں)
9- کون سی سورک دواء نہیں ہے۔ (آئیوڈم)
10- ڈیسی مل سکیل کس نے تیار کیا؟ (ڈاکٹر ہانیمن)

پیتھالوجی (2018ء)

سوال 1: جریان خون کی تعریف کریں، درجہ بندی کریں اور کسی ایک قسم کو بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 5-iii

سوال 2: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو میں فرق واضح کریں:

i- اے ٹرافی اور ہائپر ٹرافی:

دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 2

ii- نیکروسس اور گینگرین:

دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 3-i

ii- ٹوکسیمیا اور سیپٹی سیمیا

i- ٹوکسیمیا (Toxaemia):

جب بیکٹیریا کسی خاص مقام پر ہی رہ کر زہر پیدا کریں اور وہ زہر جسم کی تمام بافتوں اور خلیوں میں جذب ہو جائے تو ایسی حالت کو ٹوکسیمیا کہتے ہیں۔

عام طور پر ٹوکسیمیا کی اصطلاح زہریلے خون کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ مرض خناق اور تشنج اس کی بہترین مثالیں ہیں۔

ii- سیپٹی سیمیا (Septicaemia):

سیپٹی سیمیا وہ حالت ہے جس میں کسی بیماری کے جراثیم خون میں شامل ہو کر اپنی تعداد بڑھا کر ٹوکسن یعنی جراثیمی زہر پیدا کرنے لگتے ہیں جس کے نتیجہ میں مریض کو بہت تیز بخار ہو جاتا ہے۔

سوال 3: سرسام کیا ہے؟ وجوہات، علامات اور پیچیدگیاں بیان کریں۔

سرسام Meningitis دماغی جھلیوں کی سوزش

سرسام (دماغ کی جھلیوں کی سوزش) کو ڈاکٹری اصطلاح یعنی میڈیکل کی زبان میں مینجا ئیٹس کہتے ہیں۔

وجوہات:

دماغی جھلیوں کی سوزش کی وجہ مختلف قسم کے مائیکرو آرگانزم ہوتے ہیں مثلاً مینجوکوکل پائیوجینک، نیموکوکل، سٹافی لوکوکل، سٹرپٹوکوکل اور ایچ انفلوئنزا، ٹیوبرکلوسس، وائرس، خمیر اور آتشکی جرثومے وغیرہ۔

دماغی جھلیوں کی سوزش کی اقسام:

دماغی جھلیوں کی سوزش کو پانچ بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

1- پائیوجینک مینجا ئیٹس:

کان کی اندرونی سوزش اور پیپ دار پھوڑوں کی انفیکشن سے دماغی جھلیوں کی سوزش ہو جاتی ہے۔ جوڑوں کے امراض، نمونیہ، پیٹ کی کوئی انفیکشن بھی دماغی جھلیوں کی سوزش کا سبب بن سکتی ہے لیکن زیادہ تر کان کی اندرونی سوزش اور پیپ دار پھوڑے خواہ جسم میں کہیں بھی ہوں، ان کے جراثیم دوران خون کے ساتھ دماغ میں جا کر دماغی جھلیوں کی سوزش کا سبب بنتے ہیں۔

پائیوجینک مینجا ئیٹس کا سبب بننے والے جراثیموں کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔ مثلاً مینجوکوکل، نیموکوکل، سٹافی لوکوکل، ایچ انفلوئنزا، کولی فارم بیسی لس، انتھراکس اور سٹرپٹوانتھراکس۔

2- ٹیوبرکلوسس مینجا ئیٹس (Tuberculous Meningitis):

مائیکو بیکٹیریا ٹیوبرکلوسس کے سبب پیدا ہونے والی دماغی جھلیوں کی یہ سوزش عمر کے کسی بھی حصہ میں ہو سکتی ہے لیکن عام طور پر یہ بیماری بچپن اور اوائل بالغ عمر میں ہوتی ہے۔

3- خمیر والی دماغی جھلیوں کی سوزش (Yeast Meningitis):

اس قسم کی دماغی جھلیوں کی سوزش زیادہ عام نہیں ہے۔ یہ مزمن نوعیت کی دماغی جھلیوں کی سوزش ہوتی ہے۔ اس میں انٹراکرینیل یعنی اندرونی دماغی دباؤ بڑھ کر برین سٹم (Brain Stem) یعنی

دماغی تنا میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی دماغی جھلیوں کی سوزشی کیفیات بالکل ٹیوبرکلوسس والی دماغی جھلیوں کی علامات جیسی ہی ہوا کرتی ہیں۔

4۔ وائرس سے لاحق ہونے والی دماغی جھلیوں کی سوزش (Viral Meningitis):

وائرس سے لاحق ہونے والی دماغی جھلیوں کی سوزش وائرل مینجائیٹس کہلاتی ہے۔ دماغی جھلیوں کی سوزش پیدا کرنے والے وائرسوں میں آربو (Arbo)، انٹیرو وائرس اور دیگر کئی وائرس شامل ہیں۔ یہ وائرس سیریبرو سپائنل فلوئیڈ C.S.F میں بہت زیادہ تعداد میں مونو نیوکلیئر سلز کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ ان کی موجودگی میں C.S.F میں پروٹین کی مقدار شاید بڑھ جاتی ہے اور شوگر اور کلورائیڈ عام طور پر نارمل مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔

5۔ سفلس کے باعث پیدا ہونیوالی دماغی جھلیوں کی سوزش (Syphilitic Meningitis):

یہ انفیکشن ٹریپونیما پیلیڈم (Treponema Pallidum) سے لاحق ہوتی ہے جو سفلس پیدا کرنے والا وائرس ہے۔ بیماری کی یہ کیفیت انفیکشن لگنے کے بعد کسی وقت بھی ظاہر ہوسکتی ہے لیکن مشاہدات میں یہ بات آئی ہے کہ سفلیٹک مینجائیٹس کے پچاس فیصد کیسوں میں چھوت لگنے کے ایک سے چار سال بعد مرض کی علامات ونشانیاں ظاہر ہوتی ہیں۔

عام علاج:

مریض کوتازہ اور مائعات پر مشتمل غذا دی جائے۔

سوال 4: استسقاء کی تعریف کریں۔ اس کی مختلف اقسام کوتفصیلاً بیان کریں۔

جواب: استسقاء کو Odema کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جسم کے کسی مقام پر مائع جمع ہو جاتا ہے۔ جسم کے اندر کسی مقام پر بافتوں کے اندر کوئی سیال یا پانی جمع ہو جاتا ہے اور یہ حالت استسقاء یا جلندھر کہلاتی ہے۔

بعض استسقائی حالتیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتی ہیں کیونکہ بعض حالتوں میں سیال بافتوں کے اندر اس کے خلیات کے پروٹوپلازم سے مل جاتا ہے اور بعض حالتوں میں یہ مائع آزاد حالت میں خلیات کے اندر جمع ہو جاتا ہے۔

استسقاء کی مختلف حالتیں یا اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1- Cardiac Odema:

اس طرح کے استسقاء کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے تو بعض اوقات وریدوں اور عروق شعریہ کے اندر خون جمع ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے استسقاء پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح کا اوڈیما پاؤں کو متاثر کرتا ہے۔ اس طرح کا اوڈیما پھیپھڑوں میں بھی ہوسکتا ہے۔ کارڈک اوڈیما کا باعث ناقص غذا، خون کا زہریلا پن اور خون میں آکسیجن کی کمی ہوسکتی ہے۔

:Renal Odema -2

اس طرح کے اوڈیما کا تعلق گردوں سے ہوتا ہے۔ گردوں کی امراض یا گردوں کی خرابی سے یہ پیدا ہوسکتا ہے۔ اس کی علامات زیادہ تر صبح کو ملتی ہیں۔ صبح کے وقت بیدار ہونے پر پلکوں کے گرد سوجن کی صورت میں اس کی نشانی دیکھی جا سکتی ہے۔ خون میں پروٹین کے بڑھ جانے سے جو حالت پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ سے اس طرح کا اوڈیما ہوسکتا ہے۔

:Cachetic Odema -3

اس طرح کے اوڈیما کی حالت خراب غذا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض امراض جیسے ٹی بی اس کی وجہ ہوسکتی ہے۔ خون کی کمی بھی اس کا باعث ہوسکتی ہے۔

:Famine Odema -4

اس طرح کا اوڈیما وٹامن کی کمی کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ ناقص غذا اور غیر متوازن غذا کی وجہ سے یہ اوڈیما ہوسکتا ہے۔ اس کی وجہ پلازما پروٹین کا کم ہو جانا ہے۔ اس کی وجہ سے استسقائی حالت آتی ہے۔ اس طرح کا اوڈیما نظام دوران خون میں کسی طرح کی رکاوٹ کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے۔

:Neuropathic Odema -5

اس طرح کے اوڈیما کا تعلق اعصابی خرابیوں سے ہوتا ہے۔ کسی طرح کی اعصابی خرابی اس کا سبب ہوسکتی ہے۔ وہ افراد جو وٹامن سے حساس ہوتے ہیں اور الرجی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کے اندر اس طرح کا اوڈیما ہوسکتا ہے۔

:Inflamatory Odema -6

اگر خون کی کمی ہو جائے تو اس کی وجہ سے عروق شعریہ کمزور ہو جاتی ہیں اور اس کی وجہ سے عروق شعریہ کی سوزش ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے خلیات کی درمیانی جگہ پر سیال مادہ جمع ہو جاتا ہے اور یہ سیال مادے کا جمع ہونا ہی اوڈیما کہلاتا ہے۔

:Obstructive Odema -7

اس طرح کا اوڈیما خون کی رکاوٹ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے لمف کی نالیوں میں لمف کے بہاؤ میں رکاوٹ آ جائے تو اس طرح کا اوڈیما ہوسکتا ہے۔ کسی حصہ کے جل جانے سے لمف میں رکاوٹ آنے سے اس طرح کا اوڈیما پیدا ہوسکتا ہے۔

سوال 5: نیو پلازم کی تعریف کریں۔ معصوم اور خبیث گلٹیوں کا موازنہ کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 7

سوال 1: جگر کے سکڑنے کے اسباب، علامات اور تشخیص واضح کریں۔

جواب: ملاحظہ ہو پرچہ سال 2014ء کا سوال 7

سوال 1: گردے کی پتھریوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ درجہ بندی کریں۔

جواب: ملاحظہ ہو پرچہ سال 2013ء کا سوال 3

سوال 10: خالی جگہ پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے۔

1۔ گلوکاگون ایک ہارمون ہے جو .... میں پیدا ہوتا ہے۔ (لبلبہ / پنکریاز)

2۔ اعضاء کے سکڑنے کو .... کہتے ہیں۔ (اٹروفی Atrophy)

3۔ میلانن .... میں پایا جاتا ہے۔ (دماغ)

4۔ آئرن کی کمی .... پیدا کرتی ہے۔ (Pernecious Anemia)

5۔ ملیریا میں سفید جسیمے .... ہو جاتے ہیں۔ (کم)

6۔ گنٹھیا میں ای۔ ایس۔ آر .... ہو جاتی ہے۔ (زیادہ)

7۔ بڑی آنت کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Coilitis)

8۔ کالی کھانسی .... جراثیم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (Cocobacilli)

9۔ پلیگرا .... کی کمی سے ہوتا ہے۔ (B-3 Nigein)

10۔ خون میں نیوٹروفل کی تعداد میں اضافہ .... کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (انفیکشن)

گائناکالوجی (2018ء)

سوال 1: پیدائشی رکاوٹ کے باعث حیض کے رُکنے (Cryptomenorrhoea) پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: ملاحظہ ہو پرچہ سال 2017ء کا سوال 7

سوال 2: بے محل حمل کی وجوہات بتایئے اور علاج تحریر کریں۔

جواب: ملاحظہ ہو پرچہ سال 2015ء کا سوال 7

سوال 6: (الف) ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر ہونے کے ناطے گائناکالوجی اور آبسٹیٹرکس کے شعبہ میں آپ کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر اس شعبہ میں نہایت اہم کردار ادا کر سکتا ہے کیونکہ ہومیوپیتھک میں گائناکالوجی اور آبسٹیٹرکس سے متعلق نہایت مفید اور کامیاب ادویہ موجود ہیں جنہیں استعمال کر کے

اپنے مریض کو تکلیف سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔ گائنا کالوجی چونکہ عورتوں کے جنسی اور تولیدی اعضاء کے بارے میں جاننے کا علم ہے۔ اس کے تحت عورتوں کے اندرونی اور بیرونی اعضاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ان کے کام ان کی ساخت اور ان کی پیچیدگیوں کا پتہ لگایا جاتا ہے۔

یہ ایسا علم ہے جو استقرارِ حمل سے پیدائش تک کے تمام مسائل میں رہنمائی کرتا ہے اور اس کا حل پیش کرتا ہے۔ اس کو زچہ بچہ سے متعلق علم بھی کہا جا سکتا ہے۔

گائنا کالوجی حمل کے علاوہ عورت کے تمام مسائل جن کا تعلق بلوغت سے سن یاس تک ہوتا ہے ان کا حل پیش کرتا ہے۔

1- گائنا کالوجی:

گائنا کالوجی میڈیکل سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں عورتوں کے اعضائے تناسل مخصوصہ اور ان سے متعلق بیماریوں کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

گائنا کالوجی میں درج ذیل موضوعات پر بحث کی جاتی ہے:

i- زنانہ نظام تولید ii- امبریالوجی یعنی علم جنین

iii- دوران حیض iv- زنانہ بلوغت

v- سن یاس

2- آبسٹریکشن / مڈوائفری:

آبسٹریکشن / مڈوائفری میڈیکل سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں حمل، زچگی اور بعد از ولادت کے مراحل کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

مڈوائف (Mid-Wife) کو لازماً اس قابل ہونا چاہئے کہ حمل اور زچگی کے دوران اور ولادت کے بعد ماں کی دیکھ بھال کر سکے اور اسے ضروری مشورے دے سکے، اپنے طور پر اور اپنی ذمے داری پر زچگی کرا سکے اور نوزائیدہ شیر خوار بچے کی دیکھ بھال کر سکے۔ اس دیکھ بھال میں احتیاطی اقدامات، ماں اور بچے میں کسی غیر معمولی بات کا پتہ لگانا، طبی امداد حاصل کرنا اور ضروری طبی امداد نہ ملنے کی صورت میں ہنگامی اقدامات کرنا، شامل ہیں۔ نہ صرف عورتوں بلکہ خاندان اور کمیونٹی کے لوگوں کو صحت سے متعلق مشورے اور تعلیم فراہم کرنا مڈوائف (Mid-Wife) کی اہم ذمے داری ہے۔ اس ذمے داری کی ادائیگی کے دوران اسے زگی سے پہلے ماؤں کو ضروری باتوں کی تعلیم دینی چاہئے، والدین کو مستقبل کی ذمے داریوں کے لئے تیار کرنا چاہئے اور گائناکولوجی، خاندانی منصوبہ بندی اور بچے کی نگہداشت کے امور کے بارے میں بتانا چاہئے۔ مڈوائف (Mid-Wife) ہسپتال، کلینک مراکز صحت یا کسی اور جگہ خدمات انجام دے سکتی ہے۔

سوال 3: (ب) فرق واضح کریں:

i- سٹیریلیٹی اور انفرٹیلیٹی:

دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 6-i

ii- آبارشن اور مس کیرج:

دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 6-ii

سوال 4: Pre-Eclampsia کیا ہے؟ اس کی علامات' نشانیاں اور پیچیدگیاں بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 6

سوال 5: آپ حاملہ خواتین کو ان کی خوراک' غذا اور آرام کی خاطر کیا راہنمائی کریں گے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 6

سوال 6: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- رحم کی سوزش:

تعریف: عام طور پر سوزش/ ورم رحم سے مراد رحم کے عضلاتی ریشوں کا ہی ورم سمجھا جاتا ہے۔ جدید طبی اصطلاح میں اسے میٹرائیٹس کہتے ہیں اور اس کی سائنٹفک تقسیم اس طرح کی گئی ہے۔

زیادتی خون: رحم کو خون پہنچانے والی نالیاں' شریان اور وریدوں کا حاد رحمی حصہ کا ورم گردن رحم (Cervex) اور اندرونی جھلی کا حاد (Acute) ورم' ذیابیطس کے سبب ورم اور جراثیمی سرائیت وغیرہ۔

مزمن ورم میں: رحم' عنق الرحم (Cervex) اور اندرونی جھلی کا پرانا ورم۔

حاد سوزش/ ورم رحم (Acute Metritis):

تمام رحم کا حاد سوزش/ ورم زیادہ تر نہیں ہوا کرتا۔ اس مرض میں رحم اور گردن رحم مبتلا مرض ہوتے ہیں۔ اس لئے مختلف علامتوں کے ذریعے اس کا علم ہوتا ہے۔ عنق الرحم (Cervex) میں سوجن' گرمی اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ خونی اور بلغمی رطوبت کا سیلان ہوتا ہے۔ اس ورم کے ساتھ پیڑو میں شدید درد' کمر' کوکھ اور جنگاسوں میں ایک طرح کی جکڑن جیسی حالت ہوتی ہے۔ سر درد' آنکھوں سے ٹھیک طرح دکھائی نہ دینا' اگر ورم آنتوں کی جھلی تک پھیل جائے تو مریضہ اکثر ہیریکٹر کرسوتی ہے۔ قے' پسینہ' تھکان اور بے ہوشی جیسا احساس اور چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے' ساتھ ہی بخار رہتا ہے۔ کپکپی' حرارت اور نبض کی تیزی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔

اسباب: رحم میں چوٹ لگنے، وضع حمل (زچگی) یا اسقاط حمل (Abortion) کے بعد رحم میں پیدا ہوئے زخم کے پکنے سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے۔ زمانہ نفاس (Puerperium) میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ زبردست حادثہ، مباشرت کے وقت قضیب (Penis) کا رحم میں جا کر زور سے لگنا، ٹھنڈ سے ماہواری کا بند ہو جانا، اندام نہانی میں ڈوش کرنے کے دوران پچکاری وغیرہ کی تیز دھار لگنے سے جراثیمی تعدیہ (Infection) ہونے سے رفع حاجت کے لئے زور سے کونتھنا وغیرہ سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتے ہیں۔ دوران حمل اکثر یہ مرض نہیں ہوا کرتا۔

مزمن سوزش / ورم رحم (Chronic Metritis):

گردن رحم (Cervix) سے تعلق رکھنے والی یہ بیماری مزمن ہی ہوا کرتی ہے۔

گردن رحم کے پرانے مرض کو دو مخصوص حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1- سردی کے سبب ورم

2- زچگی کے وقت گردن رحم میں پیدا ہونے والے زخم

ان کی موجودگی میں مرض ورم رحم بتدریج مزمن (پرانا) شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اسباب: پہلی قسم کا مرض مختلف وجوہات کی بناء پر ہو سکتا ہے۔ پتی اچھلنا اور گنٹھیا وغیرہ کی مریضہ کے جسم میں یہ مرض بآسانی ہو سکتا ہے۔ ذیابیطس، لیکوریا، ٹھنڈ لگنا، کثرت مباشرت، رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا وغیرہ سبب ہو سکتے ہیں۔ جھک کر کام کرنا، گھڑسواری سے بھی ہو سکتا ہے۔ الغرض مرض پوری طرح سے آرام نہ ہونے کی وجہ سے مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے۔ زخم کے ٹھیک ہونے کے باوجود اس کے بداثرات کے نتیجے میں بھی رحم میں ٹیڑھا پن آ جاتا ہے۔ یہ مرض 20 سے 40 سال کی عمر تک کی عورتوں کو زیادہ تر ہوا کرتا ہے۔

---

ii- فرج کی سوزش:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 7-ii

---

iii- عسر ولادت (Dystocia):

جب زچگی کے عمل میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے اور ولادت کا عمل مشکل ہو تو اس کنڈیشن کو پُردرد (عسر) ولادت کہتے ہیں۔

ڈسٹوشیا سے مراد ولادت میں غیر طبعی دردوں کا ہونا ہے۔ یا اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ڈسٹوشیا زچگی کے عمل میں کوئی رکاوٹ یا تکلیف کا پیدا ہونا ہے جس سے زچگی اپنے انداز میں مکمل نہیں ہوتی۔ ڈسٹوشیا کی بہت سی وجوہات ہیں:

1- رحم کا منہ سخت ہونا، پانی کی تھیلی کا بروقت نہ پھٹنا یا قبل از وقت پھٹ جانا۔

2- بچے کی پوزیشن کا درست نہ ہونا۔ سر کی بجائے کسی اور حصہ کا آگے ہونا۔

3- بچے کے سر کا نارمل سے بڑا ہونا۔
4- رحم کے اندر ایک کی بجائے دو بچوں سے بھی یہ حالت ہو سکتی ہے۔
5- عورت کا پیڑو بچے کے سر سے چھوٹا ہونا۔
6- عورت کا پیڑو ضرورت سے زیادہ سخت ہو تب بھی ایسا ہو سکتا ہے۔
7- پیٹ میں کسی رسولی گومڑ وغیرہ کا ہونا اس کا باعث ہو سکتا ہے۔
8- رحم کے سکڑاؤ کی صلاحیت کم ہونے سے ایسا ہو سکتا ہے۔
9- مثانہ کا ضرورت سے زیادہ پھیلا ہونا اس کی وجہ ہو سکتا ہے۔
10- بچے کا ضرورت سے زیادہ صحت مند ہونا اس کی وجہ ہو سکتا ہے۔
11- رحم مادر میں دوران نشوونما جنین میں کوئی خرابی واقع ہو جائے۔
12- عورت کی عمر اگر زیادہ ہو تو کبھی کبھار پیٹ کے عضلات کے عدم تعاون کی وجہ سے یہ حالت ہو جاتی ہے۔
13- رحم اگر اپنی درست حالت میں نہ ہو۔
14- رحم کے منہ سے باہر تک راستے میں کسی طرح کی رسولی یا رسولی نما پیدائش سے اگر راستہ بند ہو۔

اگر ایسی صورتحال پیدا ہو جائے تو احتیاط سے اس کی وجہ معلوم کرنی چاہئے اور ممکنہ وجوہ کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ زچگی میں مناسب وقت پر علامات کے مطابق دواء کا استعمال کریں۔ ہومیوپیتھک ادویات میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ مذکورہ حالات کو کنٹرول کر سکتی ہے۔

ہومیوپیتھک دواء بچے کی پوزیشن تک کو درست کر کے زچہ کو آپریشن سے بچا لیتی ہے۔ اگر کیس بہت آگے جا چکا ہو اور زچگی میں اتنا وقت نہ ہو کہ دواء کو کام کرنے کا وقت مل سکے تو زچہ کی زندگی بچانے کے لئے بہرحال آپریشن سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

سوال 7: حمل کے دوران رونما ہونے والی جذباتی پہلوؤں کے اثرات کو بیان کریں۔

جواب: افزائش نسل کا جاری رہنا جملہ ذی حیات مخلوقات میں ایک قدرتی اور طبعی عمل ہے۔ اسی طرح نسل انسانی میں بھی عورتوں کو شادی کے بعد حمل قرار پانا ایک طبعی اور قدرتی عمل ہی ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود عورت کو نہ صرف پہلی مرتبہ بلکہ بعد ازاں بھی ہر بار حمل قرار پانے پر مختلف اقسام کے جذباتی اور نفسیاتی مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو زیادہ تر مندرجہ ذیل ہیں۔ جسمانی افعال میں جو گوناگوں تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1- جی متلانا۔
2- قے ہونا۔

-3 بھوک کی کیفیت کا بدل جانا یعنی کئی ایک اچھی غذاؤں سے نفرت ہو جانا اور کئی ایک ناقص اور مضر اشیاء مثلاً گاچی اور مٹی وغیرہ کھانے کی رغبت پیدا ہو جانا۔
-4 پیشاب کا بار بار آنا۔
-5 قبض یا بواسیر کی شکایات کا لاحق ہونا وغیرہ۔
-6 ان کی بناء پر ایک عام ذکی الحس قسم کی عورت حمل کو بھی ایک مرضیاتی کیفیت تصور کرتے ہوئے غمزدہ دل اور بے چین رہنے لگتی ہے۔
-7 اس میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے بات بات پر خفگی کا اظہار کرنے لگتی ہے حالانکہ درج بالا جملہ کیفیات کو معمول کے مطابق معمولی اور طبعی مظاہر تصور کرتے ہوئے ان کو زیادہ اہمیت نہ دی جائے تو جملہ تکالیف کا احساس کافی حد تک کم ہو سکتا ہے۔

زمانہ حال میں سب سے زیادہ پریشان کن مسئلہ یہ پیدا ہو گیا ہے کہ حمل کے دوران اسقاط ہو جانے کے کیس آئے دن سننے میں آتے ہیں۔

اس کے علاوہ موجودہ دور میں ایسے کیسوں کی بھی کوئی کمی نہیں جن میں وضع حمل کا مرحلہ بآسانی طبعی انداز سے سرانجام پانے کی بجائے ایسی غیر طبعی صورت اختیار کر جاتا ہے کہ زچہ اور بچہ دونوں کی زندگی اور موت کا سوال پیدا ہو جاتا ہے اور کئی ایک بچوں کی پیدائش تو چیر پھاڑ یعنی آپریشن کے بغیر ہو ہی نہیں پاتی۔ اس نوعیت کے واقعات جب ایک حاملہ بار بار سنتی ہے تو قدرتی طور پر وہ انجانے خوف و دہشت اور تشویش کا شکار رہنے لگتی ہے حالانکہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر حاملہ عورت کو اس نوعیت کی کیفیات سے دوچار ہونا پڑے، ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ حاملہ کو ذہنی طور پر پہلے سے مناسب انداز سے ان تغیرات کو خوش دلی سے برداشت کرنے کے لیے تیار کیا جائے جن سے وہ حمل کے دوران دوچار ہو سکتی ہے اور پختگی کے ساتھ یہ امر اس کو ذہن نشین کروایا جائے کہ مذکورہ تغیرات سے پیدا ہونے والی پریشانیوں اور تفکرات پر قابو پانے میں ہی خود حاملہ کی اور آنے والے بچے کی بہتری مضمر ہے۔ دوسری صورت میں بے جا فکر و تردد یا خوف و دہشت سے خود حاملہ کو اور آنے والے بچے کو کوئی ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے۔

-1 حمل کا دورانیہ .... ہفتے ہے۔ (40)
-2 بچہ دانی کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Pyemetca)
-3 Induced Abortion کو .... کہتے ہیں۔ (Inveviteble)
-4 فیٹس کے دل کی آواز .... ہفتوں کے بعد سنی جا سکتی ہے۔ (16 سے 20)
-5 D.N.C .... کا مخفف ہے۔ (Dilatation & Curettage)
-6 حیض کے دوران ہونے والا درد .... کہلاتا ہے۔ (ڈس مینوریا)
-7 پُر درد مجامعت کو .... کہتے ہیں۔ (Dyspareunia)

8. فیلوپین ٹیوب کی سوزش کہلاتی ہے۔(Spliagitis)
9. Placenta Praevia رحم کے .... حصہ میں پیوست ہوتا ہے۔(نچلے)
10. IVF .... کا مخفف ہے۔(In Vitro Fertilization)

نفسیات (2018ء)

سوال 1: ذہن کی درجہ بندی، شعور، تحت الشعور اور لاشعور کے ذریعے کی جاتی ہے۔ ان تینوں درجوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

<u>جواب:</u> ذہن کو ماہرین نفسیات نے تین درجات میں تقسیم کیا ہے۔ وہ درجات مندرجہ ذیل ہیں:

1- شعور (Concious Mind)
2- تحت الشعور (Sub-Concious Mind)
3- لاشعور (Un-Concious Mind)

1- شعور (Concious Mind):

ذہن کے تین درجات میں سے پہلا درجہ شعور ہے۔ یہ ہماری ذہنی کیفیات اور تجربات کو فوری طور پر محسوس کرسکتا ہے، اس کا احاطہ کرتا ہے۔ اس میں ادراک، حافظہ، فکر شامل ہے۔

شعوری حالت کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک اعصابی اور دوسرا ذہنی۔ شعوری حالت میں جسمانی تغیر رونما ہوتا ہے۔ یہ جسمانی تغیر غصہ یا خوشی کا اظہار کرسکتا ہے۔ اندرونی طور پر غم، فکر کی صورت میں تغیر محسوس ہوتا ہے۔

شعور وہ چیز ہے جو ہمارے احساسات، جذبات اور خیالات کو باہم مربوط کر کے سامنے لاتا ہے۔ شعور صرف ذاتی نہیں ہوتا، معاشرتی بھی ہوتا ہے۔ فرد معاشرہ کی اکائی ہے اور یہ اردگرد کے ماحول سے اثرات قبول کرتا ہے۔

2- تحت الشعور (Sub-Concious Mind):

یہ ذہن کا دوسرا درجہ ہے۔ تحت الشعور میں اعمال شعور کے قریب ہوتے ہیں اور ان کا شعور سے فاصلہ بہت کم ہوتا ہے۔ یہ کسی بھی وقت شعور میں داخل ہو سکتے ہیں اور جب یہ شعور میں داخل ہو جاتے ہیں تو شعور کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں جیسے ہم کسی بات کو عارضی طور پر بھول جاتے ہیں اور جب ذہن پر معمولی سا زور دیتے ہیں تو وہ بات یاد آ جاتی ہے۔ اس میں اور شعور میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ اس کو شعور کی ایک دھندلائی ہوئی حالت کہا جا سکتا ہے۔

3۔ لاشعور (Un-Concious Mind):

یہ ذہن کا تیسرا درجہ ہے۔ اس میں اعمال ذہن کی گہرائی میں چلے جاتے ہیں۔ یہ اعمال زندگی پر اثر کرتے ہیں لیکن ظاہری طور پر نظر نہیں آتے جیسے کسی کا ظالم ہونا' کسی کا مغرور ہونا' رحم دل ہونا۔ یہ ایسی حالتیں ہیں جن کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی لیکن ان کے ساتھ کوئی نہ کوئی واقعہ یا حادثہ ہوتا ہے جو لاشعور میں موجود ہوتا ہے۔

لاشعور کی باتیں اکثر بہت ظالم ہوتی ہیں۔ ان میں بہت سی نامکمل خواہشات ہوتی ہیں۔ اس طرح کی باتوں کا کھوج لگانے کے لئے تحلیل نفسی سے کام لیا جاتا ہے اور اس طرح اس کے لاشعور سے وہ بات نکال دی جاتی ہے اور وہ ایک نارمل انسان بن جاتا ہے۔

سوال 2: نفسیات کرداریت کی سائنس ہے۔ ڈاکٹر واٹسن کے نقطۂ نظر کے حوالے سے ثابت کریں۔

جواب: عموماً کردار سے مراد وہ افعال لیے جاتے ہیں جو ایک جاندار چیز سے سرزد ہوتے ہیں۔ کردار ان جوابی افعال (Responses) اور ردعمل (Reaction) پر مشتمل ہوتا ہے جن کا مظاہرہ زندگی اور ذہن رکھنے والی اشیاء خارجی جوہات کے زیراثر کرتی ہیں۔ ذہنی اعمال کے پیدا ہونے کا باعث خارجی وجوہات بھی ہتوی ہیں۔ دوسرے انسانوں یا حیوانوں کی ذہنی کیفیات کو جاننے کے لیے ان کے کردار کا مطالعہ ازبس ضروری ہے لہٰذا نفسیات کو علم الکردار قرار دینا بے جا نہیں۔ نفسیات کی یہ تعریف جدید ترین بھی ہے۔

ڈاکٹر واٹسن کا نقطۂ نظر:

ڈاکٹر واٹسن نے نفسیات کو ایک خاص سائنس کا درجہ دینے پر بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

''یا تو وہ نفسیات کو ایک خالص معروضی سائنس بنا دے گا یا وہ اسے چھوڑ دے گا۔''

ڈاکٹر واٹسن ایک کیمسٹ (Chemist) کی طرح کردار کے مطالعے کے نتائج کو ''ٹیسٹ ٹیوب'' میں دوسروں کو بھی دکھانا چاہتا ہے۔

ڈاکٹر واٹسن نفسیات کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''نفسیات سے مراد باقاعدہ اور سلسلہ وار تجربات اور کردار کا مطالعہ ہے۔ خواہ وہ انسانی ہو یا حیوانی' طبعی ہو یا غیر طبعی' انفرادی ہو یا اجتماعی اور کردار سے مراد نامیات کی ایسی سرگرمیاں لی جاتی ہیں جن کا مشاہدہ دوسرا شخص یا تجربہ کار کر سکتا ہے۔''

ڈاکٹر واٹسن اور اس کے پیروکاروں کے نزدیک جس ماحول میں نامیات رہتا ہے' وہاں اسے بہت سے مہیجات متاثر کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں نامیات سے ایک خاص ردعمل ظاہر ہوتا ہے' اس ردعمل کو جوابی فعل کہا جاتا ہے۔

ڈاکٹر واٹسن کے نزدیک اگر مہیج کا علم ہو تو جوابی فعل کے بارے میں پیش گوئی کی جا سکتی ہے اور اگر جوابی فعل معلوم ہو تو مہیج کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ واٹسن کے نزدیک تمام نفسیاتی کیفیات کی تشریح مہیج' جوابی فعل (Stimulus— Resporse) فارمولے کے تحت بیان کی جا سکتی ہے۔

سوال 3: دماغی امراض کیا ہوتے ہیں؟ ان کی درجہ بندی کر کے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 3

سوال 4: ہومیوپیتھی اپنے طریقۂ علاج میں نفسیات کی اہمیت جانتی ہے' واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

سوال 5: ورثے کا کردار پر اثر بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 6: مرکزی اعصابی نظام اور ذیلی اعصابی نظام کے درمیان فرق کا موازنہ کریں۔

1- مرکزی اعصابی نظام (Centres Nervous System):

وہ حصہ جس میں Main Centers ہوتے ہیں جو کہ مختلف افعال سرانجام دیتے ہیں۔ یہ حصہ کھوپڑی اور ریڑھ کی ہڈی کے بیچ ہوتا ہے۔ ایک خاص قسم کا پانی جسے CSF کہتے ہیں اور خاص قسم کی جھلیاں جنہیں Meningel کہتے ہیں' اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

دماغ:

یہ CNS کا وہ حصہ ہے جس میں مختلف Centres ہوتے ہیں جو پیار' محبت' یادداشت' دیکھنا' سننا اور سونگھنے کا کام کرتے ہیں۔ یہ حصہ کھوپڑی کے اندر ہوتا ہے۔

سپائنل کارڈ (Spinal Cord):

یہ CNS کا وہ حصہ ہے جس میں مختلف قسم کے ریشے اور Reflex Center ہوتے ہیں۔ یہ ریڑھ کی ہڈی کے بیچ میں ہوتے ہیں۔

2- ذیلی اعصابی نظام (Peripheral Nervous System):

یہ نروس سسٹم کا وہ حصہ ہے جو کھوپڑی اور ریڑھ کی ہڈی کے باہر ہوتا ہے' اس میں دو قسم کی Nerves ہوتی ہیں:

Spinal Nerves:

ان کی تعداد 31 جوڑے ہوتی ہے اور تقسیم کچھ یوں ہے:

Cervial	8
Thorasic	12
Lumbar	5
Sacral	5
Coccygeal	1
Total:	**31**

اور یہ Spinal Cord سے نکلتی ہیں۔

Cranial Nerves:

ان Nerves کی تعداد 12 جوڑے ہوتی ہے اور یہ دماغ سے نکلتی ہیں۔

افعال کے لحاظ سے درجہ بندی:

یہ وہ حصہ جو استخوانی عضلات Tendon جوڑ اور جلد کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ بالعموم ہماری مرضی کے تابع ہے۔

Autonomic Nervous System:

یہ Nervous System کا وہ حصہ ہے جو مختلف اعضاء مثلاً معدہ آنت، جگر، پھیپھڑے، خون کی نالیاں وغیرہ کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ بالعموم ہماری مرضی کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ اس کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

i- Sympathetic Nervous System ـــ یہ حصہ ہنگامی حالات میں کام کرتا ہے۔

2- Parasym Pathetic Nervous System ـــ یہ پرسکون حالات میں کام کرتا ہے۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- فوبیا / ترسناکیاں (Phobia):

فوبیا سے مراد ہے خوف۔ یہ کئی طرح کا ہوسکتا ہے۔ جو فرد جس سے ڈرتا ہے اس کے حوالہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کو فلاں چیز کا خوف ہے۔

فوبیا کا مریض عجیب و غریب حرکات کرتا ہے۔ بہت سے خوف کا تو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی اس سے ڈرتا ہے۔

فوبیا ایک ہیجانی حالت کا نام ہے۔ جب انسان خوفزدہ ہوتا ہے تو اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ مرض کی صورت بھی اختیار کرسکتا ہے۔

فوبیا/خوف کی اقسام:

فوبیا/خوف کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

1- ایسی اشیاء کا خوف جو واقعی خطرناک ہو سکتی ہیں جن سے حادثہ ہو سکتا ہے جیسے جہاز' کاریں' بس ویگن۔

2- جو خطرناک ہوتی ہیں جیسے درندے' سانپ' متعدی امراض' ٹی بی' ہیضہ' طاعون وغیرہ۔

3- وہ اشیاء جن کو خطرناک نہیں کہا جا سکتا جیسے ہجوم کا خوف' تنگ جگہ کا خوف' اندھیرے کا خوف وغیرہ۔

---

ii- جبر (Repression):

جبر سے مراد وہ افعال لیے جاتے ہیں جنہیں فرد غیر منطقی اور فضول خیال کرنے کے باوجود بار بار دُہراتا ہے۔ یہ افعال علامتی ہوتے ہیں اور کوئی نہ کوئی پوشیدہ تشویش ان کی تکرار کا باعث بنتی ہے۔ اس قسم کے افعال سخت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود فرد انہیں بار بار دُہراتا ہے اور جب تک وہ ایسا نہیں کر لیتا اسے چین نہیں آتا مثلاً رات کو دروازے کو بند کرنے کے بعد بار بار چیک کرنا اور اس خدشے کا اظہار کرنا کہ کہیں یہ کھلا تو نہیں ہے۔ بستر کی چادر کو بار بار ٹھیک کرنا او بار بار ہاتھ دھونا' بار بار روپے گننا' کالج جانے سے پہلے کئی طالبات آئینے کے سامنے بالوں کے کئی سٹائل بناتی ہیں اور بار بار لباس تبدیل کرتی ہیں لیکن پھر بھی ان کی تسلی نہیں ہوتی اور اجباری افعال فرد کے کردار کو غیر لچکدار بناتے ہیں۔ اس طرح نئے حالات میں مطابقت اختیار کر کے خوش حال زندگی گزارنا اس کے لیے بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کی حالت اس قیدی کی سی ہوتی ہے جس کے ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوں اور جو اپنی مرضی سے ہل بھی نہ سکے۔

کنڈلر (Kendler) کے نزدیک اس مرض میں مبتلا مریض بلاوجہ چوری کرتا ہے اور ایسی ایسی چیزیں چوری کرتا ہے جن کی اسے کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ بڑے امیروں کے بیٹے بڑی معمولی معمولی اشیاء چراتے ہیں۔

اسی طرح سے کئی مریض دوسروں کی اشیاء بلکہ گھروں کو بلاوجہ آگ لگانے کے جنون میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس قسم کے فعل کا ارتکاب کر کے وہ اپنی کسی اندرونی اور انجانی خواہش کی تسکین کرنا چاہتے ہیں۔

---

iii- خبط (Obsession):

خبط سے مراد وہ ذہنی حالت لی جاتی ہے جس میں ہر وقت فضول بلکہ احمقانہ خیالات ذہن پر چھائے رہتے ہیں اور انتہائی کوشش کے باوجود مریض ان سے نجات حاصل نہیں کر سکتا بلکہ انہیں قبول کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ ان بے بنیاد خیالات اور شک و شبہات پر فرد کو کوئی ارادی کنٹرول حاصل نہیں ہوتا۔

بورنگ (Borring) نے خبط کی تعریف یوں کی ہے: ''خبط وہ جبری خیال ہے جسے فرد ذہن سے نکالنا چاہتا ہے لیکن یہ بار بار ذہن میں اوقوع ہوتا رہتا ہے۔''

جیمز ڈی پچ کے نزدیک ''خبط ایسا جبری فکر ہے جس پر فرد کو کوئی ارادی کنٹرول نہیں ہوتا بلکہ مریض مجبور ہوتا ہے کہ وہ اس کی موجودگی اور لاشعور پر غلبے کو قبول کرے۔ یہ صورت حال اس کے ذہنی سکون کا ستیاناس کر دیتی ہے۔''

ڈی پچ کے ہی مطابق: ''خبط کا تعلق عام طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود، سچائی کے مفہوم، فرد کے ماضی کے افعال کے درست یا غلط ہونے کے متعلق، فضول وسوسوں، والدین کی خوبیوں اور اخصاء کو اپنانے، اشیاء اور افراد کو چھونے کی زبردست خواہش، مخصوص الفاظ کہنے، کسی ممکنہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے وسوسوں وغیرہ کے متعلق ہوتا ہے۔''

---

iv- مجبوری (Compulsion):

Compulsive behavior, a psychological condition in which a person does a behavior compulsively, having an overwhelming feeling that they must do so. Obsessive–compulsive disorder, a mental disorder characterized by intrusive thoughts that produce anxiety and by repetitive behaviors aimed at reducing that anxiety.

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے۔

1- معدہ کا زخم ایک .... کی اچھی مثال ہے۔ (مراقی)
2- کمزور انا .... نوعیت کی ہوتی ہے۔ (داخلی)
3- مراقی .... سے پُر ہوتے ہیں۔ (وہم)
4- غصہ میں نظام ہضم .... ہوسکتا ہے۔ (متاثر)
5- بچے کی ولادت کے بعد .... پستانوں سے دودھ کا اخراج کرواتا ہے۔ (آکسی ٹوسن)
6- خبط عظمت کے مریض .... خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ (شیزوفرینیا)
7- کسی شخص کو ذہنی صلاحیتوں کا شعور اور ذات سے آگہی .... کہلاتا ہے۔ (ادراک)
8- تشویش .... ہوتی ہے لیکن خوف نارمل۔ (خطرناک)
9- یادداشت کے تین درجے ہیں: کسی واقعے کا ذہن میں رہ جانا (Retention)، واقعے کا دوبارہ اسی طرح ذہن میں تازہ ہو جانا (Reproduction) اور تیسرا درجہ .... کہلاتا ہے۔ (یاد آنا)
10- .... گلینڈز گردوں کے اوپر واقع ہوتے ہیں۔ (ایڈرینل)

سال سوم — امتحان 2019ء

میٹریا میڈیکا

سوال 1: چائنا آف کے معالجاتی دائرہ کار کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 5

سوال 2: نائٹرک ایسڈ اور کینتھرس کی پیشاب کی علامات لکھیں۔

نائٹرک ایسڈ کی پیشاب کی علامات:

- ★ پیشاب مقدار میں کم' گہرے رنگ کا اور بدبودار ہوتا ہے۔
- ★ پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب جیسی بو آتی ہے۔
- ★ اخراج کے وقت پیشاب ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے۔
- ★ جلن اور ڈنگ لگنے جیسا درد ہوتا ہے۔
- ★ پیشاب میں خون اور البیومن شامل ہوتی ہے۔
- ★ بوڑھے جن کو غدہ مذی کی تکلیف ہوتی ہے۔ ان میں گدلا غبار والا پیشاب آتا ہے۔

کینتھرس کی پیشاب کی علامات:

دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 2

سوال 3: مندرجہ ذیل ادویات کے جسمانی خدوخال اور شخصیت واضح کریں:

1- آرم میٹ:

- ★ خود کو قصوروار خیال کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ بالکل نکما ہے۔
- ★ شدید ناامیدی اور بلند فشار خون ہوتا ہے۔
- ★ مریض اپنی زندگی سے بیزار ہوتا ہے اور خودکشی کے بارے میں سوچتا ہے۔
- ★ خودکشی کرنے کی باتیں کرتا ہے۔ اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے۔
- ★ موت کا شدید خوف' معمولی اختلاف پر جوش میں آ جاتا ہے۔ انسانوں سے خوف زدہ ہوتا ہے۔
- ★ دوسرے کا جواب سنے بغیر مسلسل سوال کرتا ہے۔
- ★ کام پھرتی سے نہیں کر سکتا۔ بہت زیادہ ذکی الحس ہوتا ہے۔

★ طبیعت میں جوش اور ذہنی انتشار آتا ہے۔

2- نیٹرم میور:

★ نفسیاتی اسباب سے پیدا ہونے والے امراض میں مفید ہے۔
★ یہ دوا غم کے دیرینہ اثرات میں مفید ہے' ان کو دور کرتی ہے۔
★ غم' غصہ اور خوف کے بداثرات کو دور کرتی ہے۔ خاص کر مزمن امراض میں۔
★ تسلی یا حوصلہ دینے سے مریض کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔
★ مریض چڑچڑا ہوتا ہے۔ بہت جلد غصے میں آ جاتا ہے۔
★ مریض جلد باز ہوتا ہے۔ تنہا رہنا چاہتا ہے تاکہ وہ چلا سکے۔
★ مریض ہنستا ہے اور اس کے ساتھ آنسو نکل آتے ہیں۔

3- پلاٹینا (Platina):

★ پلاٹینا کی مریضہ اپنے آپ کو بہت ہی اعلیٰ و ارفع سمجھتی ہے۔
★ دوسرے افراد کو حقیر اور کمتر سمجھتی ہے۔
★ مریضہ کے اندر زبردست قتل کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کو قتل کرنا چاہتی ہے بالخصوص شوہر اور اپنے بچے کو قتل کرنے کی خواہش۔
★ گستاخ' بے ادب' بدتمیز ہوتا ہے۔
★ گھمنڈی' تکبر اور بے حد مغرور ہوتا ہے۔
★ وہ ہر شخص کو چھوٹا دیکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کوئی میرے پاس نہ آئے۔
★ ہر چیز سے بیزاری دکھاتا ہے۔ کوئی چیز بھی اسے اچھی نہیں لگتی۔
★ ہر چیز بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔
★ عورتوں میں ذہنی خرابی کی وجہ سے حیض دب جاتے ہیں۔
★ جسمانی علامات غائب ہو جاتی ہیں اور ذہنی علامات اُجاگر ہوتی ہیں۔
★ مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ دنیا میں اکیلی ہے۔ وہ رو کر اونچی آواز سے پکارتی ہے۔ دنیا کو ایک مصیبت سمجھتی ہے۔
★ موت سے ڈر لگتا ہے' گھبراتی ہے۔ موت سے پریشان رہتی ہے۔
★ وہ ہر شخص کو بھوت' جن' شیطان اور ہوائی چیزیں تصور کرتی ہے۔
★ مریضہ توہمات کا شکار' احساس کہ وہ بہت بڑی ہے اور اس کے آس پاس کی چیزیں اور انسان بہت چھوٹے ہیں۔

4- سیپیا (Sepia):

★ اس دوا کی مریضہ عصبی مزاج کی مالک ہوتی ہے۔ سردی سے حساس ہوتی ہے۔

- ★ مریض سمجھ بوجھ کے باوجود الفاظ کا غلط استعمال کرتا ہے۔
- ★ ایسی اشیاء تصور میں آتی ہیں جن کی وہ خواہش نہ کرے۔
- ★ رونے کے اور ہنسنے کے دورے پڑتے ہیں۔
- ★ مریض اپنی صحت کے بارے میں غلط سوچتا ہے۔ معمولی شور برداشت نہیں ہوتا۔
- ★ اس کا مریض بالخصوص مریضہ غمگین ہوتی ہے۔ روتی ہے' پریشان ہوتی ہے۔
- ★ دماغی سستی پائی جاتی ہے۔ شام کو گرمی کی تمتماہٹ آتی ہے۔
- ★ مریض چڑچڑا' لاپرواہ' غصہ میں آ جاتا ہے۔
- ★ جو اس سے پیار کرتے ہیں' ان سے نفرت کرتی ہے۔ عزیز و اقارب اور کنبہ کے لوگوں سے لاپرواہ ہوتی ہے۔
- ★ مریض کسی قسم کا دماغی یا جسمانی کام نہیں کر سکتا۔ خیالات جلد جلد آتے ہیں۔
- ★ مریضہ اکیلا رہنے سے ڈرتی ہے۔ تکالیف بتاتے وقت روتی ہے۔
- ★ مریض کنجوس' پست ہمت اور کاہل ہوتا ہے۔

سوال 4: نیٹرم سلف اور کالی کارب کی سانس کی علامات واضح کریں۔

نیٹرم سلف کی سانس کی علامات (Natrum Sulph):

- ★ مرطوب موسم میں دم گھٹتی ہو' سانس مشکل سے آتا ہے۔
- ★ مریض جب بھی کھانسی کرتا ہے تو اپنا سینہ پکڑتا ہے۔
- ★ بلغمی مزاج' جب بھی سردی آتی ہے تو دمہ کا دورہ پڑتا ہے۔
- ★ کھانسی کے ساتھ گاڑھاری کی مانند سبزی مائل بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔
- ★ کھانسی صبح چار سے پانچ بجے' سینے میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔
- ★ بچوں کے دمے میں یہ دوا کارگر ہے۔
- ★ سینے میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ لمبا سانس لینے کی مریض خواہش کرتا ہے۔
- ★ نمونیہ کا کف دیر سے پکتا ہے۔
- ★ نزلہ جس میں گاڑھا زرد مواد اور نمکین کف نکلتی ہے۔
- ★ سانس کی تکالیف موسم برسات میں بڑھ جاتی ہے۔
- ★ کھانسی جب مریض کو آتی ہے تو مریض اچھل کود کرتا ہے اور پُر درد مقام کو تھام لیتا ہے۔
- ★ سینے کے نچلے حصہ بائیں جانب درد ہوتا ہے۔

کالی کارب کی سانس کی علامات:

دیکھیں: پرچہ سال 2009ء کا سوال 4

سوال 5: ایلوز اور لائیکو پوڈیم کی علامات تحریر کریں۔

ایلوز کی علامات:

- ★ غلط قدم اُٹھانے پر مریض کے معدہ کے اوپر درد محسوس ہوتا ہے۔
- ★ مریض پانی پیتا ہے تو اس کے بعد معدہ میں درد ہوتا ہے۔
- ★ کڑوے ڈکار آتے ہیں اور سینے کے نیچے دباؤ کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ مریض کو یہ احساس تنگ کرتا ہے کہ اس کو جلد ہی اسہال آنے لگیں گے۔
- ★ آنتوں کی سوزش دور کرتی ہے۔ آنتوں میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ جگر کے مقام پر گرمی، کھنچاؤ اور بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ معدے کے اوپر ہوا اِدھر اُدھر گھومتی ہے۔
- ★ گرم اور بدبودار قسم کی ہوا کا اخراج ہوتا ہے۔
- ★ جب کثیر مقدار میں ہوا کا اخراج ہو تو مریض سکون محسوس کرتا ہے۔
- ★ پاخانہ سے قبل اور دوران ہوا کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ اخراج بلند آواز میں ہوتا ہے۔
- ★ تلی کے مقام پر سوئیاں چبھنے کا احساس ہوتا ہے۔

لائیکو پوڈیم کی علامات:

- ★ جب مریض سانس لیتا ہے تو جگر کے مقام پر درد ہوتا ہے اور چوٹ کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ پیٹ میں استسقاء کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ دائیں جانب لیٹنے پر ناف کے دائیں طرف کوئی سخت چیز لڑھکتی محسوس ہوتی ہے۔
- ★ شراب نوشی کی کثرت سے جگر متاثر ہو تو یہ کام کرتی ہے۔
- ★ پیٹ کے دائیں جانب درد قولنج ہوتا ہے اور اس سے پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔
- ★ پیٹ کے بائیں جانب احساس کہ کوئی وزنی بھاری چیز پڑی ہے۔
- ★ پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے اور پیٹ میں بھراؤ کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ پسلیوں کے نیچے، کمر اور پیڑو میں ریاح جمع ہو جاتی ہے۔
- ★ دل کے قریب ریح کے بلبلے بنتے ہیں اور گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔
- ★ کھانا کھاتا ہے تو چند لقموں سے پیٹ بھر جاتا ہے، کھانے کے بعد پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے۔
- ★ پیٹ میں مسلسل خمیر پیدا ہوتا ہے۔ خاص اوپری حصہ میں بائیں جانب۔
- ★ جگر کی سوزش اور جگر کی استسقائی حالت کو کنٹرول کرتا ہے۔
- ★ درد پیٹ میں دائیں طرف سے بائیں جانب کو جاتا ہے۔
- ★ پتے کی پتھری اور اس پتھری کی وجہ سے شدید درد ہوتا ہے۔

آنتوں اور معدہ میں کسی چیز کے اوپر نیچے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

سوال 6: درج ذیل ادویات ان امراض کے لیے بہترین ہیں' وضاحت کریں:

1- کیوپرم: مرگی کے لیے

- ★ اینٹھن' کھنچاؤ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں سے شروع ہوتا ہے۔ درد تیز اور کھنچاؤ کے ساتھ رُک رُک کر آتے ہیں۔
- ★ جسم اکڑ جاتا ہے۔ ایسی اکڑن جس میں جسم آگے یا پیچھے جھک کر اکڑ جاتا ہے۔
- ★ اس دواء میں مرگی کا دورہ گھٹنوں سے شروع ہوتا ہے' وہاں سے پیٹ کے نچلے حصے میں آتا ہے اور پھر بے ہوشی آتی ہے اور جھاگ بہتی ہے۔ مریض نیچے گر جاتا ہے۔
- ★ سر پر ارغوانی رنگ کی سوجن آتی ہے اور ساتھ تشنج آتا ہے۔
- ★ چہرہ بگڑ جاتا ہے۔ زرد' نیلگوں ہو جاتا ہے۔ ہونٹ نیلے اور جبڑے کھنچ جاتے ہیں اور منہ سے جھاگ آتی ہے۔
- ★ بار بار سانپ کی طرح سے زبان باہر نکالتا ہے۔
- ★ ہچکی آتی ہے اور پھر تشنج آتا ہے۔ متلی' قے جسے ٹھنڈا پانی پینے سے راحت ملتی ہے۔ ساتھ قولنج اور تشنج۔
- ★ پاخانہ سیاہ اینٹھن کے ساتھ اور پیٹ و پنڈلیوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔
- ★ حیض سے پہلے' دوران یا حیض دب جانے سے تشنج آتا ہے جو سینے تک جاتا ہے۔
- ★ پاؤں کا پسینہ دب جانے سے بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔
- ★ دم گھٹنے کے دورے پڑتے ہیں جو صبح تین بجے شدید ہو جاتے ہیں۔

2- پائروجینم: خون کے زہریلے پن میں

- ★ یہ عفونتی حالتوں کی بہترین دوا ہے جس جگہ عفونت ہوتی ہے وہاں اس کا استعمال بہت بہترین ہے۔
- ★ چھوت کے بخاروں میں بالخصوص زچگی کے بخار میں ایک زبردست دافع جراثیم کے طور پر کام کرتی ہے۔
- ★ ٹی بی کا بخار' ٹائیفائیڈ کا بخار' ٹائیفس کا بخار۔
- ★ سیور کی گیس کے بد اثرات۔ گلی سڑی اشیاء کے زہریلے اثرات۔
- ★ تمام اخراج بدبودار' حیض' نفاس' اسہال' قے' پسینہ' سانس سب بدبودار ہوتے ہیں۔
- ★ زبان خشک اور صاف' کٹی پھٹی اور ہموار' وارنش کی طرح۔
- ★ کافی کی طرح کی قے آتی ہے۔ پانی معدے میں گرم ہو جاتا ہے تو قے آجاتی ہے۔
- ★ ایام حمل میں باریطون کی سوزش اور اس کے ساتھ زبردست بو آتی ہے۔

* بگڑے ہوئے ملیریا میں مفید ہے۔
* بستری زخم جن کی وجہ عفونت ہو بہترین کام کرتی ہے۔

3- پوڈوفائیلم: دست و اسہال کیلئے

* صبح سویرے اسہال آئیں۔ زرد رنگ کے بہت زیادہ پتلے پانی کی طرح کرتے ہیں۔
* اسہال آنے سے پہلے گلا گھٹتا ہے اور قے آتی ہے۔
* دانت نکالنے کے زمانے میں اسہال کے لئے مفید ہے۔
* دوران پاخانہ کانچ نکل آتی ہے۔
* حمل ہونے کے دوران شکایات میں مفید ہے۔
* جگر کی سستی، جگر کی نالیوں میں رکاوٹ اور خونی بواسیر کا رجحان۔
* سر درد اور ہلکا دباؤ جو کہ بڑھتا ہے اور ساتھ چہرہ گرم ہوتا ہے۔
* منہ کا ذائقہ کڑوا، مریض کھٹے اور میٹھے میں تمیز نہ کر سکتا ہو۔
* ٹھنڈے پانی کی شدید طلب ہوتی ہے۔
* بدمزہ ڈکار ترش قسم کے آئیں۔
* گرم جھاگ دار کف کی قے، کلیجہ جلتا ہے۔ خالی اُبکائی اور گلے کی گھٹن۔

4- کریازوٹ: لیکوریا کیلئے

* کریازوٹ کا لیکوریا زرد، خراش دار ہوتا ہے۔
* اس سے سبز اناج کی بو آتی ہے۔
* حیض مقدار میں زیادہ، جلد جلد اور زیادہ دن تک رہے۔
* وضع حمل کے بعد نفاس متعفن تیز سوزش پیدا کرنے والا۔
* لیکوریا کی وجہ سے شرمگاہ کے دونوں لبوں کے بیچ میں پھوڑے کا سا درد تیز جلن اور کٹن۔
* اس کا لیکوریا دو ماہواریوں کے درمیان بڑھ جاتا ہے۔

سوال 7: مندرجہ ذیل کی کمی اور زیادتی / بیشی لکھیں:

1- سلیشیا:

کمی: گرم پانی سے، نگلنے سے، گرمی سے، سر کو لپیٹنے سے، گرمیوں میں، مرطوب موسم میں، کپڑا لپیٹنے سے نگلتے وقت۔

زیادتی: کنگھی کرنے سے، بوجھ سے، صبح کے وقت، بائیں کروٹ لیٹنے سے، حیض کے دوران، کپڑا اُتارنے سے، مرطوبیت سے، سردی سے، آندھی طوفان میں۔

2- سفلی نیم:

کمی: ساحل سے دور، پہاڑ پر، دن کے دوران، چہل قدمی کرنے سے، گرمی سے، چلنے سے، ٹھنڈے پانی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال ۸: درج ذیل علامات کے لیے دوا کا انتخاب کریں:

1. [illegible]
2. [illegible] تکلیف کا بڑھنا، ہر قسم کی تکلیف [illegible]
3. [illegible]
4. [illegible] تکلیف اور پسینے سے آرام [illegible]
5. [illegible]
6. [illegible]
7. [illegible] ناک سے خون آئے [illegible]
8. [illegible]
9. [illegible]
10. [illegible] خودکشی کے متعلق باتیں کرے [illegible]

فلاسفی (2019ء)

سوال 1: آرگینن آف میڈیسن کی تعریف کریں۔ اس کے کل کتنے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں؟ ایڈیشن نمبر 4 میں جن امراض کا تذکرہ ہے انہیں تفصیل سے بیان کریں۔

جواب:

آرگینن کے لفظی معنی غور وفکر، سوچ بچار اور منطق کے ہیں۔ منطق اس علم کو کہتے ہیں جو دلائل پر مبنی ہو اور تجربات و مشاہدات سے صحیح ثابت ہو جس میں سائنسی اور قانونی اصول موجود ہوں۔ لہٰذا آرگینن ان دونوں اصولوں پر پوری اُترتی ہے۔

یہ ڈاکٹر ہانیمن کے تحریر کردہ ان اصولوں کا مجموعہ ہے جس میں انہوں نے ہومیوپیتھک طریق علاج کے دریافت ہونے سے اس کی دواء سازی، مقدار دواء اور دواء کے دوہرانے تک کے تمام اصول انتہائی دقیقہ سنجی سے جمع کر دیئے ہیں۔

یہ مشہور زمانہ کتاب پہلی بار 1810ء میں شائع ہوئی۔ اس گراں قدر کتاب کے پانچ ایڈیشن ڈاکٹر ہانیمن کی زندگی میں شائع ہو چکے تھے جس میں افورزم کی کل تعداد 294 تھی۔ اپنی زندگی کے آخری حصے میں آپ نے مسلسل محنت سے مزید غور وفکر کر کے ترمیم اور اضافہ جات سے چھٹے ایڈیشن کی تیاری مکمل کی جو آپ کی وفات کے بعد ڈاکٹر ولیم نے شائع کروائی۔

یہ کتاب ڈاکٹر ہانیمن نے جرمن زبان میں شائع کروائی جس کے ترجمے اب تک دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ ڈاکٹر ولیم بورک نے کیا۔ وہ خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ آرگینن کے متعدد ترجمے جو اُردو زبان میں دستیاب ہیں، وہ ڈاکٹر ولیم کے انگریزی ترجمے سے ہی کئے گئے ہیں۔

آرگینن کے ایڈیشن:

آرگینن کا پہلا ایڈیشن 1810ء میں شائع ہوا۔ بقول ڈاکٹر ہگر کے اس کا نام ڈاکٹر ہانیمن نے "Organon of Rational Medical Science" رکھا گیا۔

آرگینن کا دوسرا ایڈیشن 1819ء میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر ہانیمن نے اس کا نام "Organon of the Healing Art" رکھا تھا۔

آرگینن کا تیسرا ایڈیشن 1824ء میں "Organon of Medicine" کے نام سے شائع ہوا۔

آرگینن کا چوتھا ایڈیشن 1829ء میں آرگینن آف میڈیسن کے نام سے شائع ہوا۔ اس ایڈیشن میں امراض کی مادی وجوہ کو چھوڑ کر امراض مزمنہ کو مزمن عفونتوں کی وجہ قرار دیا اور تین عفونتوں کا ذکر کیا جو سورا، سفلس اور سائیکوسس ہیں۔

آرگنن کا پانچواں ایڈیشن 1833ء میں طبع ہوا اس کا نام "Organon of Medicine" تھا۔ اس ایڈیشن میں ڈاکٹر ہانمن نے جو تبدیلیاں کیں وہ نظریات کا اضافہ تھا۔ اس ایڈیشن نے خاصی مقبولیت حاصل کی۔

آرگنن کا چھٹا ایڈیشن ڈاکٹر ہانمن نے اپنی زندگی 1842ء میں مکمل کر لیا تھا لیکن یہ ان کی زندگی میں شائع نہ ہو سکا اور ڈاکٹر ولیم بورک نے اسے 1921ء میں شائع کروایا۔

آرگنن آف میڈیسن کو 2 حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ اصولی حصہ ہے جو افورزم نمبر 70 تک ہے اور دوسرا حصہ عملی حصہ کہلاتا ہے جو 271 سے لے کر افورزم 285 تک ہے اور افورزم نمبر 286 سے 291 میں ڈاکٹر ہانمن کے دواؤں کے علاوہ دیگر اقدامات مثلاً مسمریزم، مالش، غسل اور مقناطیسیت وغیرہ استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

چوتھے ایڈیشن کے امراض:

دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 5

سوال 2: ہومیوپیتھک اشتعال کو بیان کریں اور اسے ادویاتی اور بیماری کے اشتعال سے موازنہ کریں۔ ان اشتعالات کے دوران کیا اقدامات کرنے چاہئیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 7

سوال 3: حاد امراض کی کیس ٹیکنگ کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: کیس ٹیکنگ کا مطلب ہے کہ مریض کے مکمل احوال معلوم کرنا تاکہ اس کو بنیاد بنا کر اس کے لئے درست دواء کا انتخاب کیا جا سکے۔ یہ کام کسی مریض کے علاج کے لئے ضروری ہے۔ اگر کیس ٹیکنگ کا عمل درست ہو گا تو علاج درست ہو گا اور غلط ہو گا تو شفایابی کا عمل متاثر ہو گا۔ کیس ٹیکنگ علاج کی روح یا بنیاد ہے۔ اس ضروری عمل کے بغیر کلی شفاء ممکن نہیں ہے اور حاد امراض میں اس کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ حاد امراض کی علامات شدید ہوتی ہیں اور شدت کے ساتھ آتی ہیں اور وقت پورا کر کے رفع ہوتی ہیں۔ کیس ٹیکنگ کا طریقہ درج ذیل ہے:

- سب سے پہلے جب مریض ڈاکٹر کے کلینک پر آئے تو ڈاکٹر سر سے پاؤں تک اس کا نظری معائنہ کرے اور اگر کوئی علامت مل جائے تو اسے لکھ لے اور وہ کیس میں مددگار ثابت ہو گی۔
- مریض کو اپنی ہسٹری بیان کرنے کا موقع دیں۔
- مریض کے محرکات اس کی وجوہات کا پتہ لگائیں۔
- مریض کے شدت والے مقام اور شدت والی علامات کی درست تشخیص کریں مثلاً اگر درد ہے

تو اس کی شدت کیسی اور یہ کس نوعیت کا ہے۔

- ★ حاد امراض میں مریض کی خواہشات کا خیال رکھا جاتا ہے۔
- ★ حاد امراض میں مریض خوراک کا تعین تو اپنی طلب اور خواہش پر کرتا ہے۔
- ★ مریض کو ایسی شئے فراہم کی جائے جس سے وہ اطمینان کرتا ہو۔
- ★ مریض کے تمام احساسات ومحسوسات نوٹ کئے جائیں۔
- ★ گرمی سردی کا احساس بہت اہم ہوتا ہے۔
- ★ حاد امراض میں مریض کی امتیازی اور انفرادی علامت کو تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس سے مریض کے علاج میں مدد ملے گی۔
- ★ حاد امراض میں مریض کو دواء دینا ضروری ہوتا ہے۔
- ★ حاد امراض کی دو اقسام ہوتی ہیں: ایک قدرتی حاد امراض دوسرے مصنوعی حاد امراض۔
- ★ حاد امراض میں بعض اوقات چند علامات شدت سے سامنے آتی ہیں بقیہ سامنے نہیں آتی ہیں۔ علاج کے وقت شدید اور کم شدید علامات دونوں پر توجہ مرکوز رکھنی اور مجموعی علامات کے ذریعے ہم مریض کا علاج کر سکتے ہیں۔
- ★ کیس ٹیکنگ کے دوران جو دواء سامنے آئے اس کا استعمال کروائیں۔
- ★ ان تمام مراحل کے بعد کیس کو ریپرٹرائز کیا جاتا ہے۔

کیس ٹیکنگ ایک فن ہے اور آرٹ ہے اور وقت کے ساتھ انسان اس میں مہارت حاصل کرتا ہے۔ اس فن کو توجہ سے سیکھنا چاہئے تاکہ مریض کو بہتر شفاء مل سکے اور شفاء اصل میں تو قدرت کے ہاتھ میں ہے لیکن قدرت بھی اس وقت شفاء دیتی ہے جب انسان اپنے تمام اسباب پورے کرے۔ ڈاکٹرز کا فرض ہے کہ وہ اپنی مکمل صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے کیس ٹیکنگ کرے۔

سوال 4: دواء کے خارجی استعمال پر تفصیل سے نوٹ لکھیں اور اس کے نتائج پر تفصیل سے بحث کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7

سوال 5: آپ جزوی متما[illegible] کس طرح کریں گے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 5

سوال 6: نسخہ ثانی کیا ہے؟ ڈاکٹر کینٹ کے لیکچرز کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- پلاسبو:

دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 4

2- پروگنوسس (Prognosis):

طبی معلومات سے متعلق ایک اہم شعبہ "Prognosis" کا تعارف حکیم بقراط ہی نے کرایا۔ مرض کی آئندہ ترقی کے بارے پیش گوئی (Prognosis) پروگنوسس کہلاتی ہے۔

"Prognosis" یونانی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی "To Know Before" یعنی پیش بنی یا وقت سے پہلے مرض کے دورانئے کا علم جاننا۔

جب مریض حاد مرض کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس آتا ہے تو بہت زیادہ تفصیل جاننے کی ضرورت نہیں ہوتی مرض کے متعلقہ چند علامات کے حاصل کرنے کے بعد اس کے لئے دوا کا انتخاب کیا جا سکتا ہے لیکن جب کوئی مریض کسی مزمن مرض کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس آتا ہے تو اس صورت میں ڈاکٹر کو اس کی سابقہ ہسٹری، موجودہ ہسٹری سے متعلق ایک مکمل علامات کا مجموعہ درکار ہوتا ہے۔

ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو درج ذیل باتوں کا علم ہونا چاہیے:

1- **امراض کا علم**...... حاد یا میازمی امراض

2- **ادویات کا علم**...... دواء کی طاقت اور اس کی شفا بخشی کی صلاحیت کا علم

3- **ادویات کا معالجاتی استعمال**...... دواء کی مقدار، طاقت اور دواء دہرانے کا وقفہ

4- **شفاء کے اصول**...... یہ دیکھنا کہ مریض قانون شفاء (ہیرنگ کا قانون) کے مطابق شفاء یاب ہو رہا ہے یا نہیں؟

3- مساج:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 7-iv

4- پوٹنٹائزیشن:

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 2

سوال 8: (الف) خالی جگہ پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1- تمام کرانک امراض...... سے پیدا ہوتے ہیں۔ (میازم)

2- ...... امراض میں دواء کی اونچی طاقت استعمال کی جاتی ہے۔ (دماغی)

3- ہومیو پیتھی...... کا علاج کرتی ہے نہ کہ...... کا۔ (مریض...... مرض)

4- شفاء...... اور...... ہونی چاہیے۔ (جلد، سادہ اور سہل)

5- .... بہترین نسخہ ہے۔ (پلاسبو)

(ب) درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1- ہومیو پیتھک ادویات سفید چوہوں پر آزمائی جاتی ہیں۔ (غلط)
2- سفلس سورا کے بغیر نہیں ہوتا۔ (درست)
3- تندرست جسموں میں بھی سورا موجود ہوتا ہے۔ (درست)
4- جزوی مماثل مرض واحد دواء کا طلب گار ہوتا ہے۔ (غلط)
5- ہومیوپیتھی کلی طور پر مسکن ادویات پر بھروسہ کرتی ہے۔ (غلط)

پیتھالوجی (2019ء)

سوال 1: تھرامبوسس کی تعریف کریں۔ تھرامبوسس کے ذمہ دار عوامل کے نام لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 5

سوال 2: لیوکیمیا کی تعریف کریں۔ اس کی اقسام کو وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 7-i

سوال 3: لبلبہ کی حاد سوزش کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 5-iii

سوال 4: مائیوکارڈیل انفارکشن کی وجوہات، نشانیاں، علامات اور پیچیدگیاں تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 5

سوال 5: پھیپھڑوں میں تپ دق کی وجوہات، علامات اور ممکنہ پیچیدگیاں بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 7

سوال 6: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو میں فرق واضح کریں:

1- اندھی آنت کی سوزش اور پتے کی سوزش:

دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 7-iii

2- امیبک اور بیسی ولری پیچش:

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 7-i

3- پھوڑا اور زمرد پھوڑا

پھوڑا (Abscess):

جسم میں کسی بھی جگہ مقامی طور پر پیپ کے جمع ہو جانے کو "پھوڑا" کہتے ہیں۔

- ★ سوزش اگر ایک مقام تک محدود رہے اور اس میں گڑھا بن جائے اور وہ پیپ سے بھر جائے تو اسے پھوڑا کہتے ہیں۔
- ★ اس گڑھے کی دیواریں زندہ خلیہ کی بنی ہوتی ہیں مگر یہ بھی متاثر ہوتی ہیں۔
- ★ پھوڑا جسم کے کسی بھی حصہ میں بن سکتا ہے۔
- ★ انفیکشن کے مقام پر جسم کی دماغی طاقتوں کے ردعمل کے طور پر پیپ بنتی ہے۔
- ★ اگر ضرررساں عناصر مزمن قسم کے ہوں تو پھوڑے کے مواد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور یہ اس طرف کو بڑھتا رہتا ہے جس طرف کم دماغی طاقت کا سامنا ہو اور پیپ کے پکنے پر ایک جگہ سے راستہ بنا کر پیپ جسم سے خارج ہو جاتی ہے۔
- ★ عموماً بہت کم عرصہ میں پھوڑا مکمل ٹھیک ہو جاتا ہے۔

زمرد پھوڑا/ شب چراغ (Carbuncles):

یہ ایک قسم کی حاد جلدی سوزش ہوتی ہے جو کئی ہیرز، فولکلو اور زیر جلد بافتوں تک پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ پھیل کر کئی منہ والا پھوڑا بن کر اس سے اخراج رطوبت ہونے لگتا ہے۔ اکثر اس قسم کے پھوڑے سٹافی لوکوکس بیکٹیریا کے پیدا کردہ ہوتے ہیں۔

- ★ بائیوجینک بیکٹیریا کے جلد پر حملہ آور ہونے کی وجہ سے بیکٹیریا کا زہر خون اور لمف تک پہنچ جاتا ہے اور اس اُبھار میں پیپ پڑ جاتی ہے جو بدبودار اور غلیظ ہوتی ہے۔
- ★ یہ بیکٹیریا آس پاس کے خلیات کے ساتھ ساتھ زیر جلد گہرائی تک خلیات کو نقصان پہنچاتے ہیں۔
- ★ لمف میں پیپ کے شامل ہونے سے لمفاوی غدود سوج جاتے ہیں۔
- ★ جس راستے سے پیپ جسم سے خارج ہوتی ہے اسے "فسچولا" کہتے ہیں۔
- ★ جلد پر موجود اُبھار اپنے حجم میں اضافہ کرتا رہتا ہے لیکن ہاتھ لگانے پر سخت ہوتا ہے۔ کافی وقت گزرنے پر عام طور پر ایک سے زیادہ جگہ سے پیپ راستہ بنا کر نکلتی ہے۔
- ★ جب بھی جسم میں زمرد پھوڑا (کاربنکل) بنتا ہے تو اسے ٹھیک ہونے میں کئی مہینے یا سال لگتے ہیں، کئی دفعہ وہاں ناسور بن جاتا ہے اور مسلسل یا وقفہ وقفہ سے پیپ کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

(1) سوزش دہن

سوزش دہن کو "سٹوماٹائیٹس" کہتے ہیں۔ عام زبان میں اسے منہ آنا بھی کہا جاتا ہے۔ اس تکلیف میں منہ کی اندرونی جھلی متاثر ہوتی ہے اور یہ جھلی سرخ ہوتی ہے اور متورم ہو جاتی ہے۔

اسباب:

سوزش دہن/ منہ کی سوزش کے درج ذیل اسباب ہوتے ہیں:

-1 کوئی تیز خراش دار قسم کی چیز کھانے سے منہ کی سوزش ہو سکتی ہے۔
-2 تیز مرچ مصالحہ کے استعمال سے یہ تکلیف ہو سکتی ہے۔
-3 کثرت تمباکونوشی سے منہ کی سوزش ہو سکتی ہے۔
-4 سگریٹ کے علاوہ سگار وغیرہ کا استعمال اس مرض کو پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔
-5 گرم غذا کے کھانے سے تکلیف ہو سکتی ہے۔
-6 بدہضمی کی وجہ سے مرض ہو سکتا ہے۔
-7 سرخ بخار میں سوزش ہو سکتی ہے۔
-8 بچوں میں دانت نکلنے کے ایام میں منہ کی سوزش ہو جاتی ہے۔
-9 بعض اوقات ناک یا حلق کی سوزش بڑھ کر منہ تک آ جاتی ہے۔

علامات:

جب منہ کی سوزش ہوتی ہے تو درج ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں:

-1 منہ کی اندرونی جھلی سرخ ہو جاتی ہے، متورم ہو جاتی ہے۔
-2 لبوں، رخساروں اور مسوڑھوں کی جھلیاں متورم اور سرخ ہو جاتی ہیں۔
-3 بعض اوقات زبان بھی متاثر ہوتی ہے اور پھول جاتی ہے۔
-4 منہ سے رال بکثرت بہتی ہے۔
-5 سوزش کے باعث کھانا چبانا اور نگلنا مشکل ہوتا ہے۔
-6 منہ کی سوزش ختم ہونے کے بعد بعض اوقات منہ کے اندر زخم بن جاتے ہیں۔

---

(2) رسولی

دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 7

---

(3) کن پیڑے

کن پیڑے یا گل سوئے ایک متعدی مرض میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس مرض میں بخار کی کیفیت بھی ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں کان کی لو کے سامنے اور پیچھے ورم ہو جاتا ہے۔

اسباب:

اس مرض کا سبب ایک خوردبینی کیڑا ہے جو مریض کے تھوک میں پایا جاتا ہے۔ یہ مرض موسم خزاں اور بہار میں وباء کی صورت پھیلتا ہے۔ اس مرض میں زیادہ تر بچے ہی مبتلا ہوتے ہیں جبکہ جوانوں کو بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ گلوکوز کا کثرت سے استعمال بھی اس مرض کا سبب بن جایا کرتا ہے۔

علامات:

اس مرض میں بخار کی کیفیت ہوتی ہے اور یہ مرض پندرہ یوم سے پچیس یوم تک رہتا ہے۔ اس مرض میں ایک کان کے سامنے درد ہو کر کان کے غدد متورم ہو جاتے ہیں جس وجہ سے گردن اور رخساروں پر سوج آ جاتی ہے۔ منہ کھولنے اور کھانے پینے میں تکلیف ہوتی ہے لیکن اس مرض کا بروقت علاج کرانے سے چھٹے روز تکلیف میں کمی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

جب یہ مرض بڑھتا ہے تو ایک جانب کی بجائے کان کی دوسری جانب بھی متورم ہونے لگتی ہے۔ اس مرض میں تھوک زیادہ نکلتا ہے۔ زبان کا رنگ میلا ہوتا ہے۔ سر میں درد کی شکایت ہوتی ہے۔ اس مرض میں مبتلا لڑکیوں کو پستان میں بھی ورم ہو جاتا ہے اور لڑکیوں کو خصیوں میں ورم کی شکایت ہو جاتی ہے لیکن یہ اُس وقت ہوتا ہے جب مریض آرام کرنے کی بجائے اِدھر اُدھر پھرتا ہے۔ اگر اس مرض میں بخار کی شدت بگڑ کر معیادی بخار کی شکل اختیار کرے تو ورم میں بہت زیادتی ہو کر تکلیف کا سبب بنتی ہے۔ اگر غدد متورم ہو کر ان میں پیپ پڑ جائے تو عمل جراحی کے ذریعے پیپ کو نکال دینا چاہئے ورنہ اس مرض میں مریض بہرہ بھی ہو جاتا ہے اور دیوانگی کی کیفیت بھی ہو جاتی ہے۔

(4) گینگرین

دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 6

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

-1 گلہڑ .... کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ (آیوڈین)

-2 اعضاء کے سکڑنے کو .... کہتے ہیں۔ (ایٹروفی)

-3 ملگنینٹ ملیریا .... کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (Faliciparium)

-4 جسم کے آدھے حصہ کے فالج کو.......... کہتے ہیں۔ (Para Plegir)
-5 خسرہ کا سبب.......... وائرس ہوتا ہے۔ (Varicella Zoster)
-6 پیشاب کی زیادتی کو.......... کہتے ہیں۔ (پولی یوریا)
-7 مرض کزاز کا نتیجہ.......... ہوتا ہے۔ (Closteribium)
-8 Treponema Palladium سے.......... لاحق ہو جاتا ہے۔ (آتشک)
-9 پلیورل کیویٹی میں مائع کے جمع ہونے کو.......... کہتے ہیں۔ (Hydropneumothorax)
-10 ذیابیطس شکری ایک.......... بیماری ہے۔ (موروثی)

گائناکالوجی (2019ء)

سوال 1: (i) مینوپاز یا موقوفی حیض کی تعریف کریں۔ اس دور کی عمومی اور دیرینہ تکالیف کی کیفیات کو واضح کریں۔

جواب: جب لڑکی بلوغت میں قدم رکھتی ہے تو قدرتی طور پر اس کو حیض آنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ لڑکی ماں بننے کے قابل ہو جاتی ہے۔ یہ سلسلہ بارہ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 45 سال تک جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد جسم میں انڈہ بننے کا عمل رُک جاتا ہے اور حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور عورت ماں بننے کے قابل نہیں رہتی۔ عمر کا یہ دور سن یاس کہلاتا ہے۔ عورتوں میں سن یاس شروع ہونے کے وقت میں فرق ہو سکتا ہے۔ جن عورتوں کو جلد حیض آنا شروع ہوتے ہیں وہ جلد سن یاس کا شکار ہوتی ہیں۔ جب یہ عمل قدرتی طور پر عمر کے دور کے لحاظ سے ہو تو یہ قدرتی سن یاس ہوتا ہے لیکن اگر کسی خرابی سے یا خود سے یہ حالت پیدا کر دی جائے تو یہ حالت مصنوعی سن یاس کہلاتی ہے۔

سن یاس وہ دور ہوتا ہے جب افزائش نسل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ سن یاس 45 سال کی عمر کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بعض عورتوں میں یہ 50 سال کے بعد ہوتا ہے۔

اس کا انحصار جسمانی ساخت' مزاج و عادات پر بھی ہوتا ہے اس کے علاوہ ملکی موسم اس پر اثرانداز ہوتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح بلوغت پر اثرانداز ہوتا ہے۔

اگر حیض جلد شروع ہوگا تو سن یاس بھی جلد آئے گا۔ اگر حیض دیر سے شروع ہوگا تو سن یاس بھی دیر سے شروع ہوگا۔ زیادہ بچوں کی پیدائش اور وہ بھی کم وقفے سے اس کا باعث ہو سکتی ہے۔

سن یاس کی تبدیلیاں اور علامات:

جب سن یاس کا زمانہ قریب ہوتا ہے تو حیض کی باقاعدگی متاثر ہو جاتی ہے وہ جلد جلد آنے لگتے ہیں۔ درج ذیل تبدیلیاں اور علامات ظاہر ہوتی ہیں:

1- [illegible]

2- [illegible]

3- [illegible]

4- [illegible]

5- [illegible]

6- [illegible]

7- [illegible]

8- [illegible]

9- [illegible]

10- [illegible]

11- [illegible]

12- سن یاس میں Progesterone اور Oestrogen [illegible]

13- پچوٹری کا عمل [illegible] Gonadotrophic Hormone [illegible]

14- بعض عورتوں میں [illegible]

15- کئی ایک خواتین میں [illegible]

16- سن یاس کے بعد [illegible]

17- عورتوں میں [illegible]

18- بعض عورتوں میں [illegible]

عمومی اور دیرینہ تکالیف:

- ★ ہارمونز کا توازن متاثر ہوتا ہے جس سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔
- ★ عورت میں بانجھ پن آ جاتا ہے۔ [illegible]

- ★ عورتوں میں مزاجی طور پر چڑچڑا پن آ جاتا ہے۔
- ★ بعض عورتیں ہسٹریا کا شکار ہو جاتی ہیں۔
- ★ تولیدی اعضاء کی امراض کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔
- ★ بعض عورتوں میں سن یاس میں موٹاپا آ جاتا ہے۔
- ★ بعض عورتوں میں رحم یا کسی اور تولیدی عضو کا کینسر ہو جاتا ہے۔

سوال 1: (ii) پُر درد حیض کو بیان کریں۔ اس کے اسباب' نشانات اور علامات کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 2

سوال 2: (i) مانع حمل گولیوں کا استعمال اور اس کے مابعد اثرات پر بحث کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 5

سوال 2: (ii) سن یاس کسے کہتے ہیں؟ اس عمر میں رونما ہونے والے تغیر اور پیچیدگیاں تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2019ء کا سوال 1

سوال 3: حمل کی نشانیاں' علامات اور پیچیدگیاں کیا ہوتی ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: جب مرد اور عورت کے وظیفہ زوجیت کے نتیجہ میں مرد کا سپرم اور عورت کا اووا ملتا ہے تو زائی گوٹ بنتا ہے اور یہ عمل حمل قرار پانا کہلاتا ہے۔ جب حمل قرار پا جاتا ہے تو کچھ علامات ظاہر ہوتی ہیں جن سے حمل کا پتہ چلتا ہے۔ کچھ علامات فوری ہوتی ہیں اور کچھ بتدریج وقت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں۔

حمل سے مراد مرد کے سپرم اور عورت کے اووم کا ملنا ہے۔ ان کے ملنے سے زائیگوٹ بنتا ہے اور یہ اووم کے فرٹیلائز ہونے کا عمل ہے اور یہی استقرار حمل ہے۔

حمل کی نشانیاں' علامات اور پیچیدگیاں

حمل کی نشانیاں' علامات اور پیچیدگیاں ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں:

1- حیض کا نہ ہونا:

حمل قرار پانے کے بعد بہت بڑی علامت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ حیض بند ہو جاتا ہے لیکن صرف حیض کا بند ہو جانا استقرار حمل قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ حیض بند ہونے کی دیگر کئی ایک وجوہات

مثلاً ڈر خوف' چوٹ' صدمہ' بھیگ جانا وغیرہ ہو سکتی ہیں۔ یہ علامت اسی وقت معتبر ہو گی جب اس کے ساتھ دیگر علامات ظاہر ہوں لیکن بہر کیف حیض کا نہ آنا' حمل قرار پانے کی ایک علامت یا نشانی ہے۔

2- صبح کی متلی:

اکثر عورتوں میں حمل کے قرار پانے کے بعد صبح کے وقت متلی ہوتی ہے اور قے بھی ہو جاتی ہے۔ اس علامت کی شدت مختلف عورتوں میں مختلف ہوتی ہے۔ نازک مزاج عورتوں میں یہ علامت زیادہ پائی جاتی ہے۔

3- صبح کی تھکاوٹ:

اکثر حاملہ عورتوں میں صبح بیدار ہونے پر تھکاوٹ پائی جاتی ہے۔ اس کا تعلق بھی عورت کے نازک مزاج ہونے سے ہے۔ نازک مزاج عورتیں یا ایسی عورتیں جو سہل پسندی کی زندگی گزارتی ہیں' ان میں یہ علامت زیادہ ہوتی ہے۔

4- علامات منعکسہ:

اس سے مراد عجیب غریب اشیاء کی خواہش کا پیدا ہونا ہے۔ حاملہ کوئلہ' مٹی' چاک وغیرہ کھانے کی خواہش کا اظہار کرتی ہے۔ نیز ترش اشیاء کھانے کی مثلاً اچار' لیموں' املی وغیرہ کھانے کی شدید خواہش ہوتی ہے اور عورتیں ان اشیاء کا کثیر استعمال کرتی ہیں۔

5- پستانوں میں تبدیلی آنا:

حمل کے دوسرے مہینے میں حاملہ کے پستانوں کا سائز بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ ان میں دکھن ہوتی ہے۔ پستانوں کی بھٹنیاں بڑھنے لگتی ہیں' ان کے گرد ہالہ سا بن جاتا ہے۔ کنوار پن میں یہ ہالہ گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔ حمل میں یہ گہرے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ پستانوں کے اوپر موجود اس کی رگیں پھول جاتی ہیں۔

6- پستانوں میں دودھ کی آمد:

تیسرے مہینے میں بھٹنی کے گرد حلقہ میں باریک دانے سے بن جاتے ہیں۔ پستان کی رگیں یعنی وریدیں اُبھر آتی ہیں۔ تیسرے مہینے میں اگر بھٹنی کو دبایا جائے تو جو رطوبت نکلتی ہے اس میں دودھ کے اجزاء ہوتے ہیں۔ یہ رطوبت Colostrum کہلاتی ہے۔

7- رحم کی تبدیلی:

جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو اس وجہ سے رحم کی گردن کی سختی میں کمی واقع ہوتی ہے اور رحم کا منہ بھی قدرے نرم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات رحم سے رطوبت رستی ہے۔

8- رحم کا پھیلنا اور سکڑنا:

حمل کے دن جس طرح بڑھتے جاتے ہیں رحم میں پھیلاؤ آتا جاتا ہے اور دوران حمل رحم اپنی مخصوص حرکت جس میں اس کا پھیلنا اور سکڑنا شامل ہے' جاری رکھتا ہے۔ حمل کے دوران اس کی یہی حرکت واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہے۔

9- پیٹ کا بڑھنا:

رحم مادر میں جس طرح سے جنین کا سائز بڑھتا جاتا ہے' عورت کے پیٹ کا پھیلاؤ بھی بڑھتا جاتا ہے اور تقریباً چوتھے مہینے کے بعد پیٹ کا بڑھنا ظاہری نظر سے محسوس کیا جا سکتا ہے اور پھر یہ سلسلہ زچگی تک جاری رہتا ہے۔ بعض اوقات نازک عورتوں میں اور کم عمر لڑکیوں میں پیٹ کے بڑھنے کی وجہ سے بیرونی دیوار پر گوشت کے پھٹ جانے سے لکیریں بن جاتی ہیں جو مستقل قائم رہتی ہیں۔

10- قبض:

دوران حمل اکثر عورتوں میں قبض کی علامت بھی نوٹ کی گئی ہے لیکن یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ حاملہ کو اس عارضہ سے بچانا چاہئے۔ بعض عورتوں میں اس کی وجہ سے بواسیر کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔

11- اندام نہانی کی تبدیلی:

حمل کے دوران اندام نہانی کی اندرونی دیواروں کی رنگت نیلی ہو جاتی ہے۔ اس کی رگیں بینگنی رنگ کی ہو جاتی ہیں۔

12- جنین کی حرکت:

جب جنین کے عضلات میں پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ حرکت شروع کر دیتا ہے۔ ابتداء میں یہ حرکت خفیف ہوتی ہے' پھر رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے۔ یہ حرکت چوتھے مہینے محسوس کی جا سکتی ہے اور ابتداء میں اس کا احساس کسی چیز کے کانپنے جیسا ہوتا ہے۔ پھر یہ احساس بڑھ کر اس طرح ہو جاتا ہے جیسے کوئی ککے مار رہا ہو۔ حمل کے آخر میں عورت کے پیٹ کو تھوڑی دیر تک دیکھیں تو ظاہری طور پر بھی بچے کی حرکت نظر آ جاتی ہے۔

13- سانس کی تنگی:

کبھی کبھار حمل کے آخری دنوں میں پیٹ کے زیادہ پھیلاؤ کی وجہ سے سینے کی طرف دباؤ پڑتا ہے اور چھاتی تنگ ہو جانے کی وجہ سے سانس کی تنگی محسوس ہوتی ہے۔

14- پیشاب کی زیادتی:

حمل کے دوران پیشاب کی زیادتی ہو جاتی ہے' پیشاب بار بار آتا ہے۔ اس کی وجہ مثانہ پر

دباؤ کا بڑھ جانا ہوتا ہے۔ یہ زیادتی بالخصوص دن کے وقت ہوتی ہے۔

سوال 4: بلوغت کی تعریف کریں' بلوغت کے دوران ہونیوالی تبدیلیوں کو قلمبند کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2009ء کا سوال 7

سوال 5: (i) دوران حمل اعضائے تناسل کی غیر معمولی کیفیت کو واضح کریں۔
(ii) عرصہ زچگی کا دورانیہ بیان کریں۔ اصلی اور نقلی دردوں کا موازنہ کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 2-ii

سوال 6: پرسوت کے بخار سے متعلق کیا جانتے ہیں؟ اس کے مسائل بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2010ء کا سوال 2

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- دودھ پلانا (رضاعت):
دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 3-ii

2- لیکوریا:
دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5-i

3- بانجھ پن:
دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

4- حاملہ کی نگہداشت:
دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 6

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- نوزائیدہ بچے کو.......... کہتے ہیں۔ (Neonate)
2- وضع حمل کے چھوٹے آپریشن کو.......... کہتے ہیں۔ (Episitotomy)
3- فیلوپین ٹیوب کی سوزش.......... کہلاتی ہے۔ (Salpingits)
4- ایک حاملہ عورت کو بغیر اعصابی وجہ کے جھٹکے لگنے کو.......... کہتے ہیں۔ (ایکلیمپسیا)
5- آنول کی لمبائی تقریباً.......... ہوتی ہے۔ (50cm)

-6 HCG .... کا مخفف ہے۔ (Human Ghoronic Gonagotropnin)

-7 خواتین کی عام بیماری .... ہے۔ (لیکوریا)

-8 خواتین میں عام طور پر پایا جانے والا کینسر .... کا ہوتا ہے۔ (بریسٹ)

-9 .... میں لگاتار حیض کا درمیانی وقفہ 25 دن سے زیادہ ہوتا ہے۔ (Amenorrohea)

-10 .... ابارشن میں حمل جاری رہ سکتا ہے۔ (Threatened)

سائیکالوجی/نفسیات (2019ء)

سوال 1: نفسیات کی تعریف کریں۔ اس کی مختلف برانچوں کے نام لکھیں اور مشاہدہ باطن کو تفصیلاً بیان کریں۔

نفسیات کی تعریف اور شاخیں:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

مشاہدہ باطن:

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 2

سوال 2: دروں افرازی غدود (اینڈوکرائن) کیا ہوتے ہیں؟ ایسے مختلف غدودوں کے نام لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

سوال 3: ہیجان کی تعریف کریں' اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 4

سوال 4: ضبط کی تعریف کریں' ماحولیاتی ضبط کو بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5

سوال 5: ذہانت کی تعریف کریں۔ مقیاس ذہانت کو تفصیلاً لکھیں۔

ذہانت کی تعریف:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

مقیاس ذہانت/ ذہانت کی پیمائش

مقیاس ذہانت کا تصور:

ٹرمن نے مقیاس ذہانت کا تصور پیش کیا۔ اس نے ہر فرد کی ذہنی اور طبعی عمر کا نظریہ دیا۔ ٹرمن نے ہر فرد کی ذہنی صلاحیتیں معلوم کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ آزمائشیں تیار کیں اور افراد کی ذہانت معلوم کی۔ ٹرمن نے مقیاس ذہانت کا ایک فارمولا پیش کیا جو I-Q کا فارمولا کہلاتا ہے۔ اس فارمولا کے تحت ذہین، زیادہ ذہین اور بہت زیادہ ذہین افراد معلوم کئے۔ اس کے مقابلہ میں کند ذہن، بے وقوف اور بہت کم عقل افراد معلوم کئے۔ یہ نظریہ آج تک کام کر رہا ہے۔ آج اس نظریہ کے مطابق افراد کو فطین، غیر فطین، نارمل اور ابنارمل میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مقیاس ذہانت کے اس نظریہ کے مطابق جو شخص اپنی طبعی عمر کے لحاظ سے ذہنی آزمائش حل کر لیتا ہے، وہ نارمل مقیاس ذہانت کا حامل ہوتا ہے اور جو اپنی طبعی عمر سے بڑھ کر آزمائش حل کر لیتا ہے اس کا مقیاس ذہانت نارمل سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے فارمولا طے پایا کہ ذہنی عمر کو طبعی عمر سے تقسیم کیا اور خارج قسمت کو فیصد سے ضرب دے کر مقیاس معلوم کی۔

پیمائش کے تصور کے ساتھ ہی کسی ٹھوس چیز کا خیال اُبھرتا ہے لیکن ذہانت کوئی ٹھوس چیز نہیں۔ ذہانت ایسی چیز ہے جو آنکھ سے نظر نہیں آتی اور نہ کوئی ناپنے تولنے والی چیز ہے۔

ذہانت ایک تصوراتی چیز ہے، یہ ایک صلاحیت ہے، ایک قابلیت ہے جس کی مدد سے ہم بہت کچھ سیکھتے ہیں اور معاشرے میں مطابقت حاصل کرتے ہیں۔ ہر فرد کی ذہنی حالت یا اس کی ذہانت مختلف ہوتی ہے۔ کوئی کم ذہین ہوتا ہے، کوئی زیادہ۔ افراد کی ذہانت کو مختلف طریقوں سے پرکھنے یا اس کی پیمائش کی بہت سی کوششیں کی جا چکی ہیں۔ اس کے بارے میں مختلف نظریات اور خیالات ہیں جن کا ذکر کیا جا رہا ہے:

سر، مقیاس ذہانت:

1879ء میں ولیم ونڈ نے ذہانت کی پیمائش کرنے کی کوشش کی، اس مقصد کے لئے اس نے انسان کی ذہانت کی پیمائش طبعی آلات کی بنیاد پر کی۔ ولیم ونڈ نے انسانی سر کو مقیاس ذہانت قرار دیا۔ اس کے نزدیک اگر کسی کا ذہن درست ہے اور بہترین ہے اور اگر سر بڑا ہے تو وہ ذہین ہوگا اور اگر کسی فرد کا سر چھوٹا ہے تو وہ کم ذہین ہوگا۔ اس کی ذہنی حالت کمزور ہوگی۔

ولیم ونڈ کے اس نظریہ کی تعریف دیگر ماہرین جیسے کال سیبر زین وغیرہ نے کی۔ یہ پیمائش کی کوشش کوئی سائنٹفک کوشش نہیں تھی۔

چہرہ، مقیاس ذہانت:

ذہانت کی پیمائش کی کوششوں میں ایک کوشش لیوٹز نے کی۔ اس کے نزدیک انسان کا چہرہ اس

کی ذہانت کا عکاس ہوتا ہے۔ انسان کے چہرے سے اس کی ذہانت معلوم کی جاسکتی ہے لیکن لیوٹر کا یہ طریقہ سائنسی بنیادوں اور معیاروں پر پورا نہیں اُترتا۔ اس کی حیثیت قیاس سے زیادہ نہیں ہے۔ لیوٹر کی طرح کئی دیگر افراد نے دیگر اعضائے جسمانی کو ذہانت کی بنیاد بنایا۔ کسی نے لمبی انگلیوں کو ذہانت کی نشانی قرار دیا' کسی نے چوڑی پیشانی کو مقیاس ذہانت قرار دیا لیکن یہ تمام غیر سائنسی طریقے تھے قیاسی طریقے تھے اور وقت کے ساتھ بے کار ثابت ہوئے۔ ان کو ذہانت کی پیمائش کے بہتر طریقے قرار نہیں دیا جاسکتا۔

کردار' مقیاس ذہانت:

ذہانت کی پیمائش کا سلسلہ جاری رہا اور ایک ماہر نے قیدیوں اور جرائم میں ملوث افراد کی نفسیات اور ان کے کردار کا گہرا مطالعہ کیا اور اس مطالعہ کے کام کے بعد یہ نظریہ پیش کیا کہ کردار ذہانت کی بنیاد ہے۔ بدکردار اور بُرے افراد کم ذہین ہوتے ہیں' ان میں ذہانت کم ہوتی ہے۔ اس ماہر کے خیال میں جرائم کی طرف رغبت کم عقلی اور کم ذہانت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک اچھا انسان جو اچھے کردار کا مالک ہوتا ہے' زیادہ ذہین ہوتا ہے اور زیادہ باشعور ہوتا ہے لیکن یہ بھی کوئی سائنٹفک طریقہ نہ تھا اور اس سے بھی حتمی طور پر ذہانت کی پیمائش نہیں ہوسکتی۔

سائنسی آلات کے ذریعے پیمائش:

ایک فرانسیسی ماہر گالٹن نے ذہانت کی پیمائش سائنسی آلات کے ذریعے کی۔ اس نے آلات کی مدد سے انسانی حواس خمسہ کی مدد سے ذہانت کا پتہ لگایا۔ حسی آزمائشوں کے ذریعے افراد کی ذہانت معلوم کی۔ اس ماہر کے مطابق کسی فرد میں اس کے حواس کی قوت جس قدر زیادہ ہوگی' وہ اسی قدر ذہین ہوگا اور کم قوت حس والے کم ذہین ہوں گے۔

اس کے علاوہ ایک اور پیمانہ تیار کیا گیا جو "پیمانہ قوت" کہلاتا ہے۔ اس کے مطابق کسی فرد میں قوت کے استعمال کی صلاحیت' اس کا شعور یا سلیقہ زیادہ ہوگا وہ اسی قدر ذہین ہوگا اور جن میں مذکورہ صلاحیت کم ہوگی' وہ کم ذہین ہوں گے۔ اسی طرح یہ پیمانہ پیش کیا گیا کہ جو افراد دیر سے تھکتے ہیں' وہ زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور جو جلد تھک جاتے ہیں' کم ذہین ہوتے ہیں۔ یہ ایک سائنسی کوشش تھی لیکن نتائج حوصلہ افزاء نہ تھے۔

سوال 6: وراثت کے عمل کو بیان کریں۔ کسی فرد کے کردار پر وراثت کیا اثرات مرتب کرتی ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

1- خودکار اعصابی نظام:

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 3

2- شیزوفرینیا / اختلال ذہنی:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7-i

3- واہمہ:

دیکھیں: پرچہ سال 2010ء کا سوال 7-iv

4- مراق:

مراق ایک ایسی حالت ہے جس میں انسان بہت زیادہ وہمی ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی صحت' اپنے جسم اور اپنے ہر معاملہ کے بارے میں تشویش مند رہتا ہے۔ مراقی مریض معمولی تکلیف کو بہت زیادہ محسوس کرتا ہے۔ اس مراقی حالت کی وجہ سے وہ ذکی الحس ہو جاتا ہے۔ اس طرح کا مریض ایک معالج سے علاج نہیں کرواتا' معالج بدلتا رہتا ہے۔

یہ مریض معمولی تکلیف کو بہت بڑی تکلیف خیال کرتا ہے۔ سینے کی معمولی عضلاتی درد کو شدید درد خیال کرتا ہے۔ اگر اس طرح کے مریض کو معمولی پھوڑا نکل آئے تو خیال کرتا ہے کہ اس کو کینسر ہو گیا ہے۔ اگر جسم کے کسی حصہ پر پھڑ پھڑاہٹ ہو تو ڈر جاتا ہے کہ فالج کا حملہ ہو رہا ہے۔ سینے کی معمولی تکلیف کو ٹی بی خیال کرتا ہے۔

اس طرح کا آدمی ہر وقت دوسروں سے اپنا مرض بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے۔ اس کے بارے میں ایک ماہر فرائڈ کہتا ہے کہ مراق کی بنیادی وجہ تشویش اور اضمحلال ہوتا ہے۔ نفرت کے جذبات انسان کو مراقی بنا سکتے ہیں۔ اس طرح کے مریض کے وہم کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ اگر اس طرح کے کسی مراقی شخص کا دوست کسی مرض میں مبتلا ہو جائے تو وہ اپنے وہم اور مراق کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

اس طرح کا مریض معمولی بات کو' معمولی بیماری کو بڑی خیال کرتا ہے۔ اس طرح کی حالت میں وہ ہر وقت مبتلا رہتا ہے اور یوں ایک خطرناک حالت سے دوچار ہوتا ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- انسانی جسم میں سپائنل اعصاب کے .... جوڑے ہوتے ہیں۔ (31)

2- .... کی بیماری میں مریض زبردست تھکان محسوس کرتا ہے۔ (Nevrestenia)

3- ہائپوگلوسل عصب .... کو کنٹرول کرتا ہے۔ (زبان)

-4 غلط ادراک کو .... کہتے ہیں۔ (التباس)

-5 سیری برم .... کا 2/3 حصہ ہوتا ہے۔ (دماغ)

-6 ایڈرینل میڈولا سے دو قسم کے ہارمون خارج ہوتے ہیں .... اور .... (ایڈرینالین اور اینٹی ڈائیوریک)

-7 تھامس غدود جسم میں .... اور .... بناتا ہے۔ (اینٹی باڈیز اور تھامس ہارمون)

-8 واٹسن .... مکتبہ فکر کا بانی تھا۔ (کرداری)

-9 دوسرے انسانوں اور حیوانوں کی ذہنی کیفیات کا اندازہ لگانے کے لیے .... کا طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے۔ (Retrospecton)

-10 مرکب نسیں .... اور .... نس کا کام کرتی ہے۔ (Sensury اور Motor)

★

سال سوم ـــ امتحان 2020ء

گائناکالوجی

سوال 1: PCO's کیا ہے؟ ان کی رہنما علامات کیا ہے؟ آپ کے نصاب میں موجود ادویات کا ذکر کریں جو PCO's کے علاج میں معاون ثابت ہوتی ہیں؟

جواب: بیضۃ الرحم یا خصیۃ الرحم ایک ہی بات ہے۔ ان کو بیضہ دانیاں یا اوور یز بھی کہتے ہیں۔ یہ تعداد میں دو ہوتی ہیں۔ یہ ایک طرف سے قاذف نالیوں سے ملی ہوتی ہیں۔ ان کا بنیادی کام انڈے بنانا ہے۔ اسی وجہ سے ان کو بیضہ دانیاں کہتے ہیں۔ اس کے افعال کی مزید تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

- ایک ماہ میں ایک اووری ایک انڈا خارج کرتی ہے۔ دوسرے ماہ دوسری اووری ایک انڈا خارج کرتی ہے۔ اس طرح ہر ماہ یہ باری باری انڈا خارج کرتی ہیں۔
- اووریز کے انڈا خارج کرنے کا عمل بلوغت سے شروع ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ سن یاس تک جاری رہتا ہے۔
- ہر 28 دن کے بعد ایک پختہ گرافین فولیکل (بیضہ) خارج کرتی ہے جو مرد کے سپرم سے مل کر زائیگوٹ بناتا ہے۔
- بیضۃ الرحم کا ایک کام یہ بھی ہے کہ یہ ہارمون خارج کرتی ہیں۔ یہ چار طرح کے ہارمون خارج کرتی ہیں لیکن ان میں اہم ایسٹروجن (Estrogen) اور پروجسٹرون (Progestron) ہیں۔
- اووریز یا بیضۃ الرحم کی شکل بادام کی طرح کی ہوتی ہے۔

Polycystic Ovary Syndrome (PCO's):

Polycystic ovary syndrome (PCO's) is a hormonal disorder common among women of reproductive age. Women with PCO's may have infrequent or prolonged menstrual periods or excess male hormone (androgen) levels. The ovaries may develop numerous small collections of fluid (follicles) and fail to regularly release eggs.



سوال 2: ہارمون کی کمی بیشی حمل کو بڑے پیمانے پر متاثر کرتی ہے، تفصیل سے بیان کریں۔ ان چند ہومیو پیتھک ادویات کا نام لکھیں جو ہارمون کی کمی بیشی کو ٹھیک کرتی ہیں۔

جواب: L.H اور F.S.H ہارمونز کا تعلق پچوٹری سے ہے۔ ان کو پچوٹری کے ہارمونز بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

L.H ہارمون:

اس کو Luteinising Hormone کہا جاتا ہے۔ یہ ہارمون عورتوں میں اووری (Ovary) پر اثر کرتا ہے۔ یہ اس وقت بنتا ہے جب F.S.H کی پیدائش رک جاتی ہے، فولیکل پھٹ جاتا ہے اور بیضہ خارج ہو جاتا ہے۔ اس L.H ہارمون کے اثر سے کارپس لیوٹم بڑھتی ہے جس سے دو ہارمونز ایسٹروجن اور پروجسٹرون پیدا ہوتے ہیں۔ L.H ہارمون چودہ دن پہلے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد F.S.H پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ دورانیہ مکمل ہو جاتا ہے۔

F.S.H ہارمون:

یہ ایک اہم ہارمون ہے۔ اس کی وجہ سے گرافین فولیکل بڑھتا ہے۔ اس کے سائز میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک سب سے بڑا ہو جاتا ہے۔ F.S.H یہ کرتا ہے کہ تھیکا اور گرینولوسا سیل کو ایسٹروجن ہارمون خارج کرنے کے لئے تحریک دیتا ہے۔ F.S.H ہارمون کی مقدار حیض کے دورانیہ کے نصف چکر کے وقت بڑھ جاتی ہے۔ یہ ہارمون عورتوں میں پستان کی پرورش کر کے ان کے سائز کو بڑھا دیتا ہے۔ جب خون میں ایسٹروجن کی مقدار بڑھ جاتی ہے تو یہ F.S.H کی پیدائش کو روک دیتا ہے۔

سوال 3: عورتوں کے نظام حیض میں ایسٹروجن اور پروجیسٹرون کا عمل بیان کریں۔

جواب: عورتوں کے نظام حیض میں ایسٹروجن اور پروجیسٹرون کا عمل ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:

ایسٹروجن (Oestrogen):

ان ہارمونز کی پیدائش Follular Phase کے دوران ہوتی ہے۔ اس کی پیدائش Lutem Phase میں بھی جاری رہتی ہے۔

ایسٹروجن ہارمون کے افعال درج ذیل ہیں:

1- یہ ہارمون حیض کے نظام میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خلیات کی تقسیم کا باعث بنتے ہیں۔

2- یہ ہارمون دوران حمل ہونے والی تبدیلیوں میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

3۔ اعضائے تولید کی نشوونما اور ترقی میں ایسٹروجن کا خاص کام ہے۔
4۔ رحم سے ہونے والے اخراج خون کو روکنے کا باعث بنتا ہے۔
5۔ استقرار حمل میں Ova کا رحم تک پہنچنا بہت اہم ہے ایسٹروجن یہ کام سرانجام دیتا ہے۔
6۔ عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ کی پیدائش میں اس کا خاص کردار ہے۔
7۔ پچوٹری گلینڈ کے افعال سرانجام دیتے ہیں۔

پروجسٹرون (Progesterone):

پروجسٹرون نامی ہارمون کارپس لیوٹم میں بنتا ہے۔ یہ ہارمون استقرار حمل کے سلسلہ میں بہت اہمیت رکھتا ہے اور حمل قرار پانے کے لئے ضروری ہے لیکن حمل کی تبدیلیوں میں کوئی کردار ادا نہیں کرتا۔ جب حمل قرار پاتا ہے تو پلاسینٹا کے اندر اس ہارمون کی بکثرت افزائش ہوتی ہے۔
پروجسٹرون ہارمون کے مندرجہ ذیل افعال ہیں:

1۔ پروجسٹرون ہارمون حیض کے لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
2۔ پلاسینٹا کے بننے میں پروجسٹرون حصہ لیتا ہے اور اس کے اندر اس کی پیدائش بھی ہوتی ہے۔
3۔ پروجسٹرون ہارمون استقرار حمل میں بہت اہم رول ادا کرتا ہے۔
4۔ عورتوں میں پستانوں کی نشوونما میں پروجسٹرون اہمیت رکھتا ہے۔
5۔ جب حمل قرار پاتا ہے تو بیضہ کے بننے کا عمل رک جاتا ہے اور یہ کام پروجسٹرون کرتا ہے۔
6۔ اس کی کمی یا نہ ہونے سے رحم سے خون جاری ہونے کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔
7۔ رحم کی بے ربط عضلاتی حرکت' بے مقصد حرکات کنٹرول کرتا ہے۔
8۔ حمل کے دوران اس کی حفاظت کرتا ہے' اسقاط سے بچاتا ہے۔

سوال 4: رحم کی گردن کا کینسر کیا ہے؟ اس پر اثرانداز ہونے والے عوامل' اس کی علامات اور نشانیاں تحریر کریں۔

جواب: عورتوں میں پستان اور رحم اس خبیث مرض (Malignant) میں سب سے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ کینسر گردن رحم یا جسم رحم پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ سرطانی الرحم میں عام طور پر گردن الرحم (Cervix) تقریباً 90% متاثر ہوتی ہے اور بعدازاں یہ سرطان جسم رحم تک پھیل جاتا ہے۔
معالجین کے نزدیک یہ ایک فاسد مادہ ہے جو رحم کے جوہر اور عروق میں نفوذ کئے ہوئے ہوتا ہے اور خاص قسم کا خبیث ورم یا سلعہ ہے جس میں سخت درد ہوتا ہے۔ اس میں رحمی ساخت گلنی شروع ہو جاتی ہے۔

عوامل / اسباب:

عورت کا بار بار حاملہ ہونا' جسمانی کمزوری و نقاہت' دوران وضع حمل عنق الرحم کے زخم' آزادانہ جنسی ملاپ وغیرہ۔

یہ مرض 25 سال سے زیادہ اور 70 سال سے کم عمر والی عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے جب یہ عمر میں جب حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔ بیضہ انثیٰ کا اخراج رک جاتا ہے اور جسم اصفر (Corpus luteum) سے پروجیسٹرون ہارمونز خارج نہیں ہوتا اور ایسٹروجن کا اخراج جاری رہتا ہے یعنی ہارمونی عدم توازن یا تصیہ الرحم میں سسٹ (دودیہ) (Cysts) وغیرہ بننا۔

علامات/نشانیاں:

مقام رحم پر تختی، گرمی، سوزش اور درد کی شدید ٹیسیں ہوتی ہیں۔ جماع میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یہ ورم پک کر پھٹ جائے تو درد شدید نوعیت کا ہوتا ہے۔ درد دونوں جنگاسوں یا پیٹ کے زیریں حصے اور کمر میں ہوتا ہے اور اس کی ٹیسیں سینہ تک محسوس ہوتی ہیں۔ رحم سے بدبودار، سفید، زردی، سیاہی مائل اور بعض اوقات سنہری یا سرخی مائل رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ ورم پھٹ کر زخم بن جاتا ہے اس کے گرد سختی اور درمیان کا حصہ نرم ہوتا ہے۔ مریض بے چین ہوتا ہے، ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے، متلی، قے کی شکایت ہوتی ہے۔ مریضہ لاغر اور کمزور ہو جاتی ہے۔ بخار اور احتباس بول کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔ ماہواری میں شدید جریان خون ہوتا ہے جس سے مریضہ بے حال ہو جاتی ہے۔

اگر رحم سے مواد حاصل کر کے لیبارٹری میں معائنہ (Biopsy) کرایا جائے تو اس میں رحم کی ساختیں اور ریشے دکھائی دیتے ہیں اور اس معائنہ سے تکلیف کی نوعیت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

سوال 5: نوزائیدہ کی نگہداشت سے کیا مراد ہے؟ نوزائیدہ کی بیماریاں تحریر کریں۔

جواب: پیدائش کے فوراً بعد بچے کا مکمل معائنہ کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چیک کیا جائے کہ اس کے تمام اعضاء درست ہیں اور تمام نظام درست کام کر رہے ہیں کیونکہ بعض اوقات ایسے پیدائشی نقائص ہوتے ہیں جن کے فوری علاج کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر ان کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو بچے کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

کسی بھی نوزائیدہ بچے کی ممکنہ امراض کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے:

1- آنکھ کے امراض:

آنکھ جسم کا ایک نازک حصہ ہے۔ بعض اوقات بچے کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں یا ان سے پانی بہتا ہے اور یہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے لیکن اگر علامت برقرار رہے تو ڈاکٹر کے مشورہ سے مناسب دواء استعمال کریں۔

2- سانس کی بندش:

بعض اوقات پیدائش کے بعد سانس جاری نہیں ہوتا تو اس کے لئے بچے کو اُلٹا کر کے تھپکی دی جاتی ہے اور اس طرح سانس کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ مذکورہ تکلیف کی علامت بچے کا نہ رونا ہے۔

بعض صورتوں میں سانس کی نالی میں کوئی رکاوٹ ہوتی ہے جس سے سانس کی تنگی پیدا ہوتی ہے اور سانس کی تنگی کے باعث آکسیجن کی کمی ہوتی ہے اور بچے کی رنگت نیلی ہو جاتی ہے۔ زیادہ شدید صورت میں آکسیجن کا استعمال کروانا چاہئے۔

3۔ یرقان:

نوزائیدہ کے امراض میں یرقان بہت اہم ہے۔

اس کی ڈاکٹری اصطلاح Icterus Neonatorum ہے۔ اس کی علامات کسی خطرناک صورت کا پیش خیمہ ہو سکتی ہیں۔ اس کی وجہ خون سے متعلقہ نقص ہوتا ہے۔ تلی اور جگر کی خرابی بھی اس کی وجہ ہو سکتی ہے۔ ہیموگلوبن کی کمی سے بھی یرقان ہو سکتا ہے۔

عام طور پر یرقان کی علامات پیدائش کے فوری بعد یا چند روز بعد ظاہر ہوتی ہیں اور دو ہفتے کے اندر ختم ہو جاتی ہیں اس لئے مذکورہ مدت تک کوئی دوا نہیں دینی چاہئے۔ اگر دو ہفتے کے بعد تک علامات برقرار رہیں تو تب ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

4۔ دوران زچگی چوٹ:

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دوران زچگی نوزائیدہ کو چوٹ آ جاتی ہے اور یہ عموماً سر میں ہوتی ہے۔ اس سے کھوپڑی پر سوجن و سوزش کا احتمال ہوتا ہے لیکن یہ سر کے بل پیدائش کی صورت میں ہوتا ہے لیکن اگر پیدائش غیر طبعی ہو اور بچہ چوتڑ کے بل پیدا ہو تو جنسی اعضاء پر چوٹ کا احتمال ہوتا ہے۔

5۔ دماغ کی خونی رسولی:

بعض اوقات پیدائش کا عمل نارمل نہیں ہوتا اور ڈلیوری کے لئے آلات کی مدد لی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں دماغ کی کسی شریان کو نقصان پہنچتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہڈی کے نیچے اجتماع خون ہوتا ہے اور کھوپڑی پر سوجن آتی ہے اور یہ صورت کسی خونی رسولی یا گومڑ کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ فوری علاج کرنا چاہئے۔

6۔ فالج:

اس کا اندیشہ بھی اس وقت ہوتا ہے جب پیدائش میں آلات کا استعمال کیا جاتا ہے اور آلات کی وجہ سے جسم کے کسی ایسے حصے پر دباؤ آتا ہے جس سے کسی ایک عضو کا فالج لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں فوری علاج کریں ورنہ بچہ ہمیشہ کے لئے معذور ہو سکتا ہے۔ اس قسم کی صورت میں عام طور پر دماغ پر دباؤ آنے سے کسی ایک بازو کے متاثر ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کی صورت میں دماغی کمزوری اور پاگل پن تک کی نوبت آ سکتی ہے۔

7۔ جریان خون:

اگر بچے کے جسم میں خون بہت پتلا ہو تو کسی وجہ سے اس کا داخلی یا خارجی جریان ہو سکتا

ہے۔ اگر جریان اندرونی ہو تو بہت خطرناک ہوتا ہے اس سے بہت محتاط رہنا چاہئے۔

8- امبائی لیکل ہرنیا:

نومولود میں اس طرح کے ہرنیا کی شکایت ہوسکتی ہے لیکن یہ عارضہ عام طور پر کچھ عرصہ بعد خود بخود درست ہو جاتا ہے۔

9- امبائی لیکل انفیکشن:

یہ انفیکشن یا چھوت بچے کی ناف سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ بچے کے پیٹ کی دیواروں میں سوزش پیدا ہوسکتی ہے۔ یہ انفیکشن یا چھوت اندرونی اعضاء حتیٰ کہ جگر تک پھیل سکتی ہے اور بہت سے امراض پیدا کرسکتی ہے۔ اس کا فوری اور احتیاط سے علاج کرنا چاہئے۔

سوال 6: زچگی کے مختلف مراحل بیان کریں نیز Epidural Analgesic کو کن علامات کی بناء پر استعمال کروایا جاتا ہے اور اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 3

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

(i) ورم پستان (Mastitis)

Mastitis is when your breast becomes swollen, hot and painful. It's most common in breastfeeding women, but women who are not breastfeeding and men can also get it.

Mastitis is an inflammation of breast tissue that sometimes involves an infection. The inflammation results in breast pain, swelling, warmth and redness. You might also have fever and chills.

Mastitis most commonly affects women who are breast-feeding (lactation mastitis). But mastitis can occur in women who aren't breast-feeding and in men.

Lactation mastitis can cause you to feel run down, making it difficult to care for your baby. Sometimes mastitis leads a mother to wean her baby before she intends to. But continuing to breast-feed, even while taking an antibiotic to treat mastitis, is better for you and your baby.

Causes of Mastitis:

Mastitis is caused by a blocked milk duct leading to inflammation or by a bacterial infection. See a doctor promptly if your breast is red, painful, hot and tender to touch or if you have flu-like symptoms with a temperature.

Symptoms:

Signs and symptoms of mastitis can appear suddenly. They may include:

* Breast tenderness or warmth to the touch
* Breast swelling
* Thickening of breast tissue, or a breast lump
* Pain or a burning sensation continuously or while breast-feeding
* Skin redness, often in a wedge-shaped pattern
* Generally feeling ill
* Fever of 101 F (38.3 C) or greater

(ii) جنین کا نظام دوران خون

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 7-iii

(iii) حمل کے دوران خون کی کمی

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے۔

1- ماں کے پہلے دودھ کو .... کہتے ہیں۔ (کولسٹرم)
2- مونس پیوبس کو .... بھی کہا جاتا ہے۔ (مونس وینری)
3- .... کا مطلب حیض کا ختم ہو جانا ہے۔ (امینوریا)
4- Slpingo Oophoritis کے اہم ترین جراثیم کو .... کہتے ہیں۔ (سٹرپٹوکوکائی)
5- IUCD .... کا مخفف ہے۔ (انٹرا یوٹرین کونٹرا سیپٹو ڈیوائس)
6- چالیس سال سے زائد عمر کی خواتین کو .... کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (حیض)
7- اندام نہانی سے گاڑھا دہی جیسا مواد .... کہلاتا ہے۔ (ویجائنل کونڈی ڈیاسس)

8- جنین کے دل کی رفتار .... فی منٹ ہوتی ہے۔ (110-160)
9- ڈلیوری کے تیسرے مرحلے میں .... کا اخراج ہوتا ہے۔ (پلاسینٹا)
10- پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو .... کہتے ہیں۔ (Primigravida)

پتھالوجی (2020ء)

سوال 1: مرگی اور ہسٹریا میں فرق بیان کریں نیز اس کی وجوہات' علامات اور تشخیص کو واضح کریں۔

جواب: مرگی اور ہسٹریا میں فرق ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:

مرگی (Epilepsy)

مرگی (Epilepsy) ایک عصبی نوبتی مرض جس کے لغوی معنی "گرنے" کے ہیں۔ دورے کی حالت میں مریض بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ اس مرض میں حس وحرکت کا نظام متاثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے عضلات میں تشنج ہو جاتا ہے۔

بچوں کی مرگی کو اُم الصبیان' سوکڑا' سوکھا پن بھی کہتے ہیں۔

مرگی (Epilepsy) دماغی' مرگی (Epilepsy) حقیقی یا غیر حقیقی یا مرگی (Epilepsy) علاقی ثانوی مرض کی شدت وخفت کے اعتبار سے اس کی تین اقسام ہیں۔

اسباب/ وجوہات:

جب لیسدار خلط بارد اور سودا دماغ یا روح نفسانی کے مجاری میں محبوس ہو جاتا ہے' یہ مرض دماغ میں خلط غلیظ کے پیدا ہونے کی وجہ سے سارے جسم میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔

صدمہ دماغ' ورم دماغ' رنج وغم' سمیات کا استعمال' سر پر چوٹ لگنا' دائمی نزلہ زکام بند ہو جانا وغیرہ اسباب ہیں۔

علامات/تشخیص:

مریض بے ہوش ہو کر چیخیں مارتا' زمین پر گر پڑتا ہے۔ منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔ سر بھاری اور چکراتا ہے۔ کبھی زبان دانتوں کے نیچے کٹ جاتی ہے۔ چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا دورانیہ پچاس سیکنڈ سے دس منٹ تک ہوتا ہے۔ بعض اوقات آدھا گھنٹہ تک بھی رہتا ہے۔

اگر مریض زمین پر مانند مُردہ گر پڑے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا دماغ خلط بارد سے بھرا ہوا ہے۔ اگر دورہ کی حالت میں منہ سے جھاگ نکالے تو سمجھو مادہ بلغم ہے اور اگر حالت دورہ میں

قے کرے تو غلبہ خلط سودا ہے۔ مریض دورہ کی حالت میں اگر ہنسے تو صحت یاب ہونے کی دلیل ہے۔

ہسٹریا (Hysteria)

یہ ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی یوٹرس کے ہیں۔ اس میں تحت الشعور کی سطح پر Sanscery اور Motor نرو دونوں متاثر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے جسمانی فعل متاثر ہوتے ہیں۔ یہ بیماری جذباتی طور پر ناپختہ ذہن کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ یا ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جو اپنے ہی خول میں بند ہوں یا جن کے Love Affairs چل رہے ہوں۔

علامات/ وجوہات (Etiology):

- ★ Family History
- ★ Mental Stress
- ★ Sexul Emontion
- ★ Angury
- ★ Fear

علامات بچوں میں (C/F):

- ★ امتحان کا خوف۔ اگر ان کو زبردستی امتحان کے لئے کہا جائے تو ان کے پیٹ میں درد ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

بڑوں میں:

- ★ مباشرت کے وقت Coition Pain دور ہوتا ہے۔
- ★ اکثر ان کے Love Affairs چلتے ہیں۔
- ★ مریض کو ذرا سی چوٹ بھی شدید محسوس ہوتی ہے۔
- ★ خیالی خوابوں سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔
- ★ Occular Muculle Atrophy۔
- ★ جھوٹا حمل۔ اردگرد کے مریضوں کی علامات اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔
- ★ ہسٹریا کی وجہ سے فالجی کیفیت۔
- ★ مریض گھٹنوں کے بل چلتا ہے۔

سوال 2: (الف) استسقاء کی تعریف کریں، اس کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2018ء کا سوال 4

سوال 2: (ب) قلبی استسقاء اور گردوں کے استسقاء میں فرق بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2018ء کا سوال 4

سوال 3: ٹیومر کو بیان کریں اور ٹیومر کیسے پھیلتا ہے؟ بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 7

سوال 4: (الف) امیوبک اور بیسلری پیچش میں فرق بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 7-i

سوال 4: (ب) غیر ضروری ہائی بلڈ پریشر کو بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 4

سوال 5: نمونیہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اس کی درجہ بندی کریں۔

جواب: نمونیہ (Pneumoniae):

نمونیہ کا تعلق پھیپھڑوں سے ہے۔ اس مرض میں پھیپھڑوں کی سوزش ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑے ٹھوس ہو سکتے ہیں۔ یہ مرض خاص قسم کے جراثیموں سے پھیلتا ہے۔ اس کے حملہ کرنے سے علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

اس کے حملہ پر بیکٹیریا سانس کے ذریعے اندر جاتا ہے اور سانس کی نالی کی دیواروں اور ہوادانوں کو متاثر کرتا ہے۔ اس جگہ سوزش کی حالت ہوتی ہے۔ اس سوزش کی وجہ سے خاص رطوبت کا اخراج ہوتا ہے اور یہ رطوبت ہوادانوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ سانس کا نظام بری طرح متاثر ہوتا ہے اور تکلیف دہ صورت پیدا ہوتی ہے۔

رطوبت کے جمع ہونے سے پھیپھڑے میں سختی آتی ہے اور ان کی حالت ٹھوس ہونے لگتی ہے۔ ان کا رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی حالت مرض کے آغاز میں ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں کی سطح کھردری ہو جاتی ہے اور جب مرض شدید ہوتا ہے تو ان کی رنگت شدید سرخ ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑے کے اوپر والی سطح پر مائع کا اجتماع ہوتا ہے۔

اس مرض میں W.B.C مرض کا مقابلہ کرنے سے تباہ ہوتے ہیں اور ان کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد پھیپھڑوں کی سختی تحلیل ہونے لگتی ہے اور یہ پانی کی طرح ہو جاتا ہے۔

اس کی وجہ سے جسم سست ہو جاتا ہے۔ سردی کے ساتھ بخار آتا ہے۔ سانس میں دقت آتی ہے' کھانسی آتی ہے' بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ بلغم میں خون کی آمیزش ہو سکتی ہے۔ بلغم کا رنگ سبز اور بدبودار ہوتا ہے۔ سینے میں درد ہوتا ہے۔ اگر اس مرض کو کنٹرول نہ کیا جائے تو پھر پھیپھڑوں میں پیپ بھر جاتی ہے اور اس کی پیچیدگی سے پھیپھڑا پھٹ سکتا ہے۔

اگر مرض کو کنٹرول نہ کیا جائے تو موت واقع ہو سکتی ہے۔

سوال 6: قوت مدافعت کیا ہوتی ہے؟ نیز قدرتی قوت مدافعت اور حاصل کردہ قوت مدافعت کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

سوال 7: انیمیا کی تعریف اور درجہ بندی کریں۔ آئرن کی کمی سے لاحق ہونے والے انیمیا کی وجوہات' نشانیاں اور لیبارٹری تجزیہ کے بارے میں لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

-1 کوڑھ .... کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔(Mycobacterium Leprae)
-2 گلینڈرز .... کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔(Burkholderia Cepacia)
-3 ٹائیفائیڈ .... کی وجہ سے ہوتا ہے۔(Salmonella Typhi)
-4 کاربنکل .... کی وجہ سے ہوتے ہیں۔(Staphylococcus Aureus)
-5 Falciparum .... بیماری کی وجوہات کا سبب بنتا ہے۔(ملیریا)
-6 Bordetella Pertussis .... بیماری کا پیدا کردہ ہے۔(کالی کھانسی)
-7 Icterus نومولود کے .... کو کہتے ہیں۔(یرقان)
-8 S.G.O.T .... کا مخفف ہے۔
(Serum Glutamic-Oxaloacetic Transaminase)
-9 HBsAg کا ٹیسٹ .... کے لیے ہوتا ہے۔(ہیپاٹائٹس 'بی' وائرس)
-10 یوریمیا کا مطلب خون میں .... کا بڑھ جانا ہے۔(یوریا)

فلاسفی (2020ء)

سوال 1: یک طرفہ امراض کیا ہیں؟ ان کی اقسام کتنی ہیں اور آپ ان کا علاج کیسے شروع کریں گے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 7

سوال 2: مزمن امراض میں غذا کے استعمال کو وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: ان امراض کی کیفیت حاد امراض سے اُلٹ ہوتی ہے۔ یہ بہت آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور اپنی انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان امراض کے بڑھنے میں طویل عرصہ لگتا ہے۔ یہ طویل عرصہ تک مریض کو بیمار رکھتے ہیں۔

یہ مزمن امراض کسی جراثیم کی وجہ سے بھی ہو سکتے ہیں اور جراثیم کے بغیر بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ امراض جنسی بھی ہو سکتے ہیں اور غیر جنسی بھی۔ یہ عفونتی بھی ہو سکتے ہیں اور غیر عفونتی بھی۔ ان تمام اقسام کی تفصیل الگ سے کتاب میں موجود ہے۔

اس طرح کے امراض کا زہر بعض اوقات جسم میں عرصہ تک سویا رہتا ہے اور پھر بیدار ہو کر انسان کو بیمار کر دیتا ہے۔

اس میں سفلس اور سائیکوسس بہت خبیث امراض ہیں جو عیاشی کے نتیجہ میں پھیلتے ہیں۔ یہ امراض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی انسان تک محدود نہیں رہتے بلکہ ان کا اثر موروثی ہوتا ہے۔ اس کے اثرات نسلوں تک چلتے ہیں۔ مزمن امراض قوت حیات کے کمزور ہو جانے سے پیدا ہوتے ہیں اور قوت حیات بیدار نہیں ہوتی اس میں ردعمل پیدا نہیں ہوتا اس وجہ سے مریض طویل عرصہ تک بیمار رہتا ہے۔

مزمن امراض سے انسان صحت یاب بھی ہو جاتا ہے اور بعض مزمن امراض جان لیوا بھی ہوتے ہیں۔

مزمن امراض میں خوراک اور پرہیز:

مزمن امراض میں خوراک اور پرہیز بالکل مختلف ہے۔ اس میں کسی بھی صورت میں مریض کی خواہش کو پورا نہیں کیا جاتا بلکہ خوراک اور پرہیز کے حوالہ سے ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کیا جاتا ہے۔

- ★ مریض کو کوئی ایسی چیز نہیں دی جاتی جو دواء کے راستے میں، شفاء کے راستے میں رکاوٹ بن سکے۔ اس طرح کی اشیاء جو ادویاتی تاثیر رکھتی ہیں، ان کا استعمال نہیں کرایا جاتا ہے۔
- ★ جو اشیاء کسی دوا کے اثر کو ختم کر سکتی ہوں، ان کو بھی استعمال نہیں کروایا جاتا ہے۔
- ★ چائے اور کافی سے بھی ادویات کا اثر ختم ہو سکتا ہے اس لئے ان کا استعمال بھی احتیاط سے کرایا جاتا ہے۔
- ★ شراب، مصالحہ جات اور تیز خوشبو کا استعمال بند کروا دیا جاتا ہے۔
- ★ نمک یا چینی کی کثیر مقدار سے گریز کیا جاتا ہے۔
- ★ مریض کو سادہ اور زود ہضم غذا دی جاتی ہے۔
- ★ مریض کے کمرے میں خوشبودار پھول رکھنے سے منع کر دیا جاتا ہے۔
- ★ مریض کے لباس، کمرے کا درجہ حرارت ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق رکھا جاتا ہے۔
- ★ مریض کو غم، فکر، پریشانی اور شور سے بچایا جاتا ہے۔

★ مریض کو سادہ زندگی بسر کرنے کی اور پانچ وقت نماز کی تلقین کرنی چاہئے تاکہ اس کی روح کے طاقتور ہونے سے قوت حیات میں بھی تحریک پیدا ہو۔

سوال 3: معالج کے لیے ڈاکٹر ہانیمن کی ہدایات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 6

سوال 4: (الف) حاد امراض کی کیس ٹیکنگ میں لیے جانے والے اہم اقدامات لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 7

سوال 4: (ب) اگر ایک بخار کا مریض آپ کے کلینک پر آ جائے تو آپ اس سے کس قسم کی علامات لیں گے؟

جواب: نوبتی امراض کو Intermittant Diseases بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ امراض ہیں جو بار بار لوٹ کر آتی ہیں اور ان کا آنا ایک مقررہ وقت کے ساتھ ہوتا ہے اور اپنے اس مقررہ وقت کی پابندی سے آنے کی وجہ سے یہ ''نوبتی امراض'' کہلاتی ہیں۔

اس طرح کی امراض میں بہت سے بخاروں کی مثال دی جا سکتی ہے اور اس میں ملیریا کی مثال بہت بڑی ہے جس کو باری کا بخار بھی کہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ایک نوبت کے ساتھ آتا ہے۔ یہ نوبتی وقفہ مختلف ہو سکتا ہے۔ فرض کریں آپ کے پاس بخار کے پانچ مریض آتے ہیں' ان میں درجہ حرارت بے شک مشترک ہو لیکن کسی کو پیاس ہو گی' کسی کو نہیں ہو گی۔ کسی کو سردی لگے گی' کسی کو نہیں لگے گی۔ اب ان کی اس الگ کیفیت کے باوجود دواء ایک نہیں ہو سکتی۔ اس کی علامات کے مطابق الگ الگ دوا دی جائے گی۔

ہومیوپیتھی انفرادیت کے اصول پر عمل کر کے مریض کو درست اور مکمل شفاء دیتی ہے۔ کسی بھی مریض کے علاج کے لئے کیس ٹیکنگ کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں ہم مریض کی مکمل علامات معلوم کر کے دوا کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار درج ذیل ہے:

★ جب مریض آپ کے پاس آئے تو اس کی مکمل بات غور سے سنیں۔ خاص طور پر مزمن امراض میں۔ مریض کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی کہانی سنی جائے۔ ڈاکٹر کا فرض ہے کہ اس کی کہانی سنے اور اس دوران خاص علامات نوٹ کرے۔

★ مریض سامنے بیٹھا ہو تو اگر اس میں کوئی خاص ظاہری علامت نظر آئے تو اس کو بھی نوٹ کیا جائے۔

★ اگر مریض کسی غیر ضروری بات کی طرف نکل جائے تو اس کو غیر محسوس طریقہ سے اصل بات کی طرف لے آئے۔

- ★ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ اپنی بات آہستگی سے اور ترتیب سے بیان کرے۔ مرض کے آغاز سے آخر تک کا مکمل احوال بیان کرے۔
- ★ اگر مریض کی باتوں میں تضاد ہو تو گھر والوں سے اس کی تصدیق کر لیں۔
- ★ مزمن مرض میں ایک نشست میں دوا کا انتخاب نہ ہو سکے تو پلاسیبو دے کر دوسری نشست کا اہتمام کریں۔
- ★ اگر مریض کسی بات کو چھپانے کی کوشش کرے تو اس سے کراس سوال کر کے جواب معلوم کرنے کی کوشش کریں۔
- ★ اگر مریض کی بیان کردہ باتوں میں کوئی بات رہ جائے تو وہ اس سے سوال کر کے معلوم کر لیں۔
- ★ مکمل تشخیص کے لئے مریض کی ذہنی اور جسمانی علامات حاصل کریں۔
- ★ علامات کے ساتھ اس کی کمی زیادتی بھی معلوم کریں۔
- ★ مریض کے مکمل احساسات و محسوسات نوٹ کریں۔ اس کی پسند ناپسند معلوم کریں۔ موسم کی پسند، اشیاء کی پسند تمام تفاصیل معلوم کریں۔
- ★ دوروں کی بات ہو تو اس کے متعلق ہر طرح کی تفصیل معلوم کریں۔ مریض کے اندر کسی طرح کا ڈر ہو تو اس کو معلوم کریں۔
- ★ اگر کوئی بات واضح نہ ہو تو ضروری ٹیسٹ بھی کروائے جا سکتے ہیں۔
- ★ مریض عورت ہو تو اس کے حیض کے متعلق تفاصیل ضرور معلوم کریں۔
- ★ اس کے بعد ایک مجموعہ علامات حاصل کر کے کیس کو ریپرٹرائز کریں اور بالشل دوا کا انتخاب کریں۔

سوال 5: کیا خارجی طور پر استعمال ہونے والی ادویات ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں جائز ہیں؟ اپنا تبصرہ کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 9

سوال 6: جذباتی بیماریوں کے بارے میں لکھیں اور ان کا علاج کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 3

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیے:

(i) پوٹینسی کا چناؤ

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 3

(ii) تنویم (Mesmerism)

یہ طریقہ ویانا کے ایک معالج مسمر نے 1772ء میں دریافت کیا۔ مختلف اعصابی کیفیات کا علاج جس طریقے سے کیا اس کو شخصی مقناطیسیت کا نام دیا تھا جو کہ دراصل Hypnotism سے مشابہ تھا۔ بعد میں مانچسٹر کے ایک سرجن نے 1841ء میں اس کو باقاعدہ علاج کے طور پر ثابت کیا۔

اس طریقہ علاج کا عمل دوسرے طریقہ ہائے علاج سے مختلف انداز میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن آرگینن کے افورزم 288 میں لکھتے ہیں کہ مسمریزم انسان کے لئے خدا کا ایک حیرت انگیز تحفہ ہے۔

اس طریقہ علاج میں ایک خاص ذہنی کیفیت جو کہ نیند سے بہت حد تک مشابہہ ہوتی ہے پیدا کر کے علاج کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ علاج سے مختلف قسم کے امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

سولہویں صدی میں اٹلی کے فزیشن کارڈانو نے ایک مریض پر شخصی مقناطیسیت کی بناء پر خواب خرام طاری کی تھی اور اسے صحت یاب کیا تھا۔ ڈاکٹر ہانیمن نے اس طریقہ کو تعمیری قوت کا نام دیا ہے اور خود ڈاکٹر ہانیمن نے اس طریقہ علاج میں دراصل جسم کی توانائی کو مجتمع کرنے پر زور دیا تھا اور ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق جس طرح کہ مقناطیس لوہے کی سلاخ میں مقناطیسیت پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے جو کہ دراصل اس سے خارج ہونے والی توانائی ہے اسی طرح کوئی شخص جس کی قوت فکر زیادہ ہو وہ اپنی اس طرح کی توانائی سے کام لے کر دوسرے شخص کی قوت کو بیدار کرنے کا باعث بنتا ہے اور اس طرح سے مریض جملہ تکالیف سے شفاء حاصل کر سکتا ہے۔

مسمریزم میں اس علم کو جاننے والے شخص کی قوت غیر مادی طور پر معمول پر اثر کر کے اسے صحت یاب کر سکتی ہے۔ مسمریزم کے ذریعے مریض کی قوت حیات کو جو کمزور حالت میں جسم کے کسی حصے میں پڑی ہوتی ہے اس کی اصل جگہ پر لایا جا سکتا ہے یعنی اس کے ذریعے قوت حیات پر اثر انداز ہو کر مریض کی قوت حیات کے توازن کو درست کرتا ہے۔

مسمریزم کے ذریعے پرانے زخموں اور اعضاء کے فالج کو دور کیا جا سکتا ہے۔ ہر مرض میں اس کا استعمال سوچ سمجھ کر اور صرف ان امراض میں کرنا چاہئے جہاں پر یہ اپنے اثرات مرتب نہ کرے یا اندرونی طور پر دواء دینے کے باوجود کسی قسم کی شفایابی حاصل نہ ہو رہی ہو۔

مسمریزم کرنے والے شخص میں ہمدردی، خوش اخلاقی اور نیک جذبات کا پایا جانا بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس میں پائی جانے والی انسانی ہمدردی ذاتی قربانی کا جذبہ اور حکمانہ نیک قوت ارادی کے ذریعے ہی وہ اپنے مریض پر زیادہ سے زیادہ اثر کر کے اس کو صحت یاب کر سکتا ہے۔ مسمریزم کی دو صورتیں ہیں مثبت مسمریزم جس سے فائدہ پہنچتا ہے جبکہ منفی سے نقصان پہنچتا ہے۔

(iii) سینٹی سی مل سکیل

اس سکیل میں دوا اور ویہکل کی نسبت 1:99 ہوتی ہے۔ 1 حصہ دوا اور 99 حصے الکوحل ملائی جاتی ہے۔ اس کو c سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کی پہلی طاقت 1c کہلاتی ہے جس کی ڈرگ پاور 1/100 ہوتی ہے۔

1c کے بعد 2c بنائی جاتی ہے۔ اس کی تیاری میں 1c کا ایک حصہ 99 حصے الکوحل شامل کی جاتی ہے۔ اس کی ڈرگ پاور 1/10000 ہوتی ہے۔

اسی طرح جو طاقت بنائی ہو اس کے لئے گزشتہ طاقت کا 1 حصہ اور 99 حصے الکوحل کے شامل کئے جاتے ہیں۔

➤ سوال 8: درست اور غلط کی نشاندہی کریں' کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

-1 تمام امراض سیاز یمک ہوتے ہیں۔ (غلط)
-2 سلفس تمام امراض کی ماں ہے۔ (غلط)
-3 تمام علامات کو دور کرنے کا نام شفاء ہے۔ (درست)
-4 سلفس کے مریض ذہین ہوتے ہیں۔ (غلط)
-5 یونانی ایک قدرتی طریقہ علاج ہے۔ (درست)
-6 ہومیوپیتھی ادویات کی پروونگ صحت مند انسانوں پر کی جاتی ہے۔ (درست)
-7 آرگنن کے پانچویں ایڈیشن میں 290 افورزم ہے۔ (غلط)
-8 ڈیسی مل سکیل ڈاکٹر ہیرنگ نے متعارف کروایا۔ (غلط)
-9 سورا مریض فعلی تبدیلیاں لاتا ہے۔ (غلط)
-10 مزمن امراض میں غذا شفاء کے عمل میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ (غلط)

سائیکالوجی/نفسیات (2020ء)

سوال 1: Reflex Arc کیا ہے؟ مرکزی اعصابی نظام کو فلو چارٹ کی شکل سے واضح کریں۔

جواب: Reflex Arc کیا ہے؟

A reflex, or reflex action, is an involuntary and nearly instantaneous movement in response to a stimulus. A reflex is made possible by neural

pathways called reflex arcs which can act on an impulse before that impulse reaches the brain.

For Example:

A simple reflex arc happens if we accidentally touch something hot.

* Receptor in the skin detects a stimulus (the change in temperature).
* Sensory neuron sends electrical impulses to a relay neuron, which is located in the spinal cord of the CNS. ...
* Motor neuron sends electrical impulses to an effector.

مرکزی اعصابی نظام:

دیکھیں: پرچہ سال 2018ء کا سوال 6

سوال 2: اختلال ذہنی کیا ہے؟ اس کی تشخیص، ہومیو پیتھک علاج بمعہ نشانیاں، علامات اور درجہ بندی کریں۔

جواب: اختلال ذہنی (سائیکوسس) کا مریض تنہائی پسند ہوتا ہے۔ بعض مریض گوشہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کا مریض دوسروں سے اپنی تکلیف بیان نہیں کرتا اور اس بیان نہ کرنے سے چھپانے سے وہ بہت سے مسائل سے دوچار ہو جاتا ہے۔

مریض گردوپیش سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اپنے ماحول میں دلچسپی نہیں لیتا۔ اس کی قوت فیصلہ ختم ہو جاتی ہے۔ اس مرض شیزوفرینیا میں مبتلا لوگ عجیب حرکات کرتے ہیں۔ وہ جس حالت یا پوزیشن میں بیٹھا ہو گھنٹوں اسی حالت میں بیٹھا رہتا ہے۔ یہ امکان بھی ہوتا ہے کہ اردگرد کے افراد پر تشدد کرے۔ اشیاء کی توڑ پھوڑ کر سکتا ہے لیکن گردوپیش سے بے خبر ہوتا ہے۔ اس طرح کے مریض میں کوئی ہیجانی حالت نہیں آتی۔

اختلال ذہنی (سائیکوسس) کا مرض بھی جنسی ملاپ سے لاحق ہوتا ہے۔ مرد اور عورت کے باہمی اختلاط کے نتیجہ میں سوزاکی مادہ دوسرے ساتھی کو لگ جاتا ہے۔ مواد لگنے کے چند روز بعد اس کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

سوزش کے ابتدائی درجہ میں پیشاب کی نالی میں جلن شروع ہوتی ہے۔ یہ حالت عموماً چھوت لگنے کے ایک ہفتہ بعد شروع ہوتی ہے لیکن مرض کا حملہ شدید ہونے کی صورت میں زمانہ حضانت کم بھی ہو سکتا ہے۔

عورتوں کو سوزاکی مادہ زیادہ تنگ نہیں کرتا کیونکہ حیض آنے سے سوزاکی زہر ہر ماہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کے باوجود تناسلی اعضاء میں کافی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد پیپ خارج ہونا شروع ہوتی ہے۔ ابتداء میں پیپ سبزی مائل اور بعد میں زرد ہو جاتی ہے۔ وقت

گزرنے کے ساتھ اس میں خون کی آمیزش بھی ہو جاتی ہے۔

پیشاب کی نالی کی بلغمی جھلی میں نہ صرف ورم بڑھتا چلا جاتا ہے بلکہ غلفہ کی اندرونی سطح' حشفہ اور پیشاب کی نالی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ علامات کا آغاز آلت کی سپاری پر معمولی سرسراہٹ سے شروع ہوتا ہے جس کے ساتھ ہی شہوت بڑھ جاتی ہے۔ آلت ہر وقت کھڑا رہتا ہے۔ اس موقع پر اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو مرض بڑھ جاتا ہے لیکن اگر اس سوزا کی یا بواسیری زہر کو جوانی میں دبا دیا جائے تو پھر بڑھاپے میں تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ نیز آئندہ نسلوں میں بھی منتقل ہوتا چلا جاتا ہے۔

بعض اوقات تیز مرچ مصالحے اور زیادہ گرم علاقوں میں رہنے والوں یا گرم پتھروں سے ڈھوانی (مقعد اور آلت کو صاف کرنا) کرنے سے مصنوعی طور پر بواسیری یا سوزا کی مادہ جسم کو لگ جاتا ہے۔ اس مرض کی شدید حالت میں آلت میں سوراخ ہو جاتے ہیں اور پیشاب متعدد راستوں سے آتا ہے اور پیشاب کے لگنے سے مریض چیخیں مارتا ہے۔

نشانیاں:

1- مریض دوسروں کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔
2- اس کا مریض کند ذہن اور چڑچڑا ہوتا ہے۔
3- اس کے مریض کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔
4- دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے۔
5- اس کے زہر سے بچوں میں سوکھا پن ہو سکتا ہے۔

علامات:

★ مریض انتہائی شکی مزاج' اپنی ہر بات کو خفیہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کی کوئی بات بھی کسی پر ظاہر نہ ہو۔
قوت حافظہ نہایت کمزور یہاں تک کہ نام اور تاریخ تک بھول جاتے ہیں۔
★ خون کے سرخ ذرات کی تعداد میں شدید کمی ہو جاتی ہے۔
★ ہر وقت دوسروں کو نقصان پہنچانے کے چکر میں ہوتا ہے یعنی بدی اور شرارت اس کی رگوں میں رچی بسی ہوتی ہے۔
★ بدفطرت' بدخصلت' جھوٹا اور ذلیل قسم کا انسان ہوتا ہے۔
★ دوسروں کے لئے محبت کے جذبات سے کلیتاً عاری ہوتا ہے۔
★ بے ایمان' بے ضمیر اور خودغرض ہوتا ہے۔
★ گٹھیا کا مریض اور گٹھیاوی دردوں کے ساتھ سوزش بھی پائی جاتی ہے۔
★ ہر وقت کسی نہ کسی سوچ میں گم رہتا ہے اور کچھ نہ سوچنے کو ملے تو اپنی بیماری کے متعلق ہی سوچ میں غلطاں رہتا ہے۔

★ پیشاب کی نالی میں سوزش اور درد رہتا ہے۔
★ بارش' آندھی' طوفان وغیرہ کی آمد پر چڑچڑاہٹ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
★ جسم کے مختلف حصوں پر مسے' گومڑیاں' رسولیاں حتیٰ کہ کینسر بھی اس زہر کا شاخسانہ ہے۔
★ بار بار پیشاب آنے کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔
★ آندھی اور طوفان کی آمد پر ایک جگہ ٹک کر نہیں بیٹھ سکتا۔
★ آندھی اور طوفان کی آمد سے قبل پیشاب کی بار بار حاجت۔
★ جس بات کے متعلق بکواس شروع کرے موضوع کی جان نہیں چھوڑتا۔
★ عورتوں میں رحم اور بیضہ دانی کے امراض۔
★ مردوں میں خصیوں کا ورم' استسقاء' جوڑوں کے درد' نزلہ' زکام' ناک' حلق' معدہ' پھیپھڑے' آنتیں' رحم وغیرہ میں تکلیف۔
★ ذیابیطس۔
★ خونی پیشاب آنا۔

سوال 3: بے نالی غدود کیا ہوتے ہیں؟ ان کے نام بتائیں اور ہائپرتھائیرائیڈزم کے اثرات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

سوال 4: انسانی دماغ کے مختلف حصوں کی مختصر وضاحت کریں نیز سیری بیرم کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

جواب: انسانی دماغ کے مندرجہ ذیل حصے ہوتے ہیں:

1- Fore Brain اگلا دماغ
2- Mid Brain درمیانی دماغ
3- Hind Brain پچھلا دماغ

دماغ کھوپڑی کے اندر واقع ہوتا ہے۔ یہ تقریباً کسی گول کرے کا نصف ہوتا ہے۔ یہ اعصابی نظام کا سب سے اہم اور نازک حصہ ہے۔ اس کا وزن تقریباً 1.5 کلوگرام ہوتا ہے۔ عام طور پر انسانی دماغ چالیس سال کی عمر تک نشوونما پاتا ہے۔ نشوونما کے دوران ابتدائی حالت میں یہ تین حصے بناتا ہے جو کہ اگلا دماغ' درمیانی دماغ اور پچھلا دماغ ہوتا ہے۔

اگلا دماغ (Fore Brain):

یہ دماغ کا سب سے بڑا اور اوپر والا حصہ بناتا ہے۔ یہ دماغ کا 7/8 حصہ ہوتا ہے۔ اس کو سیری برم بھی کہتے ہیں۔ اس کے دو بڑے حصے ہوتے ہیں جو کہ دو دماغی نصف کرے کہلاتے ہیں۔ یہ

نصف کرے دائیں بائیں طرف ہوتے ہیں' یہ دونوں نصف کرے آپس میں ایک دوسرے سے بنیادی طور پر اعصابی ریشوں کے ایک بنڈل کے ذریعے جڑے ہوتے ہیں جسے کارپس کلوزم کہتے ہیں۔ سیری برم کا بالائی حصہ کارٹیکس کہلاتا ہے۔ اس سطح پر بھورے رنگ کے اعصابی خلیات کے گروہ پائے جاتے ہیں جسے Grey Matter کہتے ہیں جبکہ اندرونی حصے کو میڈولا کہتے ہیں جو سفید مادے سے بنتا ہے۔ ان لوبز Lobes کے نام کھوپڑی کی ہڈیوں کے ناموں کی مناسبت سے ہوتے ہیں۔

درمیانی دماغ (Mid Brain):

دماغ کا یہ حصہ سیری برم اور پونز کے درمیان تقریباً 2 سنٹی میٹر پر مشتمل ہے۔ یہ دماغی تنے کا کچھ اگلا حصہ بناتا ہے۔ یہ دو واضح سفید مادے کے بنڈلوں پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں سیری برل بڈنکلز کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس میں چار چھوٹے چھوٹے اُبھار پائے جاتے ہیں جن کو Quadri Geminal کہتے ہیں۔ ان اُبھاروں کے علاوہ ایک اور بڑا اُبھار پایا جاتا ہے جسے Pineal Body کہتے ہیں۔ یہ ابھار آنکھ اور کان کی بعض حرکات معکوسہ کو قابو میں رکھتے ہیں جب کہ Body دماغ کا سفید مادہ سیری برم پل دماغ سیری بیلم میڈولا اوبلنگاٹا اور حرام مغز کے نچلے مراکز کے درمیان رابطہ کا کام کرتا ہے۔ درمیانی دماغ سے ایک نالی گزرتی ہے جو کہ تیسرے اور چوتھے بطین کو ملاتی ہے۔ دماغ کے درمیانی حصہ سے تیسری اور چوتھی Cranial nerves نکلتی ہے۔

پچھلا دماغ (Hind Brain):

یہ تین حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

- i- پل دماغ
- ii- دماغ اصغر
- iii- میڈولا اوبلنگاٹا

میڈولا میں قلب کی حرکات اور تنفس کی شرح کو کنٹرول کرنے والے مراکز پائے جاتے ہیں جنہیں Vital Centres کہتے ہیں نیز خون کی نالیوں کے عضلات کی نالیوں کی حرکات کو بھی کنٹرول کرتے ہیں۔ اس حصہ پر چوٹ کا لگنا بعض اوقات بہت سنگین ہوتا ہے جس کی وجہ سے تنفس یا دل کے اچانک فیل ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں جو موت کا باعث بن سکتے ہیں۔ آخری چار دماغی اعصاب میڈولا سے منسلک ہوتے ہیں۔

بڑا دماغ (Cerebrum)

بڑا دماغ درج ذیل افعال ادا کرتا ہے:

1- ہر طرح کی دماغی قوت حتیٰ کہ قوت ارادی اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بڑے دماغ میں ہی ہوتی ہے۔

-2 بڑے دماغ کے متاثر ہونے سے دماغی صلاحیتیں مفلوج ہو جاتی ہیں۔
-3 بڑا دماغ بیمار ہونے یا چوٹ آنے سے عقل وشعور ختم ہو جاتا ہے۔
-4 اس کے متاثر ہونے سے تمام ارادی حرکات ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ ارادی حرکات اس سے کنٹرول ہوتی ہیں۔
-5 دماغ کے خاکی مادے کے مختلف حصے مختلف اعضاء کی حرکت کنٹرول کرتے ہیں۔
-6 اس کا دایاں نصف کرہ بائیں جانب کی حرکات کنٹرول کرتا ہے اور بائیں طرف سے احساس قبول کرتا ہے۔
-7 بایاں نصف کرہ دائیں جانب کی حرکات کو کنٹرول کرتا ہے۔
-8 دایاں حصہ بیکار ہو جائے تو بائیں جانب فالج ہو جاتا ہے اور اگر بایاں حصہ بے کار ہو جائے تو دائیں جانب فالج ہو جاتا ہے۔
-9 اس دماغ کے Motor Areas سے ارادی تحریک کا آغاز ہوتا ہے اور عضلات حرکت کرتے ہیں۔
-10 اس کے Sensory Areas احساس اور تاثرات کو قبول کرتے ہیں۔
یہ جسم کی کئی غیر شعوری حرکات کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ CNS کے بقیہ حصوں کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔

بڑے دماغ (سیری برم) کے لوبز:

شگافوں کی وجہ سے سیری برم چار لوتھڑوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سیری برم کا ریکس میں ایسے علاقے بھی پائے جاتے ہیں جن میں گفتگو سوچ، ذہانت اور یادداشت کے مراکز پائے جاتے ہیں۔ منصوبہ بندی، اندازہ لگانا، سیکھنے کی صلاحیت اور پیش گوئی کا تعلق بھی اسی حصہ سے ہے۔

سوال 5: تشویش اور ڈیپریشن کے مریض کے علاج کے لیے کون سا نفسیات کا طریقہ زیادہ قابل قبول ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: اقتصادی مستقبل، بچوں کی بہبود، ازدواجی عدم موافقت اور دیگر مسائل فرد کی تشویش کا باعث ہوتے ہیں۔ ممکنہ حد تک ان مسائل کو حل کرنے یا کروانے کی کوشش کریں۔ حل دیر طلب ہو تو مریض کو مسلسل مینٹل تھراپی دیتے رہیں (دوستانہ طرز سے) فرد کو بیزار نہ ہونے دیں۔ اُس پر الزام تراشی نہ کریں بلکہ دیگر عوامل کو بنیاد بنا کر فرد کو جینا سکھائیں۔ لگی بندھی روٹین سے ہٹا کر نئی دلچسپیوں میں لگائیں، اُس کی اُکتاہٹ اور بیزاری بتدریج کم ہونا شروع ہو جائے گی۔ اُس کے معمولات کو مثبت انداز میں نئی ترتیب دیں۔ اُس کو یقین دلا دیں کہ اس دنیائے رنگ و بو میں وہ بھی برابر کا حصہ دار ہے۔
کتابوں کی طرف متوجہ کریں بالخصوص سفرنامے اور طنز و مزاح کی کتابیں پڑھنے کا موقع دیں۔

سوال 6: جذبات کیسے انسانی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ تفصیلی بحث کریں۔

جواب: فرد اپنے ذہن کو درست حالت میں رکھے تو جذبات پر قابو رکھ سکتا ہے۔ ایسا فرد معاشرے کے لئے نعمت ہوتا ہے کیونکہ ذہنی صحت مند افراد ہی کسی معاشرے کا اثاثہ ہوتے ہیں مگر یہ ہر شخص کے بس کی بات نہیں اس لئے نفسیاتی اصولوں کی پیروی اس انداز میں کریں کہ نفسیاتی حفظان صحت قائم رہے کہ صحت مند ذہن اور صحت مند جسم لازم وملزوم ہیں۔ یہ ضرب المثل اس سے پہلے اُلٹ ہوتی تھی کہ صحت مند جسم صحت مند ذہن کا حامل ہوتا ہے مگر تجربات نے ثابت کیا صحت مند ذہن ہی صحت مند جسم کو قائم دائم رکھ سکتا ہے اسی لئے ذہنی علاج کے معالجین کو عام معالجین سے زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے کہ جسم کے اعضاء تو نظری یا دیگر کئی طریقوں سے دیکھے اور اُن کی خرابیاں محسوس کر لی جاتی ہیں جبکہ ذہن ایک کیفیت کا نام ہے اور کیفیت بھی وہ جو تمام عمر پر محیط ہے۔ اُس کی نوک پلک سنوارنا اور درست حالت میں رکھنا صاحبان عقل ودانش کا ہی کام ہے۔

انسان کو ضرر پہنچانے والے جذبات میں معاشی حالات' تمدنی حالات' اخلاقی حالت' تعلیمی حالت' مالیات' جنسی معاملات شامل ہوتے ہیں کہ یہ معاملات انسانی فکر کو مشتعل کر دیتے ہیں اور جب انسانی تفکر مشتعل ہو جاتا ہے تو مختلف کیفیات آہستہ آہستہ یا ایک دم ہیجان کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس ہیجان کے پس منظر میں خوف' پریشانی' غم' نفرت' احساس کمتری' احساس برتری اور دیگر نفسیاتی احساسات کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر یہ احساسات ہلکے ہوں تو فرد کو سلگائے رکھتے ہیں اور اگر فوری اُبال کی شکل میں فوری ایکسیڈنٹ کا باعث ہو کر کبھی دماغی شریان کو پھاڑ دیتے ہیں اور کبھی فالج اور حرکت قلب بند ہو جانے اور بلڈ پریشر بڑھنے کی صورت میں نقصان کر دیتے ہیں۔ عام آدمی ان احساسات اور جذبات کی لہروں کو سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ان کے ردعمل کا شکار ہو جاتا ہے مگر ذہنی عوامل کی سمجھ بوجھ رکھنے والے افراد ان پر کنٹرول کر کے شدید عوارض کا شکار ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ آج کی ہنگامہ بھری زندگی دن رات کے کسی نہ کسی لمحہ جذبات کے ضرررساں حملہ کی زد میں ضرور آتا ہے۔ زیادہ حساس لوگ ان حملوں کا زیادہ شکار ہوتے ہیں اور لاشعوری طور پر بیمار ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی احساس کمتری اور کسمپرسی کی حالت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یہ احساس جسم کو دیمک بن کر کھا جاتے ہیں۔

نفسیاتی علاج:

ایسے اشخاص کو ذہنی طور پر مثبت سوچ کی طرف واپس لانے کے لئے تحلیل نفسی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر اُس کا ایمان زندہ کریں کہ دنیا کی تنگ و دو جسم کو روگی بناتی ہے۔ قدرت نے ہمارے گردوپیش اپنے انعامات کی بارش کر رکھی ہے جو ہمیں مسرتوں اور ذہنی سکون سے متمتع کرتے ہیں تو ان کو بھول کر ہم کفران نعمت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہمارا جسم خود بھی اپنا حفاظتی نظام رکھتا ہے۔ ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں یا بیماریوں سے پریشان ہونے کی بجائے اُن کا مقابلہ پورے شدومد سے کرنا چاہئے اس کے لئے دوا کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ہم جس قدر اپنے شعور کی اصلاح کر کے ذہن کو اُس

کی درست سمت دے سکیں ضرر رساں جذبات اُتنے ہی فیل ہوتے جائیں گے۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

(i) ڈر/خوف

ہم کہہ سکتے ہیں کہ خوف ایک حالت کا نام ہے۔ یا یہ ایک مرضیاتی حالت ہے۔ اس حالت یا مرض کو ترسناکیاں بھی کہا جاتا ہے۔ اس حالت کا تعلق انسان کے اندر کام کرنے والے نظام اعصاب سے ہے۔ خوف کیا ہے' ایک عجیب و غریب کیفیت کا نام ہے جس کو بعض اوقات اس میں مبتلا شخص بھی درست طریقہ سے بتا نہیں سکتا۔

خوف کی کئی حالتیں ہیں۔ خوف کی ایک حالت وہ ہے جب اس چیز کا مجسم وجود ہوتا ہے جس سے وہ خوف زدہ ہوتا ہے اور وہ اس موجود چیز سے خوف کھاتا ہے' ڈرتا ہے جیسے سامنے کوئی خوفناک چیز موجود ہو۔

بعض خوف کسی وجہ سے کسی سبب سے جنم لے لیتے ہیں جیسے پاگل کتا کاٹ لے تو انسان کے اندر پانی کا خوف پیدا ہو جاتا ہے وہ پانی سے ڈرتا ہے جیسے ہی پانی دیکھتا ہے' وہ ڈرتا ہے' چیختا ہے۔ خوف کی ایک حالت ایسی ہوتی ہے جسے ہم بے جا خوف کہتے ہیں کہ انسان ایسی چیز سے ڈرتا ہے جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا لیکن وہ خیالی اور فرضی بات پر اس سے ڈرتا رہتا ہے۔

خوف انسانی زندگی پر بہت سے اثرات مرتب کرتا ہے۔ خوف سے انسان کی شخصیت متاثر ہوتی ہے اور انسان کے کردار پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔ بعض اوقات خوف بہت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور انسان اس کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہے۔

ویسے تو مختلف افراد مختلف اشیاء سے خوف کھاتے ہیں۔ بعض معمولی چیزوں سے جیسے بھڑ' حشرات' چھپکلی' چوہا وغیرہ لیکن عام اور ممکنہ خوف میں سے ہم چند ایک کا ذکر کرتے ہیں:

- بعض افراد تنہا نہیں رہ سکتے' وہ تنہائی سے خوف کھاتے ہیں۔
- بعض افراد اس کے برعکس لوگوں سے خوف کھاتے ہیں اور تنہائی پسند کرتے ہیں۔
- مختلف جانوروں سے جن میں پالتو جانور اور دیگر درندے وغیرہ بھی شامل ہیں' ان سے لوگ خوف کھاتے ہیں۔
- کچھ اندھیرے میں نہیں رہ سکتے۔ وہ اندھیرے سے خوف کھاتے ہیں۔
- بعض لوگ آگ کو دیکھ کر گھبراتے ہیں۔ آگ سے خوف کھاتے ہیں۔
- بعض افراد آندھی' طوفان' گرج چمک سے خوف کھاتے ہیں۔
- بعض افراد کسی بیماری کے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں کہ فلاں مرض اس کو لاحق نہ ہو جائے۔
- موت ایک برحق چیز ہے۔ ہر ایک کو اس کا ذائقہ چکھنا ہے لیکن کچھ افراد موت سے خوف کھاتے ہیں۔

★ بعض افراد بند جگہ' بندگلی سے خوف محسوس کرتے ہیں۔
★ کچھ لوگ کھلی جگہ پر نہیں جاسکتے' وہ کھلی جگہ سے ڈرتے ہیں۔
★ پانی مختلف صورتوں سے ندی' دریا' سمندر سے خوف کھاتے ہیں اور بعض بیمار کہیں بھی پانی دیکھ کر ڈرتے ہیں۔
★ کچھ لوگ کسی سواری سے خوف کھاتے ہیں جیسے بس میں سفر سے خوف' ریل میں سفر سے خوف' جہاز کے سفر سے خوف' تانگہ میں سواری کرنے سے خوف۔
★ کچھ لوگ بلند مقام پر نہیں جاسکتے' وہ بلندی سے خوف کھاتے ہیں۔
★ ایسے لوگ جو بلاوجہ کسی خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس وجہ سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں اور سر درد' اعصابی درد' امراض معدہ' دھڑکن' بلڈ پریشر وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(ii) سبلائی میشن (Sublimation)

Sublimation is a defense mechanism—an unconscious psychological defense that reduces the anxiety that may result from unacceptable urges or harmful stimuli. 1? According to Freud's psychoanalytic theory, there are three components of personality: the id, the ego, and the superego.

نفسیاتی تجزیاتی نظریہ کے مطابق شخصیت تین اجزاء کے درمیان باہمی تعامل ہے' وہ ہیں:

i- اِڈ (Id)
ii- ایگو (Ego)
iii- سپرا یگو (Super Ego)

شخصیت کا جزو لازم' اِڈ (Id):

شخصیت کا جزو لازم اِڈ (Id) ہے جو وقت پیدائش موجود ہوتا ہے اور یہی جزو اصل ہے۔ یہ ذہنی توانائی کا ذریعہ یا منبع ہوتا ہے جس میں لیبڈو انرجی' جبلت اور محرکات شامل ہوتے ہیں۔ اِڈ (Id) توانائی میں اضافے کو برداشت نہیں کرتا اور اپنے کام کو اصول تلذذ / لطافت کے انجام دیتا ہے تاکہ اضافی توانائی کو فوری طور پر ختم کر دے۔ یہ حقیقت کو نظرانداز نہیں کرتا اس طرح یہ تصوراتی (Steak Dinner) اور حقیقی خوراک کے درمیان فرق نہیں کرسکتا یا ایک تصوراتی جنسی ساتھی اور حقیقی فرد کے درمیان بھی۔ یہ بات واضح ہے کہ حقیقی خوراک یا جنسی ساتھی کا تخیل یا تصویر اس ذہنی توانائی کو جو اِڈ (ID) نے بھوک یا جنسی تحریک سے حاصل کی ہے' کو کم نہیں کرے گا۔ اس لئے ایگو (Ego) اُبھر کر سامنے آئے گی تاکہ اِڈ (Id) کے ایماء پر حقیقی دنیا میں اثرانداز ہو سکے۔

ایگو (Ego):

ایگو (Ego) تجربات میں آنے والی متعصب یعنی غیر حقیقی اور حقیقی اشیاء کے درمیان فرق کو ملحوظ رکھتی ہے۔ ایسا کرنے کے لئے یہ اصول حقیقت کے مطابق کام کرتی ہے۔ اڈ (ID) مطلوبہ اشیاء کے وہ تصورات جو تجربے سے حاصل ہوئے ہوتے ہیں، فراہم کرتی ہے تاکہ دوران طلب بڑھی ہوئی انرجی یا تناؤ کو کم کیا جا سکے نتیجتاً ایگو (Ego) حقیقی جانچ پڑتال میں مصروف ہو جاتی ہے تاکہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ فراہم کردہ تصورات حقیقی ہیں یا تخیلاتی۔ تناؤ میں کمی لانے کے لئے مناسب مواقع کی تلاش کرنے کے لئے ایگو (Ego) اڈ سے حصول تسکین کو عارضی طور پر مؤخر کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ جواباً اڈ (ID) اس مطالبے پر اعتراض کرتی ہے اور محدود وقت تک صبر کرتی ہے۔ پھر ایگو (Ego) پر حاکم ہو جاتی ہے اور فرد کو غیر منطقی رویئے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ایگو (Ego) شخصیت کے تیسرے حصے سپر ایگو (Super Ego) کی بھی ذمہ دار ہوتی ہے۔

سپر ایگو (Super Ego):

سپر ایگو کیا ہے؟ یہ فرد کے لئے معاشرے یا سیکھی گئی معاشرتی اقدار کی داخلی تصویر ہے۔ یہ شخصیت کا اخلاقی جزو ہوتا ہے جو اصول تکمیل پر کاربند ہوتا ہے۔ یہ اصول فرد کو محض حصول تسکین کی بجائے ضابطہ اخلاق پر کاربند رہنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ سپر ایگو کا ایک حصہ "ضمیر" ہے جس کی پیدائش سزا سے ہوتی ہے۔ جب انسان یہ سیکھتا ہے کہ اسے کیا کرنے سے بچنا چاہئے۔ سپر ایگو کا دوسرا ماتحت نظام "Ego Ideal" ہے جو ایسے رویوں سے تشکیل پاتا ہے جن کو سراہا گیا ہوتا ہے اور اس طرح قابل تحسین رویئے کا تعین کرتا ہے۔ اڈ (ID) کی طرح سپر ایگو بھی غیر تعقلاتی ہے کیونکہ جسمانی تسکین یا آسودگی کے رستے میں اڈ اور ایگو کے برخلاف مستقل رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایگو فرد کو سزا یا انعام دے کر اپنی خواہشات کو لاگو کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ سپر ایگو کی ذمہ داری ہے کہ وہ اڈ (ID) اور سپر ایگو (Super Ego) کے مطالبات کے درمیان توازن پیدا کرے۔ اگر کسی شخص کو زندہ رہنا ہے تو پانی اور خوراک کی ضرورت پوری کرنا ناگزیر ہے اور نسل کی بقاء کے لئے جنسی عمل کو ضرور واقع ہونا چاہئے مگر سپر ایگو کا مطالبہ ہے کہ ان بنیادی تحریکات کی تسکین سماجی اور اخلاقی طور پر قابل قبول ذرائع سے ہی ہونی چاہئے۔

(iii) ہسٹریکل نیوروسس

جب نفسیاتی امراض کی تقسیم کا سوال [illegible] عام طور پر علامتی شدت اور [illegible] عدم مطابقت [illegible] ہیں جن میں مریض معاشرے کے عام [illegible] اور سکون کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ اس کی حالت اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ ان کو [illegible] پڑتا ہے۔ ان میں سے ایک اصطلاح نیوروسس ہے۔

اس کے علاوہ کچھ اور امراض ہوتی ہیں جو سائیکوسس کہلاتی ہیں۔ یہ نیوروسس کی نسبت زیادہ شدت والی ہوتی ہیں۔

جب نیوروسس کا ذکر ہوتا ہے تو اس کی کچھ تقسیم ہے۔

:Anxiety Neurosis

اس طرح کی تکلیف میں پریشانی، فکر، تشویش کا احساس اور بے وجہ ہنگامہ خیزی کی علامات بہت نمایاں ہوتی ہیں۔ بعض مریض جسمانی علامات کا مظاہرہ کرتے ہیں جس کی کوئی جسمانی بنیاد نہیں ہوتی اور نہ کوئی حقیقی خرابی ہوتی ہے۔

اس طرح کی نیوروسس میں Obsession، Compussion، ہسٹریا، مصنوعی فالج، مصنوعی بے حسی اور مصنوعی درد وغیرہ بھی شمار کی جاتی ہیں۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1- سائیکوسس کا لفظی مطلب .... ہے۔ (انجیر)

2- RAS کا مکمل جملہ .... ہے جو نیند کے دوران ہمارے ذہن کو حاضر رکھتا ہے۔ (Reticular Activating System)

3- محسوس کرنے والے اعصاب اپنی طاقت کے اعتبار سے تین طرز پر مشتمل ہوتے ہیں: ....، .... اور ....۔ (شعور، تحت الشعور، لاشعور)

4- .... والا دو اور دو سے زیادہ رنگوں میں تمیز نہیں کر سکتا۔ (کلر بلائنڈ)

5- حسی اعصاب حساسیت کو .... تک منتقل کرتے ہیں۔ (دماغ)

6- ADH .... کو کنٹرول کرتا ہے۔ (پیشاب)

7- شیزوفرینیا ایک .... شخصیت کی بیماری ہے۔ (دوہری)

8- فطین لوگوں کا آئی کیو لیول .... اوپر ہوتا ہے۔ (140)

9- نفسیات .... کی سائنس کہلاتی ہے۔ (ذہن)

10- غیر طبعی یا غیر معمولی نفسیات میں .... امراض کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ (ذہنی)

میٹریا میڈیکا (2020ء)

سوال 1: بارہ نمکیات اور ان کے بانی کا نام لکھیں۔ ان نمکیات کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

سوال 2: پائیروجینم کا سمیت میں معالجاتی دائرۂ کار کو تفصیل سے۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

سوال 3: کالی آئیوڈائیڈ اور بریٹا آئیوڈائیڈ کی مرکزی علامات لکھیں۔

جواب: کالی آئیوڈائیڈ اور بریٹا آئیوڈائیڈ کی مرکزی علامات درج ذیل ہیں:

کالی آئیوڈائیڈ کی مرکزی علامات:

کالی آئیوڈائیڈ کی مرکزی علامات ذیل میں بیان کی جارہی ہیں:

- ★ اس میں آتشک کے بعد بال گرنے کی علامت پائی جاتی ہے۔
- ★ شام کو ماتھے کے دائیں جانب احساس جیسے پھٹ جائے گا۔
- ★ آشوب چشم، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بنتے ہیں۔
- ★ ناک کی ہڈیوں کی گلن سڑن پائی جاتی ہے۔ نتھنوں سے بو آتی ہے۔
- ★ بلغمی جھلیوں میں استسقائی سوجن آتی ہے، گیگھا۔
- ★ پیٹ میں پریشان کن اپھارہ آتا ہے کہ جیسے پیٹ پھٹ جائے گا۔ ریاح کے اخراج سے کمی ہوتی ہے۔
- ★ پارے کے استعمال کے بعد دست اور پیچش اور اس کے ساتھ کمر میں درد ہوتا ہے۔
- ★ عضو تناسل کا شدید ورم، خواہش نفسانی کم ہو جاتی ہے۔ خصیے سوکھ جاتے ہیں۔
- ★ نوجوان شادی شدہ لڑکی کے رحم کی سوزش میں مفید ہے۔
- ★ زینہ چڑھنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل کے مقام پر درد ہوتا ہے۔
- ★ نمونیہ میں مفید ہے۔ جب پھیپھڑے بالکل ناکارہ ہو جائیں۔
- ★ لرزہ بستر کی گرمی سے سکون ملتا ہے۔
- ★ چھپاکی نکلتی ہے جو تکلیف دیتی ہے۔
- ★ رات کو کمزور کر دینے والے پسینے آتے ہیں۔ ٹی بی میں بلغم آتی ہے۔

بریٹا آئیوڈائیڈ کی مرکزی علامات:

بریٹا آئیوڈائیڈ کی مرکزی علامات ذیل میں بیان کی جارہی ہیں:

- ★ بہت زیادہ کھاتا ہے لیکن جسم سوکھتا جاتا ہے۔
- ★ بھوک ختم ہو جاتی ہے یا بہت زیادہ لگتی ہے۔
- ★ غذا سے نفرت کرتا ہے اور معدہ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔
- ★ خالی ڈکار آتے ہیں۔ منہ سے پانی بہتا ہے۔
- ★ دل پر جلن ہوتی ہے۔ معدہ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔
- ★ کنٹھ مالا کے غدود متورم ہو جاتے ہیں، نگلتے وقت درد ہوتا ہے۔

- ★ بلغی جھلیوں میں استسقائی پھلاوٹ، گھیگا، چھونے سے ذکی الحس۔
- ★ کھانے کے بعد معدہ میں بوجھل پن کا احساس ہوتا ہے۔ بدہضمی ہوتی ہے۔
- ★ ہچکی اور متلی، پیٹ میں درد ہوتا ہے۔
- ★ اس دواء میں غدود سوکھ جاتے ہیں۔
- ★ لوزتین بڑھ جاتے ہیں۔
- ★ معدہ میں کھنچاؤ کا احساس ہوتا ہے۔ اینٹھن والا درد ہوتا ہے۔
- ★ پیاس جو شدید ہوتی ہے اور بجھتی نہیں۔ صفراوی قے آتی ہے۔
- ★ پیٹ میں ریح اور ریح گڑگڑاتی ہے۔
- ★ گلے اور ناک کے غدود پر اثر کر کے ان کو مزید بڑھنے سے روکتی ہے۔

سوال 4: کن علامات کی بناء پر کیڈمیم سلف کو کیموتھراپی اور ریڈی ایشن کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے؟ واضح کریں۔

جواب: کیڈمیم سلف کینسر کے لئے ایک اچھی دوا ہے۔ اس میں کس طرح کا کینسر پایا جاتا ہے اور اس کی علامات کیا ہیں، ہم ذیل درج کر رہے ہیں:

- ★ یہ دوا کینسر کے آخری درجوں میں بھی کام کرتی ہے۔
- ★ یہ دوا خون کے کینسر میں بہترین کام کرتی ہے۔ کینسر کی وجہ سے خون میں آنے والی تبدیلیوں کو روکتی ہے۔
- ★ معدہ کے کینسر میں مفید ہے۔ جب وہاں زخم بن گئے ہوں جو کہ آخری درجہ میں بنتے ہیں۔
- ★ عورتوں میں رحم اور پستان کے کینسر میں مفید ہے۔ جب وہاں زخم کی حالت آ چکی ہو۔
- ★ جلد کے کینسر کی حالت جب ناقابل مندمل زخم بن چکے ہوں، کام آتی ہے۔
- ★ اس دوا کے مریض میں کینسر کی حالت میں زبردست بے چینی پائی جاتی ہے اور جلن کا احساس ہوتا ہے نیز کمزوری بھی ہوتی ہے۔
- ★ ہڈیوں کے گلنے سڑنے اور بدگوشت بننے میں بھی مفید ہے۔

سوال 5: کاربو اینی میلس کا زنانہ علامات پر کیا اثر ہوتا ہے؟ تحریر کریں۔

جواب: کاربو اینی میلس کی زنانہ علامات درج ذیل ہیں:

- ★ حمل کی متلی جورات کو بڑھتی ہے۔
- ★ عورت کا نفاس بدبودار ہوتا ہے۔
- ★ حیض وقت سے پہلے آتا ہے اور دیر تک جاری رہتا ہے۔
- ★ حیض کے بعد شدید تھکن اور کمزوری آتی ہے کہ مشکل سے بات کر سکتا ہے۔
- ★ حیض کا اخراج صرف صبح کو ہوتا ہے۔

- اندام نہانی اور اس کے ہونٹوں میں جلن ہوتی ہے۔
- پستان میں نیزہ لگنے جیسا درد ہوتا ہے۔
- پستان میں پُردرد سختی آتی ہے بالخصوص دائیں جانب۔
- رحم کا کینسر' درد نیچے رانوں تک جاتا ہے۔
- یہ دواء خنازیری مزاج اور وریدوں کے متعلق شکایات میں مفید ہے۔
- کمزوری پیدا کرنے والے امراض کے بعد جب گردش خون کمزور ہو اور جسمانی کمزوری ہو' کامیابی سے استعمال ہوتی ہے۔
- جسم کی وریدیں پھول جاتی ہیں۔
- جلد کی رنگت نیلی ہو جاتی ہے۔
- بچوں کو چھاتی سے دودھ پلانے والی عورتوں کی کمزوری میں بہت اعلیٰ کام کرتی ہے۔
- ہونٹ اور رخسار نیلگوں رنگ کے ہو جاتے ہیں۔
- چکر اور اس کے بعد نکسیر آتی ہے۔
- ناک سوج جاتی ہے' ناک کی نوک نیلگوں ہو جاتی ہے۔اس کے اوپر چھوٹا سا گومڑ ہوتا ہے۔

سوال 6: چیچک میں ویریولینم اور میلنڈریم کی علامات میں فرق واضح کریں۔

1- ویریولینم (Variolinum) کی علامات:

ویریولینم کی علامات درج ذیل ہیں:

- یہ اندرونی ویکسین کے کام آتی ہے۔
- کمر میں کچلے جانے کا درد ہوتا ہے۔
- کلائیوں میں بھی درد ہوتا ہے۔
- درد کمر سے پیٹ میں منتقل ہو جاتا ہے۔
- ٹانگوں میں مسلسل درد ہوتا ہے۔
- سر کے گرد پٹی بندھی محسوس ہوتی ہے۔
- بہرہ پن' پپوٹے متورم ہو جاتے ہیں۔
- پورے جسم میں تھکن اور بے چینی ہوتی ہے۔
- درد کمر سے پیٹ تک جاتا ہے۔

میلنڈریم کی علامات:

میلنڈریم ایک نوسوڈ ہے اور اپنی مختصر پروونگ کے باوجود اہمیت کا حامل ہے۔ میلنڈریم کی اہم علامات درج ذیل ہیں:

- یہ دواء چیچک کے خلاف زبردست تحفظ فراہم کرتی ہے۔

- ویکسین لگوانے کے بداثرات کو دور کرتی ہے۔
- میلنڈ ریم کینسر کے بچے ہوئے مادے کو ختم کرتی ہے۔
- بالائی ہونٹ پر کھرنڈ آتا ہے جسے اکھاڑنے سے ڈنگ لگنے جیسا درد ہوتا ہے۔
- پیشانی میں مسلسل درد ہوتا ہے۔
- خشک چھلکے دار خارش ہوتی ہے۔
- سرد موسم میں اور دھونے سے ہاتھ پاؤں کی جلد پھٹ جاتی ہے۔
- پاؤں کی انگلیوں میں جھلس جانے کا احساس اور شدید خارش ہوتی ہے۔
- ہڈی کی طرح کے اُبھار پیدا ہوتے ہیں۔
- اس دواء کا استعمال خسرہ وغیرہ میں بھی ہوتا ہے۔
- بچہ ہر وقت عضو کو ہاتھ سے سہلاتا ہے۔
- جلد چکنی ہوتی ہے اور آبلے نکلنے کا لامتناہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔

سوال 7: مندرجہ ذیل کی کمی بیشی لکھیں:

i- ایلم سیپا

کمی: کھلی ہوا میں، سرد کمرے میں، حرکت سے، ٹھنڈے پانی سے۔ دانت چوسنے سے دانت درد کم ہوتا ہے۔

زیادتی: شام کو، گرم کمرے میں، موسم گرما میں، آرام سے، رات کو لیٹنے سے، مرطوب سرد موسم میں دانت درد بڑھتا ہے۔ انہیں چھونا برداشت نہیں کرتیں۔

ii- چیلی ڈونیم

کمی: رات کے کھانے کے بعد، دباؤ سے چند علامات میں کمی ہوتی ہے۔ کھانسنے سے، چھینکنے سے لیٹنے سے، ٹھنڈے پانی سے، شکم کے بل لیٹنے سے درد گردہ کم ہوتا ہے۔ بائیں جانب لیٹنے سے کمی واقع ہوتی ہے۔

زیادتی: حرکت سے، دائیں جانب چھونے سے، موسم کی تبدیلی سے، صبح سویرے، کھلی ہوا میں حرکت سے، گرمی سے، صبح چار بجے زیادتی ہوتی ہے۔

iii- لائیکو پوڈیم

کمی: پیٹ اور کمر کی تکلیف سینکائی سے کم ہوتی ہے۔ گرم مشروب سے، آدھی رات کے بعد، گرم غذا سے، سردی سے، اوڑھنا اُتارنے سے، حرکت سے، کپڑے اُتارنے سے، چت لیٹنے سے کندھوں کے درمیان جلن میں پنکھا کرانا اچھا لگتا ہے۔

زیادتی: دائیں جانب، دائیں سے بائیں، شام چار سے آٹھ بجے، گرمی یا گرم کمرے میں، گرم ہوا سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ١
[illegible] ٢
[illegible] ٣
[illegible] ٤
[illegible] ٥
[illegible] ٦
[illegible] ٧
[illegible] ٨
[illegible] ٩
[illegible] ١٠

پیٹ اور گلے کے علاوہ بیتکائی سے' چھونے سے' دبانے سے' گاڑی میں چڑھنے سے' کھانے کے بعد' محنت سے' ٹھنڈی غذا سے' تیز ہوا سے' طوفانی موسم میں۔ گوبھی' مٹر اور دیگر بادی اشیاء سے۔ شراب اور دودھ سے' حیض سے قبل۔

-17 اینٹم کروڈ

کمی: لیٹنے سے' آرام کرنے سے' کھلی ہوا میں' مرطوب گرمی سے۔

زیادتی: گرمی سے' سرد غسل سے' دھوپ سے' ٹھنڈی خوراک سے' چاندنی میں' رات کے وقت' چھونے سے' شراب سے' سرکہ سے' پھلوں سے' سور کے گوشت سے' گوشت سے' مرغن اشیاء سے' اُٹھنے پر' زینہ چڑھنے پر' گیلی پلٹس سے۔

سوال 8: درج ذیل علامات کے لیے درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

-1 آرم میٹ کے مریض میں خودکشی کی خواہش نہیں پائی جاتی۔ (غلط)
-2 مریض کے پاؤں ہر وقت جلتے رہنے کی علامات سیپیا میں پائی جاتی ہے۔ (غلط)
-3 سینگونیریا کے مریض کا سر درد اندھیرے اور خاموش کمرے میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ (غلط)
-4 سفلی نیم کا مریض ہر وقت اپنے ہاتھ دھوتا رہتا ہے۔ (درست)
-5 قطرہ قطرہ کر کے پیشاب آنا کینتھرس کی علامات ہے۔ (درست)
-6 کتے کا خوف ٹیوبرکولینم کی علامات میں شامل ہے۔ (غلط)
-7 چکنی جلد خاص کر بالوں والی جگہ پر کارسی نوسن کی علامت ہے۔ (غلط)
-8 کینٹ کے مطابق پیشاب کے ساتھ ہوا کا اخراج سارساپریلا کی علامت ہے۔ (غلط)
-9 انڈوں سے تکلیف پلاٹینا میں پائی جاتی ہے۔ (غلط)
-10 انگور کے گچھوں کی مانند تکلیف دہ مسے ایلوز میں پائے جاتے ہیں۔ (درست)

★

سال سوم — امتحان 2021ء

سائیکالوجی/نفسیات

سوال 1: نفسیات کی تعریف کریں، اس کی مختلف برانچوں کے نام لکھیں اور مشاہدہ باطن کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

مشاہدہ باطن:

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 2

سوال 2: کرینیئل نروز کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: کرینیئل اعصاب (Cranial Nerves):

ان کرینیئل اعصاب کی تعداد 12 ہوتی ہے۔ یہ Brainstem سے اوپر سے نیچے کی طرف جس ترتیب سے برآمد ہوتے ہیں۔ اسی ترتیب سے انہیں عددی نام دیئے جاتے ہیں یعنی سب سے اوپر سے نکلنے والے کو پہلا دماغی عصب اور آخری کو بارھواں دماغی عصب کہا جاتا ہے۔

i۔ عصب شامہ (Olfactory):

عصب شامہ یہ ناک کی بچھلی دیوار سے شروع ہو کر اولفیکٹری بلب سے نکلتا ہے اور سونگھنے کا احساس دماغ تک لے جاتی ہے۔ یہ حسی عصب ہے۔

ii۔ عصب بصری (Optic Nerve):

یہ تھیلامس اور درمیانہ دماغ سے نکلتا ہے اور بصارت کا احساس دماغ تک لے جاتا ہے، یہ حسی عصب ہے۔

iii۔ عصب محرک چشم (Occulomotor):

یہ درمیانی دماغ سے نکلتا ہے اور پپوٹے، آنکھ کے ڈھیلے کی حرکت کا ذمہ دار ہے۔ یہ حرکی عصب ہے۔

iv۔ عصب بکری (Trochlear Nerve):

یہ درمیانے دماغ سے نکلتا ہے اور آنکھ کے ڈھیلے کی ترچھی حرکت کا ذمہ دار ہے۔ یہ حرکی عصب ہے۔

v- عصب ثلاثہ (Trigeminal Nerve):
یہ پونز سے نکلتا ہے۔ چہرے کی جلد' دانتوں' منہ اور ناک کی جھلی کے لئے حرارت اور چھونے کا احساس بذریعہ حسی عصب اور چبانے کی حرکات بذریعہ حرکی عصب کا ذمہ دار ہے۔ یہ ملا جلا عصب ہے۔

vi- ایبڈوسینٹ عصب (Abducent Nerve):
یہ میڈولا' پونز سے نکلتا ہے اور آنکھ کے عضلات کی جانبی حرکات کا ذمہ دار ہے۔ یہ حرکی عصب ہے۔

vii- چہرے کا عصب (Facial Nerve):
یہ میڈولا پونز سے نکلتا ہے۔ ذائقے کی حس' چہرے کے تاثرات کے اظہار اور لعاب بنانے والے غدود کے لئے محرک ہے۔ یہ ملا جلا عصب ہے۔

viii- عصب سمعی (Vestibulo Cochlear):
یہ پونز میڈولا سے نکلتا ہے اور سننے وجسمانی توازن کے لئے ہے۔ یہ حسی عصب ہے۔

ix- عصب حلق لسانی (Glosso Phayngeal):
یہ میڈولا سے نکلتا ہے۔ ذائقے کے لئے حس اور نگلنے نیز لعاب بنانے والے غدودوں کے لئے محرک ہے۔ یہ ملا جلا عصب ہے۔

x- عصب راجع (Vagus Nerve):
یہ میڈولا سے نکلتا ہے اور قلب' خون کی رگوں' ہاضمہ کی نالی' سانس کی نالی کے لئے حسی' حرکی عصب ہے۔ یہ ملا جلا سب سے بڑا عصب ہے۔

xi- عصب زائدہ (Accessory Nerve):
یہ میڈولا سے نکلتا ہے۔ حلق' گردن اور سینے کے عضلات کے لئے محرک ہے۔ یہ حرکی عصب ہے۔

xii- عصب تحت اللسانی (Hypoglossal):
یہ میڈولا سے نکلتا ہے اور زبان کی حرکت کے لئے ہے۔ یہ حرکی عصب ہے۔

سوال 3: بے نالی غدود کیا ہوتے ہیں؟ ان کے نام بتائیں اور ہائپر تھارائیڈزم کے اثرات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

ہائپرتھارائیڈزم کے اثرات:

Hyperthyroidism, also called overactive thyroid, is a condition where the thyroid releases high levels of thyroid hormone into the body. This condition can make your metabolism speed up. Symptoms of hyperthyroidism include a rapid heartbeat, weight loss, increased appetite and anxiety.

Hyperthyroidism Signs & Symptoms:

* Nervousness, anxiety, or crankiness.
* Mood swings.
* Fatigue or weakness.
* Sensitivity to heat.
* A swollen thyroid (called a goiter). ...
* Losing weight suddenly, without trying.
* Fast or uneven heartbeat or palpitations (pounding in your heart)
* Having more bowel movements.

سوال 4: التباس کی تعریف کریں' اس کی وجوہات اور اقسام لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 7-iii

سوال 5: تشویش اور ڈپریشن کے مریض کے علاج کے لیے کون سا نفسیات کا طریقہ زیادہ قابل قبول ہے؟

جواب: نفسیاتی معالج اور طریق علاج کی تشریح اور اس کے مختلف طریقے درج ذیل ہیں:

i- وجوہات کی تلاش (Research ریسرچ):

معالجاتی نفسیات کا ماہر فرد کو لاحق ذہنی عارضے کی حقیقی وجہ تلاش کرنے کے لیے تحقیق کرتا اور ان وجوہ کو ختم کرکے مریض کو صحت مند زندگی کی طرف لاتا ہے۔

ii- انٹرویو (Interview):

یہ طریقہ بھی مرض کی وجوہات اور علامات کو سمجھنے کا رستہ ہوتا ہے۔ اس طریقے میں مریض سے معالج براہ راست گفتگو کرتا ہے۔ اس سے مرض کی کیس ہسٹری اور موجودہ نوعیت جاننے میں مدد ملتی ہے۔ اسی دوران مریض کا کردار بھی سامنے آتا ہے۔

iii- آزمائشوں کا استعمال (Tests ٹیسٹس):

معالجاتی نفسیات کا ماہر مرض کی درست نوعیت سمجھنے کے لیے اُس کے مختلف کلی نیکل ٹیسٹ کرواتا ہے۔ اس کے لیے معیاری لیبارٹری کا تعین انتہائی ضروری ہے کہ ٹیسٹوں سے مریض کی صحت' معیاریت' اعتباریت اور معروضیت مسلمہ طور پر ثابت ہوتی ہے۔

کچھ ٹیسٹ معالج خود تجویز کرتے ہوئے اُن پر اپنے مطب میں عمل کراتا ہے' وہ بھی مؤثر نتائج لاتے ہیں۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف کلی نیکل سائیکالوجی کراچی یونیورسٹی' اپلائیڈ سائیکالوجی پنجاب یونیورسٹی اور شعبہ نفسیات پشاور اس بارے میں بعض ٹیسٹ تجویز اور تیار کراتے ہیں جو ماہرین محدود پیمانے پر استعمال کرتے ہوئے مثبت نتائج لا رہے ہیں۔

iv- علاج نفسی (Psycho Therapy سائیکوتھیراپی):

معالجاتی نفسیات کا ماہر مرض کی وجوہات تلاش کر لینے کے بعد تشخیص کا کام مکمل کر لیتا ہے اور اس کے بعد کسی بھی (مفرد یا مرکب) موزوں طریقے پر علاج شروع کرتا ہے اور یوں انسانیت کو سیدھے راستے پر اللہ عزوجل کی حفظ و امان میں دینے کے لیے اپنے حصے کی ڈیوٹی ادا کرتا ہے۔

غیر طبعی نفسیات (Abnormal Psychology):

غیر طبعی نفسیات وہ شاخ ہے جس میں انسانی ذہن اور اس کے نفسیاتی امراض کا مطالعہ و مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ ذہنی امراض میں مبتلا مریضوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ایسے افراد کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو کسی ذہنی بیماری یا ذہنی اُلجھن یا ذہنی پریشانی کا شکار ہوں۔ ایسے افراد جو تشویش' ڈپریشن' نزاع' فوبیا یا خوف میں مبتلا ہوں' ان کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ایسے افراد جن کا ذہنی توازن خراب ہو' ان کا مطالعہ بھی اس میں شامل ہے۔ اس کی مدد سے طبعی ذہن (Normal Mind) کو بھی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے ذہنی اور اعصابی امراض کے علاج میں مدد ملتی ہے۔

ذہنی حفظانِ صحت کا علم ہمیں ذہنی امراض سے بچنے اور ذہنی امراض سے فرد کو محفوظ رکھنے اور صحت بخشنے کے طریقے بتاتا ہے۔ ذہنی امراض کا علم ذہنی اور اعصابی امراض کے علاج سے تعلق رکھتا ہے۔ جب کوئی شخص کسی ذہنی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اُسے نفسیاتی معالج کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ اُس کو نفسیاتی علاج (Psycho Therapy سائیکوتھیراپی) کے ذریعے صحت کی جانب لوٹانے کی سعی کرتا ہے۔ اس میں ادویہ کا عمل دخل نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے جبکہ نفسیاتی طریقوں سے مریض کی ذہنی صحت کو بحال کیا جاتا ہے۔

ذہنی امراض کا علم مختلف ذہنی اور اعصابی امراض کا مطالعہ اور تحقیق کرتا ہے اور یہ علاج اُسی صورت ممکن ہے جب معالج ذہنی امراض کی اقسام اور اُن سے متعلق تمام معلومات اور ان سے چھٹکارے کے طریقوں سے واقف ہو۔ بہت سے ذہنی امراض کا نفسیاتی علاج ممکن ہے۔ اب تو نفسیات کی یہ شاخ عام امراض پر بھی سیر حاصل تحقیق کر چکی ہے اور ان کو بھی کم ادویہ اور زیادہ

سائیکوتھیراپی کے اصول پر ختم کرنے میں مصروف ہے۔ معالج کے لیے انسانی ذہن سے متعلق معلومات نے امراض کی اصل تک پہنچنے کا راستہ کھولا۔ طب میں نفسیات کا دخل بقول سقراط (Socrates) سر درد کا علاج القاء (Suggestion سجیشن) سے کیا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ قدیم مصری تہذیب بھی امراض کے نفسیاتی علاج کو ثابت کرتی ہے۔ موجودہ دور نے نفسیاتی طب (Psycho Therapy سائیکوتھیراپی) کو اُس کا اصل مقام دے دیا ہے۔ اس میں القاء کے ساتھ تحلیل نفسی (سائیکو انیلیسز Psycho Analysis) جیسے طریقہ ہائے علاج مستعمل ہیں۔

سوال 6: شیزوفرینیا کیا ہے؟ شیزوفرینیا کے مختلف اقسام کے نام لکھیں۔ پیرانائڈ شیزوفرینیا کو بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7-i

سوال 7: درج ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- ڈر:

دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 7-i

ii- سبلائی میشن:

دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 7-ii

iii- واہمہ:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

iv- ہسٹریکل نیوروسس:

دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 7-iii

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1- سائیکوسس کا لفظی مطلب .... ہے۔ (انجیر)

2- I.Q کا فارمولا .... نے بیان کیا۔ (ولیم ونڈ)

3- محسوس کرنے والے اعصاب اپنی طاقت کے اعتبار سے تین طرز پر مشتمل ہوتے ہیں: ....، .... اور ....۔ (شعور، تحت الشعور اور لاشعور)

4- آکسی ٹوسن وضع حمل کے وقت .... کو کنٹرول کرتا ہے۔ (رحم کے عضلات)

5- باپ کا جوہر تخلیق .... کا تعین ہے۔ (جنس)

6- ADH .... کو کنٹرول کرتا ہے۔ (پیشاب)

-7 اشیاء کا وقوف .... کہلاتا ہے۔ (وہم)
-8 CNS .... اور .... پر مشتمل ہوتے ہیں۔ (دماغ اور حرام مغز)
-9 معدہ کا زخم ایک .... کی اچھی مثال ہے۔ (مراقی)
-10 غیر طبعی یا غیر معمولی نفسیات میں .... امراض کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ (ذہنی)

گائناکالوجی (2021ء)

سوال 1: مانع حمل گولیوں کا استعمال اور ان کے مابعد اثرات پر بحث کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 5

سوال 2: حمل کی علامات اور نشانیاں کیا ہوتی ہیں؟ تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: جب مرد اور عورت کے وظیفہ زوجیت کے نتیجہ میں مرد کا سپرم اور عورت کا اووا ملتا ہے تو زائی گوٹ بنتا ہے اور یہ عمل حمل قرار پانا کہلاتا ہے۔ جب حمل قرار پا جاتا ہے تو کچھ علامات ظاہر ہوتی ہیں جن سے حمل کا پتہ چلتا ہے۔ کچھ علامات فوری ہوتی ہیں اور کچھ بتدریج وقت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں۔

حمل کی تعریف:

حمل سے مراد مرد کے سپرم اور عورت کے اووم کا ملنا ہے۔ ان کے ملنے سے زائیگوٹ بنتا ہے اور یہ اووم کے فرٹیلائز ہونے کا عمل ہے اور یہی استقرار حمل ہے۔

حمل کی علامات / نشانیاں:

حمل کی علامات / نشانیاں ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں:

1- حیض کا نہ ہونا:

حمل قرار پانے کے بعد بہت بڑی علامت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ حیض بند ہو جاتا ہے لیکن صرف حیض کا بند ہو جانا استقرار حمل قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ حیض بند ہونے کی دیگر کئی ایک وجوہات مثلاً ڈر، خوف، چوٹ، صدمہ، بھیگ جانا وغیرہ ہو سکتی ہیں۔ یہ علامت اسی وقت معتبر ہوگی جب اس کے ساتھ دیگر علامات ظاہر ہوں لیکن بہرکیف حیض کا نہ آنا، حمل قرار پانے کی ایک علامت یا نشانی ہے۔

2- صبح کی متلی:

اکثر عورتوں میں حمل کے قرار پانے کے بعد صبح کے وقت متلی ہوتی ہے اور قے بھی ہو جاتی ہے۔ اس علامت کی شدت مختلف عورتوں میں مختلف ہوتی ہے۔ نازک مزاج عورتوں میں یہ علامت زیادہ پائی جاتی ہے۔

3- صبح کی تھکاوٹ:

اکثر حاملہ عورتوں میں صبح بیدار ہونے پر تھکاوٹ پائی جاتی ہے۔ اس کا تعلق بھی عورت کے نازک مزاج ہونے سے ہے۔ نازک مزاج عورتیں یا ایسی عورتیں جو سہل پسندی کی زندگی گزارتی ہیں' ان میں یہ علامت زیادہ ہوتی ہے۔

4- علامات معکسہ:

اس سے مراد عجیب غریب اشیاء کی خواہش کا پیدا ہونا ہے۔ حاملہ کوئلہ' مٹی' چاک وغیرہ کھانے کی خواہش کا اظہار کرتی ہے۔ نیز ترش اشیاء کھانے کی مثلاً اچار' لیموں' املی وغیرہ کھانے کی شدید خواہش ہوتی ہے اور عورتیں ان اشیاء کا کثیر استعمال کرتی ہیں۔

5- پستانوں میں تبدیلی آنا:

حمل کے دوسرے مہینے میں حاملہ کے پستانوں کا سائز بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ ان میں دکھن ہوتی ہے۔ پستانوں کی بھٹنیاں بڑھنے لگتی ہیں' ان کے گرد ہالہ سا بن جاتا ہے۔ کنوار پن میں یہ ہالہ گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔ حمل میں یہ گہرے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ پستانوں کے اوپر موجود اس کی رگیں پھول جاتی ہیں۔

6- پستانوں میں دودھ کی آمد:

تیسرے مہینے میں بھٹنی کے گرد حلقہ میں باریک دانے سے بن جاتے ہیں۔ پستان کی رگیں یعنی وریدیں ابھر آتی ہیں۔ تیسرے مہینے میں اگر بھٹنی کو دبایا جائے تو جو رطوبت نکلتی ہے اس میں دودھ کے اجزاء ہوتے ہیں۔ یہ رطوبت Colostrum کہلاتی ہے۔

7- رحم کی تبدیلی:

جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو اس وجہ سے رحم کی گردن کی سختی میں کمی واقع ہوتی ہے اور رحم کا منہ بھی قدرے نرم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات رحم سے رطوبت رستی ہے۔

8- رحم کا پھیلنا اور سکڑنا:

حمل کے دن جس طرح بڑھتے جاتے ہیں رحم میں پھیلاؤ آتا جاتا ہے اور دوران حمل رحم اپنی مخصوص حرکت جس میں اس کا پھیلنا اور سکڑنا شامل ہے' جاری رکھتا ہے۔ حمل کے دوران اس کی یہی حرکت واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔

9- پیٹ کا بڑھنا:

رحم مادر میں جس طرح سے جنین کا سائز بڑھتا جاتا ہے' عورت کے پیٹ کا پھیلاؤ بھی بڑھتا جاتا ہے اور تقریباً چوتھے مہینے کے بعد پیٹ کا بڑھنا ظاہری نظر سے محسوس کیا جاسکتا ہے اور پھر یہ

سلسلہ زچگی تک جاری رہتا ہے۔ بعض اوقات نازک عورتوں میں اور کم عمر لڑکیوں میں پیٹ کے بڑھنے کی وجہ سے بیرونی دیوار پر گوشت کے پھٹ جانے سے لکیریں بن جاتی ہیں جو مستقل قائم رہتی ہیں۔

10- قبض:

دوران حمل اکثر عورتوں میں قبض کی علامت بھی نوٹ کی گئی ہے لیکن یہ اہم علامت نہیں ہے۔ حاملہ کو اس عارضہ سے بچانا چاہئے۔ بعض عورتوں میں ان کی وجہ سے بواسیر کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔

11- اندام نہانی کی تبدیلی:

حمل کے دوران اندام نہانی کی اندرونی دیواروں کی رنگت نیلی ہو جاتی ہے۔ اس کی رگیں بینگنی رنگ کی ہو جاتی ہیں۔

12- جنین کی حرکت:

جب جنین کے عضلات میں پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ حرکت شروع کر دیتا ہے۔ ابتداء میں یہ حرکت خفیف ہوتی ہے پھر رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے۔ یہ حرکت چوتھے مہینے محسوس کی جا سکتی ہے اور ابتداء میں اس کا احساس کسی چیز کے کانپنے جیسا ہوتا ہے۔ پھر یہ احساس بڑھ کر اس طرح ہو جاتا ہے جیسے کوئی کے مار رہا ہو۔ حمل کے آخر میں عورت کے پیٹ کو تھوڑی دیر تک دیکھیں تو ظاہری طور پر بھی بچے کی حرکت نظر آ جاتی ہے۔

13- سانس کی تنگی:

کبھی کبھار حمل کے آخری دنوں میں پیٹ کے زیادہ پھیلاؤ کی وجہ سے سینے کی طرف دباؤ پڑتا ہے اور چھاتی تنگ ہو جانے کی وجہ سے سانس کی تنگی محسوس ہوتی ہے۔

14- پیشاب کی زیادتی:

حمل کے دوران پیشاب کی زیادتی ہو جاتی ہے پیشاب بار بار آتا ہے۔ اس کی وجہ مثانہ پر دباؤ کا بڑھ جانا ہوتا ہے۔ یہ زیادتی بالخصوص دن کے وقت ہوتی ہے۔

حمل کی اہم نشانیاں:

جب حمل ٹھہر جاتا ہے تو بہت سی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں:

- حمل کے قرار پانے کے ساتھ ہی حیض آنا بند ہو جاتے ہیں۔
- صبح کے وقت متلی پاتے ہوتی ہے۔ مختلف عورتوں میں اس کی شدت کم یا زیادہ ہوتی ہے۔
- صبح کے وقت حاملہ کو تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے۔
- عجیب وغریب اشیاء جیسے مٹی، گاچنی، کوئلہ، چاک وغیرہ کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔
- چٹ پٹی اور کھٹی اشیاء جیسے املی کھانے کو جی چاہتا ہے۔

- ★ پستانوں کا سائز بڑھنے لگتا ہے۔ وقت کے ساتھ اس کا نپل بھی بڑا ہو جاتا ہے۔
- ★ رحم کے سائز میں تبدیلی آنے لگتی ہے۔ جنین کے بڑھنے کے ساتھ اس کا سائز بھی بڑھنے لگتا ہے۔
- ★ حمل کے ساتھ ساتھ پیٹ کا سائز بڑھنے لگتا ہے اور آخر تک بڑھتا رہتا ہے۔
- ★ اندام نہانی کا اندرونی رنگ بدل جاتا ہے۔ گہرا ہو جاتا ہے اور آخرکار جامنی ہو جاتا ہے۔
- ★ حمل کے آخر میں پیشاب کی کثرت ہو جاتی ہے۔
- ★ حمل کے آخر میں سانس کی تنگی ہوتی ہے۔
- ★ ایک خاص وقت پر جنین حرکت کرنے لگتا ہے۔ جس کو عورت محسوس کر سکتی ہے۔
- ★ ایک خاص وقت پر جنین کے دل کی دھڑکن سنی جا سکتی ہے۔
- ★ بعض عورتوں کو دوران حمل قبض یا بواسیر بھی ہو جاتی ہے۔

سوال 3: PCO's کیا ہے؟ ان کی رہنما علامات کیا ہیں؟ آپ کے نصاب میں موجود ادویات کا ذکر کریں جو PCO's کے علاج میں معاون ثابت ہوتی ہیں؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 1

سوال 4: (الف) ایکلیمشیا کیا ہوتا ہے؟ اس کی علامات اور نشانیاں درج کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 1

سوال 4: (ب) اصل اور نقل دردزہ کے فرق کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: حمل کا دورانیہ مکمل ہونے پر جب پیدائش کا مرحلہ قریب آ جاتا ہے تو رحم میں سکڑاؤ آنے کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ یہ درد دو قسم کے ہوتے ہیں:

1- اصل/سچے دردزہ
2- نقل/جھوٹے دردزہ

ان کا فرق ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے:

اصل/سچا دردزہ	نقل/جھوٹا دردزہ
1- یہ درد کمر سے شروع ہوتا ہے اور پھر سامنے آتا ہے۔	1- یہ درد پیٹ کے نچلے حصے یا کسی دوسرے حصے سے شروع ہوتے ہیں۔
2- درد زیادہ تر رانوں میں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں ہوتا ہے۔	2- یہ پیٹ کے کسی بھی حصہ میں ہو سکتے ہیں۔

3- وقت کے ساتھ ساتھ ان میں اضافہ ہوتا ہے۔	3- وقت کے ساتھ ان میں اضافہ نہیں ہوتا۔
4- یہ درد ایک خاص وقفے سے اٹھتے ہیں اور آہستہ آہستہ زیادہ ہوتے ہیں۔ ان میں باقاعدگی ہوتی ہے۔	4- جھوٹے درد میں بے قاعدگی پائی جاتی ہے باقاعدگی نہیں ہوتی۔
5- یہ درد کے ساتھ رحم سکڑتا ہے اور OS میں کھلاؤ آتا ہے۔	5- جھوٹے درد میں نہ تو رحم سکڑتا ہے نہ OS میں کھلاؤ آتا ہے۔
6- رحم کا منہ کھلا محسوس ہوتا ہے۔	6- رحم کا منہ جوں کا توں بند رہتا ہے۔
7- انیما کرنے سے درد کم نہیں ہوتے۔	7- انیما کرنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔
8- رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔	8- کسی قسم کی رطوبت کا اخراج نہیں ہوتا۔
9- درد قوی ہوتا ہے ہر دفعہ درد بڑھ جاتا ہے۔	9- اس میں درد کی شدت کی کیفیت نہیں ہوتی۔
10- یہ درد پیدائش کا عمل شروع ہونے پر رحم کے ردعمل کے نتیجے میں ہوتے ہیں۔	10- یہ درد کسی بھی وجہ سے مثلاً قبض، گیس وغیرہ سے ہو سکتے ہیں۔

سوال 5: نوزائیدہ کی نگہداشت سے کیا مراد ہے؟ نوزائیدہ کی بیماریوں پر تحریر کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 5

سوال 6: بانجھ پن کیا ہے؟ اس کی وجوہات اور تشخیص کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- ورم پستان:

دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال نمبر 7

ii- لیکوریا:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال نمبر 5

iii- رحم کی سوزش (Endometrites):

رحم کی اندرونی جھلی کی سوزش کو اینڈومیٹرائٹس کہتے ہیں لیکن اندرونی رحم کی نالی کی جھلی کی سوزش کو Cervical Endometrites کہتے ہیں۔ یہ بھی مرض کی ترقی کی شکل ہے جب یہ جھلی کا ورم شروع ہوتا ہے تو بتدریج تمام رحم اور حصہ حصہ میں پھیل جاتا ہے۔

علامات:

کپکپی کے ساتھ بخار' پیڑو میں درد' ورم' اندام نہانی میں بھاری پن' گرمی' لیس دار سیلان اور تیزابیت کے باعث اندام نہانی کے لبوں میں حساسیت پیدا ہوکر ورمی کیفیت ہو جاتی ہے۔ انگلی ڈال کر امتحان کرنے پر رحم میں حساسیت اور اس کا بڑھنا صاف معلوم ہوتا ہے۔ رحم کا منہ تقسیم ہوا یا کھوکھلا معلوم ہوتا ہے۔

بذریعہ معائنہ اسپیکولم پر رحم کا منہ پھیلا اور سوجا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ نفاسی حالت میں کیمتی ورم سے جوف عانہ (Pelvis) کی جھلی تک مبتلا مرض ہوتی ہے اور رحم بھی اپنی جگہ سے ہلتا نہیں۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1- حمل کا دورانیہ.................. ہے۔ (40 ہفتے)
2- بچہ دانی کی سوزش کو.................. کہتے ہیں۔ (Pyometra)
3- .... فیلوپین ٹیوب کی سوزش کہلاتی ہے۔ (Splingitis)
4- Induced Abortion کو.................. کہتے ہیں۔ (Inveviteble)
5- ICUD.................. کا مخفف ہے۔ (Intra Contra Septic Ulna Devices)
6- فیٹس کے دل کی آواز.................. ہفتوں کے بعد سنی جا سکتی ہے۔ (16 سے 20)
7- اندام نہانی سے گاڑھا دہی جیسا مواد.................. کہلاتا ہے۔ (ویجائنل کونڈی ڈیاسس)
8- حیض کے دوران ہونے والا درد.................. کہلاتا ہے۔ (ڈس مینوریا)
9- IVF.................. کا مخفف ہے۔ (In Vitro Fertilization)
10- پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو.................. کہتے ہیں۔ (Primigravida)

فلاسفی (2021ء)

سوال 1: ہومیو پیتھک شفاء سے کیا مراد ہے؟ یہ کیسے عمل میں آتی ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 5

سوال 2: انفرادیت پر تفصیلاً بحث کریں۔

جواب: کسی بھی چیز' انسان' حیوان' نباتات' جمادات' حشرات وغیرہ کا دوسرے سے مختلف نظر آنا انفرادیت کہلاتا ہے۔

کیونکہ ہر پودا اپنی بیرونی شکل وصورت' اپنی نشوونما' اپنی بو اور اپنے ذائقہ کے لحاظ سے

دوسری قسم کے پودوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ ہر معدنی شے اور نمک اپنی بیرونی اور اندرونی صفات و طبعی خواص اور کیمیائی خاصیتوں میں دوسری معدنی شے یا نمک سے مختلف ہوتا ہے اسی طرح یہ تمام اشیاء اپنی مرضیاتی صفات اور اپنی شفاء بخش تاثرات کے لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر شے انسانی صحت میں ایک مخصوص تبدیلی پیدا کرتی ہے جو دوسری تبدیلیوں سے مختلف ہوتی ہے۔ اس سے ہر چیز کی امتیازی خصوصیت کا اندازہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اشیاء کے آپس میں اختلاط کا خدشہ نہیں ہوتا۔

یاد رکھیں کہ ابتدائی دور میں میٹریا کا مطالعہ کرتے وقت آپ کو تمام دوائیں ایک جیسی علامات دیتی نظر آئیں گی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر دواء کی علامات آپ کو اپنے اندر نظر آئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی آپ دواؤں کی علامات کی چھان پھٹک کے قابل نہیں ہیں لہٰذا کسی مریض کو دواء دینے کی غلطی نہ کر بیٹھیں ورنہ آپ مریض کے مرض کو خراب کرنے کے ذمہ دار ہوں گے اور ہمیں خبردار کر دیا گیا ہے کہ وہ شخص جو پوری طرح علم طب حاصل نہ کرے اور کسی کو دواء دے تو اس دواء کے مضر اثرات پہنچنے کی وجہ سے اس سے پورا حساب لیا جائے گا۔

اگر آپ حساب دینے کو تیار ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر آپ یوم حساب سے ڈرتے ہیں تو اس مریض کو اپنے اُستاد یا کسی سینئر کے پاس بھجوا دیں جس پر آپ کو اعتماد ہو کیونکہ ہومیوپیتھی میں ہر دواء کی اپنی انفرادی علامات کو مریض کی انفرادی علامات سے ملانا ہی تو اصل فن ہے۔ جب تک آپ اس پر حاوی نہ ہو جائیں، آپ علاج بالمثل کے اہل نہیں ہیں۔

یہاں یہ بات بھی مدنظر رہے کہ ضروری نہیں، آپ پوری ڈکشنری آف میٹریا میڈیکا یا بورک میٹریا میڈیکا میں پھنسے رہیں۔ آپ ابتدائی 13 یا 44 ادویات کی علامات کو ذہن میں بٹھانے کی کوشش کریں کیونکہ آئندہ زندگی میں بھی وہی آپ کی روزمرہ کی ادویات ہیں اور انہی میں دافع سوراء، سفلس اور سائیکوسس ادویات موجود ہیں۔

نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر دواء صرف ایک مزاج ہی نہیں رکھتی بلکہ اپنے سے قریب تر مزاج کی طرف جھکاؤ بھی رکھتی ہے۔ جب آپ اس مسئلہ کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے تو انتخاب دواء آپ کے لئے کوئی مسئلہ نہ رہے گا اور مریض کو آپ جلد از جلد شفاء سے ہمکنار کرتے چلے جائیں گے۔

کیونکہ جب آپ انفرادی علامات مرض اور دواء کو منطبق کر لیں گے تو وہی آپ کی حذاقت ہوگی۔

کچھ لوگ ایک مخصوص جسمانی ساخت و مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بظاہر تو صحت مند ہوتے ہیں لیکن ان کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ بعض چیزیں ان میں کم و بیش مرضیاتی کیفیت پیدا کرتی ہیں حالانکہ وہی چیزیں دوسروں پر ایسا کوئی اثر نہیں چھوڑتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اثر چھوڑنے اور نہ چھوڑنے کے لئے کچھ اور چیزوں کی موجودگی ضروری ہے مثلاً:

قوت حیات میں اثر پذیری کی صلاحیت کیونکہ خاص خاص انفرادی مزاج و جسمانی ساخت

رکھنے والے لوگوں میں ظاہری خلل صحت کو محض ان کی مخصوص طبیعت سے منسوب نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان کا تعلق ان اشیاء سے بھی ہے جو اسے پیدا کرتی ہیں۔ ان کی یہ خاصیت ہو سکتی ہے کہ وہ تمام انسانوں پر یکساں اثر پیدا کریں تاہم کچھ تندرست آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان سے ایک مرضیاتی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ یہ عناصر یا ادویات جب بطور دواء ان مریضوں پر استعمال کئے جاتے ہیں جن کی مرضیاتی علامات ان ادویات کی علامتوں سے ملتی ہیں جو کہ یہی مخصوص عناصر مخصوص انفرادی مزاج والے لوگوں میں پیدا کرتی ہیں تو وہ ہومیو پیتھک طریقہ سے ان مریضوں کی علامات و شکایات دور کر دیتی ہیں جیسے بعض افراد گلاب کی خوشبو سے بے ہوش ہو جاتے ہیں اور بعض افراد سمندری غذا کیکڑا وغیرہ کھانے سے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

جو شخص بھی اس بات سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے تو سمجھ لیں وہ جان گیا ہے کہ وہ دواؤں میں بھی یکسانیت نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ کوئی غیر آزمائش شدہ مرکب کسی مریض کو دینے کی غلطی کرتا ہے۔ ہماری پاکستانی مرکبات ساز کمپنیاں کیا کر رہی ہیں جس کے پاس چند روپے ہوئے ایک کمپاؤنڈری اور اس پر لیبارٹریز کا لیبل یا بورڈ لگا لیا اور مبلغ علم فارمیسی کا یہ ہوتا ہے کہ ادویات کی مقدار کے متعلق معلوم نہیں ہوتا کہ کون سی دواء کس مقدار میں ملائی ہے اور اسے زیادہ مقدار میں ملا لیں تو اس کے نتائج کیا ہوں گے اور کم ملانے سے دواء کی تاثیر میں کیا فرق آئے گا۔ صرف میٹیریا میں دواؤں کی علامات کو پڑھا اور بیٹھ گئے کمپاؤنڈ بنانے یا پھر غیر ملکی ادویاتی مرکبات کو اپنے لحاظ سے ملانا شروع کر دیا اور لگ گئے مال بنانے اور قوم کی قسمت سے کھیلنے!

سوال 3: توبچی اور متبادل امراض کے بارے میں وضاحت کریں اور ان کا علاج کیسے کیا جاتا ہے؟

__جواب__: دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 5

سوال 4: معالج کے لیے ڈاکٹر ہانیمن کی ہدایات تفصیل سے بیان کریں۔

__جواب__: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 6

سوال 5: نسخہ ثانی کیا ہے؟ ڈاکٹر کینٹ کے لیکچر کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

__جواب__: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

سوال 6: جذباتی بیماریوں کے بارے میں لکھیں اور ان کا علاج کیسے کیا جاتا ہے؟

__جواب__: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 3

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھئے:

i- پوٹینسی کا چناؤ:

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 3

ii- تنویم (Mesmerism):

دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 7-ii

iii- سینٹی سی مل سکیل:

دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 7-iii

سوال 8: درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1- تندرست جسموں میں بھی سورا موجود ہوتا ہے۔ (درست)
2- سفلس تمام امراض کی ماں ہے۔ (غلط)
3- ہومیوپیتھی مریض کا علاج کرتی ہے نہ کہ مرض کا۔ (درست)
4- سفلس کے مریض ذہین ہوتے ہیں۔ (غلط)
5- یونانی ایک قدرتی طریقہ علاج ہے۔ (درست)
6- شفاء جلد، نرم اور مستقل ہونی چاہیے۔ (غلط)
7- آرگینن کے پانچویں ایڈیشن میں 290 افورزم ہیں۔ (غلط)
8- ڈیسی مل سکیل ڈاکٹر ہیرنگ نے متعارف کروایا۔ (غلط)
9- تمام امراض میازمیٹک ہوتے ہیں۔ (درست)
10- مزمن امراض میں غذا شفاء کے عمل میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ (غلط)

پیتھالوجی (2021ء)

سوال 1: صدمہ کی تعریف کریں۔ اس کی وجوہات، نشانیاں اور علامات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3-iii

سوال 2: (الف) اے ٹرافی کی تعریف کریں۔ اس کے اسباب کو مثالوں کی مدد سے واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

-9 HBsAg کا ٹیسٹ .... کے لیے ہوتا ہے۔ (خون)
-10 جسم کے آدھے حصہ کے فالج کو .... کہتے ہیں۔ (Hemiplegia)

میٹریا میڈیکا (2021ء)

سوال 1: ایپس میلی فیکا اور کینتھرس کے پیشاب کی علامات تحریر کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 2

سوال 2: آیوڈیم کا معالجاتی دائرۂ کار واضح کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 6

سوال 3: کالی آئیوڈائیڈ اور برایٹا آئیوڈائیڈ کی مرکزی علامات لکھیں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 3

سوال 4: چیلی ڈونیم جگر کے عوارض میں ایک اہم دواء ہے' ثابت کیجیے۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

سوال 5: کالی بائیکرومیکم اور سینگونیریا کی سانس کی علامت واضح کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 4

سوال 6: بارہ نمکیات اور ان کے بانی کا نام لکھیں۔ ان نمکیات کی ضرورت کیوں پیش آئی؟
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 4

سوال 7: مندرجہ ذیل کی کمی وبیشی لکھیں:
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 1

i- سلیشیا کی کمی زیادتی:

کمی: گرم پانی سے' نکلنے سے' گرمی سے' سر کو لپیٹنے سے' گرمیوں میں' مرطوب موسم میں' کپڑا لپیٹنے سے' نکلتے وقت۔

زیادتی: کنگھی کرنے سے' بوجھ سے' صبح کے وقت' بائیں کروٹ لیٹنے سے' حیض کے دوران' کپڑا اُتارنے سے' مرطوبیت سے' سردی سے' آندھی طوفان میں۔

ii- لیکیسس کی کمی زیادتی:

زیادتی: نیند کے بعد، مرض کی شدت لے سو جاتا ہے۔ دوران نیند، بائیں جانب، موسم بہار میں، گرم غسل سے، دباؤ یا سکڑاؤ سے، گرم مشروب سے، آنکھیں بند کرنے سے، موسم کی تبدیلی سے، ہوا کے جھونکے سے، سرد موسم میں، رات کے وقت، حرکت سے۔

کمی: اخراج جاری ہونے سے، گرمی سے، گرم ٹکور سے۔ لیٹنے سے سر درد کم ہوتا ہے۔ دائیں جانب لیٹنے سے، جھک کر بیٹھنے سے، پھل کھانے سے۔

iv- سفلی نم کی کمی زیادتی:

کمی: ساحل سے دور، پہاڑ پر، دن کے دوران، چہل قدمی کرنے سے، گرمی سے، چلنے سے، ٹھنڈے پانی سے۔

زیادتی: رات کو، اندھیرا ہونے پر، صبح تک، ساحل سمندر پر، گرمیوں میں، چھونے سے، حرکت سے، بادل گرجتے وقت، بازو اُٹھانے سے۔

سوال 8: درج ذیل علامات کے لیے درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔ کاٹنا اور کاٹ کر لکھنا منع ہے:

1- حیض کی بجائے دانت درد ہونا سیپیا میں پایا جاتا ہے۔ (غلط)
2- کلکیریا فلور کو السر کی بہترین دواء کہا جاتا ہے۔ (غلط)
3- سینگونیریا کے مریض کا سر درد اندھیرے اور خاموش کمرے میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ (غلط)
4- نظام انہضام کے لیے ایلوز اچھی دواء نہیں ہے۔ (غلط)
5- کاری نوسم ایک نوسوڈ ہے۔ (درست)
6- بار بار پیشاب آنا، مقدار میں کم اور جلن پائی جانا سارساپریلا میں پایا جاتا ہے۔ (درست)
7- میسی لائنم سارکوڈ کی مثال ہے۔ (غلط)
8- کینٹ کے مطابق ہوا کا اخراج پیشاب کے ساتھ ہو، سارساپریلا کی علامت ہے۔ (غلط)
9- میڈورینم کے مریض کو ہر چیز چھوٹی اور حقیر نظر آتی ہے، برتر ہونے کا دماغی وہم۔ (غلط)
10- انگور کے گچھوں کی مانند تکلیف دہ مسے ایلوز میں پائے جاتے ہیں۔ (درست)

★

سال سوم — امتحان 2022ء

میٹریا میڈیکا

سوال 1: سیپیا عورتوں کی دواء ہے' اس کی مخصوص علامات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 1

سوال 2: لیکیسس کا معالجاتی دائرہ کار واضح کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 2

سوال 3: نوسوڈز کی تعریف کیجئے' پانچ نوسوڈز کے نام لکھیں۔ نیز ٹیبی لینم کی مخصوص علامات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

ٹیبی لینم کی مخصوص علامات:

ٹیبی لینم ٹی بی کی بہترین دوا ہے کیونکہ یہ ٹی بی کے مواد کا نوسوڈ ہے۔

- ★ ٹیبی لینم پھیپھڑوں کی امراض کے حوالہ سے بہترین دوا ہے۔
- ★ بلغم میں تبدیلی لا کر اس کی مقدار کو کم کر دیتی ہے۔
- ★ بوڑھے افراد کی پھیپھڑوں کی امراض میں مفید ہے۔
- ★ رات کو دم گھٹنے کے دورے پڑتے ہیں اور تکلیف دہ کھانسی آتی ہے۔
- ★ دماغی پردوں پر ٹی بی کا ورم آ جانے میں مفید ہے۔
- ★ ٹیبی لینم دانتوں پر میل کی تہہ اُتار دیتی ہے۔
- ★ پیٹ میں درد اور جنگاسوں کے غدود پھول جاتے ہیں۔
- ★ آنتوں کی ٹی بی میں مفید ہے۔ ناشتہ سے قبل اسہال آتے ہیں۔
- ★ بلغمی دمہ میں مفید ہے۔ سانس کی نالیوں سے بلبلے اٹھتے ہیں۔
- ★ پیپ والا بلغم جس کا اخراج برانکائٹس کے مریض میں ہوتا ہے۔ اس میں بہت سے جراثیم پائے جاتے ہیں۔
- ★ خنازیر کی تکالیف میں فائدہ دیتی ہے۔

سوال 4: کارسینوسینم، کیڈمیم سلف اور کاربوانیمیلس کینسر کی دوائیں ہیں، بحث کریں۔

جواب: کارسینوسینم

کارسی نوسن کی راہنما علامات درج ذیل ہیں:

★ اس دوا کو ڈاکٹر برنٹ نے آزمایا اور اس کے بارے میں ڈاکٹر کلارک کا کہنا ہے کہ یہ کینسر میں نہایت مفید ہے۔
★ جہاں کینسر کی تاریخ پائی جائے، جہاں یہ مرض موجود ہو وہاں یہ دوا مفید ہے۔
★ اگر کہیں کینسر نہ ہو بلکہ اس کی ہسٹری پائی جائے تو بھی یہ دوا کارگر ہے۔
★ بچہ دانی کا کینسر جس سے بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔
★ پستانوں کا کینسر اور ساتھ شدید درد اور غدود سخت پتھر کے جیسے ہوتے ہیں۔
★ کینسر کے رجحان اور زہریلے اثرات میں مفید ہے۔
★ معدہ اور آنتوں میں ہوا بہت بھر جاتی ہے۔
★ ہاتھ کی دردیں جبکہ آکلہ کا تاثر ملتا ہو، مفید ہے۔
★ اس دوا کی اونچی طاقت استعمال کریں اور ایک خوراک دے کر انتظار کریں، دوا کو بار بار نہ دوہرائیں۔

کیڈمیم سلف:

کیڈمیم سلف کینسر کے لئے ایک اچھی دوا ہے۔ اس میں کس طرح کا کینسر پایا جاتا ہے اور اس کی علامات کیا ہیں، ہم ذیل درج کر رہے ہیں:

★ یہ دوا کینسر کے آخری درجوں میں بھی کام کرتی ہے۔
★ یہ دوا خون کے کینسر میں بہترین کام کرتی ہے۔ کینسر کی وجہ سے خون میں آنے والی تبدیلیوں کو روکتی ہے۔
★ معدہ کے کینسر میں مفید ہے۔ جب وہاں زخم بن گئے ہوں جو کہ آخری درجہ میں بنتے ہیں۔
★ عورتوں میں رحم اور پستان کے کینسر میں مفید ہے۔ جب وہاں زخم کی حالت آ چکی ہو۔
★ جلد کے کینسر کی حالت جب ناقابل مندمل زخم بن چکے ہوں، کام آتی ہے۔
★ اس دوا کے مریض میں کینسر کی حالت میں زبردست بے چینی پائی جاتی ہے اور جلن کا احساس ہوتا ہے نیز کمزوری بھی ہوتی ہے۔

★ ہڈیوں کے گلنے سڑنے اور بدگوشت بننے میں بھی مفید ہے۔

کاربوانیمیلس:

★ جسم کی وریدیں پھول جاتی ہیں۔
★ جلد کی رنگت نیلی ہو جاتی ہے۔
★ بوڑھے افراد میں اس دواء کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔
★ زبان پر سخت گلٹی جس میں جلن دار درد ہو' نوک زبان پر جلن۔
★ اس دواء کے مریض کے غدود سخت ہو جاتے ہیں۔
★ ناک سوج جاتی ہے' ناک کی نوک نیلگوں ہو جاتی ہے۔ اس کے اوپر چھوٹا سا گومڑ ہوتا ہے۔
★ کمزوری پیدا کرنے والے امراض کے بعد جب گردش خون کمزور ہو اور جسمانی کمزوری ہو' کامیابی سے استعمال ہوتی ہے۔
★ پستان میں سخت قسم کی رسولی۔ پستان کی جلد گندی' ناہموار' ڈھیلی ڈھالی' نیلگوں اور ان پر نیلے سرخ داغ دھبے۔ پستان سے جلندار اور کھینچنے والے درد بغل کی طرف جائیں۔ بغل کے غدود جاذبہ سخت ہو جائیں۔ مریضہ پست ہمت اور بے حوصلہ ہو۔
★ دق کا آخری درجہ' سینے میں سکڑن' مزمن کھانسی' دائیں پھیپھڑے کا ورم' ہوا کی نالیوں کا مزمن ورم جس کے نتیجے میں کینسر ہو جائے۔ شدید کھانسی سے شکم مل جائے' ایسا محسوس ہو جیسے شکم کی آنتیں نیچے گر جائیں گی۔ ان کو سہارا دینا پڑے۔
★ رحم کی گردن پر زخم اور سختی' جلن' رانوں اور پیڑو میں درد زہ کے سے درد۔ شفران اور مہبل میں جلن' رحم کی مزمن سختی سے سیلان خون تیز خصوصاً نازک اندام مستورات میں جن کا نظام غدود ماؤف ہو چکا ہو۔ حیض کے دوران کمر میں' پشت کے کچھ حصے میں اور رانوں میں غضب ناک دبانے والا درد جس کے ساتھ سردی لگے اور جمائیاں آئیں۔
★ فم معدہ کا کینسر جس میں سے گوبر جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے جس کے سبب اچانک اور تھوڑے تھوڑے وقفے سے ہلکا ہلکا درد ہوتا رہتا ہے۔ گہرا سانس اندر کھینچنے پر معدہ میں پنجہ مارنے والا اینٹھن والا مروڑنے کا سا درد ہوتا ہے۔ معدہ میں کمزوری اور خالی پن کا احساس' معدہ میں جلن اور نوچن۔ منہ سے نمکین پانی بکثرت نکلے۔ تھوک اور رالیں' اُبکائیاں' قے اور ہچکی۔ معدہ میں اینٹھن اور کلیجہ جلنے کی دواء ہے۔

سوال 5: بارہ نمکیات کے نام اور بانی کا نام لکھیں۔ نیٹرم میور اور نیٹرم سلف کی مخصوص علامات تحریر کریں۔

جواب: **بارہ نمکیات کے بانی کا نام**

ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ شسلر

بارہ نمکیات (بائیو کیمک) کے نام:

1-	سلیشیا	2-	کلکیریا سلفیوریکا
3-	کلکیریا فلوریکا	4-	کلکیریا فاس
5-	فیرم فاسفوریکا	6-	کالی فاسفوریکم
7-	کالی میوریاٹکم	8-	کالی سلفوریکم
9-	میگنیشیا فاسفوریکم	10-	نیٹرم میوریاٹکم
11-	نیٹرم فاسفوریکم	12-	نیٹرم سلفیوریکم

نیٹرم سلف کی مخصوص علامات:

- ★ یہ جگر کے عوارض میں بہترین نتائج دیتی ہے۔
- ★ ایسے امراض جو نمی والے کمروں میں یا سیلن والی جگہ پر رہنے سے پیدا ہوتے ہیں' مفید ہے۔
- ★ یہ دوا ریڑھ اور دماغی جھلیوں کے ورم میں مفید ہے۔
- ★ آنکھ کا پردہ زرد ہو جاتا ہے۔ گردوں میں مفید ہے۔
- ★ مریض کمر کے گرد کپڑا برداشت نہیں کرتا۔ جگر میں درد ہوتا ہے۔
- ★ مردوں میں سوزاک کا مواد گاڑھا سبز رنگ کا خارج ہوتا ہے۔
- ★ نمی والے موسم میں سانس کی تنگی آتی ہے۔
- ★ جوڑوں میں کڑکڑاہٹ ہوتی ہے۔ گنٹھیا سرد موسم میں بڑھتا ہے۔

نیٹرم میور کی مخصوص علامات:

- ★ نمک کھانے سے آنے والی شکایات میں مفید ہے۔
- ★ سوکھا پن گردن میں' کمزوری' لاغری۔
- ★ W.B.C کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ خون کی کمی ہوتی ہے۔
- ★ غم' غصہ' فکر' پریشانی سے آنے والے امراض میں بہتر ہے۔
- ★ اندھا کر دینے والا سر درد' چبھن والا سر درد۔

- ★ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک سر درد ہوتا ہے۔
- ★ احساس کہ سر بڑا ہو گیا ہے۔ سر درد جیسے ہتھوڑے برس رہے ہیں۔
- ★ سکول کی طالبات میں خون کی کمی کے باعث آنے والا سر درد۔
- ★ نظر کا کام کرنے کی وجہ سے ہونے والا سر درد۔
- ★ مزمن سر درد' آدھے سر کا درد' اجتماع خون سے آنے والا سر درد۔
- ★ لکھتے یا پڑھتے وقت بینائی جواب دے جائے۔ چنگاریاں اُڑتی ہیں۔
- ★ موتیا کی ابتدائی حالت' اندرونی پٹھوں کی کمزوری۔
- ★ بھوکا' سوکھتا چلا جائے۔ نہ بجھنے والی پیاس۔
- ★ نمک کی خواہش' روٹی' کستورا مچھلی اور چکنائی سے نفرت۔
- ★ قبض' پاخانہ خشک' ٹکڑے ہو کر نکلتا ہے۔
- ★ دوسرے افراد کی موجودگی میں پیشاب دیر سے نکلتا ہے۔
- ★ حیض بے قاعدہ' بکثرت' اندام نہانی خشک ہوتی ہے۔
- ★ لیکوریا خراش دار پانی جیسا' درد' نیچے کی جانب دباؤ۔
- ★ دھڑکن تیز' دل میں ٹھنڈک کا احساس۔ دل اور سینے میں گھٹن۔ نبض رک رک کر چلتی ہے۔
- ★ نیند کے دوران اعصاب میں جھٹکے آتے ہیں۔ ڈاکوؤں کے خواب' غم کی وجہ سے بے خوابی۔
- ★ سبز یرقان' خون کی کمی اور جلدی عوارض کی بہترین دوا ہے۔
- ★ حرکت سے جوڑ کڑکڑاتے ہیں۔ کمر میں درد۔ مضبوط سہارے کی خواہش۔
- ★ پیشاب کھانستے وقت ازخود نکل جائے۔

سوال 6: آرم میٹ کی مخصوص علامات اور دماغی علامات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: آرم میٹ کی مخصوص علامات

سونے سے بننے والی دواء کا نام آرم میٹ ہے' اس کی مخصوص علامات درج ذیل ہیں:

- ★ سر چکراتا ہے۔ جب نیچے جھکتا ہے تو احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک چکر کے اندر گھوم رہا ہے اور سر کو اوپر اُٹھانے پر سکون ملتا ہے۔
- ★ کھلی ہوا میں چلتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ وہ دائیں جانب گر جائے گا۔
- ★ سر کے بال گرتے ہیں۔ سر کی ہڈیوں میں درد ہوتا ہے جو چھونے سے بڑھ جاتا ہے۔
- ★ پیشانی اور کنپٹیوں کی گہرائی میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد کھلی ہوا میں غائب ہو جاتا ہے۔

- اگر وہ سر کو گرم رکھے تو احساس پیدا ہوتا ہے کہ جیسے دماغ میں سرد ہوا چل رہی ہے۔
- دماغی محنت کے باعث سر درد ہوتا ہے۔ سر میں اچانک درد آتا ہے اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔
- سر درد کا احساس چبھنے والا اور باریک ہوتا ہے۔
- مریض سر کی علامات کی وجہ سے محسوس کرتا ہے کہ جیسے اس نے نشہ کیا ہو۔
- مریض لیٹنے پر مجبور ہوتا ہے۔ معمولی حرکت سے چکر شروع ہو جاتے ہیں۔
- مریض کا دوران خون سر کی طرف ہو جاتا ہے۔ اس دوران خون کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے ہیں۔
- جب لیٹتا ہے تو سر میں درد ہوتا ہے کہ جیسے کھوپڑی پھٹ جائے گی۔
- سر درد سر کی پشت کے بائیں جانب سے آغاز ہوتا ہے اور دماغ سے ہوتا ہوا پیشانی تک آتا ہے۔
- سر میں کرچ محسوس ہوتی ہے، چکر آتے ہیں۔ کھوپڑی پر پھوڑے نکلتے ہیں۔

آرم میٹ کی دماغی علامات:

آرم میٹ کی دماغی علامات درج ذیل ہیں:

- خود کو قصور وار خیال کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ بالکل نکما ہے۔
- شدید ناامیدی اور بلند فشار خون ہوتا ہے۔
- مریض اپنی زندگی سے بیزار ہوتا ہے اور خودکشی کے بارے میں سوچتا ہے۔
- خودکشی کرنے کی باتیں کرتا ہے۔ اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے۔
- موت کا شدید خوف، معمولی اختلاف پر جوش میں آ جاتا ہے۔ انسانوں سے خوف زدہ ہوتا ہے۔
- دوسرے کا جواب سنے بغیر مسلسل سوال کرتا ہے۔
- کام پھرتی سے نہیں کر سکتا۔ بہت زیادہ ذکی الحس ہوتا ہے۔
- طبیعت میں جوش اور ذہنی انتشار آتا ہے۔

سوال ۲: مندرجہ ذیل کی کمی و بیشی لکھیں:

۱۔ ایلوز:

کمی: کھلی ہوا میں، ریاح کے اخراج سے، سردی سے، سرد پانی سے، سرد اشیاء لگانے سے کمی ہوتی ہے۔ مریض سکون محسوس کرتا ہے۔

زیادتی: گرمی سے، خشک و گرم موسم میں کھانے پینے کے بعد، آرام سے، شام کو، رات کو 12 کے بعد، صبح سویرے، موسم گرما میں زیادتی ہوتی ہے۔

ii- میڈورینم:

کمی: ساحل سمندر پر، پیٹ کے بل لیٹنے سے، مرطوب موسم میں۔

زیادتی: بیماری کے بارے میں سوچنے سے، طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک، گرمی سے۔

iii- امونیم کارب:

کمی: پُر درد جانب لیٹنے سے، معدہ کی جانب لیٹنے سے، خشک موسم میں، بیرونی دباؤ سے، دائیں جانب، گرم کمرے میں، خشک ہوا میں۔

زیادتی: شام کو، سرد تر موسم میں، دھونے سے، صبح تین سے چار بجے، حیض کے دوران، حیض سے قبل، سرد کھلی ہوا سے ذکی الحسی، مرطوب طوفانی موسم میں، نہانے سے، دوہرا ہونے سے۔

iv- ایلم سیپا:

کمی: کھلی ہوا میں، سرد کمرے میں، حرکت سے، ٹھنڈے پانی سے۔ دانت چوسنے سے دانت درد کم ہوتا ہے۔

زیادتی: شام کو، گرم کمرے میں، موسم گرما میں، آرام سے، رات کو لیٹنے سے، مرطوب سرد موسم میں دانت درد بڑھتا ہے۔ آنکھیں چھونا برداشت نہیں کرتیں۔

➢ سوال 8: درست دواء کا انتخاب کریں:

1- شام چار تا آٹھ بجے علامات شدت اختیار کرلیں۔ (لائیکوپوڈیم)
2- نہانے اور منہ دھونے سے نکسیر جاری ہو جائے۔ (امونیم کارب)
3- معدے کے عوارضات ملیں اور میٹھی چیزیں کھانے کی خواہش پائی جائے۔ (ارجنٹم نائٹریکم)
4- زبان پر سفید ملائی کی مانند تہہ ملے، بچہ چھو جانا اور درد برداشت نہ کرے۔ (اینٹی مونیم کروڈم)
5- چہرے پر گرمی کی لہریں، پسینہ اور نقاہت سن یاس کے زمانہ میں۔ (لیکیسس)
6- کمر درد کو سخت فرش پر لیٹنے سے آرام آئے۔ (رسٹاکس)
7- رات کو ہڈیوں میں درد، خودکشی کا خیال نیز ہڈیوں کا گلنا سڑنا۔ (آرم میٹ)
8- مریض اپنی تعریف کرے، دوسروں کی توہین کرے۔ (پلاٹینا)
9- مقعد میں بواسیر انگور کے گچھوں کی مانند، ٹھنڈے پانی سے بہتری، مقعد میں جلن۔ (ایلوز)

-10 جلن پائی جائے' پیشاب پگھلے ہوئے سیسہ کی طرح آئے۔ (سارساپریلا)

فلاسفی (سوم 2022ء)

سوال 1: حاد امراض کی کیس ٹیکنگ کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 7-ii

سوال 2: دماغی امراض کیا ہوتے ہیں؟ ان کا علاج کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 3

سوال 3: حاد اور مزمن امراض کے علاج کے دوران غذا اور پرہیز کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: حاد امراض

دیکھیں: پرچہ سال 2017ء کا سوال 7-i

مزمن امراض

دیکھیں: پرچہ سال 2020ء کا سوال 2

سوال 4: ادویات کے علاوہ دوسرے معالجاتی ذرائع کی وضاحت کریں۔

جواب: ادویات کے علاوہ دوسرے معالجاتی ذرائع درج ذیل ہیں:

مالش

مالش یا مساج ایک ہی چیز ہے۔ یہ ایک قدیم طریقہ ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے آرگنن میں جن دیگر معالجاتی طریقوں کا ذکر کیا ہے ان میں مالش بھی شامل ہے۔ اس سے اعصاب کو تقویت ملتی ہے' اس کے علاوہ عضلاتی کمزوری کو رفع کرنے کے لئے مالش بہترین چیز ہے۔ مالش کے استعمال سے دوران خون بہتر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے لمفاوی نظام تیز ہو جاتا ہے۔ مریضوں میں اس کا استعمال دردوں اور فالجی حالتوں میں مفید ہوتا ہے۔ کمزور بچوں میں اس کا استعمال صحت مندی لاتا ہے۔

مالش کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

1- سٹروکنگ:

اس قسم میں دباؤ ڈالنے' ملنے یا سہلانے کا رُخ تکلیف والے مقام کے اردگرد کے حصہ سے مرکز یعنی تکلیف والے مقام کی طرف ہوتا ہے۔

2- کمپریشن:

متاثرہ حصوں کے عضلات کو دابنے اور ان حصوں پر مالش کرنے کے انداز کی حرکات بروئے کار لائی جاتی ہیں۔

3- پرکشن:

اس طریقہ میں متاثرہ مقام پر ہاتھ کے ذریعے ہلکی ہلکی ضربیں لگائی جاتی ہیں۔

4- وائبریشن:

اس طریقہ میں متاثرہ حصہ جسم میں لگاتار کپکپی پیدا کرنے والی حرکات سے کام لیا جاتا ہے۔

گرم اور سرد پٹیاں

سرد پٹیاں:

اگر کسی وجہ سے جسمانی درجہ حرارت بہت زیادہ بڑھ جائے تو سرد پٹیوں کی مدد سے اس کو کم کیا جاتا ہے۔ یہ عموماً بخار میں ہوتا ہے' اس کے علاوہ سوزش کو روکنے' سوجن کو کم کرنے کے لئے سرد پٹیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ چوٹ اور بہتے خون میں سرد پٹیوں کا استعمال مفید ہے۔ اگر کھیل کے دوران چوٹ لگ جائے تو ابتدائی طبی امداد کے طور پر برف کی ٹکور کی جاتی ہے۔ پرانے گنٹھیاوی عوارض میں اعصابی تحریک کے لئے بھی سرد پٹیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

گرم پٹیاں:

گرم پٹیوں کا استعمال بھی علاج معالجہ کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ اس کا استعمال حرارت پہنچانے یا ٹکور دینے کی غرض سے ہوتا ہے۔ جسم کے کسی درد والے حصے کو ٹکور دینے کے لئے گرم پٹیاں استعمال ہو سکتی ہیں۔ اگر خون کی نالیوں میں خون جم گیا ہو تو اس مقصد کے لئے بھی گرم پٹیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جسم کے کسی حصہ کی چوٹ' سوجن' سختی وغیرہ کے لئے بھی گرم پٹیوں کا استعمال ہوتا ہے۔ گرم پٹیوں کے استعمال میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ درجہ حرارت انسان کے لئے قابل برداشت ہو۔

غسل

بعض اوقات مریض کے علاج میں اس کو آرام پہنچانے کی خاطر اس کو غسل بھی کرایا جاتا ہے۔ غسل سے مریض کو سکون ملتا ہے۔ اگر کسی کو 25 سے 27 درجہ تک کے گرم پانی سے غسل دیا جائے تو جسم کے اندر تحریک پیدا کرے گا' سوئے ہوئے ریشوں کو حرکت میں لاتا ہے۔ اس طرح کا غسل بچوں کے تشنج اور ہسٹریائی حالتوں میں مفید ہے۔

ایسے افراد جو مزمن امراض سے صحت یاب ہوں' ان کے اندر حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے' ان کے لئے غسل مفید ہے۔ اس طرح کے غسل مریضوں کے لئے ایسے سکون آور ثابت ہوتے ہیں جیسے کوئی مسکن دواء سکون دیتی ہے۔ غسل سے مریض کی صحت پر کسی قسم کا کوئی منفی اثر مرتب نہیں ہوتا۔ غسل کے لئے خالص پانی کا استعمال کیا جاتا ہے' ضرورت کے مطابق سرد اور گرم غسل دونوں مفید ہیں۔ عام حالات میں نیم گرم پانی کا غسل کرنے سے جسم کی تھکن دور ہو جاتی ہے۔

ورزش

ورزش ایک ایسا عمل ہے جو صحت کی حفاظت کرتا ہے' صحت کو بہتر بناتا ہے۔ ورزش ایک مفید کام ہے' اگر ورزش اعتدال سے بڑھ جائے تو فائدہ کی بجائے نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ ورزش کرنے سے جسم طاقتور ہوتا ہے' جسم خوبصورت ہو جاتا ہے اور جسم سڈول بن جاتا ہے۔ ورزش سے عضلات کی نشوونما ہوتی ہے۔ ورزش کی وجہ سے انسان چاک و چوبند رہتا ہے۔ ورزش سستی' کاہلی کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ جسم کے پٹھوں کو مضبوط بناتی ہے اور جسم کے اعضاء کو طاقت ملتی ہے اور اس طاقت کی بدولت اعضاء کی کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے اور افعال بہتر ہوتے ہیں۔ جب ورزش کی جاتی ہے تو دوران خون تیز ہوتا ہے۔ جسم کے ہر حصے کو درست طریقے سے خون فراہم ہوتا ہے۔ اس سے جسم کے تمام نظام بہتر ہو جاتے ہیں' ہضم بہتر ہو جاتا ہے' بھوک زیادہ لگتی ہے' جسم سے فالتو چربی پگھل جاتی ہے اور جسم سمارٹ رہتا ہے۔ ورزش سے جسم میں شوگر اور چکنائی حل ہو جاتے ہیں۔ ورزش سے تمام نظام بہتر ہونے سے نیند بھی بہتر اور پُرسکون آتی ہے۔ ورزش کے بہت سے طریقے اور اقسام ہیں۔

صبح کو دوڑ لگانا' تیز چلنا وغیرہ بھی ورزش ہے اور اس کے علاوہ صحت کو بہتر بنانے کے لئے باقاعدہ مشینوں کا استعمال بھی ورزش کے مختلف طریقے ہیں۔ فالج اور پولیو میں خاص ورزش کے طریقوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ ورزش کی کوئی بھی صورت ہو اس میں فائدہ ہی ہے نقصان نہیں۔

بجلی اور روشنی سے علاج

ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق یہ معالجاتی ذرائع بھی ہومیوپیتھک ادویہ سے کسی طرح بھی کم اثر نہیں رکھتے جو مریضوں کو کھانے کے لئے دی جاتی ہیں یا جن کی جسم پر مالش کی جاتی ہے مذکورہ طریقوں سے ایسی بیماریاں جن کا تعلق حس' ذہنی آشفتگی اور غیر معمولی بدلے ہوئے احساسات پیدا ہونے سے ہو' کا کامیاب علاج کیا جاسکتا ہے۔

روشنی خواہ بجلی کی ہو یا سورج کی' ان دونوں کے ذریعے حرارت پہنچا کر مریض کو امراض سے صحت یابی کی طرف گامزن کیا جاسکتا ہے۔ دواء کے ساتھ ساتھ دیگر اقدامات سے مریض کی صحت پر بہتر اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ تنگ و تاریک مکانات میں رہتے ہیں وہ اکثر بیمار رہتے ہیں کیونکہ وہاں پر سورج کی روشنی کا گزر نہیں ہوتا جس کی وجہ سے مکانات میں نمی بڑھ کر بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ سورج کی روشنی جراثیم کش بھی ہے اور اس کے علاوہ زخم' مہاسے' پیدائشی نشانات کے علاوہ چھاتی کا کینسر' چھائیوں' پھوڑوں' فالج اور لو لگنے میں کامیابی سے استعمال ہوتی ہے۔

مقناطیسیت

مقناطیس کو انگریزی میں میگنے ٹزم کہتے ہیں' اس کا ایک سرا مثبت اور دوسرا منفی ہوتا ہے۔ مقناطیس کے دونوں سرے شمالاً اور جنوباً چلا کرتے ہیں اس کے لئے ان کو آپ جس طرف بھی گھمائیں مگر سوئیاں شمالاً جنوباً ہی رکیں گی۔ مقناطیس سے علاج سستا اور بے ضرر ہونے کے علاوہ یہ طریقہ علاج قدرتی بھی ہے اس علاج سے ثابت ہو چکا ہے کہ انسانی جسم کی بیماریاں ٹھیک کی جاسکتی ہیں۔

معدنی مقناطیس کی قوت سے بہت سے امراض کا علاج کامیابی سے کیا گیا ہے اس کو میگنیٹوتھراپی کہا جاتا ہے۔ یہ بہت سے امراض مثلاً دوران خون کے امراض' دمہ' موٹاپا' گردوں میں پتھری' درد' سوجن' جوڑ یا پٹھوں میں جکڑن کے علاوہ جلدی امراض وغیرہ میں فائدہ مند ہوتا ہے۔

مسمریزم (Mesmerism)

یہ طریقہ ویانا کے ایک معالج مسمر نے 1772ء میں دریافت کیا۔ مختلف اعصابی کیفیات کا علاج جس طریقے سے کیا اس کو شخصی مقناطیسیت کا نام دیا تھا جو کہ دراصل Hypnotism

سے مشابہ تھا۔ بعد میں مانچسٹر کے ایک سرجن نے 1841ء میں اس کو باقاعدہ علاج کے طور پر ثابت کیا۔

اس طریقہ علاج کا عمل دوسرے طریقہ ہائے علاج سے مختلف انداز میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن آرگینن کے افورزم 288 میں لکھتے ہیں کہ مسمریزم انسان کے لئے خدا کا ایک حیرت انگیز تحفہ ہے۔

اس طریقہ علاج میں ایک خاص ذہنی کیفیت جو کہ نیند سے بہت حد تک مشابہہ ہوتی ہے' پیدا کر کے علاج کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ علاج سے مختلف قسم کے امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

سولہویں صدی میں اٹلی کے فزیشن کارڈانو نے ایک مریض پر شخصی مقناطیسیت کی بناء پر خواب خرام طاری کی تھی اور اسے صحت یاب کیا تھا۔ ڈاکٹر ہانیمن نے اس طریقہ کو تعمیری قوت کا نام دیا ہے اور خود ڈاکٹر ہانیمن نے اس طریقہ علاج میں دراصل جسم کی توانائی کو مجتمع کرنے پر زور دیا تھا اور ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق جس طرح کہ مقناطیس لوہے کی سلاخ میں مقناطیسیت پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے جو کہ دراصل اس سے خارج ہونے والی توانائی ہے اسی طرح کوئی شخص جس کی قوت فکر زیادہ ہو وہ اپنی اس طرح کی توانائی سے کام لے کر دوسرے شخص کی قوت کو بیدار کرنے کا باعث بنتا ہے اور اس طرح سے مریض جملہ تکالیف سے شفاء حاصل کر سکتا ہے۔

مسمریزم میں اس علم کو جاننے والے شخص کی قوت غیر مادی طور پر معمول پر اثر کر کے اسے صحت یاب کر سکتی ہے۔ مسمریزم کے ذریعے مریض کی قوت حیات کو جو کمزور حالت میں جسم کے کسی حصے میں پڑی ہوتی ہے' اس کی اصل جگہ پر لایا جا سکتا ہے یعنی اس کے ذریعے قوت حیات پر اثرانداز ہو کر مریض کی قوت حیات کے توازن کو درست کرتا ہے۔

مسمریزم کے ذریعے پرانے زخموں اور اعضاء کے فالج کو دور کیا جا سکتا ہے۔ ہر مرض میں اس کا استعمال سوچ سمجھ کر اور صرف ان امراض میں کرنا چاہئے جہاں پر یہ اپنے اثرات مرتب نہ کرے یا اندرونی طور پر دواء دینے کے باوجود کسی قسم کی شفایابی حاصل نہ ہو رہی ہو۔

مسمریزم کرنے والے شخص میں ہمدردی' خوش اخلاقی اور نیک جذبات کا پایا جانا بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس میں پائی جانے والی انسانی ہمدردی ذاتی قربانی کا جذبہ اور حکمانہ نیک قوت ارادی کے ذریعے ہی وہ اپنے مریض پر زیادہ سے زیادہ اثر کر کے اس کو صحت یاب کر سکتا ہے۔

مسمریزم کی دو صورتیں ہیں مثبت مسمریزم جس سے فائدہ پہنچتا ہے جبکہ منفی سے نقصان پہنچتا ہے۔

سوال 5: سرجیکل بیماریوں کے بارے میں ڈاکٹر ہانیمن کے نظریات بیان کریں۔ کچھ مخصوص سرجیکل بیماریوں کے بارے میں مثالیں دیں جہاں ہومیو پیتھک علاج زیادہ فائدہ مند نہیں ہوتا۔

جواب: مقامی امراض یا خارجی امراض یا جلدی امراض ایک ہی چیز ہے۔ اس مرض کا اظہار جلد کے اوپر ہوتا ہے۔ عام خیال ہے کہ مقامی امراض کا جسم کی گہرائی سے تعلق نہیں ہوتا۔ وہ وہیں تک محدود ہوتے ہیں لیکن ہومیوپیتھی اس بات کی مخالفت کرتی ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن کا کہنا ہے کہ مقامی امراض اس وقت تک اظہار نہیں کرتے جب تک ان کا کسی اندرونی نظام یا مرض سے تعلق نہ ہو۔ وہ کسی اندرونی بگاڑ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے اظہار کا حصہ ہوتے ہیں۔

مقامی امراض ایک طرح کے یک طرفہ امراض ہوتے ہیں۔ یہ جسم کے بیرونی حصوں میں ایک تغیر پیدا کرتے ہیں۔ بظاہر ایک محدود جگہ پر نظر آنے والا مرض جسم کے اندر دور دور تک پھیلا ہوتا ہے۔ کسی جگہ چوٹ لگنا بھی مقامی مرض کی ایک حالت ہے۔ اگر چوٹ معمولی اور سطحی ہو تو اس کا علاج بھی اسی طرح سے کیا جاتا ہے لیکن اگر اس کا تعلق گہرائی تک ہو جائے تو علاج بھی اسی طرح کیا جاتا ہے۔

جب مرض بیرونی طور پر اظہار کرتا ہے تو مکمل جسم کو ہی بیمار تصور کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں مقامی طور پر علاج نہیں کیا جاتا بلکہ روائتی طریقوں سے اس کے مجموعہ علامات پر علاج کیا جاتا ہے اور اس طریقہ سے شفاء کا عمل اندر سے شروع ہوتا ہے اور باہر تک آ کر مکمل ہو جاتا ہے۔

مقامی امراض میں بھی مریض کے احساسات ومحسوسات کا خیال رکھا جاتا ہے اور ان کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا اس لئے مریض کی مقامی علامات کے ساتھ ہم اس کی سر سے پاؤں تک تمام علامات بشمول احساسات' محسوسات حاصل کر کے اس کے ہالسٹل دوا کا انتخاب کرتے ہیں۔

مقامی امراض میں کھلانے والی دوا سے ہی شفاء حاصل ہوتی ہے جو شفاء کو اندر سے باہر لے کر آتی ہے۔

سوال 6: آرگینن آف میڈیسن کی تعریف کریں۔ اس کے کل کتنے ایڈیشن شائع ہوئے؟ ایڈیشن نمبر 4 جن امراض کا تذکرہ ہوا' تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: آرگینن آف میڈیسن ڈاکٹر ہانیمن کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے

ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے اصول اور قواعد و ضوابط بیان کئے ہیں اور ہومیو فلاسفی کو بہترین انداز میں پیش کیا ہے۔

اس کتاب کے پانچ ایڈیشن ڈاکٹر ہانیمن کی زندگی میں شائع ہو گئے۔ ڈاکٹر ہانیمن نے زندگی کے آخری دنوں میں اس کتاب کا جائزہ لیا اور اس میں کچھ اضافہ کیا اور کچھ ترامیم کیں اور اس طرح ایک چھٹا ایڈیشن تیار ہوا۔

آرگینن کی اصل کتاب جرمنی زبان میں ہے۔ اس کے مختلف زبانوں میں تراجم کیے گئے۔ ڈاکٹر ولیم بورک نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔

مزید دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 1

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- پروگنوسس:

دیکھیں: پرچہ سال 2019ء کا سوال 7-ii

ii- باری کا بخار:

نوبتی امراض وہ ہوتی ہیں جو بار بار آتی ہیں اور وقفوں سے آتی ہیں۔ اسی طرح ان امراض میں بخار بھی شامل ہیں جو باری / نوبتی بخار کہلاتے ہیں۔ یہ بخار کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ اس میں بخار بار بار آتا ہے اور وقفہ سے آتا ہے۔ یہ بخار ادل بدل کر آتے ہیں۔ مقررہ وقت سے آتے ہیں۔ نوبتی بخار میں علامات وقت مقررہ پر پلٹ کر آتی ہیں اور وقفہ سے باری باری آتی ہیں۔

اس کے بخار میں تکلیف کسی تبدیلی کے بغیر وقت مقررہ پر آتی ہے۔ وقفہ کے دوران مریض خود کو بالکل صحت مند محسوس کرتا ہے اور بخار وقت مقررہ پر پلٹ کر آتا ہے تو خود کو بیمار محسوس کرتا ہے اور وقفہ کے ختم ہوتے ہی تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔

ایسے باری کے بخار جو وباء کی شکل میں پھیلتے ہیں' کا ہر دورہ اکثر مترادف مخالف حالتوں سے مرکب ہوتا ہے مثلاً سردی اور گرمی یا گرمی اور سردی وغیرہ بلکہ اکثر سردی اور گرمی کے ساتھ پسینہ بھی موجود ہوتا ہے۔ ایسے امراض میں مبتلا مریضوں کا علاج کرتے وقت انکی دواء کا انتخاب کرنا چاہیے جو کہ عام گروپ سے ہو۔ دواء ایسی ہونی چاہیے جو تندرست جسم پر دو یا تین مماثلی مترادف حالتیں پیدا کرتی ہو یا علامات کی مماثلت کے مطابق ہومیو پیتھک طریقے پر نہایت مضبوط ترین قسم کی اور خاص مترادف حالت لیکن مریض کی علامات کو وقفے کی حالت میں جب وہ بخار سے نہ ہو نہایت مناسب طریقے پر مریض کو صحت یاب کرے۔

مریض کو دواء دینے کا مناسب اور موثر وقت دورے کے خاتمے پر یا فوراً بعد ہے۔ جب مریض نے کسی حد تک ان کے اثرات سے نجات حاصل کر لی ہو ایسے موقع پر دی گئی دواء زیادہ اور فوری اثر کرتی ہے کیونکہ اس وقت دواء کے عمل میں زیادہ خلل پیدا نہیں ہوتا لیکن اگر دواء دورے سے پہلے دے دی جائے تو وہ زیادہ پُر اثر نہیں ہوتی بلکہ فائدے کے بجائے نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔

باری / نوبتی بخاروں نے اگر وبائی صورت میں بہت سے افراد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہو اور سب مریضوں میں علامات کی اجتماعیت پائی جاتی ہو تو ایسی حالت میں مجموعی علامات کے مطابق منتخب کی گئی ایک ہی دواء سب مریضوں کو دی جا سکتی ہے۔ باری / نوبتی بخاروں کی کئی ایک اقسام ہیں' ان کو مزمن امراض میں شمار کیا جاتا ہے۔

iii- مساج:

دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 7-iv

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- .... امراض میں جسمانی سزا مریض کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ (دماغی / ذہنی)
2- آرگینن آف میڈیسن کا چھٹا ایڈیشن .... میں شائع ہوا۔ (1921ء)
3- ہومیوپیتھی .... کا علاج کرتی ہے نہ کہ .... کا۔ (مریض / مرض)
4- .... بہترین نسخہ ثانی ہے۔ (پلاسیبو)
5- فاعلی علامات وہ ہوتی ہیں جو .... مشاہدہ کرتا ہے۔ (معالج)
6- سورا .... تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔ (فعلی)
7- مزمن امراض میں .... شفاء کے عمل میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ (میازم)
8- انجیر جیسے مو کے .... کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ (سائیکوسس)
9- حاد امراض میں .... پوٹینسی استعمال کروائی جاتی ہے۔ (چھوٹی)
10- شفاء .... اور .... ہونی چاہیے۔ (نرم' جلدی / مستقل)

گائنا کالوجی (سوم 2022ء)

سوال 1: زچگی کا بخار کسے کہتے ہیں؟ اس کے اسباب اور علامات درج کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 3

سوال 2: حاملہ کی قبل از ولادت نگہداشت کو تفصیل سے بیان کریں۔
جواب: دیکھیں پرچہ سال 2014ء کا سوال 6

سوال 3: رحم کی نالیوں کی سوزش کے اسباب اور علامات بیان کریں۔
جواب: رحم کی نالیوں یا فیلوپین ٹیوب کی سوزش یا قاذف نالیوں کی سوزش ایک ہی بات ہے۔ یہ سوزش Salpingitis کہلاتی ہے۔ اس کے پیدا ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ذیل میں ہم چند ایک خاص وجوہ بیان کر رہے ہیں:

★ یہ سوزش حاد اور مزمن دونوں طرح کی ہو سکتی ہے۔
★ اس طرح کی سوزش کی وجہ کوئی خاص جراثیم ہو سکتا ہے جو کسی طرح وہاں پہنچ کر سوزش کا باعث بن سکتا ہے۔
★ سوزش کے لئے جراثیم بذریعہ خون وہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔
★ یہ جراثیم اندام نہانی یا رحم سے بھی وہاں جا سکتے ہیں کہ بنیادی تکلیف رحم یا اندام نہانی کی ہو لیکن اس کا جراثیم فیلوپین ٹیوب تک بھی پہنچ جائے۔
★ کسی طرح کی چوٹ کے اثرات فیلوپین ٹیوب تک پہنچ کر سوزش پیدا کر سکتے ہیں۔
★ آلات تناسل کی کوئی بیماری اس طرح کی سوزش لا سکتی ہے۔
★ کینسر کے باعث سوزش کی حالت آ سکتی ہے۔
★ جب سوزش حاد ہو تو اس سے ٹیوبوں میں استسقائی حالت بھی آ سکتی ہے۔
★ جب سوزش ہو جائے تو خطرہ ہوتا ہے کہ ٹیوبوں کے سرے بند نہ ہو جائیں۔ اگر سرے بند ہو جائیں تو استقرار حمل میں دقت آ سکتی ہے۔
★ فیلوپین ٹیوبوں کی سوزش حمل نہ ٹھہرنے کا باعث بن سکتی ہے اور بنتی ہے۔
★ اگر سوزش پرانی ہو تو فیلوپین ٹیوبوں کے افعال کو متاثر کر کے عورت کو بانجھ بنا سکتی ہے۔
★ بعض اوقات نالیوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اور صورت حال پیچیدہ ہو جاتی ہے۔
★ فیلوپین ٹیوب کی سوزش میں پیٹ میں درد ہو سکتا ہے۔ عام طور پر یہ درد حرکت کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔
★ اس طرح کی حالت میں مریضہ کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ اس کو بخار ہو جاتا ہے۔
★ اگر یہ فیلوپین ٹیوب کی سوزش حمل کی حالت میں ہو تو اس سے حمل گر سکتا ہے۔
★ حیض کی مقدار بڑھ جاتی ہے' حیض درد سے آتا ہے' حیض کا نظام بگڑ جاتا ہے۔
★ اس طرح کی سوزش کا بروقت علاج نہ ہو تو وہ دیگر قریبی اعضاء کو بھی متاثر کرتی ہے۔

یہ سوزش مزمن ہو کر بہت سی پیچیدگیوں کا باعث بنتی ہے۔ اولاد کی نعمت سے محروم ہو سکتی ہے۔ اووم کے خارج ہونے کا نظام متاثر ہو سکتا ہے۔
لہذا اس طرح کی حالت سے غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ فوری علاج کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ مریضہ کسی بڑے نقصان سے بچ سکے۔

سوال 4: سن یاس سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کو مختصراً بیان کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

سوال 5: بندش حیض کی تعریف کریں اور اس کی وجوہات بیان کریں۔
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

سوال 6: بلوغت کی تعریف کریں۔ دوران بلوغت جسم میں کون سی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؟
جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- پلے سینٹا:
دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 7

ii- فرج کی خارش:
دیکھیں: پرچہ سال 2014ء کا سوال 4

iii- دوران حمل خون کی کمی:
دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- ہر ماہواری میں .... خون مقدار میں ضائع ہوتا ہے۔ (40 سے 80 ملی لیٹر)
2- ایک حاملہ عورت کو بغیر اعصابی وجہ کے جھٹکے لگنے کو .... کہتے ہیں۔ (Eclampsia)
3- ایک مرد بچہ اپنا .... کروموسوم اپنے باپ سے حاصل کرتا ہے۔ (Y)
4- زچگی کے .... درجے ہوتے ہیں۔ (تین)
5- ارضاعت .... کہلاتی ہے۔ (Lactation)
6- D.N.C .... کا مخفف ہے۔ (Dilatation & Curfittage)

7- حمل کا دورانیہ .... ہفتے ہوتا ہے۔ (40)

8- سمیات حمل میں خون کا دباؤ .... ہوتا ہے۔ (بڑھا)

9- ویجائنا کی سوزش کو .... کہتے ہیں۔ (Vaginitis)

10- Placenta Praevia کے .... حصہ میں پیوست ہوتا ہے۔ (نچلے)

نفسیات (سوم 2022ء)

سوال 1: خبط کی تعریف کریں، اس کی اقسام لکھیں۔

جواب: مایوسی یا محرومی (خبط) کو فرسٹریشن بھی کہتے ہیں۔ یہ چیز انسان کی خواہشات کی تکمیل میں ایک رکاوٹ ہوتی ہے۔ شدید محنت کے بعد انسان کی ناکامی کا نام ہے۔ خاص طور پر یہ مایوسی اور حوصلہ شکنی کی حالت کا نام ہے۔

احساس محرومی وہ ناکامی ہے جس کے ساتھ انسان کے جذبات کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ اس حالت سے دوچار ہونے کے بعد انسان غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے۔

خبط کی اقسام:

دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 2

سوال 2: واہمہ کی تعریف کریں اور اس کی اقسام کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 5

سوال 3: ذہانت کی وضاحت کم از کم تین تعریفوں کی مدد سے کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 6

سوال 4: ادراک کی تعریف کریں نیز اس کی مختلف اقسام لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

سوال 5: بے نالی غدود کیا ہوتے ہیں؟ نام لکھیں نیز تھائیرائیڈ غدود کو بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 2

سوال 6: ہیجان کی تعریف کریں۔ ولیم جیمز اور رش کے نقطۂ نظر کو ہیجان کے حوالے سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 4

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں:

i- مراق:

دیکھیں: پرچہ سال 2019ء کا سوال 7-iv

ii- ہسٹریا:

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 7-iii

iii- خوف:

خوف کی ایک حالت کا نام ہے۔ یا یہ ایک مرضیاتی حالت ہے۔ اس حالت یا مرض کو "ترسناکی" بھی کہا جاتا ہے۔ اس حالت کا تعلق انسان کے اندر کام کرنے والے نظام اعصاب سے ہے۔ خوف کیا ہے؟ ایک عجیب و غریب کیفیت کا نام ہے جس کو بعض اوقات اس میں مبتلا شخص بھی درست طریقہ سے بتا نہیں سکتا۔

ترسناکی/ خوف کی کئی حالتیں ہیں۔ خوف کی ایک حالت وہ ہے جب اس چیز کا مجسم وجود ہوتا ہے جس سے وہ خوف زدہ ہوتا ہے اور وہ اس موجود چیز سے خوف کھاتا ہے' ڈرتا ہے جیسے سامنے کوئی خوفناک چیز موجود ہو۔

بعض خوف کسی وجہ سے کسی سبب سے جنم لے لیتے ہیں جیسے پاگل کتا کاٹ لے تو انسان کے اندر پانی کا خوف پیدا ہو جاتا ہے وہ پانی پینے سے ڈرتا ہے جیسے ہی پانی دیکھتا ہے' وہ ڈرتا ہے' چیختا ہے۔

ترسناکی/ خوف کی ایک حالت ایسی ہوتی ہے جسے ہم بے جا خوف کہتے ہیں کہ انسان ایسی چیز سے ڈرتا ہے جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا لیکن وہ خیالی اور فرضی بات پر اس سے ڈرتا رہتا ہے۔

ترسناکی/خوف انسانی زندگی پر بہت سے اثرات مرتب کرتا ہے۔ خوف سے انسان کی شخصیت متاثر ہوتی ہے اور انسان کے کردار پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔ بعض اوقات خوف بہت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور انسان اس کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہے۔

ویسے تو مختلف افراد مختلف اشیاء سے خوف کھاتے ہیں۔ بعض معمولی چیزوں سے جیسے بھڑ' حشرات' چھپکلی' چوہا وغیرہ لیکن عام اور ممکنہ خوف میں سے ہم چند ایک کا ذکر کرتے ہیں:

★ بعض افراد تنہا نہیں رہ سکتے' وہ تنہائی سے خوف کھاتے ہیں۔
★ بعض افراد اس کے برعکس لوگوں سے خوف کھاتے ہیں اور تنہائی پسند کرتے ہیں۔
★ مختلف جانوروں سے جن میں پالتو جانور اور دیگر درندے وغیرہ بھی شامل ہیں' ان سے لوگ خوف کھاتے ہیں۔
★ کچھ اندھیرے میں نہیں رہ سکتے۔ وہ اندھیرے سے خوف کھاتے ہیں۔
★ بعض لوگ آگ کو دیکھ کر گھبراتے ہیں۔ آگ سے خوف کھاتے ہیں۔
★ بعض افراد آندھی' طوفان' گرج چمک سے خوف کھاتے ہیں۔
★ بعض افراد کسی بیماری کے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں کہ فلاں مرض اس کو لاحق نہ ہو جائے۔
★ موت ایک برحق چیز ہے۔ ہر ایک کو اس کا ذائقہ چکھنا ہے لیکن کچھ افراد موت سے خوف کھاتے ہیں۔
★ بعض افراد بند جگہ' بند گلی سے خوف محسوس کرتے ہیں۔
★ کچھ لوگ کھلی جگہ پر نہیں جا سکتے' وہ کھلی جگہ سے ڈرتے ہیں۔
★ پانی مختلف صورتوں سے ندی' دریا' سمندر سے خوف کھاتے ہیں اور بعض بیمار کہیں بھی پانی دیکھ کر ڈرتے ہیں۔
★ کچھ لوگ کسی سواری سے خوف کھاتے ہیں جیسے بس میں سفر سے خوف' ریل میں سفر سے خوف' جہاز کے سفر سے خوف' تانگہ میں سواری کرنے سے خوف۔
★ کچھ لوگ بلند مقام پر نہیں جا سکتے' وہ بلندی سے خوف کھاتے ہیں۔
★ ایسے لوگ جو بلاوجہ کسی خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس وجہ سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں اور سر درد' اعصابی درد' امراض معدہ' دھڑکن' بلڈ پریشر وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

خوف/ ترسناکی کی اقسام:

خوف کو فوبیا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ خوف بے شمار قسم کے ہوتے ہیں جن سے کوئی فرد ڈرتا ہے۔

خوف کے مریضوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سی قسم قسم کی اشیاء کے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چند قسم کے خوف درج ذیل ہیں:

1- پانی کا خوف (Hydro Phobia)
2- آگ کا خوف (Pyro Phobia)
3- اندھیرے کا خوف (Abgo Phobia)

4- تنہائی کا خوف (Mono Phobia)

5- ہجوم کا خوف (Ochoto Phobia)

6- خون کا خوف (Hemato Phobia)

7- بیماری کا خوف (Patho Phobia)

8- طوفان کا خوف (Algo Phobia)

خوف ایک ہیجانی حالت کا نام ہے جب انسان کسی چیز سے ڈرتا ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی کوشش میں اس کا ڈر' خوف ایک خاص مرضیاتی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

سوال 8: خالی جگہ پُر کریں:

1- جسم میں شوگر لیول کو .... کنٹرول کرتا ہے۔ (انسولین)

2- غلط ادراک کو .... کہتے ہیں۔ (التباس)

3- غصے کی حالت میں خون کا دباؤ .... ہو جاتا ہے۔ (زیادہ)

4- خودکار عصبی نظام کو .... میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (دو)

5- ہائپوگلوسل عصب .... کو کنٹرول کرتی ہے۔ (زبان)

6- .... ہارمون پستانوں سے دودھ نکالنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ (پرولیکٹین)

7- خبط عظمت کے مریض .... خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ (شکی مزاج)

8- غصہ میں نظام ہضم .... ہو سکتا ہے۔ (خراب)

9- ایڈرینل میڈولا دو قسم کے ہارمون خارج کرتا ہے جو کہ .... اور .... (ایڈرینل میڈولا/ ایڈرینالین)

10- کمزور انا .... کی نوعیت کی ہوتی ہے۔ (مدافعتی)

پتھالوجی (سوم 2022ء)

سوال 1: (الف) پتھالوجی کی تعریف کریں' اس کی مختلف شاخیں بیان کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 6

سوال 1: (ب) ہومیوپیتھی میں پتھالوجی کے کردار کو واضح کریں۔

جواب: پتھالوجی کا علم ہومیو ڈاکٹر کے لئے ازحد ضروری ہے جس کی چند ایک وجوہات درج ذیل ہیں:

1- پتھالوجی کے علم کے ذریعے ہومیو ڈاکٹر مرض کے اسباب کو جان سکتا ہے۔ پیراگراف نمبر 4 میں ہانیمن نے کہا اور بتایا کہ مرض کے اسباب کیا ہیں' معالج مرض کا علاج کیسے کر سکتا ہے۔

2- پتھالوجی کے علم کی وجہ سے معالج کو پتہ چلتا ہے کہ مرض حاد ہے یا مزمن۔ ڈاکٹر مرض کی اقسام کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے اور مرض کے اقسام کے بارے میں اندازہ لگایا جاتا ہے۔

3- پتھالوجی کے علم کے ذریعے مرض کی مخصوص اور غیر مخصوص علامات کا پتہ لگایا جا سکتا ہے جس کی بناء پر مرض کی دوا تجویز کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

4- پتھالوجی کے علم کے ذریعے ڈاکٹر کو مرض کی بدلتی ہوئی حالت کا پتہ چل جاتا ہے اور یہ بات مریض کو بتائی جا سکتی ہے کہ وہ ٹھیک ہو گا کہ نہیں یا ٹھیک ہونے میں کتنا وقت درکار ہو گا۔ پتھالوجی کا علم ڈاکٹر کو مرض کی روک تھام کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض کے لواحقین کو یہ بھی بتایا جا سکتا ہے کہ متعدی امراض سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔

ہومیوپیتھی میں پتھالوجی کا کردار

کسی بھی ڈاکٹر کے لئے مریض کے علاج کی غرض سے دیگر علوم کے ساتھ پتھالوجی کے علم کو جاننا بھی ضروری ہے۔ جب تک ڈاکٹر مرض کی ماہیت کو نہیں سمجھے گا تو علاج کس طرح کرے گا۔ پتھالوجی کے علم کے ذریعے ڈاکٹر مرض کے اسباب جان سکتا ہے۔ امراض کی حالتوں کا علم ہوتا ہے۔ اس کی ہومیوپیتھی میں بھی اہمیت ہے کیونکہ ڈاکٹر ہانیمن خود فرماتے ہیں کہ کوئی ڈاکٹر اس وقت تک درست علاج نہیں کر سکتا جب تک وہ مرض کے اسباب سے واقف نہ ہو۔

ہومیوپیتھی مرض کا نہیں مریض کا علاج کرتی ہے۔ وہ مریض کی مکمل مجموعہ علامات کو سامنے رکھ کر دوا تجویز کرتی ہے۔ مرض کی جو علامات ظاہر ہوتی ہیں جن کو پتھالوجی کی رو سے بیماری کہا جاتا ہے' ہمارے لئے وہ مکمل مرض نہ سہی مریض کی علامات تو ہو سکتی ہیں۔

جسم کے بہت سے افعال ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور یہ سب جاننا بہت ضروری ہوتا ہے جیسے ذہنی پریشانی سے بھوک ختم ہو سکتی ہے۔ کسی بُری خبر سے دل فیل ہو سکتا ہے۔

صحت:

صحت جسم کی وہ حالت ہے جب اس کا ذہن اور جسم ہر طرح کی مرض سے اور خرابی سے پاک ہو۔ ڈاکٹر ہانیمن کے مطابق جب قوت حیات میں خلل ڈالنے والے عوامل موجود نہ ہوں تو قوت حیات کی حالت اس کی صحت کی حالت ہو گی۔

صحت کے برقرار رکھنے میں قوت مدافعت کا بھی بہت کردار ہے۔ قوت مدافعت جسم کو بیماری سے بچاتی ہے اور جسم کو صحت مند رکھتی ہے۔

صحت کا تعلق جسم کے ساتھ ذہن سے بھی ہے۔ پتھالوجی کی شاخ میں ایک شاخ نفسیاتی امراض کی بھی ہے۔ صحت کا تعلق دماغ سے بھی ہے۔ مثبت سوچ سے ذہن صحت مند رہتا ہے اور منفی سوچ سے ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے۔

لہٰذا مکمل صحت وہ ہو گی جب اس کا جسم اور ذہن دونوں صحت مند ہوں گے۔

بیماری:

مرض کی حالت صحت کے اُلٹ ہے۔ اس میں انسانی جسم کے افعال ذہنی اور جسمانی درست طور پر کام نہیں کرتے۔ اس صورت میں جسم بیمار کہلائے گا۔

بیماری کی حالت ایک غیر فطری حالت ہے۔ اس سے اس کی ظاہری و باطنی صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں۔

جسم کے ساتھ ذہن کی غیر صحت مند حالت بھی حالت بیماری کہلاتی ہے۔ نفسیاتی اُلجھنیں، غم فکر، پریشانی سے پیدا ہونے والی حالت بھی بیماری کی حالت ہے۔ انسان کی منفی سوچ اس کو بیمار کر سکتی ہے۔ غم، فکر سے انسان بیمار ہو سکتا ہے۔ اگر ذہنی سوچ کو دیکھیں تو اس کے معمولی فرق سے صحت اور بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔

سوال 2: جریان خون کی تعریف اور درجہ بندی کریں نیز اس کی وجوہات بیان کریں۔ Hypovolemic Shock کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2018ء کا سوال 1

سوال 3: ہیپاٹائٹس کی تعریف کریں، اس کی مختلف اقسام بیان کریں۔ ہیپاٹائٹس سی کی علامات تحریر کریں نیز حفاظتی اقدامات تجویز کریں۔

جواب: ہیپاٹائٹس کی تعریف اور اقسام

دیکھیں: پرچہ سال 2011ء کا سوال 2

ہیپاٹائٹس سی (ورم جگر)

اس مرض میں جگر کے اندر ورم ہو جاتا ہے اور جگر کی ساخت میں غیر طبعی مادوں کی وجہ سے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں بخار لازمی ہوتا ہے۔

ہیپاٹائٹس کے جراثیم جب جسم میں داخل ہوتے ہیں تو دو سے آٹھ ہفتے تک احساس نہیں ہوتا۔ یہ وائرس خون میں داخل ہو کر جگر کے خلیوں میں جاتے ہیں اور جگر کے ان خلیوں کے نظام کو استعمال کرتے ہوئے اپنی افزائش نسل کرتے ہیں۔ یوں چند وائرسوں سے کروڑوں وائرس پیدا ہو جاتے ہیں۔ مرض کے اظہار کے لیے دو سے چھ ماہ تک کا عرصہ درکار ہوتا ہے جسے "وقفہ افزائش" کہتے ہیں۔

علامات:

- ★ مقام جگر پر جلن اور بوجھ ہوتا ہے۔
- ★ جلد' آنکھوں کی رنگت زرد' بول و براز میں رنگت زرد' زبان زردی مائل ہو گی۔
- ★ بخار کی تیزی کے ساتھ پیاس میں بھی تیزی آ جائے گی۔
- ★ اگر ورم جگر بلغم غیر طبعی سے ہو تو زبان' چہرہ اور براز سفیدی مائل ہو گا۔
- ★ مقام جگر پر بوجھ سا محسوس ہو گا' پیاس کم لگے گی لیکن دموی صفراوی ورم کی نسبت یہ علامات کم ہوں گی۔
- ★ اگر ورم جگر غلاف اور جھلیوں میں ہو تو تنگی تنفس اور سانس میں تیزی کی علامت ہو گی لیکن اگر ورم جگر کے محدب حصہ میں ہو تو کھانسی اور تنگی تنفس کی شکایت ہو گی۔
- ★ اگر جگر میں دبیلہ ہو تو براز میں پیپ اور خون پایا جائے گا۔

جگر کے سکڑنے کی وجہ سے اکثر تمام علامات تمام مریضوں میں ظاہر نہیں ہوتیں البتہ جب یہ علامات ظاہر ہو جاتی ہیں تب تک مرض تشویشناک صورت اختیار کر چکا ہوتا ہے۔ جگر سکڑنے کی وجہ سے معدے اور آنتوں کی رگیں پھول جاتی ہیں اور کھانے کی نالی کے ساتھ خون کی رگیں پھٹنے سی لگتی ہیں۔ اسی لیے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے' پھر معدے اور سینے میں جلن کی شکایت عام ہوتی ہے۔ جگر سکڑتا ہے تو تلی بڑھنے لگتی ہے۔ خون کے مختلف جسیموں خصوصاً پلیٹ لیٹس کی تعداد میں کمی آ جاتی ہے اور جسم میں خون کی کمی واقع ہونے لگتی ہے۔ تلی کے بڑھنے سے پیٹ میں الٹی طرف دباؤ سا محسوس ہوتا ہے۔

جب جگر کے کام میں کمی کی وجہ سے آنتوں میں بننے والے فاسد مادے دماغ کا رُخ کرتے ہیں تو مریض پر مسلسل بے ہوشی طاری رہنے لگتی ہے۔ البیومن کی کمی کے سبب ٹانگوں اور پاؤں میں پانی جمع ہونے لگتا ہے اور پیٹ بھی پانی سے پھول جاتا ہے۔ جسم میں خون کو جمنے والے مادوں کی کمی کے سبب نکسیر پھوٹ پڑے تو فوری طور پر توجہ دینی چاہیے۔

سوال 4: (الف) تھرامبوسس کی تعریف کریں؛ اس کے عوامل کے نام لکھیں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 3-ii

سوال 4: (ب) دل کے دورے میں شریانی تھرامبوسس کو تفصیلاً لکھیں۔

جواب: تھرامبوسس سے مراد خون کی نالیوں میں خون کا لوتھڑے کی صورت میں جم جانا ہے۔ یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر خون کی نالیوں میں جس کسی جگہ خون ٹھوس حالت میں جم جائے، لوتھڑا بن جائے تو یہ حالت تھرامبوسس کہلاتی ہے۔

★ ایک تھرامبوسس سرخ ہوتا ہے جس میں لوتھڑا بننے کا عمل بہت تیز ہوتا ہے۔
★ ایک تھرامبوسس زرد قسم کا ہوتا ہے جس میں انجماد کا عمل آہستگی سے ہوتا ہے اور مضبوط ہوتا ہے۔
★ ایک تھرامبوسس ملا جلا قسم کا ہوتا ہے۔ یہ سرخ یا زرد ہو سکتا ہے۔ اس میں رنگ کا انحصار رنگ کے بننے پر ہوتا ہے۔ اس میں سرخ اور زرد تھرامبوسس کی تہہ یکے بعد دیگرے ہو سکتی ہے۔

اسباب:

★ دوران خون کے سست ہونے کی وجہ سے تھرامبوسس ہو سکتا ہے۔
★ خون کی نالیوں کے اندر کے غلاف کو نقصان پہنچنے سے تھرامبوسس ہو سکتا ہے۔
★ خون کا دباؤ کم ہو جانے سے تھرامبوسس ہو سکتا ہے۔
★ خون کی نالیوں میں جس جگہ توڑ پھوڑ ہوتی ہے وہاں پر پلیٹ لیٹس جمع ہوتے ہیں اور بعد میں باہم مل جاتے ہیں۔ اس سے تھرامبوسس کا آغاز ہوتا ہے اور بناوٹ کا انحصار خون کی رفتار پر ہوتا ہے۔ دوران خون تیز ہو تو مزید پلیٹ لیٹس جمع ہوتے ہیں۔ اگر سست ہو تو فائبرین جمع ہوتی ہے اور تھرامبوسس بن جاتا ہے۔

تھرامبوسس کی اقسام

وریدی تھرامبوسس:

وریدوں میں تھرامبوسس بننے کا عمل عام ہے۔ وریدوں میں دو طرح کا تھرامبوسس بنتا ہے۔ سطحی طرح کا تھرامبوسس نقصان دہ ہوتا ہے اور پیچیدگی پیدا کر سکتا ہے۔

شریانی تھرامبوسس:

شریانی تھرامبوسس کے بننے کی وجوہات مقامی ہوتی ہیں۔ اس طرح کا تھرامبوسس زیادہ تر کارونری شریانوں میں پایا جاتا ہے۔ اس طرح کے تھرامبوسس کی وجہ کارونری شریانوں کا حصہ بند ہو جاتا ہوتا ہے۔ اس طرح کا تھرامبوسس اورٹا میں بھی ہو سکتا ہے۔

عروق شعریہ کا تھرامبوسس:

عروق شعریہ جس کو کیپلیریز بھی کہا جاتا ہے۔ ان میں بھی تھرامبوسس ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ R.B.C کی چپکی ہوتی ہے۔ اس قسم کی حالت میں بعض اوقات عروق شعریہ کے اندر نیکروسس کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

قلبی تھرامبوسس:

اس طرح کا تھرامبوسس دل میں ہوتا ہے۔ دل کے اندر تھرامبوسس بائیں وینٹریکل کی اینڈوکارڈیم اور بائیں آرٹیکل کے مترل والو کے تنگ ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

خون کی رگوں میں تھرامبوسس کی وجہ سے کئی ساختیں ریشہ دار بافتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات تھرامبوسس دوران خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب جسم کے کسی حصے میں سوزش، چوٹ یا سوجن آ جائے یا پھر رگوں میں جراثیم سرایت کر جائیں۔ دوران خون کے ذریعے یہ لوتھڑا دل کے دائیں حصے میں ہوتا ہوا پھیپھڑوں میں پہنچ جاتا ہے جہاں یہ پلمونری آرٹری کو بھی بند کر سکتا ہے۔ اگر تھرامبوسس دل میں بن جائے تو یہ شریان اعظم میں سے ہوتا ہوا دماغ یا گردے میں پہنچ کر شریانی نظام کو معطل کر دیتا ہے۔ بعض اوقات اس سے کوئی مرکزی شریان بھی بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم کے کسی ایک عضو کو خون جانا بند ہو جاتا ہے۔

دل، دماغ اور تلی میں جہاں یک طرفہ شریانی نظام ہوتا ہے، تھرامبوسس بہت مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔

سوال 5: سوزش کی تعریف کریں۔ سوزش کی وجوہات' سوزشی عمل اور علامات کو بیان کریں نیز ہومیوپیتھک ادویات بھی تجویز کریں۔

جواب: دیکھیں: پرچہ سال 2012ء کا سوال 6

سوال 6: خلیہ کے غروب ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟ نیکروسس کی تعریف کریں اور Coagulative Necrosis کی وضاحت کریں۔

جواب: کسی عضو کے کچھ حصہ کی موت یعنی سیل کا کچھ حصہ جب مردہ ہو جائے اور باقی بالکل ٹھیک کام کرے' اس عمل کو خلیہ کا غروب ہونا (نیکروسس) کہتے ہیں کیونکہ پروٹین کی ٹوٹ پھوٹ اور اینزائم کی وجہ سے سیل کا کچھ حصہ مردہ ہو جاتا ہے۔

نیکروسس کی وجوہات:

1- زخم' ہیٹ سٹروک' بہت زیادہ سردی یا آگ سے جلنے سے نیکروسس ہو جاتا ہے۔
2- ڈفتھیریا اور ٹائیفائیڈ بھی نیکروسس کا باعث ہو سکتے ہیں۔
3- مہلک زہر جسم میں سوزش پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ نیکروسس بھی پیدا کر دیتے ہیں۔
4- تیز تیزاب مثلاً کاربالک ایسڈ' سلفیورک ایسڈ' آرسینک' فاسفورس' کاسٹک سوڈا اور مرکری کے نمکیات وغیرہ بھی نیکروسس کا باعث بنتے ہیں۔
5- خون کی نالیوں میں اگر کسی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو جائے تو اس سے نیکروسس ہو جاتا ہے کیونکہ جب جسم کے کسی حصے کو خون نہیں ملتا تو جسم کے اس حصے کی بافتیں مردہ ہو جاتی ہیں یعنی جسم کے اس حصے میں نیکروسس ہو جاتا ہے۔

:Coagulative Necrosis

اس میں زیادہ سیل پروٹین کی کمی کی وجہ سے مردہ ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کی نیکروسس کو "Coagulative" کہتے ہیں۔ عام طور پر نیکروسس شدہ سیل صحت مند نظر آتا ہے لیکن اندر سے تباہ ہو چکا ہوتا ہے مثلاً جب کسی عضو کی خون کی سپلائی رُک جائے تو خون کم مقدار میں ہو جائے گا تو اس سے سیل مردہ ہو جائیں گے۔

سوال 7: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو کا فرق بیان کریں:

:Toxemia & Septicemia -i

دیکھیں: پرچہ سال 2018ء کا سوال 2-iii

-ii معصوم اور خبیث رسولیاں:

دیکھیں: پرچہ سال 2013ء کا سوال 7

-iii اسہال اور پیچش:

دیکھیں: پرچہ سال 2015ء کا سوال 7-i

-iv لیوکیمیا اور لیکوسائی ٹوسس:

دیکھیں: پرچہ سال 2016ء کا سوال 7

سوال 8: (الف) خالی جگہ پُر کریں:

-1 بافتوں میں مائع کے اجتماع کو .... کہتے ہیں۔ (Odema)

-2 MRCP سے مراد .... ہے۔

(Magnetic Resonance Cholangibpa Nerato Graphy)

-3 مائیوکارڈائٹس دل کے .... کی سوزش ہے۔ (Heart Muscle)

-4 بائی کسپڈ والو کی تنگی کو .... کہتے ہیں۔ (Mitralstenosis)

-5 .... دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں کے فالج کو کہتے ہیں۔ (Quari Plegia)

(ب) درست اور غلط کی نشاندہی کریں:

-1 اٹروفی میں کسی بھی عضو کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ (غلط)

-2 کینسر خلیات ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلتے ہیں۔ (درست)

-3 کواشرکور بیماری وٹامن ڈی کی کمی سے ہوتی ہے۔ (غلط)

-4 Enteritis چھوٹی آنت کی سوزش ہے۔ (درست)

-5 BSF سے مراد "Blood Sugar Random" ہے۔ (غلط)